WWW.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

نادیدہ تحریر

ایم اے راحت

مقبول اکیڈمی سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

''دراصل بس اب احساس ہو رہا ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں تھوڑی بہت مشقت بھی کرنی چاہیے میں تو بالکل ہی اس کی عادی نہیں ہوں۔''

''کوئی بات نہیں ہے ویسے بھی ابھی بظاہر ہمیں یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ اس کے آدمیوں کو کم از کم میری وہاں آمد کا علم نہیں ہے ویسے تمہارے بارے میں تو انہیں علم ہوگا۔''

''ہاں ظاہر ہے انہوں نے مجھے وہاں دیکھا ہوگا۔'' جیشی نے کہا۔

''بہرحال پھر بھی کوئی ایسی بات نہیں ہے اگر کوئی ادھر آیا بھی تو اسے سنبھالا جا سکتا ہے۔'' میں نے پستول اسے نکال کر دکھاتے ہوئے کہا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں پھر آہستہ سے بولی۔

''میرے خدا زندگی لینے اور دینے کا یہ کھیل کتنا عجیب ہے یہ معمولی سی شے صدیوں کی کہانیاں ختم کر دیتی ہے۔ کیا خوفناک بات ہے آہ کیا خوفناک بات ہے لیکن یہ سب آخر میرے پیچھے کیوں پڑ گئے کیا چاہتے ہیں یہ لوگ میں کتنی پریشان ہوں۔ مجھے اندازہ ہی نہیں تھا۔'' میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر میں نے مدھم لہجے میں کہا۔

''جیشی زندگی لینے دینے کا کھیل ساری ہنگامہ خیزیاں چند ہی چیزوں کا محور ہوتی ہیں تم ایک دولت مند باپ کی بیٹی ہو اور یہ سارے کے سارے دولت کے پجاری سارے ہنگامے اسی کے لیے ہو رہے ہیں۔''

''لعنت ہے ان پر اگر یہ مجھ سے پہلے ہی کہہ دیتے اور اس طرح کی کوئی ہنگامہ خیزی نہ ہوتی تو میں خود ہی انہیں ڈیڈی سے جو یہ مانگتے دلوا دیتی آہ نہ جانے کیا کیا ہوا ہے کتنے

WWW.PAKSOCIETY.COM

لوگوں کو میری ذات کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے میں تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔"

"مس جیشی ویسے مجھے معاف کرنا تمہارے ڈیڈی تو ان احساسات کے حامل نہیں ہیں۔" وہ تھوڑی دیر تک مجھے دیکھتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

"ڈیڈی بے شک انتہا پسند ہیں لیکن مجھے ایک بات بتاؤ مسٹر فارگون کیا انسان اپنے شعور کو پہنچنے کے بعد صرف دوسروں کی سوچوں کا تعاقب کرتا رہے، کیا اسے ایسا کرنا چاہیے اپنا شعور بھی تو کچھ کہتا ہے اور اس کی بھی تو ایک زبان ہوتی ہے شعور کو پہنچنے کے بعد ہم صرف رشتوں کا تعاقب نہیں کرتے نظریات کو نہیں دیکھتے نظریات میں تو انتہا پسندی بھی ہوتی ہے۔ ہم تو صرف یہ سوچنا چاہتے ہیں کہ کہاں برا ہے اور کہاں اچھا ہے کس جگہ بہتری ہے اور کس جگہ برائی۔ میں اپنے ڈیڈی کو بھی بے پناہ چاہتی ہوں اور اس کا مجھے اندازہ ہے کہ میری غیر موجودگی نے ان کی کیا حالت کر رکھی ہوگی لیکن بہر حال اگر تم مجھے ان کے نظریات سے متفق ظاہر کرنا چاہتے ہو تو پلیز ایسا نہ کرو اگر تم اپنے طور پر مجھے ان سے منسلک کر کے کوئی بری رائے قائم کرنے کے خواہشمند ہو تو بھی میری یہی درخواست ہوگی تم سے کہ کم از کم میرے بارے میں اس انداز میں نہ سوچو مجھے صرف اس بات کا دکھ ہوگا کہ تم جیسی شخصیت میرے بارے میں اچھے نظریات نہیں رکھتی پلیز پلیز اور دیکھو میں بلاوجہ صرف تمہاری خوشامد کرنے کے لیے تمہارے بارے میں یہ اچھے الفاظ نہیں ادا کر رہی۔ میں، میں تم سے بے حد متاثر ہوں اور بڑے اعتماد کے ساتھ یہ بات کہہ سکتی ہوں کہ تم جیسی اعلیٰ ظرف اور اعلیٰ پائے کی شخصیتیں شاید ہی کبھی کسی کو ٹکراتی ہو تم ہر طرح سے بے مثال ہو اپنی شخصیت میں اپنے احساس میں، اپنے اقدار و خیالات میں تم بہت نفیس انسان ہو اور سچی بات یہ کہوں کہ میرے دل میں تمہارے لیے ایک انوکھا تعلق بیدار ہوا ہے جو بمشکل ذہنوں تک پہنچ پاتا ہے تم نے ہر طرح سے اپنی شرافت کے ثبوت دے دیے ہیں۔"

"جیشی بذات خود تم بہت نفیس لڑکی ہو اور مجھے خوشی ہے کہ میں تمہارے کسی کام آ سکا بہر حال ہم لوگ کوشش کرتے ہیں کہ اپنے لیے کوئی مناسب جگہ منتخب کر لیں۔"

"آہ یہ دونوں کس طرح مر گئے ویسے پیٹر میکس ایک اچھا آدمی نہیں تھا برا انسان تھا اور وہ لڑکی جہاں تک میرا اندازہ ہے وہ اس سے محبت کرتی تھی مگر دنیا سے دور نہیں ہوں میں۔ پہچانتی تو ہوں نا صورت حال کو ایک بات بتاؤ؟"

"ہاں پوچھو؟"

"کیا اس لڑکی کو اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ وہ مجھ سے بدتمیزی کر رہا ہے؟"

"ہاں اس نے سن لیا تھا سمجھ گئی تھی وہ اسی وقت سمجھ گئی تھی بات یہاں تک اس طرح پہنچتی ہے ورنہ ورنہ انسان باقی ساری باتیں معاف بھی کر دیتا ہے ارے بہت دیر نہیں ہو گئی ہمیں ہاں یہ بتاؤ کہ اب یہاں سے کہاں چلو گے؟"

"آؤ دیکھتے ہیں جیشی پہلے تو مسئلہ کینوینس کا ہے ہم شہری آبادی سے کافی دور ہیں اور تمہیں بہر حال پیدل سڑک تک چلنا ہوگا ہو سکتا ہے ہمیں کوئی بہتر صورت حال نظر آ جائے۔"

"کوئی فکر نہیں ہے تمہارے ساتھ میں بہت دور تک چل سکتی ہوں اور مجھے کوئی دقت نہیں ہوگی۔" وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی پھر ہم سڑک تک پہنچے تھے اور میں سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا مس جیشی جس کیفیت کا اظہار کر رہی تھی اس کا مجھے اچھی طرح اندازہ ہو رہا تھا۔ یہ سب کچھ برا نہیں تھا بلکہ ایک طرح سے میری بہتری کے لیے استعمال ہو سکتا تھا ہر انسان خود غرض ہوتا ہے تھوڑی سی خود غرضی تو میرے اندر بھی ہونی چاہیے غرض یہ کہ ہم لوگ سڑک تک پہنچے اور اس دوران میں یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ فی الحال اب بھی میرے لیے پیٹر میکس کا فلیٹ ہی بہتر رہے گا اب پیٹر میکس کی لاش کس طرح دستیاب ہوتی ہے یہ بعد کی بات ہے ہو سکتا ہے اس دوران کوئی اور بہتر طریقہ ذہن میں آ جائے مسٹر فارگون کی رہائش گاہ کا انتخاب اس لیے نہیں کر سکتا تھا کہ مس شوگیال میرے ساتھ تھی اور ڈاکٹر ڈیڈ کو یہ بات معلوم تھی کہ میں جیشی کو تلاش کر رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پہنچ جائے ایسی صورت میں جیشی کا تحفظ میرے لیے آسان نہ ہوتا حالانکہ دوسری صورت میں یہ فلیٹ بھی میرے لیے خطرناک ہو سکتا تھا کیونکہ پیٹر میکس کے آدمی بہر حال اس کی موت سے واقف ہو جائیں گے اس کے بعد امکان اس بات کا ہے کہ وہ لوگ فلیٹ تک پہنچیں اور ہم سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کریں میں تو بے شک ریٹی میکس کے ساتھ چھپ کر گیا تھا لیکن پیٹر میکس جیشی شوگیال کو کھلی گاڑی میں لے گیا تھا اور اس کی وہاں موجودگی کا علم انہیں ضرور ہوگا یہ ایک دوسری مصیبت بن سکتی تھی چنانچہ بہتر یہ تھا کہ اس فلیٹ سے بھی جس طرح ممکن ہو سکے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے کسی ہوٹل میں قیام کوئی ایسی حیثیت نہیں رکھتا تھا لیکن ہوتا انتہائی خطرناک اور جیشی شوگیال جسے اس وقت پورے ملک کی

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

پولیس تلاش کر رہی ہوگی جیسے ہی ہوٹل میں داخل ہوگی اس کے بارے میں پولیس کو اطلاع مل جائے گی چنانچہ بڑی احتیاط کرنی تھی آخر کار ایک ایسی گاڑی مل گئی جو ہمیں شہری آبادی تک پہنچا سکتی تھی خطرہ تو مول لینا ہی تھا لیکن یہ گاڑی خطرے والی نہیں تھی کسی ڈیری فارم کا ٹرک تھا اور ٹرک ڈرائیور شکل سے ہی لالچی آدمی معلوم ہوتا تھا تھوڑی سی کرنسی نے کام بنا دیا اور اس نے ہمیں شہری آبادی میں اتار دیا اور پھر ایک ٹیکسی نے مجھے اور جیشی کو اس فلیٹ پر جس میں داخل ہونے میں ہمیں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی لیکن جس میں داخل ہونے کے بعد ایک عجیب سا پر درد تاثر ذہن میں ابھر آیا تھا۔ اس فلیٹ میں پیٹر میکس اور ریٹی میکس کے ساتھ بہترین لمحات گزر چکے تھے چھوٹی چھوٹی کہانیاں مختصر وقت میں وجود میں آ گئی تھیں۔ جیشی بھی متاثر نظر آتی تھی لیکن یہاں قدم رکھنے کے بعد اچانک ہی میرے ذہن میں ایک ایسا خیال آیا جس نے مجھے فوری طور پر عمل کرنے پر مجبور کر دیا میں نے سوچا کہ اس وقت اس سے بہتر کوئی طریقہ کار نہیں ہو سکتا سو میں نے اپنے ذہن میں محفوظ ایک ٹیلی فون نمبر کو ٹیلی فون پر ڈائل کیا اور ریسیور کان سے لگا لیا اور دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر کریمر...... کون بول رہا ہے؟“

”مسٹر ڈاکٹر کریمر کرائے کے دوستوں کے سربراہ نے مجھے یہ نمبر دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو اس نمبر پر رنگ کر سکتا ہوں۔“

”کیا نام ہے تمہارا؟“

”دانش منصور۔“ میں نے جواب دیا اور دوسری طرف خاموشی چھا گئی پھر کہا گیا۔

”خیریت؟“

”نہیں۔“

”کہاں سے بول رہے ہیں؟“

”پیٹر میکس کے فلیٹ سے۔“

”انتظار کریں گے۔“

”فلیٹ پر نہیں۔“

”تو پھر؟“

”فلیٹ سے تھوڑے فاصلے پر ایک پارک ہوٹل ہے کھلی جگہ میں۔“

”ٹونش نام ہے اس کا؟“

”ہاں ٹونش کے سامنے میرے ساتھ ایک خاتون بھی ہوگی۔“

”سیاہ رنگ کی کار نمبر 3300۔“

”ٹھیک ہے۔“ میں نے جواب دیا پارک ہوٹل یہاں سے بالکل سامنے نظر آتا تھا یہ گفتگو کرنے کے بعد میں جیشی کے پاس آ گیا اور میں نے کہا۔

”فوری طور پر ہمیں یہاں سے ایک جگہ منتقل ہونا ہے۔“

”میں کچھ نہیں جانتی تم جو کچھ کر رہے ہو مجھے اس پر مکمل اعتماد ہے۔“ جیشی نے کہا۔

”تھینک یو جیشی تیار ہو جاؤ ہم جلد ہی چلیں گے۔“ پھر تقریباً بیس منٹ کے بعد میں اور جیشی نیچے اتر آئے تھے اور پیدل چلتے ہوئے ہوٹل تک پہنچے تھے اور یہ بھی خوش قسمتی ہی تھی کہ جیسے ہی ہم وہاں جا کر کھڑے ہوئے سیاہ رنگ کی کار 3300 ہمارے نزدیک آ کر کھڑی ہو گئی ڈرائیونگ سیٹ پر صرف ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے عقبی دروازہ کھول دیا اور ہم دونوں کار میں بیٹھ گئے ایک لمحے کے اندر اندر کار اسٹارٹ ہو کر چل پڑی تھی ڈرائیور ایک بھاری بھرکم بدن کا آدمی تھا اس نے راستے بھر ایک لفظ بھی منہ سے نہ کہا میں زبردست خطرات مول لے رہا تھا لیکن اس کے علاوہ چارہ کار بھی اور کیا تھا ورنہ اس وقت جیشی شوگیال بارود کا بنڈل تھی پولیس اگر اسے میرے ہمراہ پا لیتی تو یہ بعد کی بات تھی کہ جیشی شوگیال میرے بارے میں کس قسم کے جذبات کا اظہار کرتی ہے اسے بہر طور میرے پاس سے ہی برآمد کیا جاتا اور پھر میری جو شامت آتی وہ دیکھنے کے قابل ہوتی لیکن کبھی کبھی اس طرح کے خطرات مول لینے ہی پڑتے ہیں۔ کر بھی کیا سکتا تھا سفر جاری رہا اور تھوڑی دیر کے بعد گاڑی ایک رہائشی عمارت کے پاس پہنچ گئی اور اس کے پورچ میں داخل ہو کر رک گئی تب ڈرائیور نے نیچے اتر کر پر ادب لہجے میں کہا۔

”معافی چاہتا ہوں سر مجھے اجازت نہیں تھی کہ آپ سے کسی قسم کی کوئی بات کرتا اس لیے خاموشی اختیار کرنی پڑی آپ براہ کرم تشریف لائیے اور پھر ہم دونوں ڈرائیور کے ساتھ اندر داخل ہو گئے خوبصورت عمارت کے ایک کمرے میں ہمیں پہنچانے کے بعد اس شخص نے کہا۔“

”ڈاکٹر کریمر کو اطلاع دیتا ہوں یا تو وہ آ چکے ہوں گے یا آنے والے ہوں گے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

آپ براہ کرم یہاں پر اطمینان انداز میں بیٹھیے۔" جیشی شوگیال نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا تھا تھکے تھکے سے انداز میں ایک صوفے پر جا بیٹھی تھی اور پھر کچھ ہی لمحوں کے بعد سیاہ رنگ کے لباس میں ملبوس ایک خوش شکل آدمی اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر تپاک کے آثار تھے اس نے جیشی شوگیال کو نظر انداز کر کے میری جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آہ مسٹر دانش منصور آپ یقین کریں مسٹر بلانکا کچھ اس طرح آپ کے لیے مضطرب تھے جیسے آپ کے اور ان کے درمیان کوئی کاروباری نہیں بلکہ ذاتی رشتہ ہو۔" پھر اچانک ہی اسے احساس ہوا تھا کہ دوسرے صوفے پر کوئی اور بھی موجود ہے اور وہ جیشی شوگیال کی جانب رخ کر کے گردن خم کرتا ہوا بولا۔

"سوری میں معذرت خواہ ہوں بس ذرا جذباتی ہو گیا تھا ویسے مسٹر دانش کیا میں آپ سے......"

"ہاں۔"

"معاف کیجئے ڈاکٹر کریمر ہم تھوڑا سا آرام کرنا چاہتے ہیں کیا آپ مجھے اس کا موقع دیں گے۔" ڈاکٹر کریمر نے چونک کر مجھے دیکھا پھر بولا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں، کیوں نہیں آپ پلیز۔"

"ذرا مجھے اس مکان کے کچھ اور کمرے دکھا دیجئے میں محسوس کر رہا ہوں کہ یہ کمرا ہم دونوں کے لیے کچھ مناسب نہیں ہے۔"

"اوہ آیئے پلیز آیئے مس آپ بھی۔" اس نے جیشی شوگیال کی طرف رخ کر کے کہا تو میں نے کہا۔

"نہیں آپ تشریف رکھیے میں ابھی آیا۔" جیشی اٹھتے اٹھتے بیٹھ گئی تھی میں ڈاکٹر کریمر کے ساتھ باہر نکل آیا اور پھر میں نے پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر کریمر آپ بہت سادہ لوح آدمی معلوم ہوتے ہیں اس وقت مجھے حیرت ہوتی ہے جب اتنے سادہ لوح لوگ ایسے کاموں میں آتے ہیں۔" ڈاکٹر کریمر نے چونک کر مجھے دیکھا پھر آنکھیں پھاڑ کر سر کھجانے لگا اور بولا۔

"مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے؟"

"آپ نے حقیقت جانے بغیر مجھے اس لڑکی کے سامنے میرے اصل نام سے مخاطب

کرنا شروع کر دیا اور کوئی تکلف ہی نہ کیا یہ بھی غور نہ کیا کہ وہ لڑکی کون ہے۔"

"اوہ میرے خدا یہ تو واقعی حماقت کی بات ہوئی پھر تو مجھے آپ سے معافی مانگنی چاہیے کیا وہ کوئی اجنبی لڑکی تھی جسے میں نے آپ کے ساتھ دیکھا؟"

"شاید میرا چہرہ بھی آپ کے لیے شناسا نہیں ہے آپ نے صرف ایک ٹیلی فون کال پہ......"

"ہاں واقعی چہرہ تو شناسا نہیں ہے لیکن آپ مسٹر دانش منصور نہیں ہیں؟"

"بے شک ہوں لیکن اس وقت میں ایک مقامی شخص مسٹر فارگون کے میک اپ میں ہوں۔"

"خیر اسے کسی کی غلطی تو نہیں کہا جا سکتا کیونکہ بعض اوقات کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جن کا پہلے سے علم نہیں ہوتا اور یونہی بہت سارے کام ہو جاتے ہیں لیکن مسٹر ٹوری بلانکا بھی کبھی کبھی اندھے کھیل کھیل ڈالتے ہیں اور اب میں نے تو یہ بھی سنا ہے کہ آپ نے پیٹر میکس سے رابطہ قائم کیا تھا اور وہ صحیح طریقے سے آپ کو اٹینڈ نہیں کر سکا کیا یہ درست ہے مسٹر دانش منصور؟"

"ہاں کچھ ایسے واقعات پیش آ گئے تھے جن کی بنا پر یہ سارا مسئلہ ہی الٹ گیا۔ بہر حال پیٹر میکس، رینی میکس کے ہاتھوں موت کا شکار ہو گیا۔ ان لوگوں کی کہانی بڑی عجیب تھی یہ اطلاع میں آپ کو دے رہا ہوں اور مجھے یہ اطلاع اس شخص نے دی ہے جس کا نام روسٹن پارکر ہے۔" میرے ان الفاظ پر ڈاکٹر کریمر بری طرح اچھل پڑا تھا اس نے متوحش لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ڈیڈ!"

"ہاں۔"

"لیکن لیکن کیا واقعی پیٹر میکس مگر کیوں آخر اور کیا یہ بات غلط نہیں ہے کہ وہ رینی میکس کے ہاتھوں مارا گیا میرا مطلب ہے رینی میکس جو اس کی محبوبہ تھی۔"

"یہ ایک لمبا چکر ہے مسٹر کریمر اور میرے لیے خاصا پریشان کن۔"

"وہ ہمارا ایک ساتھی ہے اور بہر حال مجھے اس بات پر تشویش ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اسے کہاں قتل کیا گیا تھا۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"وہ اور ریٹی دونوں اپنے فلیٹ پر موجود نہیں ہیں اور اس کے علاوہ میں نہیں جانتا کہ کہاں یہ واقعہ پیش آیا ہے۔"

"لیکن سر آپ کا ڈاکٹر ڈیڈ سے رابطہ کیسے قائم ہوا؟"

"ایک لمبی کہانی ہے مسٹر کریمر جس کے کچھ حصے ایسے ہیں کہ کسی کو بتاتے ہوئے مجھے الجھن کا احساس ہوگا بہتر یہ ہے کہ آپ خود اس بارے میں مکمل طور پر تحقیق کر لیں اور اگر چاہیں تو مسٹر ٹوری بلانکا کو اس بارے میں اطلاع دے دیں یہ تو صرف اتفاق تھا کہ یہاں آنے کے بعد مسٹر ٹوری بلانکا کی ہدایت کے مطابق جب مجھے کسی مددگار کی ضرورت پیش آئی تو اس میں پیٹر میکس کا نام سامنے آ گیا میں نے پیٹر میکس سے رابطہ قائم کیا اور اس نے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بعض معاملات میں میری مناسب مدد کی تھی لیکن یہاں کچھ اور ایسے ڈراموں میں الجھ گیا جو میرے کام کے متعلق نہیں تھے اور اس لئے میرا رابطہ ان لوگوں سے ختم ہو گیا ایک لمبی کہانی ہے مائی ڈیئر ڈاکٹر کریمر اور اب جب میرے کانوں تک یہ اطلاع پہنچی کہ صورت حال یہ ہو گئی ہے تو پھر میرے لیے یہ ضروری ہو گیا کہ میں کرائے کے دوستوں میں سے کسی اور سے رابطہ قائم کر کے کم از کم اس سلسلے میں اطلاع دوں میری خواہش ہے ڈاکٹر کریمر براہ کرم اس بات کی تصدیق کریں کہ کیا واقعی ایسا ہو گیا ہے۔" ڈاکٹر کریمر کے چہرے پر تشویش کے آثار پھیل گئے پھر اس نے کہا۔

"بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ ایک افسوسناک امر ہوگا اور یہ ہماری ذمے داری ہے کہ اس سلسلے میں مکمل معلومات حاصل کر کے مسٹر ٹوری بلانکا کو اس کی اطلاع دیں لیکن کیا آپ مزید کچھ تفصیل بتانا پسند کریں مثلاً بس اتنا کہ ڈاکٹر ڈیڈ یا روسٹن پارکر نے آپ کو اس بارے میں اطلاع کیوں دی ہے۔"

"ڈاکٹر کریمر! شاید آپ اس لڑکی کو نہیں پہچانتے اس کا نام جیشی شوگیال ہے اور میں اس وقت اپنی اصلی شکل میں نہیں ہوں۔ میں ایک ایسے شخص کی حیثیت سے یہاں موجود ہوں جو مقامی آدمی ہے اور ایک جرائم پیشہ شخص کی حیثیت رکھتا ہے یعنی فارگون اگر یہ نام آپ کے علم میں آ چکا ہے تو......" ڈاکٹر کریمر نے فارگون سے لاعلمی کا اظہار کیا پھر بولا۔

"اور ان حالات میں۔"

"ڈاکٹر کریمر کیا یہ ضروری ہے کہ آپ پہلے میرے بارے میں تحقیقات کریں اور پھر

میری مدد کریں۔ جیشی شوگیال کے بارے میں تو آپ نے پڑھ ہی لیا ہوگا اخبار میں۔"

"ہاں مسٹر کارسن شوگیال کی کہانی ہمارے علم میں ہے۔"

"بہرحال آپ اس بارے میں مجھے بتا دیجئے کہ کیا آپ میری کچھ مدد کرنا پسند کریں گے؟"

"ہم یہاں کرائے کے دوستوں کے مفادات کی پوری پوری نگرانی کرتے ہیں اور آپ کے بارے میں ہمارے پورے آرگنائزیشن کو جو ہدایات ملی ہیں وہ یہی ہیں کہ مسٹر دانش منصور کو جس قسم کی بھی مدد درکار ہو بغیر کسی تعارف کے ان کی پوری پوری مدد کی جائے خیر ٹھیک ہے آپ نے جتنا کچھ بتا دیا وہ ایک اضافی حیثیت رکھتا ہے اگر آپ نہ بھی بتاتے تو ہم معاہدے کے تحت آپ کی ہر مدد کرنے پر مجبور ہوتے جہاں تک پیٹر میکس کا تعلق ہے اس کے بارے میں ہم معلومات حاصل کر لیں گے اس کے کچھ ٹھکانے ہمارے علم میں ہیں ہو سکتا ہے ہمیں وہاں سے تھوڑی بہت معلومات حاصل ہو جائیں آپ اور کچھ ہمیں بتائیے جس کے لیے ہم آپ کے کام آ سکیں۔"

"شکریہ ڈاکٹر کریمر آپ چونکہ ایک باخبر انسان ہیں اس لیے آپ کو ایرش واش کے بارے میں بھی تھوڑی بہت معلومات حاصل ہوں گی۔"

"ایرش واش۔" ڈاکٹر کریمر نے سوالیہ انداز میں دیکھا پھر بولا۔

"ہاں مسٹر ایرش واش کے بارے میں یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ وہ یہاں پچھلے کچھ عرصے پہلے آئے ہیں اور شاید ابھی تک یہیں قیام پذیر ہیں بہرحال صحیح صورت حال کے بارے میں ابھی تک کچھ نہیں معلوم۔"

"میرا اولین مسئلہ یہی ہے ڈاکٹر کریمر کہ ایرش واش کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کروں یہ بات میرے علم میں ہے کہ کارسن شوگیال کا بھی ایرش واش ہی سے تعلق ہے اس وقت بھی صورت حال ایسی ہے کہ کچھ لوگوں کو میری تلاش ہے چنانچہ میں اس میک اپ کو ختم کیے بغیر بھاگ دوڑ نہیں کر سکتا اگر آپ مسٹر ٹوری بلانکا کے احکامات کو اہمیت دیتے ہیں تو پھر، یہ چند کام آپ کر دیجئے گا۔"

"میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ ہمیں خصوصی طور پر دوبارہ یہ ہدایت کی گئی ہے کہ آپ کے لیے کام کریں۔"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

”پہلی چیز تو یہ کہ میرا یہاں آپ کے ساتھ قیام رہے گا اور میں اس بات کا خواہشمند رہوں گا کہ مجھ تک کوئی پہنچنے نہ پائے۔ جیشی شوگیال کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے اس کی حفاظت بھی مجھ پر فرض ہے کیونکہ بہر حال یہ میرے پروگرام کا ایک حصہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ آپ ایرش واش سے رابطہ کے لیے تمام تر معلومات حاصل کیجیے۔“

”کیا اس کو آپ کے بارے میں بتا دیا جائے؟“

”قطعی نہیں اسے میرے بارے میں ہوا بھی نہیں لگنی چاہیے۔“ میں نے جلدی سے کہا۔ لیکن دل میں، میں ہنسا تھا کہ یہ شخص میرے دشمن کو میرے سینے پر لا کر بٹھا دینا چاہتا ہے لیکن بہر حال وہ ایک ناواقف شخص تھا اور تمام حقیقتوں سے ناآشنا اس لیے قابل معافی تھا میں نے اسے اپنی تمام تفصیلات سمجھائیں بظاہر معقول آدمی معلوم ہوتا تھا لیکن دنیا کی سب سے بڑی حماقت کسی پر اعتبار کر کے اپنے آپ کو ساکت کر لینا ہے چنانچہ یہاں قیام کا فیصلہ تو کر لیا تھا میں نے لیکن بہت سے دوسرے احساسات کے ساتھ مثلاً یہ کہ اگر ڈاکٹر کریمر کو پیٹر میکس کی لاش دستیاب ہو جاتی ہے تو اس کے بعد وہ میرے بارے میں کیا فیصلہ کرے گا لیکن یہ سب بعد کی باتیں تھیں اور اس وقت سے پہلے اس کے دوسرے پہلوؤں پر نگاہ نہیں ڈالی جا سکتی تھی بہر حال اس نے میری ضروریات پوری کرنے کا مکمل طور پر فیصلہ کر لیا پھر جس انداز میں اس نے اس نئی جگہ میری اور جیشی شوگیال کی پذیرائی کی اس سے یہ اظہار ہوتا تھا کہ وہ اپنی کہی ہوئی باتوں کو نبھانے کی کوشش کرے گا جب میں واپس جیشی شوگیال کے پاس پہنچا تو بے چینی سے وہ میرا انتظار کر رہی تھی مجھے دیکھ کر عجیب سے انداز میں مسکرائی اور میں نے بھی جوابی مسکراہٹ سے اس کی مسکراہٹ کا استقبال کیا پھر وہ کہنے لگی۔

”اب کیا کیفیت ہے؟“

”جیشی شوگیال میں نے آپ کو ان کے چنگل سے نکالا ہے تو اس لیے نہیں کہ آپ کو کسی کے حوالے چھوڑ دیا جائے آپ کو مسٹر شوگیال تک پہنچانا میری ذمہ داری ہے اور میں زندگی کی قیمت پر یہ ذمے داری پوری کروں گا۔“ جیشی شوگیال عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی دیکھتی رہی پھر آہستہ سے بولی۔

”اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آئے۔“

”کیا مطلب؟“

”مطلب یہ کہ وہاں ہوٹل موسٹیو میں تم نے اپنی جان پر کھیل کر میری جان بچائی وہاں سے لے کر مجھے چلے تو اس کے بعد سے مسلسل گردش میں ہو یہاں تک کہ میری وجہ سے تمہارے دوست بھی زندگی ہار بیٹھے وہ شخص برا آدمی تھا لیکن اب اس دنیا میں نہیں ہے اس لیے میں اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہوں گی مگر تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ آخر تمہیں مجھ سے کیا دلچسپی ہے برا مت ماننا میری بات کا انسان جب کسی سے ذہنی طور پر متاثر ہو جاتا ہے تو اس کے دل میں بہت سے جذبات جاگتے ہیں نہ جانے کیسے کیسے جذبات اور کبھی کبھی یہ جذبات اس حد تک آگے بڑھ جاتے ہیں کہ خود پر قابو پانا بھی مشکل ہو جائے میں زندگی کا کوئی بہت بڑا تجربہ نہیں رکھتی اور بہت کم دنیا دیکھی ہے میں نے ڈیڈی نے مجھے اس انداز میں پروان چڑھایا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو محدود رکھا ہے اور سچ کہوں تم سے اپنے آپ کو محدود رکھنا زیادہ فائدے کی بات ہے ہم دنیا کے ہنگاموں میں پھنس جاتے ہیں اتنا ہی ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ہماری الجھنیں سر سے اونچی پہنچ جاتی ہیں مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ تم نے اتنا سب کچھ میرے لیے کیوں کیا ہے؟“

”اور وعدہ کریں مس شوگیال کہ جو کچھ میں کہوں گا اس پر یقین کریں گی۔“

”آہ ایسی بات مت کہو میرے محسن تم اس قابل ہو کہ جو کچھ تم کہو اسے آنکھیں بند کر کے یقین کی شکل دے دی جائے۔“

”تو آپ یہ سمجھ لیجیے کہ اس کا کوئی پس منظر نہیں ہے بہت عام اور معمولی سی بات ہے ان لوگوں نے تمہارے اغواء کا منصوبہ بنایا وہ یہ چاہتے تھے کہ تمہیں اغواء کر کے مسٹر شوگیال سے کسی بہت بڑی رقم کا مطالبہ کریں دوسرے لوگ بھی یہی چاہتے تھے مگر میں ایک مست اور دیوانہ آدمی ہوں میں نے دولت کو بنیادی حیثیت نہیں دی بلکہ ان کے منصوبے زیر کرنے کا بیڑا اٹھایا اور مجھے خوشی ہے کہ میں اس میں کامیاب ہوں۔“

”ایسے ہی کامیاب نہیں ہو گئے تم کامیابیوں کے قابل ہو میرے دوست۔“ جیشی شوگیال آگے بڑھی میرا ہاتھ پکڑا اور اسے ہونٹوں سے لگا کر آہستہ سے چھوڑ دیا۔ اس کے چہرے پر جذبات کے سائے لرزاں تھے لیکن محترمہ جس طرف قدم بڑھا رہی تھیں وہ ذرا گڑبڑ بات تھی کیونکہ ان قدموں کی پذیرائی میرے لیے زندگی کا ایک ناممکن امر تھی میرے سینے میں تو محبت کی شکل میں زخم کی شکل میں یا زندگی میں خوشی کی ایک کرن کی شکل میں صرف اور صرف

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

رخسار کا تصور تھا اور رخسار کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات زندگی کی آخری سانس تک میرے ساتھی تھے۔ یہاں بھی میں اپنی وفا اور محبت کو حرف آخر بنانے کا تہیہ کیے ہوئے تھا۔ باقی زندگی میں جو لمحات ناگزیر ہوں اور غیر متوقع طور پر شامل ہو جائیں ان کی بات اور ہے بہرحال جیشی شوگیال کی طرح اور بہت سے کردار میری زندگی میں آئے تھے۔ میرے ذہن میں ایک بڑا لالچ تھا اور میں اس پر آہستہ آہستہ کام کر رہا تھا ڈاکٹر کریمر کے بارے میں اب تک جو اندازہ تھا وہ یہی تھا کہ کام کا آدمی ثابت ہوگا پورا دن نہیں ملا۔ دوسرے دن بھی شام کو چار بجے تک اس سے ملاقات نہیں ہوئی نہ ہی میں نے اس کے بارے میں کوئی زبردست چھان بین کی تھی لیکن شام کی چائے پر وہ چائے کے ساتھ ہی میرے پاس پہنچ گیا ملازم چائے کے برتن لائے تھے اور وہ ان کے پیچھے پیچھے مجھ تک آیا تھا مجھے دیکھ کر مسکرایا مجھ سے ہاتھ ملایا اور بولا۔

"آپ سے کچھ گفتگو کرنی ہے پوشیدہ طور پر آپ کے ساتھ ہی چائے پیوں گا اور اس کے بعد مس شوگیال سے کچھ وقت کے لیے آپ کو ادھار مانگ لوں گا۔" جیشی ہنسنے لگی پھر بولی

"آپ کا نظریہ غلط ہے ڈاکٹر کریمر ان کے بارے میں اجازت دینے کی حقدار میں نہیں ہوں اپنی غلط فہمی کو درست کر لیجیے۔"

"سوری مس شوگیال کبھی کبھی انسان سے غلطی ہو جاتی ہے۔" ڈاکٹر کریمر نے کہا یہ اس نے اچھا کیا تھا کہ جیشی شوگیال کے سامنے ہی رام کہانی سنانے نہیں بیٹھ گیا تھا چائے کے بعد ہم دوسرے کمرے میں آگئے تو اس نے کہا۔

"پیٹر میکس اور اس کی محبوبہ کی لاش مل گئی ہے اور تحقیقات ہم لوگوں نے کی ہے وہ یہ ہیں کہ بڑے پراسرار حالات میں پیٹر میکس کا قتل ہوا ہے وہ اپنی اس دیہی اقامت گاہ میں ایک لڑکی کو لے آیا تھا جس کے بارے میں اس کے دوسرے ساتھی کچھ بتانے سے قاصر ہیں بعد میں وہ لڑکی وہاں سے غائب پائی گئی۔ البتہ ان لوگوں نے رینی میکس کو وہاں آتے ہوئے دیکھا تھا اور رینی میکس نے غالباً رقابت میں پیٹر میکس کو قتل کر دیا اور پھر اپنی کنپٹی میں بھی گولی مار لی اس طرح دونوں ہلاک ہو گئے اور وہ لڑکی وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی اس کے بارے میں ہمیں کوئی صحیح اطلاع نہیں مل سکی لیکن بظاہر جو تفصیلات سامنے آئی ہیں ان سے یہی پتا چلتا ہے کہ اس لڑکی نے ان دونوں میں سے کسی کو قتل نہیں کیا بلکہ بات رقابت کی شکل میں سامنے آئی ہے بہرحال ان لوگوں کی لاشوں کی تصدیق کر دی گئی ہے ظاہر ہے ہم کسی

الجھن کو نہیں پال سکتے اور اس کے لیے کوئی غلط راستہ نہیں اختیار کیا جا سکتا دوسری بات مسٹر ایرش واش کی ہے مسٹر ایرش واش، جیس لنکن روڈ میں مقیم ہیں اور یہ ان کا ٹیلی فون نمبر ہے آپ براہ کرم اسے نوٹ کر لیجیے۔" میں حیرت سے منہ کھول کر رہ گیا ڈاکٹر کریمر نے تو بہت بڑا کام کر ڈالا تھا۔ ٹیلی فون نمبر مجھے بتانے کے بعد اس نے کہا۔

"اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مسٹر شوگیال انہی کے پاس قیام پذیر ہیں اور ایرش واش خود مس شوگیال کی تلاش میں سرگرداں ہیں نہ صرف وہ خود بلکہ پولیس سے بھی مدد لی گئی ہے یہ ایک سنسنی خیز تصور ہے۔"

"اس سلسلے میں اعلیٰ حکام کا کیا خیال ہے ڈاکٹر کریمر کیا اس بارے میں کچھ معلوم ہو سکا؟"

"نہیں ابھی بالکل نہیں لیکن اگر آپ چاہتے ہیں۔"

"نہیں بالکل نہیں میرا خیال ہے آپ نے بہت کچھ کیا ہے میرے لیے اور اس پر میں شکر گزار ہوں۔"

"ہماری ڈیوٹی ہے جناب آپ ایسی باتیں مت کیجیے گا بلکہ مجھے بتائیے کہ مزید......"

"نہیں میں اب مسٹر شوگیال سے گفتگو کروں گا اور کوئی بہتر صورت حال بن سکی تو آپ کو بتاؤں گا۔"

"اوکے، ہم لوگ ہر ممکن ذمہ داری پوری کرنے کے لیے دل و جان سے حاضر ہیں۔" ڈاکٹر کریمر نے کہا، میں بے حد خوش تھا مجھے خاصی تفصیلات حاصل ہو چکی تھیں۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ پرواز کرتا ہوا جیس لنکن روڈ پہنچ جاؤں ہو سکتا ہے میری زندگی وہیں محصور ہو اور اگر مجھے ملنے والی وہ اطلاع درست ہے کہ رخسار کو تل ابیب پہنچا دیا گیا ہے تو پھر معاملہ بہت لمبا ہو جائے گا لیکن بہرحال میں تو دنیا کے آخری سرے تک اسکا پیچھا کروں گا چاہے زندگی کا آخری لمحہ ہی کیوں نہ ختم ہو جائے۔ رخسار کے علاوہ اب میرا مقصد اور میرا مشن اور کچھ بھی نہیں تھا تو یہ سلسلہ اس جگہ آ کر ختم ہو گیا۔ جیشی شوگیال نے بے چین نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آخر ایسی کون سی بات ہے جو تم مجھ سے چھپانا پسند کرو گے، ڈیئر فارگون کوئی ہے ایسی بات۔" جواب میں، میں مدھم سے انداز میں مسکرا دیا پھر میں نے بات گول مول کرتے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوئے کہا۔

”جن کوششوں میں مصروف ہوں جیشی شوگیال ان میں میری آرزو یہ ہے کہ اچانک ہی آپ کو متحیر کردوں ایک سرپرائز دوں آپ کو۔“ وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

”تم کیا جانو تمہاری طرف سے میری زندگی کے لیے سب سے اہم سرپرائز کیا ہوسکتا ہے۔“ اس کی کیفیت سے مجھے اس کے الفاظ کا مفہوم معلوم ہوگیا تھا لیکن احمق لڑکی ایک ایسے مفہوم کا اظہار کررہی تھی جس سے میرا دور کا واسطہ بھی نہیں ہوسکتا تھا ایک ایسا مفہوم جسے صحیح معنوں میں سمجھا بھی نہیں جاسکتا تھا بہرحال یہ جو کچھ بھی کہہ رہی ہے اسکا اپنا عمل ہے میں اس سلسلے میں کیا کرسکتا ہوں چنانچہ میں نے خاموشی ہی اختیار کی تھی البتہ یہ فیصلہ میں نے دل میں کرلیا تھا کہ جو بھی پروگرام ترتیب دوں گا وہ مکمل طور سے جیشی شوگیال کے علم میں نہیں آئے گا مجھے ایرش واش کے بارے میں معلومات تو حاصل ہوگئی تھیں لیکن اب یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ میں سیدھا جا کر ایرش واش کے سامنے کھڑا ہوجاؤں یا مسٹر شوگیال کو اپنے جال میں پھانسنے کی کوشش کروں وہ تو ایک بے مقصد کردار تھا بس ایرش واش تک رسائی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اور دوسری طرف اور بھی کچھ لوگ تھے چلو یہ تو مان لیا کہ بے چارہ پیٹر میکس جو ایک خطرناک شخص ثابت ہوسکتا تھا اس سارے سلسلے میں وہ زندگی کھو بیٹھا تھا لیکن ابھی ڈاکٹر ڈیڈ حیات تھا جو بہرحال اس سلسلے میں میرے لیے انتہائی سنگین ثابت ہوسکتا تھا چنانچہ سب کچھ احتیاط سے ہی کرنا تھا کوئی ایسی پلاننگ جس سے مجھے میرا مقصد حاصل ہوسکے اور اس کے لیے مجھے بہرحال دماغ سوزی کرنی تھی۔ جیشی شوگیال اپنا مقصد ظاہر کرچکی تھی۔ لیکن ان حماقتوں کے لیے میرے پاس کوئی وقت نہیں تھا۔ میں تو تھا ہی ایک عجیب وغریب صورت حال کا مالک اور بہت غور کرنے کے بعد آخرکار میں نے اس مسئلے کے لیے ایک منتخب راہ فراہم کر لی اور اس کے ہر پہلو پر غور کرنے لگا۔ اس طریقہ کار سے میں بہرطور کامیابی کی منازل طے کر سکتا تھا لیکن سب کچھ ایک خطرہ ہی تھا اور خطرات اب میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے۔ بہرحال ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد آخرکار میں نے ڈاکٹر کریری رہائش گاہ سے کچھ فاصلے پر ایک ٹیلی فون بوتھ سے اس نمبر کو ڈائل کیا جو ایرش واش کا نمبر تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے رابطہ قائم ہوگیا اور آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔“

”ہیلو، دیکھئے یہاں ایک صاحب مسٹر کارسن شوگیال قیام پذیر ہیں، میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں۔“

”کون ہیں آپ؟“

”اس بارے میں میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ البتہ انہیں صرف یہ اطلاع دے دیجئے گا کہ میں مس شوگیال کے بارے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔“

”کیا......؟“ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”کیا آپ کارسن شوگیال ہیں؟“

”نہیں، لیکن تم جو کوئی بھی ہو یوں سمجھو میں کارسن شوگیال کا دست راست ہوں، مجھے اس بارے میں بتاؤ۔“

”سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مجھے کچھ بتانا نہیں ہے بلکہ مسٹر شوگیال سے ملاقات کرنی ہے اور میں انہیں پہچانتا ہوں۔ ویسے آپ کون ہیں؟“

”دیکھو، میرا نام ایرش واش ہے اور یوں سمجھو کہ میں مسٹر شوگیال کا جگری دوست ہوں اور یہ قیامگاہ میری ہی ہے۔ میں ان کا دست راست اور معاون بھی ہوں۔ چنانچہ مجھے کچھ بتانے میں گریز نہ کرو۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ ہم لوگ مس شوگیال کے لیے کتنے پریشان ہیں۔“

”آپ نے اپنا کیا نام بتایا؟“

”ایرش واش، ایرش واش......“ وہ کرخت لہجے میں بولا۔

”مسٹر واش میں معذرت چاہتا ہوں، کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ آپ مسٹر شوگیال سے ہی میری بات کرادیں۔“

”ایک منٹ انتظار کرو۔“ دوسری جانب سے جھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ میرے پورے بدن میں سنسنی دوڑ رہی تھی۔ ایرش واش کی آواز سنی تھی میں نے اس کا مطلب ہے کہ رابطے آگے بڑھ رہے ہیں اور مستقبل میں بہت سی کامیابیوں کی امیدیں کی جاسکتی ہیں۔ آہ...... میرے خدا، کاش میں بہ آسانی یہ کامیابی حاصل کرسکوں۔ دل سے ایک آواز ابھری تھی اور پھر دوسری آواز فون کے ماؤتھ پیس سے ابھری تھی۔

”ہیلو، میں شوگیال بول رہا ہوں۔“

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"مسٹر شوگیال میں ایک پبلک کال بوتھ سے بات کر رہا ہوں اور مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن آپ سے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ جس ٹیلی فون سے بات کر رہے ہیں وہ کسی طرح مشکوک تو نہیں ہے؟"

"بالکل نہیں، تم بتاؤ کیا اطلاع دینا چاہتے ہو مجھے؟"

"دیکھیے، ایک عجیب وغریب صورتحال ہے۔ آپ براہ کرم جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسے نہ تو کوئی فریب سمجھئے اور نہ ہی کوئی ایسا عمل جس سے آپ مشکوک ہو جائیں۔ میرا نام فارگون ہے اور میں بھی یہاں کے نیک نام لوگوں میں سے نہیں ہوں لیکن کبھی کبھی کوئی ایسی صورتحال پیش آ جاتی ہے جس کی بنا پر انسان صحیح فیصلے نہیں کر پاتا اور ایسے فیصلے کر بیٹھتا ہے جو سمجھ میں نہیں آتے۔"

"سنو، مجھے فلسفہ سنانے کی کوشش مت کرو۔ سب سے پہلی بات مجھے یہ بتاؤ کہ میری بیٹی کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟"

"جانتا نہیں ہوں مسٹر شوگیال بلکہ یوں سمجھئے کہ مس جیشی اس وقت میری تحویل میں ہیں اور میں انہیں آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔" دوسری طرف چند لمحات کے لیے خاموشی چھا گئی۔ ریسیور میں ہونے والی ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ اس بات کا اظہار کر رہی تھی کہ فون کہیں دوسری جگہ بھی سنا جا رہا ہے اس خاموشی کا وقفہ طویل ہونے لگا تو میں نے کہا۔

"ہیلو۔"

"ہاں، ہاں میں لائن پر ہوں۔"

"اور سب سے پہلے یہ بات بتائیے کہ ٹیلی فون کی دوسری لائن پر کون ہے اور کیا آپ کا ٹیلی فون ٹیپ کیا گیا ہے یا یہ صرف آپ کی رہائش گاہ پر کسی اور نے سننے کی کوشش کی ہے؟"

"تم بہت چالاک آدمی معلوم ہوتے ہو۔ بے فکر رہو ہمارا ٹیلی فون ٹیپ نہیں کیا جا سکتا۔ میرا دوست ایرش واش میری اور تمہاری گفتگو سن رہا ہے۔ تم اس سے بات کر سکتے ہو۔" پھر ایرش واش کی آواز سنائی دی۔

"سنو دوست مسٹر فارگون! تم کون ہو، کیا ہو یہ میں نہیں جانتا، لیکن اگر جیشی شوگیال کے بارے میں تم ہمیں کوئی موثر بات بتا سکتے ہو تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری تقدیر بدل سکتی ہے۔ دنیا

کے جس ملک میں تم چاہو اپنے لیے اتنی آسائشیں حاصل کر سکتے ہو کہ ساری زندگی کی محنت کے بعد بھی تم نے وہ آسائشیں نہ حاصل کی ہوں گی۔"

"میں آپ کو مسٹر واش کہہ کر مخاطب کر سکتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"ہاں، کیوں نہیں۔"

"مسٹر واش! ہوٹل موسٹیو میں مسٹر روسٹن پارکر نے یا اپنے دوسرے نام کے ساتھ ڈاکٹر ڈیڈ نے مسٹر شوگیال اور ان کی بیٹی کو ڈنر دیا تھا۔ بظاہر وہ ایک مہذب آدمی ہے۔ شاید آپ کے علم میں یہ بات ہو کہ زیر زمین دنیا میں مسٹر روسٹن، ڈاکٹر ڈیڈ کے نام سے مخاطب کیے جاتے ہیں اور ڈاکٹر ڈیڈ نے جیشی شوگیال کے اغوا کا ایک زبردست منصوبہ بنایا تھا اور اس منصوبے کا مقصد یہی تھا کہ مس شوگیال کو اغوا کر کے اعلیٰ پیمانے پر کارسن شوگیال سے مالی مفادات حاصل کیے جائیں اور اس کے لیے ڈاکٹر ڈیڈ نے ایک پورا گروہ اس کام پر مصروف کیا تھا جس کے ایک رکن نے مجھ پر اس پروگرام کا بھانڈا پھوڑ دیا اور اپنی فطرت کے تحت نہ جانے کیوں میں نے یہ فیصلہ کیا کہ بغیر کسی لالچ اور مقصد کے میں ان لوگوں کے اس منصوبے کو ناکام بناؤں گا۔ اس کی وجہ ڈاکٹر ڈیڈ کا ایک چیلنج تھا میرے لیے۔ میں تو بڑا معمولی سا آدمی ہوں نہ میرا کوئی گروپ ہے نہ گروہ۔ جرائم پیشہ بھی باقاعدہ نہیں ہوں۔ بس یوں سمجھ لیجیے کہ گزارے کے لائق کام کر لیتا ہوں۔ لیکن مجھے صرف اس بات کا ملال رہا ہے کہ ڈاکٹر ڈیڈ نے اپنی قوت کی بنا پر مجھے ایک حقیر انسان تصور کیا تھا۔ میں نے اس پر یہ ثابت کرنے کا تہیہ کر لیا کہ میں اس کے مقابلے میں ایک حقیر انسان نہیں ہوں۔ چنانچہ ہوٹل موسٹیو میں جس وقت جیشی شوگیال کو اغوا کرنے کا منصوبہ بنایا گیا میں نے اس منصوبے کو فیل کیا اور ڈاکٹر ڈیڈ کے کئی آدمیوں کو قتل کر کے آخر کار مس شوگیال کو وہاں سے اپنے ساتھ لے گیا۔ آپ یقیناً اس بارے میں بہت سی باتیں سوچیں گے یہ بھی سوچیں گے آپ کہ ممکن ہے میں آپ کو کہانیاں سنا رہا ہوں یہ آپ کے سوچنے کی بات ہے اور میں اس سے بالکل متاثر نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ضرور کہوں گا کہ تفصیلات آپ کو جیشی شوگیال ہی بتائے گی لیکن بہر حال مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں جیشی شوگیال کو آپ تک پہنچانے کی کوشش کروں گا تو ڈاکٹر ڈیڈ ہر طرح کی مزاحمت کرے گا۔"

"تم اس وقت کہاں ہو اور...... اور جیشی شوگیال کہاں ہے۔ کیا تم میری اس سے بات کرا سکتے ہو، دیکھو بالکل بے فکر رہو۔ تمہیں ہر طرح کا تحفظ دیا جائے گا اور ڈاکٹر ڈیڈ کی جو

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

حالت ہوگی اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ میری بیٹی مجھ تک پہنچا دو میں تمہارا بے حد شکر گزار رہوں گا۔"

"مس شوگیال سے آپ کی بات کرائی جا سکتی ہے تھوڑا توقف کیجئے گا۔" میں نے اپنی بات کو موثر بنانے کا فیصلہ کر لیا۔

"مگر کب اور کیسے؟"

"میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں ایک پبلک کال بوتھ سے یہ فون کر رہا ہوں۔ آپ سے گفتگو کرنے کے بعد تقریباً پندرہ منٹ میں آپ سے طلب کروں گا۔ سولہویں منٹ پر آپ فون پر میرا انتظار کیجئے گا۔ میں مس شوگیال کو فون تک پہنچا دوں گا لیکن اس سے پہلے میرے اس منصوبے پر غور کر لیجئے گا۔"

"ہاں، ہاں بالکل ٹھیک ہے۔ مجھے بتاؤ کیا منصوبہ ہے تمہارا۔"

"کل رات ساڑھے نو بجے آپ کو ایک پتا دے رہا ہوں میں، اس پتے پر پہنچ جائیے گا۔ تھوڑا سا اپنے آپ کو مستحکم کر کے آئیے۔ کچھ افراد کا آپ کے ساتھ ہونا بے حد ضروری ہے۔ میں مس شوگیال کو آپ کے حوالے کر دوں گا۔"

"اس سلسلے میں تمہاری کوئی شرائط ......" کارسن شوگیال نے پوچھا اور میں ہنس پڑا۔ میں نے کہا۔

"آپ صرف محبت سے مجھ سے ہاتھ ملا لیجئے گا، یوں سمجھ لیجئے یہی میرا معاوضہ ہوگا۔"

"نہیں پھر بھی......؟"

"خدا حافظ، اب سے پندرہ منٹ کے بعد میں آپ کو دوبارہ رنگ کروں گا۔"

"سنو میری بات سنو۔" کارسن شوگیال نے کہا۔

"جی فرمائیے۔"

"میرا مطلب ہے کچھ اور تو تفصیلات بتاؤ۔ اس جگہ کے بارے میں بھی بتاؤ۔"

"وہ میرا گھر ہے۔ آپ اس کا پتا نوٹ کر لیجئے۔"

"ہاں بولو، کیا تم اس وقت وہیں سے بول رہے ہو، میرا مطلب ہے اس کے آس پاس سے اور جیشی وہیں ہے؟"

"ہرگز نہیں۔ میں اس وقت ایک ایسی غیر محفوظ جگہ ہوں جہاں سے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا آپ بہرحال کل رات تک ضرور توقف کر لیجئے گا۔"

"سنو جب یہ کام کرنا ہے تو آج ہی کیوں نہیں!"

"کچھ ایسے ہی اہم معاملات ہیں۔ آپ یوں سمجھ لیجئے کہ جیشی محفوظ ہے اور تھوڑی دیر کے بعد آپ خود اس سے بات کر لیجئے گا لیکن میری مشکلات کو نگاہوں کے سامنے رکھ کر۔"

"ٹھیک ہے۔" کارسن شوگیال نے آخر کار خاموشی اختیار کر لی اور میں نے رسم آخر کہہ کر فون بند کر دیا۔ میرے اپنے اندازے کے مطابق میرا اب تک کا اٹھایا ہوا قدم بالکل صحیح تھا۔ بہرحال اپنا تحفظ بھی کرنا تھا اور اپنے مقصد کی تکمیل بھی پھر ان تمام معاملات سے فراغت حاصل کرنے کے بعد میں وہاں سے واپس آ گیا۔ جیشی شوگیال اب کچھ زیادہ ہی قدم آگے بڑھا رہی تھی۔ جاگ رہی تھی مجھے دیکھ کر برا سا منہ بنا کر بولی۔

"کہاں گئے تھے؟"

"ارے کوئی غلطی ہوگئی مجھ سے مس شوگیال ظاہر ہے آپ کو بتائے بغیر میں کہیں بھی نہیں جا سکتا بس ——— ایک کام سے نکل گیا تھا۔"

"خیر اتنا تو میں جانتی ہوں کہ میرے ساتھ یہاں کوئی غلط بات ہو ہی نہیں سکتی کیوں کہ لوگ مجھے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں لیکن تمہیں ضرور جانتے ہیں۔" اس کے لہجے کا انداز فخر کا تھا۔ میں نے کہا۔

"ویسے مس شوگیال میرے جتنے اقدامات ہیں وہ صرف آپ ہی کی بہتری کے لیے ہوتے ہیں اور میں ہر وقت فکر میں رہتا ہوں کہ جس طرح بھی بن پڑے آپ کو خوشیاں فراہم کروں۔"

"میری سب سے بڑی خوشی تو یہی ہے کہ میں اپنے ڈیڈی کے پاس پہنچ جاؤں باقی ساری چیزیں بعد میں آتی ہیں۔"

"تو پھر آپ ___ خوش ہو جائیے میں آپ کی آپ کے ڈیڈی سے بات کرا رہا ہوں ان کا پتا اور ٹیلی فون نمبر معلوم کرنے میں کامیاب ہوگیا ہوں میں۔"

"کیا واقعی؟" وہ خوشی سے اچھل پڑی۔

"ہاں۔" میں نے کہا اور ٹیلی فون کے نزدیک پہنچ گیا پھر میں نے ٹیلی فون پر نمبر

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈائل کیا۔ جیشی شوگیال پرشوق انداز میں میرے نزدیک آ گئی تھی اور میرے شانے پر ٹھوڑی
رکھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ اس کے اس انداز میں بڑی اپنائیت تھی۔ دوسری جانب بھی ٹیلی فون کا
انتظار ہی ہو رہا تھا۔ فوراً ریسیور اٹھا لیا گیا۔ کرک کرک کی دو آوازیں سنائی دی تھیں۔ ایرش
واش اس بار بھی دوسرے ٹیلی فون پر موجود تھا۔ جیشی شوگیال نے مجھے دیکھا اور میں نے کہا۔

''ہاں مسٹر شوگیال۔''

''میں بول رہا ہوں۔''

''لیجئے بات کیجئے۔'' میں نے کہا اور ریسیور جیشی شوگیال کو دے دیا۔ جیشی شوگیال
کے ہاتھ میں ریسیور کپکپا رہا تھا۔ اس نے اسے کان سے لگا کر کہا۔

''ہیلو۔''

''ہیلو کون۔'' جیشی۔ دوسری طرف کی آواز یہاں تک سنائی دے رہی تھی۔ ''جیشی
شوگیال رو پڑی۔''

''ڈیڈی آپ ہیں، یہ آپ بول رہے ہیں ڈیڈی۔''

''ہاں، میری بچی میری زندگی میں ہی ہوں۔ کیسی ہو تم۔''

''ڈیڈی میں ٹھیک ہوں، مجھے کوئی ذہنی یا جسمانی تکلیف نہیں ہے۔ مگر بس میں آپ
کی وجہ سے پریشان ہوں۔ آپ میرے لیے بہت پریشان ہوں گے۔ ڈیڈی یہ بات مجھے
معلوم ہے۔''

''ہاں میری بچی تجھے کوئی نقصان تو نہیں پہنچا تو زخمی تو نہیں ہے۔''

''نہیں ڈیڈی۔ جس شخص نے میری مدد کی ہے وہ فرشتہ صفت انسان ہے، ڈیڈی اس
نے میرے لیے جو کچھ کیا ہے میں آپ کو الفاظ میں بتا نہیں سکتی۔ بڑے خطرات مول لیے
ہیں۔ اس نے میرے لیے زندگی کی بازی لگا دی ہے۔ اس نے میرے لیے ڈیڈی، میں اس کا
یہ احسان کبھی نہیں بھول سکوں گی۔''

''اب کہاں ہے تو میری بچی؟''

''ڈیڈی مسٹر فارگون نے خطرناک ترین حالات سے مجھے بچانے کے لیے نہ جانے
کیا کیا جتن کیے ہیں۔ اس وقت بھی میں انہی کی تحویل میں ہوں اور ان کی اس بات سے مکمل
اتفاق رکھتی ہوں کہ دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے مجھے بڑی احتیاط کے ساتھ آپ

تک پہنچانا ہوگا۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتی۔''

''ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ جلد بازی میں کوئی خطرناک قدم اٹھانا کسی طور مناسب نہیں
رہے گا۔ میں کل تک صبر کر لوں گا، کیا اس وقت وہ موجود ہے؟''

''ہاں مسٹر فارگون میرے قریب ہی ہیں۔'' جیشی نے جواب دیا۔

''مجھ سے بات کراؤ۔'' جیشی نے ریسیور میری طرف بڑھا دیا اور میں نے ریسیور
کانوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

''یس مسٹر کارسن شوگیال!''

''ڈیئر فارگون تمہارا بے حد شکریہ۔ جیشی سے میری بات ہو چکی ہے اور میں مطمئن
ہوں۔ مجھے اس کا بھی اندازہ ہے کہ میری بیٹی کسی دباؤ کے بغیر بول رہی ہے۔ میں اس کی
فطرت اس کی شخصیت کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ ٹھیک ہے ڈیئر فارگون ویسے تم اگر چاہو تو میں
تم سے ابھی وقت ہر طرح کے تحفظ کی فراہمی کا وعدہ کرتا ہوں لیکن بہر حال تمہاری مرضی کے
مطابق میں انتظار کرنے میں کوئی عار نہیں محسوس کرتا۔ یہ وقت میں گزار لوں گا۔ تم بالکل بے فکر
رہو۔ اب ذرا مسٹر ایرش واش سے گفتگو کر لو۔''

''ہیلو......'' میں نے کہا۔

''ہاں ڈیئر فارگون، مجھے یقین ہے کہ کل صبح تک تمہارے بارے میں تمام تر تفصیلی
رپورٹ میرے پاس ہوگی اور بہر حال چونکہ میرا دوست شوگیال جو میرے بچپن کا ساتھی ہے
اور میرے لیے بہت بڑی حیثیت کا حامل ہے اس بات پر آمادہ ہے تو تمہاری مرضی کے مطابق
ہی عمل کر لیا جائے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی مزید احتیاطی اقدامات ہوں تو مجھے بتاؤ۔''

''سر کل رات کو ساڑھے نو بجے آپ براہ کرم اس پتے پر پہنچ جائیے جو میں نے آپ کو
بتایا ہے۔ یا اگر نہیں بتایا تو دوبارہ نوٹ کر لیجئے۔ میں احتیاطاً وہاں نہیں ہوں چونکہ ڈاکٹر ڈیڈ
مجھے بہت سی پیش کشیں کر چکا ہے میں نے اس سے یہی کہہ کر جان چھڑائی ہے کہ مس شوگیال
میرے پاس نہیں ہے بلکہ میں ایسے ذرائع رکھتا ہوں کہ انہیں حاصل کر لوں اور ہو سکتا ہے وہ
یہاں پہنچ جائے بہت سے دعوے کیے ہیں اس نے مجھ سے لیکن بہر حال اس کے بارے میں
کچھ کہنا حماقت ہے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے ممکن ہے وہ میری نگرانی کر رہا ہو لیکن آپ
مطمئن رہیں۔ مس شوگیال کو میں کوئی نقصان نہیں پہنچنے دوں گا، یہ میرا وعدہ ہے۔ آپ بس

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھوڑی سی زحمت کر لیجئے گا کہ ساڑھے نو بجے جب آپ وہاں پہنچیں تو اس بات کے لیے تیار رہیں کہ ممکن ہے آپ کا سامنا ڈاکٹر ڈیڈ سے ہو جائے۔'' جواب میں اریش واش ہنسنے لگا پھر بولا۔

''تم بالکل بے فکر رہو ڈیئر فارگون! وہ ڈاکٹر ڈیڈ اب اسے مسٹر ڈیڈ کہو۔ یوں سمجھ لو کہ وہ اب سچ مچ مرحوم ہو چکا ہے او کے۔ شوگیال سے اور کوئی بات کرنی ہے۔''

''کوئی خاص بات نہیں۔''

''میں لائن پر ہوں ڈیئر فارگون! اگر اس سلسلے میں تمہارا کوئی مالی مطالبہ ہے تو مجھے بتاؤ۔''

''سر میں بڑا سر پھرا آدمی ہوں اور ضرورت کے مطابق ہی کسی چیز کو اپنے لیے مناسب سمجھتا ہوں میرا کوئی مطالبہ نہیں ہے بلکہ آپ یہ سمجھ لیجئے کہ کسی مطالبے کی پیش کش میرے خلوص کو گالی دینے کے مترادف ہے۔ میں آپ سے اور مسٹر اریش واش سے دلی عقیدت رکھتا ہوں کیونکہ مس جیشی مجھے آپ دونوں کی دوستی کے بارے میں بتا چکی ہیں۔ بہت اچھے دوست، بہت اچھے سرپرست ہی ثابت ہوتے ہیں اور میرے لیے اتنا ہی کافی ہوگا کہ میں لوگوں سے یہ کہہ سکوں گا کہ میں مسٹر اریش واش کی سرپرستی میں ہوں۔ او کے زیادہ گفتگو مناسب نہیں ہے۔''

''او کے شوگیال'' نے کہا اور میں نے جیشی کی طرف دیکھا۔ جیشی نے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے گردن ہلا دی تو میں نے فون کا ریسیور رکھ دیا۔ وہ بڑی مسرور نظر آ رہی تھی۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

''مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے میرے لیے جو کچھ کیا ہے اس کا صلہ میں تمہیں کیا دوں گی۔''

''مس جیشی شوگیال، آپ بہت بڑی شخصیت کی مالک ہیں۔ یقینی طور پر آپ اپنے اوپر کوئی احسان پسند نہیں کریں گی۔ ہم جیسے لوگوں کی کاوشوں کا معاوضہ ہی کیا ہو سکتا ہے۔ معمولی سے لوگ ہیں۔ آپ مجھے پانچ ڈالر دے دیجئے گا۔ میری اوقات کے مطابق کافی ہوں گے۔ میرے ان الفاظ پر وہ جذباتی ہو گئی اور مجھ سے معافیاں مانگنے لگی۔ پھر میں اسے وہاں سے لے آیا۔ بہر حال مجھے یہ ڈبل گیم بڑی احتیاط سے کھیلنا تھی کوئی بھی لغزش خطرناک ہو سکتی تھی۔ جیشی شوگیال بھی اپنے باپ سے ملنے کے لیے مضطرب تھی اور میں جانتا تھا کہ مسٹر شوگیال کا

حال بھی اس سے مختلف نہیں ہوگا بلکہ اس سے زیادہ خراب ہی ہوگا کیونکہ جیشی بہر حال میری تحویل میں خود کو مطمئن سمجھتی تھی لیکن مسٹر شوگیال کی اپنی بیٹی سے جدائی ان کے لیے بڑی اضطراب کا باعث ہوگی تھوڑا سا اندازہ ان کے اور اریش واش کے درمیان تعلقات کا بھی ہو گیا تھا اور یہ بات مکمل طور پر میرے حق میں جاتی تھی ذرا فارگون کے کردار کو خوش اسلوبی سے نبھا لوں، بہر حال آج کی رات بڑی سنسنی خیز کیفیات کی حامل تھی اور میں نے سارے منصوبے نوک پلک کے ساتھ سنوارے تھے۔ بظاہر اس میں کسی قسم کی مشکل کا کوئی امکان نہیں تھا لیکن پھر بھی حالات کسی بھی شکل میں تبدیل ہو سکتے تھے اور اس کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھنا ضروری تھا۔ جیشی شوگیال اس طرح مطمئن تھی جیسے اپنے بہت ہی قریبی عزیز کے ساتھ ہو۔

آخر کار مقررہ وقت میں اسے اپنے ساتھ لے کر فارگون کی رہائش گاہ کی جانب چل پڑا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس بات کا شبہ تھا کہ ممکن ہے روسٹن پارکر کے ساتھی فارگون کی رہائش گاہ کو مستقل نگاہ میں رکھے ہوئے ہوں اور اس وقت بھی اس کے اطراف میں پھیلے ہوئے ہوں لیکن اب زندگی میں ایک حد تک احتیاط کی جا سکتی ہے ظاہر ہے دوسرے لوگ بھی شیطانی ذہانت کے مالک تھے اگر نہ ہوتے تو وہ مقام نہ پا سکتے جو اس وقت روسٹن پارکر نے اپنے لیے حاصل کیا ہوا تھا اور زیر زمین حلقوں میں ایک شیطان کی طرح مشہور تھا پھر بھی جس حد تک ممکن ہو سکتا تھا میں نے احتیاط رکھی واپسی کے سفر کے لیے ٹیکسی سے بھی اتنی دور اتر گیا تھا کہ تھوڑی سی کوشش کرتا تو اس رہائش گاہ کے گرد نظر رکھنے والوں کو تلاش کر سکتا تھا جیشی شوگیال کو دیکھ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اسے دنیا کی کسی قسم کی کوئی فکر ہی نہ ہو اپنے باپ سے گفتگو کرنے کے بعد وہ اس طرح مطمئن ہو گئی تھی جیسے اپنے دوسرے باپ کے ساتھ ہو پھر اس مکان میں داخل ہونے کے بعد بہت دیر تک مین اس بات کا منتظر رہا کہ شاید کوئی اندر داخل ہونے کی کوشش کرے یہاں تک آتے ہوئے تو یہ اندازہ بالکل نہیں ہو پایا تھا کہ کوئی ہماری نگرانی کر رہا ہے لیکن تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا اور کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا جو باعث تشویش ہوتا تو میں کسی قدر مطمئن ہو گیا تو میں نے جیشی سے کہا۔

''اور مس جیشی اب آپ اپنے عورت ہونے کا ثبوت دیں۔''

''کیا؟'' جیشی کا منہ حیرت سے کھل گیا تو میں نے جلدی سے کہا۔

''نہیں میرا مطلب ہے یہاں کچن بھی ہے ہر قسم کی اشیاء موجود ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ بھی بھوک محسوس کر رہی ہوں گی۔''

''اوہ۔'' اس نے ایک گہری سانس لی اور میں معنی خیز انداز میں مسکرا کر خاموش ہو گیا محترمہ اب ایک ایک قدم آگے بڑھنے کی کوشش فرما رہی تھیں لیکن بہتر ہے کہ ایسا نہ ہو یہ انہی کے حق میں غلط ہو جائے گا میں نہیں جانتا تھا کہ ایرش واش سے میرے کیا تعلقات رہتے ہیں اور آگے کے حالات کیا شکل اختیار کر سکتے ہیں جیشی اور میں ایک عمدہ وقت گزارتے رہے نجانے کیوں یہ احساس ہو رہا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ زندگی کے لمحات بہت مختصر ہو چکے ہیں اور اب ہم دونوں علیحدہ ہو جائیں گے ویسے بھی میں اسے زیادہ وقت نہیں دینا چاہتا تھا یہ مسئلہ حل ہو جائے اس کے بعد جو ہوگا دیکھا جائے گا گھڑی کی ٹک ٹک بہت سست تھی جب کہ میں وقت میں تیز رفتاری کا خواہش مند تھا نجانے کس طرح وہ وقت آیا جب مجھے اپنی اس کارروائی کا آغاز کرنا تھا۔ جیشی بھی اس بات کی منتظر تھی کہ کارسن شوگیال آئیں اور اسے حاصل کر لیں اس دوران گفتگو میں اس نے یہی تمام باتیں کہی تھیں بلکہ مجھے پیشکش بھی کی تھی کہ اگر میں چاہوں تو مسٹر شوگیال سے میرا مستقل رابطہ ہو سکتا ہے میں مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ خاموش ہو گیا تھا مقررہ وقت پر میں جیشی سے ہٹ کر ایک دوسرے کمرے میں آیا یہاں سے ٹیلی فون کرنا چاہتا تھا ایک ٹیلی فون اس کمرے میں بھی موجود تھا جہاں جیشی شوگیال میرے ساتھ تھی لیکن یہ ٹیلی فون مجھے مسٹر روسٹن پارکر کو کرنا تھا چنانچہ جیشی کے سامنے یہ ممکن نہیں تھا روسٹن پارکر نے مجھے جو نمبر دیا تھا میں نے اسے ڈائل کیا اور ریسیور کان سے لگا لیا چند لمحات کے بعد آواز سنائی دی۔

''ہاں کون۔''

''مسٹر روسٹن پارکر سے بات کرنا چاہتا ہوں۔''

''کون ہو؟''

''بس آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جیشی شوگیال کے لیے میرے پاس کچھ معلومات ہیں نام بتانا پسند نہیں کرتا۔''

''ہاں۔''

''آپ کہاں سے بول رہے ہیں؟''

''کیا میں آپ سے یہ سوال کر سکتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟''

''نہیں میرا مطلب ہے آپ مجھے تفصیلات تو بتایئے۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''مسٹر روسٹن پارکر موجود ہیں تو آپ انہیں میرا میسج دے دیجئے اور اگر نہیں ہیں تو میں ٹیلی فون بند کر دیتا ہوں۔''

''اوہ، ایک منٹ ایک منٹ براہ کرم انتظار کیجئے۔''

دوسری جانب سے جواب ملا اور میں نے گہری سانس لے کر خاموشی اختیار کر لی پھر کچھ لمحات کے بعد مجھے روسٹن پارکر کی آواز سنائی دی۔

''ہاں مسٹر فارگون۔''

''ہاں مسٹر پارکر۔''

''کہئے کیا پروگرس ہے؟''

''جیشی شوگیال اس وقت میرے پاس موجود ہے۔'' میں نے جواب دیا۔

''کیا؟'' دوسری طرف سے آواز چونکی ہوئی تھی۔

''میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا نا کہ...... بہر حال جو کچھ بھی ہو میں اپنا یہ فرض سرانجام دوں گا اس وقت جیشی شوگیال میرے پاس ہے۔''

''تم جانتے ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟''

''بہتر یہ نہیں ہوگا کہ آپ فضول باتوں سے گریز کریں اور مطلوبہ چیز لے کر میرے پاس پہنچ جائیں اور جیشی کو اپنی تحویل میں لے لیں آپ کو پتا ہے کہ اس وقت پولیس اور دوسرے لوگ اسکی تلاش میں ہیں۔''

''اور تم کہتے ہو کہ وہ تمہارے پاس ہے۔''

''کہنے کا انداز اگر کچھ تبدیل کرنا ضروری ہے تو آپ مجھے بتا دیجئے مسٹر روسٹن۔''

''ہوں ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں۔''

''لیکن ایک بات کا خیال رکھئے گا بہر حال آپ بہت بڑی شخصیت کے مالک ہیں لیکن میں بھی اپنا تحفظ کرنا جانتا ہوں کہیں یوں نہ ہو کہ ہمارے درمیان صرف خون کا تبادلہ ہو جائے۔'' دوسری جانب سے ریسیور پٹخ دیا گیا تھا۔

میرے ہونٹوں پر ایک مدھم مسکراہٹ پھیل گئی اگر مسٹر روسٹن پارکر شرافت کا ثبوت دیتے ہیں تب بھی ان کی یہ شرافت اب کسی کام نہیں آئے گی حالانکہ جس انداز کا یہ جرائم پیشہ شخص تھا اس سے امید تو نہیں کی جا سکتی تھی کہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہی کرے گا لیکن ممکن ہے بہر

حال یہ خطرہ مول لیا تھا میں نے اور ساری زندگی ہی خطرات سے عبارت ہے خطرات مول نہ لیے جائیں تو زندگی میں ایک قدم بڑھانا مشکل ہو سو میں وہاں سے واپس آ گیا۔ ایک ایسی جگہ منتخب کر لی تھی جہاں سے باہر کے ماحول پر بھی نگاہ رکھ سکتا تھا اور جیشی شوگیال سے بھی باتیں کر سکتا تھا بہت دیر تک اس سے گپیں لگاتا رہا اور پھر مین گیٹ سے کافی فاصلے پر کسی کار کی ہیڈ لائٹس دکھائی دیں جنہیں ایک لمحے میں بجھا دیا گیا تھا میں جیشی شوگیال کو احساس دلائے بغیر باہر کے ماحول کا منتظر رہا اور کچھ ہی لمحوں کے بعد میں نے کچھ لوگوں کو گیٹ سے اندر آتے ہوئے دیکھا ان کی تعداد اچھی خاصی تھی صحیح اندازہ تو نہیں ہو سکا لیکن میں ان کے استقبال کے لیے تیار ہو گیا۔ جیشی شوگیال کو احساس بھی نہیں ہوا تھا کہ کوئی اندر آیا ہے لیکن میں بہت اچھی طرح دیکھ رہا تھا کہ آنے والے چاروں طرف بکھر گئے تھے اور جو شخص اندرونی دروازے کی جانب آیا تھا وہ روسٹن پارکر ہی تھا یہ بہت اچھی بات تھی کہ وہ تنہا اندر آیا تھا اور باقی لوگوں کو اس نے باہر مستعد کر لیا تھا چونکہ اس کمرے میں روشنی تھی باقی عمارت تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی کمرہ بھی بے حد وسیع اور جس مقصد کے لیے میں نے اسے منتخب کیا تھا اس کے لحاظ سے مکمل تھا چنانچہ دروازے پر ہلکی سی آہٹ ہوئی اور اس کے بعد روسٹن پارکر ایک بریف کیس ہاتھ میں لٹکائے اندر داخل ہو گیا جیشی شوگیال کو ابھی تک صورت حال کا کوئی اندازہ نہیں ہوا تھا اس لیے وہ ایک دم چونک پڑی اس نے روسٹن پارکر کو دیکھا اور اس کے چہرے پر خوف کے آثار پھیل گئے پھر اس نے سہمی ہوئی نگاہوں سے مجھے دیکھا روسٹن پارکر میری بجائے جیشی کو گھور رہا تھا پھر وہ آہستہ سے بولا۔

''میرے خدا واقعی، اوہ مائی ڈیئر فارگون تم نے تو قیامت ڈھا دی وہ کام کر دکھایا جو مقامی پولیس نہیں کر پا رہی تھی تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے؟''

''یہ چیز نہیں مس شوگیال ہیں مسٹر روسٹن پارکر شاید آپ کی بینائی آپ کا ساتھ نہیں دے رہی......'' جواب میں روسٹن پارکر نے قہقہہ لگایا تھا پھر اس نے کہا۔

''میری بینائی بالکل میرا ساتھ دے رہی ہے میری جان دیکھو اور غور سے دیکھو اس سونے کی کان کو تم نے چلتی پھرتی سونے کی کان کبھی نہیں دیکھی ہوگی مسٹر شوگیال اس کے عوض مجھے کروڑوں ڈالر دے سکتے ہیں کروڑوں سمجھ رہے ہو نا بہت بڑا منصوبہ بنایا تھا میں نے اس کے لیے موسیٹو جیسے تین ہوٹل میں اور بنا سکتا ہوں یہ لڑکی میرے لیے تین ہوٹل ہے تین

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوٹل۔"

"ٹھیک ہے تو پھر اب کیا پروگرام ہے تمہارا؟"

"ہاں میں تمہیں بتاتا ہوں۔" روسٹن پارکر نے کہا اور بریف کیس اس طرح سامنے رکھ دیا جیسے مجھے وہ رقم دکھانا چاہتا ہو جو جیشی شوگیال کے عوض مجھے دینا چاہتا ہے میں خاموشی سے اس کے بریف کیس کو دیکھ رہا تھا اور میرے کان آہٹوں پر لگے ہوئے تھے کہیں ایسا نہ ہو کہ ایرش واش چوک جائے اسے دیر ہو جائے اور صورت حال میرے ہاتھ سے نکل جائے یا پھر مجھے کسی اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے لیکن اگر ایسا ہو بھی گیا تو بہر حال ابھی سچویشن میرے کنٹرول میں تھی روسٹن پارکر کو یرغمال بنا کر میں یہاں سے نکلنے کی کوشش کر سکتا تھا۔ بس کھیل بگڑ جانے کا خدشہ تھا لیکن بہر حال اب اس بات کی امید ہو گئی تھی کہ اگر جیشی شوگیال کو لے کر نکل جانے میں کامیاب ہو جاؤں تب بھی ایرش واش کا تعاون حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ جیشی شوگیال تمام صورت حال ان کے سامنے واضح کر دے گی اور اگر روسٹن پارکر میرے ہاتھوں مارا بھی جاتا ہے تو بھی مجھے اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی سوائے اس کے کہ اگر ایرش واش نے ساتھ نہ دیا تو اپنے آپ کو سنبھالنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی پڑے گی۔ روسٹن پارکر نے بریف کیس سے ہاتھ باہر نکالا اس کے ہاتھ میں ایک خوفناک ریوالور چمک رہا تھا جس پر سائیلنسر لگا ہوا تھا۔ جیشی شوگیال جو روسٹن پارکر یا ڈاکٹر ڈیڈ کی ان تمام حرکات اور گفتگو ہی سے خوف زدہ تھی اس ریوالور کو دیکھ کر بری طرح سہم گئی اس کے حلق سے ایک خوف زدہ سی آواز نکلی اور وہ دیوار سے جا لگی میں نے روسٹن پارکر کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ڈاکٹر ڈیڈ......؟" جواب میں اس نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا تھا پھر وہ کہنے لگا۔

"عموی طور پر یہ لوگ مجھے ڈاکٹر ڈیڈ کہہ کر پکارتے ہیں لیکن میرا نام روسٹن پارکر ہے اب ڈاکٹر ڈیڈ وہ لوگ مجھے کیوں کہتے ہیں ان کے اپنے تجربات ہیں اور میں تجربوں میں ایک کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں زندگی میں نہ سہی کم از کم موت کے بعد اس نام کا مفہوم تمہاری سمجھ میں آجائے گا کیا خیال ہے؟"

"اوہ، اس کا مقصد ہے کہ آپ مجھ سے غداری کرنا چاہتے ہیں؟"

"نہیں میں کچھ نہیں چاہتا جیشی شوگیال میرے لیے سونے کی کان ہے لڑکی آجاؤ ادھر شاید تم اس شخص کے جسم میں لاتعداد سوراخ برداشت نہ کر سکو اور میں تمہیں لے جانے میں کچھ

وقت محسوس کروں۔"

"نہیں مائی ڈیئر اس کی ضرورت نہیں ......" اچانک ہی عقب سے آواز آئی اور روسٹن پارکر نے پلٹ کر بے تحاشا فائرنگ شروع کر دی لیکن اسی کمرے کی ایک عقبی کھڑکی سے دو فائر ہوئے چونکہ روسٹن پارکر کی پشت اس جانب تھی اس لیے ایک گولی اس کی گدی میں داخل ہو کر شاید دماغ میں جا لگی اور دوسری عقب سے دل کے مقام پر لگی بہترین نشانے باز نے فائرنگ کی تھی روسٹن پارکر کے دونوں ہاتھ فضا میں پھیلے اور اس کے بعد وہ پھیلے ہوئے ہاتھوں سمیت اوندھے منہ زمین پر آ رہا شاید ایک لمحے کے اندر ہی اندر اس کا کام تمام ہو گیا تھا جب کہ میں اور جیشی شوگیال اس عقبی کھڑکی کی جانب دیکھ رہے تھے جدھر ہماری توجہ بھی نہیں گئی تھی البتہ جو آواز دروازے کے باہر سے سنائی دی تھی اسے میں نے بخوبی پہچان لیا تھا ایرش واش کی آواز میرے کانوں میں اس وقت سے رچی ہوئی تھی جب میری ٹیلی فون پر اس سے بات ہوئی تھی باہر مکمل خاموشی تھی میں حیران تھا چونکہ میں نے دیکھ لیا تھا کہ روسٹن پارکر نے اپنے آدمیوں کو چاروں طرف پھیلا دیا ہے ایرش واش صحیح وقت پر پہنچا تھا اور اس نے بہر حال یہاں کی سچویشن کو کنٹرول کر لیا تھا لیکن کس طرح اس کا مجھے بھی اندازہ نہیں ہو سکا تھا۔ باہر موجود لوگوں کا کیا بنا پھر چند ہی لمحے گزرے تھے کہ دروازے سے دو افراد اندر داخل ہوئے سامنے والے مسٹر کارسن شوگیال تھے جو بڑے دکھ بھرے انداز میں دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے آگے بڑھے تھے ان کے ہونٹ بسور رہے تھے اور آنکھوں میں آنسوؤں کے قطرے چمک رہے تھے وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے رندھی آواز میں چیختے ہوئے آگے بڑھے۔

"میری بچی، میری بچی۔" پیچھے جو شخص تھا اس کی شخصیت قابل دید تھی مڑی ہوئی طوطے کی چونچ جیسی ناک باریک باریک بھنچے ہوئے ہونٹ، چھوٹی چھوٹی آنکھیں، تنگ پیشانی، بلند و بالا قد و قامت یہ ایرش واش تھا اپنی پوری قوم کا واحد نمائندہ، چہرے ہی سے اندازہ ہوتا تھا کہ کس طرح کی شخصیت کا مالک ہے رنگ ضرورت سے زیادہ سرخ تھا نقوش بے شک مکروہ لیکن باقی شخصیت شاندار تھی۔

وہ مجھے دیکھ رہا تھا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کی لکیر بھنچی ہوئی تھی پھر اس نے ڈاکٹر ڈیڈ کی طرف دیکھا آگے بڑھا اور پاؤں نیچے کر کے اسے ٹھوکر سے سیدھا کر دیا روسٹن پارکر کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں پیشانی کا سوراخ بری طرح خون اگل رہا تھا اور دل کے مقام

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

پر سے گولی باہر نکل گئی تھی اس نے حقارت سے اس کے چہرے پر تھوکتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر ڈیڈ ہاں ڈاکٹر ڈیڈ نہیں بلکہ روسٹن ڈیڈ بے وقوف آدمی، گدھا مقابلے پر آنے والوں کے بارے میں جو نہ سوچے کیا ہم اسے ایک عقل مند آدمی کہہ سکتے ہیں؟''

''ہیلو سر!''

''ہیلو، میرا نام ایرش واش ہے زندگی میں بہت کم لوگوں سے میں نے ہاتھ ملایا ہے اور جن لوگوں سے میں نے مصافحہ کیا ہے وہ اپنی تقدیر پر ناز کرتے ہیں اور یہ ہاتھ اس وقت میں تمہاری طرف بڑھا رہا ہوں اس لیے نہیں کہ تم نے میرے دوست کارسن شوگیال کی بیٹی کا تحفظ کیا ہے اور اسے کارسن شوگیال تک پہنچایا ہے بلکہ اس لیے کہ تم ایک ذہین دلیر اور دوستی کے قابل ہو اور جو ایرش واش کی دوستی کے قابل ہوتا ہے اسے سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے جہاں تک جیشی کا معاملہ تھا تو اسکی زندگی۔ بے شک شرط تھی لیکن میں نے تہیہ کر لیا تھا بلکہ مسٹر شوگیال سے کہا بھی تھا کہ مائی ڈیئر شوگیال اول تو جیشی کو مقامی پولیس کہیں نہ کہیں سے برآمد کر لے گی اور اگر ایسا نہ ہو سکا تو تم اس بات کو اپنے ذہن میں محفوظ کر لو کہ جس شخص نے جیشی شوگیال کو اغوا کر کے حاصل کیا ہے وہ خود ہاتھ جوڑتا ہوا اسے یہاں پر لائے گا خیر تو جیشی شوگیال کو تو مجھ تک پہنچنا ہی تھا لیکن فارگون میری تم سے ملاقات ہوگئی اور بہر حال کچھ افراد میرے پسندیدہ ہوتے ہیں اب سنو ہم زیادہ دیر یہاں نہیں رہیں گے باہر مختلف جگہوں پر آٹھ انسانی لاشیں موجود ہیں اور یہ آٹھوں لاشیں روسٹن پارکر کے ساتھیوں کی ہیں جو یہاں مختلف گوشوں میں چھپ کر ماحول کی نگرانی کر رہے تھے میں روسٹن پارکر کو اس طرح قتل نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن میرا جو آدمی یہاں تمہاری حفاظت کے لیے مامور تھا اس نے یہ محسوس کیا کہ اگر روسٹن پارکر نے باہر کی جانب فائرنگ کرنے کے بعد رخ اندر کر لیا تو تمہیں یا جیشی کو کوئی نقصان نہ پہنچے اس لیے اس نے روسٹن پارکر کو ہلاک کر دیا اب ان نو لاشوں کی موجودگی میں تمہارا یہاں رکنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس بات کے قوی امکانات ہیں کہ پولیس یا کچھ اجنبی لوگ یہاں پہنچ جائیں گے تمہیں فوراً یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیے۔''

''لیکن مسٹر واش؟''

''نہیں میں نے تم سے کہا تھا نا کہ جس شخص سے میں نے ہاتھ ملا لیا ہے اس کے معاملات پھر اس کے نہیں میرے ہو کر رہ گئے ہیں تم اگر یہ سمجھتے ہو کہ فارگون کی شخصیت مشکوک ہو جائے گی اور تم مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ گے تو ایسا ہو چکا ہے اگر نو لاشیں تمہارے مکان میں ملیں گی تو کیا اس کے بعد پولیس تمہیں چھوڑ دے گی یا تم ان نو لاشوں کو کب تک ٹھکانے لگاؤ گے اس لیے میرے ساتھ آؤ باقی سارے معاملات بھول جاؤ۔''

''ہاں میرے دوست مسٹر فارگون تم نے جو احسان مجھ پر کیا ہے میں اس کا بدلہ تمہیں نہیں چکا سکتا لیکن بہر حال اس احسان کو تسلیم تو کرتا ہوں میں ہمارے ساتھ چلو اور مجھے کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ ویسے اس بات کو میں نے دل سے سراہا تھا کہ یہ کم بخت شیطان نما انسان جس نے میری رخسار کو مجھ سے دور کر رکھا ہے بے پناہ چالاک ہے اور اسکی چالاکی کا یہ ثبوت معمولی نہیں ہے اس نے نجانے کس طرح اپنے آدمیوں کو یہاں تک پہنچایا اور اتنی کامیابی کے ساتھ پہنچایا کہ آخر کار انہوں نے روسٹن پارکر کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا اور خود روسٹن پارکر بھی مارا گیا۔'' میں نے خاموشی اختیار کر لی تھی پھر اس کے بعد ہم لوگ وہاں سے چل پڑے عمارت کے احاطے کے داہنی سمت دو گاڑیاں موجود تھیں وسیع و عریض اور ان پر ایک ڈیری فارم کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔ بہر حال ایرش واش کے اپنے وسائل تھے میں بھی اسی گاڑی میں بیٹھ گیا جس میں کارسن شوگیال اس کی بیٹی جیشی شوگیال اور خود ایرش واش بھی موجود تھا۔ پھر اس کے بعد ہم نے تقریباً پچیس منٹ تک سفر کیا تھا اور اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ گاڑیاں شہر سے نکل کر مضافاتی علاقے میں دوڑ رہی ہیں اور اس کے بعد جس جگہ یہ گاڑیاں رکی تھیں وہاں پھلوں کی میٹھی میٹھی خوشبو پھیلی ہوئی تھی یہ تو نیچے اترنے کے بعد ہی معلوم ہوا کہ وہ ایک خوب صورت فارم ہاؤس تھا جس میں لاتعداد پھلوں کے درخت لگے ہوئے تھے اور انہیں کے درمیان وہ حسین عمارت بنی ہوئی تھی جسے اپنے جائے وقوع کے لحاظ سے بے مثال کہا جا سکتا تھا میں نے ایک ٹھنڈی سانس لی ایرش واش نے اپنے لیے یہاں کس قدر آسانیاں حاصل کر رکھی ہیں بہر حال یہ اس کے وسائل تھے اور ان پر رشک کیا جا سکتا تھا۔ عمارت کا اندرونی حصہ بھی بے حد شاندار تھا ایک بڑے سے ہال نما کمرے کے بعد ایرش واش نے کہا۔

''اوہ، کیا اب یہ بہتر نہیں ہوگا کہ مسٹر شوگیال کہ ہم جیشی کی واپسی کا جشن منائیں اور رات کو رات سمجھیں میں سمجھتا ہوں کہ مسٹر فارگون کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔''

''آپ لوگ مجھے بہت بڑا مقام دے رہے ہیں میں آپ کی غلامی کے قابل تو ہوں لیکن اس چھوٹے سے کام کے عوض اتنی توجہ برداشت نہیں ہو سکے گی مجھ سے۔'' جواب میں

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

ایرش واش ہلکی سی ہنسی کے بعد بولا۔

"مجھے بھی ایسے لوگ پسند ہیں جو بہر حال اپنی حیثیت پہچانتے ہیں اور جب وہ لوگ حیثیت پہچان لیتے ہیں تو تب میں انہیں دوستوں میں بڑا مقام دیتا ہوں اور یہ میرا ذاتی شوق ہے چنانچہ ان تمام باتوں کو بھول جاؤ اور ہمارے ساتھ اس جشن میں شرکت کرو۔"

"آپ کا بے حد شکریہ مسٹر واش، آپ نے مجھے بڑی عزت بڑا مقام دیا ہے۔" میں نے ممنون لہجے میں کہا۔

شوگیال نے اپنی بیٹی سے کہا۔ "جیشی کیا تم تھکن محسوس کر رہی ہو؟" انکل واش سے تم اجازت طلب کرلو۔"

"نہیں ڈیئر شوگیال، میں نے بہر حال تم سے کہا تھا تم خود اس قدر فکر مند ہو رہے تھے۔ میں نے کہا تھا تم سے کہ اپنے دوست کو جس قدر معمولی سمجھو گے اتنا ہی نقصان اٹھاؤ گے کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لیے تم اس قدر پریشان ہو، جیشی کو آنا ہی تھا۔ البتہ میں دوران گفتگو ذرا تفصیل سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ سارے واقعات کس نوعیت کے حامل تھے۔ مسٹر فارگون کون ہیں؟ اور باقی ساری کیفیت کیا ہے؟ یہ پتا تو چلنا چاہیے نا؟" پھر اس نے ایک بٹن دبا کر کسی کو بلایا اور چند لمحات کے بعد دو آدمی اس کے پاس پہنچ گئے۔

"مسٹر فارگون کیا پیتے ہیں آپ؟"

"ٹھنڈا پانی یا پھر اس عمارت کے تازہ پھلوں کا کوئی جوس۔ کیونکہ میرا لیور اس قدر چھلنی ہو چکا ہے کہ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اب اس میں شراب کی برداشت نہیں ہے۔"

"اوہو، تمہاری آنکھوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بہت زیادہ پیتے رہے ہو۔" جیشی نے بھی چونک کر کہا۔

"اوہ، ہاں فارگون۔ میں نے کبھی تمہیں ڈرنک کرتے ہوئے نہیں دیکھا، لیکن اس وقت تک میں نے سوچا بھی نہیں تھا مگر تم اپنے لیور کا علاج کیوں نہیں کراتے؟"

"اس کا علاج یہی ہے کہ میں مزید شراب نہیں پیوں۔" میں نے مدہم سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور کارسن شوگیال اپنی بیٹی کو دیکھنے لگا۔ غالباً جس انداز میں جیشی نے مجھے مخاطب کیا تھا، اس سے کارسن کو یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ مجھ سے کس قدر بے تکلف ہے، یا پھر ممکن ہے اس نے جیشی کے لہجے میں کوئی ایسی بات محسوس کر لی ہو جو اس کے لیے باعث تشویش ہو۔"

بہر حال جیشی کا باپ تھا اور جیشی کی شخصیت کو اچھی طرح جانتا ہوگا۔

ایرش واش نے میرے لیے پھلوں کا رس اور اپنے لیے شراب لانے کے لیے کہا اور پھر میری جانب متوجہ ہو کر بولا۔

"تم سے تمہارے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں ڈیئر فارگون محسوس تو نہیں کرو گے؟"

"نہیں مسٹر واش میں حاضر ہوں۔"

"یہاں اس شہر میں کب سے رہتے ہو؟"

"آدھی سے زیادہ زندگی اس شہر میں گزاری ہے یہیں پیدا ہوا اور یہیں زندگی کے تمام مراحل طے کیے البتہ دنیا کے کئی ملکوں کی سیر کر چکا ہوں۔"

"کاروبار کیا رہا؟" واش نے سوال کیا اور میں ہنسنے لگا۔

"کاروبار؟"

"ہاں۔"

"بس زندگی گزارنے کے سہارے جہاں سے بھی حاصل ہو گئے۔"

"کتنے افراد کو قتل کیا ہے؟" اس نے بے دھڑک سوال کیا اور میں نے جیشی کی طرف دیکھا۔ پھر آہستہ سے بولا۔

"اس سوال کو صیغہ راز میں رہنے دیجیے مسٹر واش۔"

"بالکل۔ جو نہ بتانا چاہو گے اس کے لیے مجبور نہیں کیا جائے گا۔ پوچھنے کی وجہ کچھ اور تھی۔"

"معذرت خواہ ہوں۔"

"کوئی بات نہیں، یہ سارا سلسلہ کیا تھا؟"

"ایک اتفاق جس نے مجھے اس جانب متوجہ کر دیا ایک شخص تھا میرا دوست لاابالی سا آدمی، دوستی بھی زیادہ پرانی نہیں تھی نام تھا پیٹر میکس۔ اپنی محبوبہ کے ساتھ ایک فلیٹ میں رہتا تھا، میری اس سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ سارا کھیل اس کا شروع کیا ہوا تھا۔ اس نے مجھے نہیں بتایا۔ لیکن اس کی محبوبہ رینی میکس نے تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ پیٹر میکس ان دنوں ایک خاص منصوبے پر عمل کر رہا ہے، منصوبہ یہ ہے کہ ایک ارب پتی تاجر مسٹر کارسن شوگیال

WWW.PAKSOCIETY.COM

یہاں آ رہے ہیں اپنی بیٹی کے ساتھ اور جیشی شوگیال ڈائمنڈ سٹی ہے، ہیروں کا شہر۔ اگر اسے حاصل کر لیا جائے تو مسٹر کارسن شوگیال اس کے لیے اپنے خزانوں کا منہ کھول دیں گے، جو کچھ ان سے مانگا جائے گا وہ ملے گا۔ وہ اپنی زندگی کو روشن کرنا چاہتا تھا لیکن اس کی محبوبہ ریٹی اس کی ان حرکتوں سے عاجز تھی، اس نے مجھ سے تذکرہ کیا اور یقین کر لیجیے مسٹر واش کہ میں صرف اتفاقیہ طور پر پیٹر میکس کو یہ سمجھانے کے لیے ہوٹل موسیٹو پہنچا تھا کہ ایسی حرکات ترک کر دے۔ کیونکہ اتنے بڑے آدمی نے اپنی بیٹی کے تحفظ کے لیے معمولی انتظامات نہ کیے ہوں گے اور پھر جب میں وہاں پہنچا تو پیٹر میکس کا تو پتا نہیں چلا البتہ یہ وہ لمحات تھے جب نقابوں میں لپٹے ہوئے کچھ لوگ جیشی شوگیال کو اغوا کر کے لا رہے تھے۔ میں نے ایک لمحے کے اندر فیصلہ کیا اور خود اپنے چہرے کو بھی نقاب میں پوشیدہ کر لیا، پھر جیشی شوگیال کو ان کے چنگل سے چھڑانے کے لیے مجھے ان افراد کو ہلاک کرنا پڑا اور میں انہیں لے کر واپس آ گیا مطلب یہ کہ اپنی رہائش گاہ پر اور بعد میں جب پیٹر میکس کو اس بارے میں اطلاع ملی تو اس نے مجھے ٹرائس میں لے کر جیشی شوگیال کو اغوا کر لیا اور اپنی ایک دیہی رہائش گاہ پر لے گیا جہاں آخر کار میں ریٹی میکس کی مدد سے پہنچ گیا۔ اگر ریٹی میکس پیٹر میکس کو قتل نہ کر دیتی تو یہ کام شاید میرے ہاتھوں ہوتا کیونکہ بہر حال میں نے مس شوگیال سے وعدہ کر لیا تھا کہ میں انہیں بغیر کسی لالچ کے ان کے فادر تک پہنچاؤں گا، بعد کے حالات تو شاید سب آپ کو معلوم ہیں میں نے تفصیلات کا پتا لگا لیا تھا، مس شوگیال کو اغوا کرنے میں ساری سازش، مسٹر روسٹن پارکر کی تھی اور ان کا مقصد بھی مسٹر شوگیال سے کوئی بڑی رقم یا کچھ اور مفادات حاصل کرنا تھا۔ بعد میں انہوں نے مجھ سے رابطہ قائم کیا کیونکہ انہیں علم ہو گیا تھا کہ میں وہاں موجود تھا، یعنی ان کے ہوٹل موسیٹو میں ...... اور وہ جانتے تھے کہ بہر حال میں تنہا کام کرتا ہوں۔ لیکن جب کوئی کام کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہوں تو پھر بڑی ذہانت سے اسے سرانجام دیتا ہوں۔ بہت پہلے ایک مرتبہ مناکو کی پرنس کے کچھ زیورات بھی ڈاکٹر ڈیڈ کی بجائے میں نے حاصل کیے تھے اور اس وقت سے میرے بارے میں جانتے تھے۔ انہوں نے مجھے ایک بڑی رقم کی پیش کش بھی کی تھی، لیکن مس شوگیال چونکہ ایک معصوم اور اچھی لڑکی ہیں، اس لیے میں نے تمام پیش کشوں کو ٹھکرا دیا۔ زندگی کی تمام ضرورتیں تو پوری ہو ہی جاتی ہیں، یہ کوئی اتنا اہم مسئلہ نہیں ہے۔ دوستیاں بہت کم ہوتی ہیں، بس اتنی سی بات ہے اور میرا خیال ہے مس شوگیال میری بات کی

تصدیق کر دیں گی۔“

”ایک ایک لفظ درست کہا ہے مسٹر فارگون نے اور یہ حقیقت ہے انکل واش، آئی ایم سوری، کیا آپ میرا انکل کہنا پسند کریں گے؟“

”بے بی افسوس تو یہی ہے کہ کارسن شوگیال نے مجھے اپنا رازدار تسلیم نہیں کیا تھا۔“

”یار کمال کرتے ہو تم، مجھے کیا معلوم تھا کہ تم یہاں موجود ہو۔ تل ابیب کی بات ہوتی تو تمہاری شکایت بجا بھی تھی۔ بہر حال اب تو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ویسے ایک بات بتاؤ واش کہیں ایسا نہ ہو کہ مسٹر فارگون کسی مشکل کا شکار ہو جائیں؟“

”کیسی مشکل؟“ ایرش واش نے کارسن شوگیال کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”ان کی رہائش گاہ میں تو لاشیں ہیں جو دستیاب ہو ہی جائیں گی۔ پھر ان کا کیا مقام ہوگا؟“

”مسٹر فارگون اب یہاں قیام نہیں کریں گے، اور تم مطمئن رہو ان کی ان کاوشوں کا انہیں بھرپور صلہ ملے گا اسے تم میری ذمہ داری پر چھوڑ دو۔“

”خیر اس بارے میں مجھے تم پر اعتماد ہے۔“ کارسن شوگیال نے کہا۔ پھر تھوڑی سی گفتگو کے بعد ہم لوگ اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔ اس گفتگو کے دوران ایرش واش شراب پیتا رہا تھا۔ میرے لیے بھی جوس آ گیا تھا اور میں نے ایک گلاس میں اس خوش رنگ مشروب کے کچھ سپ لیے تھے، پھر ہمیں آرام کی اجازت مل گئی، ایرش واش نے میرے لیے کمرہ منتخب کر دیا، جہاں پہنچنے کے بعد میرے دل کی دھڑکنیں عروج پر پہنچ گئیں، کیا یہ ممکن ہے رخسار بھی اس عمارت میں ہو، آہ اگر ایسا ہے تو یہاں موجود جتنے افراد نظر آ رہے ہیں میں ان سب کو جانوروں کی طرح ذبح کر ڈالوں گا اور اپنی رخسار کو حاصل کر لوں گا۔“

”دل و دماغ میں طوفان اُمڈ رہے تھے اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ میرا اگلا قدم کیا ہونا چاہیے، ایرش واش تک رسائی تو ہو گئی تھی۔ اب رخسار کی تلاش اور اسے یہاں سے نکال لے جانے کا مسئلہ تھا، کیا اس عمارت کی تلاشی لوں۔ سنگین صورت حال تھی۔ حالات پر غور کر کے ایک دم سنبھلنا پڑتا تھا۔ فرض کیا جائے کہ اگر رخسار یہاں موجود ہے تو اسے حاصل کر کے یہاں سے فرار ہونا ایک طرف دانش منصور کی شخصیت، بہر حال برٹش پولیس اور انٹرپول کے اپنے وسائل تھے۔ وہ لوگ ذرا سی بھی چوک پر میرے لیے عذاب جان بن جاتے۔ اس کے بعد

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اب بے چارہ فارگون بھی مصیبت کا شکار ہو گیا تھا۔ تو لاشیں اس کی رہائش گاہ میں ملتیں تو نجانے اس کا کیا حشر ہوتا، اس میک اپ سے بھی ابھی نجات حاصل کرنا ممکن نہیں تھا کیونکہ ایرش داش کے ساتھ رخسار کا نام بھی وابستہ تھا آخری فیصلہ یہی کیا کہ بزرگوں کے کہنے کے مطابق ٹھنڈی کر کے کھائی جائے۔ ایرش داش بظاہر مہربان نظر آتا تھا اور شاید کچھ کرنے کے لیے بھی تیار تھا۔ اصل میں بات وہی تھی کہ مسٹر کارسن شوگیال اس کے ہم مذہب بھی تھے اور بڑی حیثیت کے مالک بھی، ایسے آدمی کو خوش کرنے کے لیے بڑے سے بڑا آدمی سب کچھ کر سکتا ہے تو ممکن ہے فارگون کی حیثیت سے ایرش داش مجھے اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کرے۔ اگر میں نے اپنے آپ کو مشکوک کر لیا تو رخسار کا پتا چلانا مشکل ہو جائے گا اس لیے تھوڑا سا صبر ضروری ہے اور اپنے آپ کو سمجھا بجھا کر میں کھڑکی کے نزدیک آ کھڑا ہوا۔ یہاں ذرا جذباتی کیفیت کا شکار ہو گیا تھا، فضاؤں میں، ہواؤں میں رخسار کی خوشبو تلاش کر رہا تھا۔ لیکن یہ کہانیوں کی باتیں ہیں۔ عام زندگی سے کچھ فاصلہ ہے ان کا۔ ہو سکتا ہے ان کا کچھ وجود ہو، لیکن مجھے رخسار کی خوشبو نہیں آئی تھی یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ سرے سے یہاں موجود ہی نہ ہو اور اس بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے انتظار اور صرف انتظار۔ سب سے پہلے تو مجھے ایرش داش کے سامنے اپنے لیے جگہ بنانی تھی جو کچھ کیا تھا اس کا نتیجہ تو میری توقع کے مطابق ہی نکلا تھا۔ لیکن اب بعد کی صورت حال تھی جس کے بارے میں مجھے بہر طور صحیح فیصلہ کرنا تھا۔ غرض یہ کہ نجانے کب تک اس طرح کھڑکی میں کھڑا سوچتا رہا۔ پھر ایک ٹھنڈی سانس لے کر واپس آ گیا۔“

دوسری صبح جیشی شوگیال ہی نے مجھے جگایا تھا۔

”ایسا لگتا ہے جیسے بہت دنوں کے بعد سکون کی نیند سوئے ہو جانتے ہو کیا آفت آئی ہے؟“ اس کے انداز میں ایک ہیجان سا تھا۔

میں جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ”خیریت مس شوگیال؟“

”خیریت نہیں ہے۔“

”کیوں کیا ہوا؟“

”ڈیڈی کچھ پولیس آفیسرز کے پاس گئے ہیں، میری بازیابی کی اطلاع پولیس کو دے دی گئی ہے اور ہم شاید آج ہی کسی مناسب وقت یہ شہر چھوڑ دیں۔“

”اوہو تو پھر؟“

”تمہیں میری اس اطلاع میں کوئی عجیب بات نہیں محسوس ہوئی، تعجب ہے۔“ جیشی نے کسی قدر ناخوش گواری سے کہا اور میں واقعی تعجب سے اس کی صورت دیکھنے لگا۔ پھر میں نے کہا۔

”واقعی جیشی میں سمجھا نہیں؟“

”خدا کے بندے صرف میں اور ڈیڈی واپس جا رہے ہیں۔ تم نہیں۔“

میں ایک لمحے تک اسے دیکھتا رہا۔ پھر میرے ذہن میں اس کی بات کا مفہوم آیا تو میں نے کہا۔

”میں تو ویسے بھی تمہارے ساتھ نہیں جا سکتا تھا جیشی۔“

”کیوں؟“ اس نے حیرت سے منہ کھول دیا۔

”جیشی میرا اور تمہارا کوئی رشتہ تو نہیں ہے؟“

”نہیں ہے؟“ وہ متعجب لہجے میں بولی، مجھے دیکھتی رہی پھر ایک دم دو قدم پیچھے ہٹ گئی، اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی تھیں اس نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

”نہیں ہے۔“

”جذباتی کیفیت کبھی کبھی انسان کو خون کے آنسو رلاتی ہے مس جیشی، میرا واقعی آپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے، ایک فرض ایک ذمہ داری ایک انسانی ہمدردی کے تحت کیا جانے والا عمل کسی صلے کا محتاج نہیں ہوتا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میری اور تمہاری حیثیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں جیشی، جب کہ تم ایک اہم ترین شخصیت کی مالک ہو۔ یہ لوگ یہ سوچ رہے ہیں کہ فارگون نے تمہاری یہ مدد کسی لالچ میں کی ہے اب ان کے شبے کو تقویت پہنچ جائے گی اور وہ یہ سوچیں گے کہ دوسرے لوگ تو تمہیں حاصل کر کے مسٹر شوگیال کو تمہارے ذریعے بلیک میل کر کے کچھ رقم ان سے طلب کریں گے اور بہر حال مسٹر شوگیال وہ رقم انہیں دے دیں گے۔ لیکن اب جب انہیں اس بات کا علم ہوگا کہ تم میرے بارے میں کس انداز میں سوچنے لگی ہو تو کیا وہ اس بات پر غور کرنے میں مصروف نہیں ہو جائیں گے کہ میرا گیم ان لوگوں سے زیادہ خطرناک اور مشکل تھا۔ جیشی حالانکہ سچی بات یہ ہے کہ میں نے تمہیں صرف ایک انسانی نظریے کے تحت بچایا تھا اور تمہاری مدد کی تھی۔ لیکن یہ

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

صورت حال بالکل غیر متوقع ہے۔''

''اپنی بک بک کیے جا رہے ہو، یہ ساری کہانی مجھے مت سناؤ، میں تو صرف یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اگر میں اپنی کوشش کروں اور اس بات میں کامیاب ہو جاؤں کہ ڈیڈی تمہیں اپنے ساتھ لے جانے کی آفر کر دیں تو تم اس آفر کو قبول کرو گے یا نہیں۔''

''سوری! جیشی بالکل نہیں۔''

''کیا...... وہ غرائی ہوئی آواز میں بولی پھر اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور اس کے بعد وہ پاؤں پٹختی ہوئی باہر نکل گئی۔ وہ بچوں کی طرح روتی ہوئی باہر نکل گئی تھی اور میرے دل کو ایک عجیب سے دکھ کا احساس ہوا تھا لیکن بہر حال ظاہر ہے بہت سی باتوں کا دکھ ہوتا ہے لیکن انسان مجبور ہے میری مجبوری بھی بڑی اہمیت کی حامل تھی۔ جیشی کیا کوئی بھی رخسار کی جگہ نہیں لے سکتا تھا۔ میں تو اس کے لیے زندگی کی بازی لگائے ہوئے تھا۔

بعد میں رات کو ڈنر پر ایرش واش نے مجھے کارسن شوگیال اور اس کی بیٹی کی واپسی کی اطلاع دی تھی نہ جیشی مجھ سے مل کر گئی تھی اور نا ہی مسٹر شوگیال۔ البتہ ایرش واش نے یہ مشکل حل کر دی اس نے مجھے بغیر دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

''ڈیئر فارگون اس فیلڈ میں کتنے عرصے سے؟''

''میں نے کبھی کوئی بڑا کام نہیں کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ عام انسانوں کی طرح محنت مزدوری کر کے زندگی نہیں گزاری بلکہ جرم کی دنیا سے منسلک رہا ہوں لیکن بہت بڑا کوئی کام کبھی نہیں کیا۔''

''اتنے ہی شریف ہو جتنی شرافت کا ثبوت دیتے رہے ہو یا پھر یہاں کوئی خاص وجہ آڑے آ گئی؟''

''میں سمجھا نہیں جناب۔'' اس نے حیرانی سے کہا۔

''وہ لڑکی تم سے محبت کرنے لگی تھی اور جتنے دولت مند باپ کی وہ بیٹی ہے اور جس طرح باپ کی لاڈلی ہے اگر تم تھوڑی سی کوشش کرتے تو مستقبل کے امیر ترین آدمی بن سکتے تھے۔ میرا خیال ہے مسٹر شوگیال اپنی بیٹی کے جذبات سے کبھی منحرف نہ ہوتے، مگر شاید تم نے اس کی پذیرائی نہیں کی بہر حال وہ لوگ چلے گئے، تم بہت اچھے آدمی ہو فارگون میں تمہیں پیش کش کرتا ہوں کہ میرے ساتھ رہو۔ ویسے بھی ہم لوگ تمہیں مقامی حکومت کے سامنے نہیں

پیش کر سکتے بہت خطرات ہیں یہاں تمہارے لئے، میں تمہیں پرخلوص پیش کش کرتا ہوں اور بے فکر رہو۔ جو کچھ کر رہے ہو کرتے رہو۔ تمہاری مرضی کے خلاف تمہیں کسی کام کے لیے مجبور نہیں کروں گا۔''

''مسٹر واش اس میں کوئی شک نہیں کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کی نوعیت ذرا غیر مناسب ہے اور مزید جو کچھ کہوں گا شاید اس سے آپ کی نگاہوں میں اپنا وقار کھو بیٹھوں۔''

''نہیں کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''بات یہ ہے کہ میں آپ کی بے پناہ عزت کرتا ہوں اور میرے دل میں خود یہ آرزو ہے کہ آپ کے ساتھ رہ کر آپ کے لیے کام کروں، آپ سے دل چسپی اور عقیدت کی بات ہے آپ سے اس لیے نہیں کہہ رہا تھا کہ آپ مجھے اپنے درمیان جگہ دیں۔ بس آپ نے پوچھا تو میں نے آپ کو حقیقت بتا دی۔'' ایرش واش مسکرانے لگا۔ پھر بولا۔

''تھینک یو مائی فرینڈ، تم مجھے ایک اچھا دوست اور ایک اچھا ساتھی پاؤ گے، فکر مت کرو، اوکے۔ تمہارے تمام مفادات کی نگرانی اب میرے سپرد ہے، میں تمہیں اپنے ساتھ ہی رکھوں گا، یہاں پر سکون رہو، کسی بھی وقت ہم یہ علاقہ چھوڑ دیں گے۔ کچھ کام کر رہا ہوں میں یہاں جو تکمیل کے قریب ہیں بہتر ہوگا کہ ابھی کچھ وقت یہاں اسی عمارت میں رہو اور باہر نہ نکلو۔ اس عمارت میں تم بالکل محفوظ ہو اس بات سے بے فکر رہنا۔''

''شکریہ مسٹر واش بہت شکریہ۔'' اور پھر چند روز بہت دل چسپ گزرے۔ عمارت کے مختلف افراد سے میری ملاقات ہوئی اور ان میں ایک شخص خاص طور پر میری دل چسپی کا باعث بنا اور اس کا پورا نام رینڈل بچ تھا...... رینڈل بچ گول مول سی جسامت کا ایک مسخری سی شکل کا آدمی تھا۔ باتیں بھی مسخرے پن سے کرتا تھا۔ خود ہی میری جانب متوجہ ہوا تھا اور عجیب سے انداز میں ہوا تھا۔

میں عمارت کے بیرونی برآمدے میں کھڑا ہوا تھا کہ وہ آنکھیں بند کر کے اندھوں کی طرح راستہ ٹٹولتا ہوا مجھ تک پہنچا اور یہ سوچ کر کہ بے چارہ اندھا آدمی ہے، میں نے اسے ستون سے ٹکرانے سے روکا تو وہ ہنس پڑا۔

''اگر تم مجھے اس ستون سے ٹکرانے سے نہ روکتے تو تم دیکھتے یہ ستون کس طرح اپنی جگہ سے اکھڑ کر دور جا گرتا ہے۔''

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''کیا؟'' میں نے حیران لہجے میں کہا۔

''ہاں میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا کہ زمانہ قدیم کے سیمسن نے جو محل گرایا تھا وہ اپنے بالوں کی طاقت سے نہیں گرایا تھا بلکہ ایک ٹیکنک تھی اور میں اس وقت یہی ٹیکنک آزما رہا تھا۔''

''تم اندھے نہیں ہو؟''

''یار اب اس طرح تو نہ کہو، میری چمکدار اور خوب صورت آنکھیں تمہیں نظر نہیں آ رہیں؟'' اس نے اپنی آنکھوں کی جانب اشارہ کرکے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے سیمسن کی روحانی قوت کیا تھی؟''

''میں بھی اسی قوت کا مظاہرہ کرنا چاہتا ہوں۔''

''مسٹر رینڈل بچ فضول باتوں سے پرہیز کرو۔'' نجانے کیوں مجھے طیش سا آ گیا۔

''چلئے کیے لیتے ہیں، ضد تو میری فطرت میں ہے ہی نہیں۔ اس وجہ سے لوگ مجھے اپنا بہترین دوست سمجھتے ہیں اور میں ہوں بھی ایک بہت ہی اچھا آدمی۔'' رینڈل بچ نے مسخرے پن سے کہا۔ میں سے دیکھ کر گردن ہلانے لگا، تو اس نے کہا۔

''نہیں نہیں مستقبل میں میرا سر توڑنے کا منصوبہ نہ بناؤ۔ تو بت ہی نہیں آئے گی۔ اختلاف ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔''

اس کی اس پیش بندی پر مجھے ہنسی آ گئی میں نے کہا۔

''خیر سنائیے آپ، کیسے مزاج ہیں آپ کے مسٹر بچ؟''

''مزاج ...... مزاج ان لوگوں کے ہوتے ہیں جن کے مزاج ہوتے ہیں۔ کیا فلسفہ ہے؟۔''

بہرحال اس شخص نے تھوڑی سی دیر کے بعد ان باتوں سے واقعی مجھے اپنا دوست بنا لیا، مجھے احساس ہو گیا تھا کہ وہ ایک بے ضرر اور دلچسپ آدمی ہے، بلکہ یہ احساس بھی میرے دل میں پیدا ہو گیا کہ اگر میں اس سے دوستی کر لوں تو بہت سی باتیں بھی مجھے معلوم ہو سکیں گی۔

اور یہی ہوا، رینڈل بچ زیادہ تر میرے ساتھ ہی رہنے لگا۔ ایرش واش بھی اپنے طور پر مصروف تھا۔ اور رینڈل مجھے سر پھرے انداز میں اس کی مصروفیات کے بارے میں بتاتا رہتا تھا۔ میں نے جلد بازی نہیں کی تھی حالانکہ میرے دل میں صرف ایک ہی جذبہ تھا کہ جس طرح بھی بن پڑے رخسار کا سراغ لگا لوں۔ عمارت کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد مجھے یہ اندازہ تو

اچھی طرح ہو گیا تھا کہ رخسار یہاں موجود نہیں ہے بلکہ اس عمارت میں اب کوئی عورت نہیں تھی حبشی شوگیاں بھی جا چکی تھی۔ میں انتظار کرنے لگا کہ کہیں سے مجھے رخسار کا پتا معلوم ہو سکے۔ جلد بازی کا تو اب تصور ہی چھوڑ دیا تھا۔...... اتنا ضروری جانتا تھا کہ ایرش واش ہی رخسار کا پتا دے سکتا ہے۔ میں اس وقت اپنے بدترین دشمن کے ساتھ تھا اور کوئی بھی لمحہ ایسا ہو سکتا تھا جب میرے اندر بھڑکتے ہوئے شعلے انتہائی رخ اختیار کر جائیں اور ایسے عالم میں کیا ہو سکتا ہے اس کے بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ البتہ رینڈل نے میری اس مشکل کو بہت حد تک آسان کر دیا۔

موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اور ہم دونوں ایک گوشے میں بیٹھے بارش کا نظارہ کر رہے تھے۔ رینڈل نے کہا۔

''بارش مجھے بچپن سے ناپسند ہے، نجانے کیوں آسمان سے برستا ہوا پانی مجھے اپنا دشمن معلوم ہوتا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے یہ پانی ہی کبھی میری زندگی کا دشمن بن جائے گا۔''

''اس کا یقیناً کوئی پس منظر ہوگا مسٹر بچ۔'' میں نے کہا۔

''ہو سکتا ہے آپ ٹھیک کہہ رہے ہو، بچپن کی کوئی یاد ہو سکتی ہے۔ لیکن جوانی کی کوئی یاد اس میں نہیں ہے جس میں پانی سے نفرت کا احساس ہو۔''

''میں نہیں جانتا مسٹر رینڈل کہ آپ کا بچپن اور جوانی کس انداز میں گزری ہے۔''

''ہیں، یہ کیا کہہ رہے ہو بھائی؟ تم نے تو میری پوزیشن ہی خراب کر کے رکھ دی۔'' وہ منہ پھاڑ کر بولا اور میں حیرت سے اسے دیکھنے لگے...... ایسی تو کوئی بات میں نے اس سے نہیں کہی تھی۔ پھر میں نے اس سے سوال کر ہی دیا۔

''کیا ہوا؟''

''بچپن تو گزر ہی گیا، تم جوانی بھی گزرنے کی بات کرتے ہو، وہ تو ابھی گزر رہی ہے، بلکہ مجھ تک پہنچی ہے اور ابھی اس کی رفتار بہت سست ہے؟''

اس کے اس انداز پر میرے حلق سے قہقہہ آزاد ہو گیا تھا میں نے کہا۔

''ٹھیک کہتے ہو ینگ مین، بہرحال مسٹر ایرش واش کے پاس تم جیسے آدمی کی موجودگی کم از کم میرے لیے بے حد خوش گوار ہے کیونکہ صحیح معنوں میں تم سے میرا دل لگتا ہے، ویسے مسٹر ایرش واش کے یہاں کچھ اور بھی ساتھی ہیں کچھ اور بھی ٹھکانے ہیں؟''

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

جواب میں رینڈل نے حکیمانہ انداز میں گردن ہلائی اور ایک ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"تم یہ سمجھ لو دوست کہ مسٹر ایرش واش کا سینہ ایک پورا ریکارڈ روم ہے اس میں نجانے کیا کیا بھرا ہوا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کا عزیز ترین ساتھی بھی اس ریکارڈ روم میں داخل نہیں ہوسکتا۔ میں ان کے قریب سے قریب ترین رشتے کی بات کرتا ہوں، ویسے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ کولیسا سے بہت محبت کرتے ہیں لیکن کولیسا شاید ان سے کبھی اس ریکارڈ روم کے بارے میں نہ معلوم کر سکے۔"

"کولیسا؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"ایرش واش کی بیٹی ہے۔"

"اوہو؟ اچھا مگر میں نے تو اسے نہیں دیکھا؟"

"تم کیسے دیکھ سکتے ہو؟ وہ تل ابیب میں ہے میں تو صرف یہ کہہ رہا تھا کہ اگر کولیسا بھی اس ریکارڈ روم میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو اس میں ناکام رہے گی۔"

"ہاں بہرحال یہ ایک اچھی بات ہے۔ لیکن یہاں قیام میری سمجھ میں نہیں آیا؟"

"اوہو، ایک عجیب مسئلہ ہے وہ جو کہتے ہیں نا کہ کبھی کبھی ایک بہت بڑا آدمی ایک بہت چھوٹے آدمی کے ہاتھوں زچ ہو جاتا ہے۔"

"مطلب؟" میں نے سوال کیا۔

"دانش منصور کا نام سنا ہے تم نے؟"

"کون......؟" میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالا تھا۔

"دانش منصور ایک پاکستانی نوجوان ہے اور بڑا عجیب و غریب ماضی رکھتا ہے وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے دشمن بلکہ بدترین دشمن بھی اس کی تعریفیں کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، ایسا ہی زبردست انسان ہے وہ......"

"مگر ہے کیا چیز؟"

"ایک عام آدمی۔ حکومت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، ایک صنعت کار، ایک بزنس مین یا پھر یہ سمجھ لو کہ ایک سیکرٹ ایجنٹ یا پھر یہ سمجھ لو کہ ایک پاکستانی فوجی، سپاہی یا پھر یہ سمجھ لو کہ اپنے وطن اپنے مذہب کے دشمنوں کا بدترین دشمن یا پھر یہ سمجھ لو کہ خصوصاً حکومت اسرائیل

کے خلاف کام کرنے والوں میں سے ایک، یا پھر یہ بھی سمجھ سکتے ہو تم کہ دنیا کے دو ایسے بڑے اور خوفناک آرگنائزیشن جن کا پوری دنیا میں اقتدار قائم ہے اس کے دشمن ہیں اور اس نے ان دونوں کی ناک میں رسی ڈالی ہوئی ہے۔"

"لگتا ہے مائی ڈیئر رینڈل بچ کہ اس شخص سے تمہیں کوئی بہت بڑا معاوضہ ملا ہے یا ملتا رہا ہے، جس کی تم اس قدر تعریف کر رہے ہو۔" میں نے کہا اور بچ ہنس پڑا پھر بولا۔

"کبھی اس کے بارے میں تفصیلات سن لو، تو تم بھی اس کی تعریفیں کرنے پر مجبور ہو جاؤ۔" اصل میں مسٹر ایرش واش کا واسطہ ایک غلط شخص سے پڑ گیا۔

"مگر بھائی تھوڑی سی معلومات تو مجھے بھی فراہم کرو، ظاہر ہے اب تو میں بھی تمہارے ساتھیوں میں سے ایک ہوں۔"

اور پھر رینڈل بچ مجھے مختصراً میری تفصیل بتاتا رہا اس سے زیادہ دلچسپ صورت حال شاید ہی کبھی کسی کو پیش آئی ہو، میں اپنے بارے میں ایک شخص کے تاثرات سن رہا تھا اور وہ مجھے مجھ سے خوف زدہ کر رہا تھا یہاں تک کہ بات کام کی نہج پر آ گئی۔ یعنی اس فائل کا تذکرہ جس کے لیے یہ نیا ہنگامہ شروع ہوا تھا اور اس میں رانا وسیم کے ذکر کے بعد میں ایک دم محتاط ہو گیا اور وہ مجھے رانا وسیم کے بارے میں بتاتا رہا پھر اس نے کہا۔

"اور میں نہیں کہہ سکتا کہ ہماری بدقسمتی یا اس شخص کی خوش قسمتی نے رانا وسیم کو دانش منصور تک پہنچا دیا اور بس وہ دیوانہ اپنے وطن کے نام پر مصروف ہو گیا اور اب تک وہ فائل ایرش واش کے ہاتھ نہیں لگی، کہیں سے اطلاعات ملی تھیں کہ رانا وسیم کو کس ذریعے سے یہاں پہنچا دیا گیا ہے تو ایرش واش یہاں آ گیا حالانکہ دانش منصور کی انتہائی چہیتی بیوی رخسار کو وہ اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اسے یقین تھا کہ دانش منصور معاملات کا علم ہوتے ہی یہاں پہنچے گا۔ چنانچہ وہ دانش منصور کی تلاش میں بھی ہے اور اس شخص یعنی رانا وسیم کی تلاش میں بھی۔"

میں پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔ پھر میں نے کہا۔

"لیکن دانش منصور یہاں پہنچا یا نہیں؟"

"پتا......نہیں۔ اگر پہنچا ہوتا تو ہم لوگوں کو خصوصی طور سے الرٹ کر دیا گیا ہوتا۔ لیکن بہرحال ابھی تک اس کا کوئی پتا نہیں ہے۔"

"ہوں، بہرحال۔ مگر اس عورت کو کہاں پہنچا دیا گیا؟" کیا وہ یہیں اسی عمارت میں

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

محفوظ ہے؟

"رخسار؟"

"ہاں اسی کی بات کر رہا ہوں۔"

"نہیں اسے تماسرا بھیج دیا گیا ہے۔ وہ وہاں موساد کی تحویل میں ہے۔" رینڈل نے کہا اور میرے اندر ایک سنگین سی کیفیت بیدار ہو گئی۔ لیکن خود کو سنبھالے رکھنا ہی سب سے بڑا کام تھا۔ میں اس کیفیت پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا۔ پھر میں نے کہا۔

"لیکن اسے تل ابیب کیوں نہیں بھیجا گیا؟"

"ابھی تو سودے بازی کی گنجائش ہے، اگر وہ سامنے آجائے۔ میرا مطلب ہے دانش منصور کو مسٹر ایرش واش سودے بازی کی پیش کش کر سکتے ہیں۔"

"سودا بازی کیا چاہتے ہیں مسٹر ایرش واش؟"

"وہ فائل جس میں پاکستان کے ایٹمی راز پوشیدہ ہیں۔"

"لیکن تعجب کی بات ہے، جیسا کہ تم کہتے ہو رینڈل بچ کہ وہ فائل مسٹر ایرش واش کے پاس رہی۔ انہوں نے اس کی کوئی نقل کیوں نہ تیار کر لی؟"

"بڑے سے بڑے آدمی سے کبھی چھوٹی موٹی سی غلطی ہو جاتی ہے اس غلطی پر مسٹر ایرش واش شاید اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کر سکیں، وہ تو یہی سمجھتے تھے کہ فائل ان کی تحویل میں آگئی ہے اور بات ختم ہو گئی۔ لیکن رانا وسیم نے سارا معاملہ خراب کر دیا اور اب یہی تو سب سے اہم مسئلہ ہے کہ مسٹر ایرش واش نے اپنے اعلیٰ حکام کو اس فائل کے حصول کی اطلاع دے دی تھی اور اب وہ ان کے ہاتھ سے نکل گئی ہے انہیں خود بھی تو اس سلسلے میں زبردست جواب دہی کرنا ہو گی۔ حالانکہ ایرش واش کا اپنا ایک مقام ہے، لیکن بڑے سے بڑے آدمی سے اگر ملکی مفادات کے خلاف کوئی کام ہو جاتا ہے تو ظاہر ہے اسے معاف نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے خلاف سخت ایکشن لیا جاتا ہے اور مسٹر ایرش واش اس ایکشن سے بچنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔" رینڈل بچ نے کہا اور میرے ذہن کے لاتعداد سوتے کھل گئے۔

فائل تو خیر اب ان لوگوں کے ہاتھ کیا ہی لگے گی، ابھی تک یہ اس کوشش میں ہیں کہ رانا وسیم کو گرفتار کر لیں حالانکہ رانا وسیم یقینی طور پر کبھی کا وطن پہنچ چکا ہو گا بہر حال یہ ایک دلچسپ بات ہے اور میرے دل میں اس کے لیے خوشی کا ایک مقام تھا کہ وطن سے دور رہ کر بھی میں

وطن کے لیے کوئی چھوٹی موٹی خدمت انجام دینے میں کامیاب ہو سکا، یہ میری خوش قسمتی ہے باقی سارے معاملات تو بعد کے ہیں بلکہ اب تو دل میں یہ آرزو پیدا ہو گئی تھی کہ بات اہل وطن کی ہی نہیں ہے بلکہ اہل دین کی بھی ہے اور اگر تقدیر نے مجھے موساد کے ایک خطرناک ایجنٹ کے مقابلے میں لا ڈالا ہے تو اس سے بھی دو دو ہاتھ سہی، جہاں تک معاملہ ڈان سنٹر اور روز آرگنائزیشن کا ہے تو بہر حال یہ دشمن ادارے تو اپنا کام کر ہی رہے ہیں اور اب انہیں بہر حال میری زندگی کی اطلاع بھی مل چکی ہے پتا نہیں آگے کی صورت حال کیا ہو۔ دل میں ایک اور جو عجیب سی کیفیت ابھری تھی وہ یہ کہ رانا وسیم اگر وطن پہنچ چکا ہے اور اس نے کہیں کسی نہ کسی شکل میں میری زندگی کا تذکرہ کیا ہے تو وطن والوں کا ردعمل کیا ہو گا...... لیکن یہ احساس بس ایک موہوم سی آرزو کی شکل رکھتا تھا، ایک شکایت ایک دکھ بھری سسکی اور اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ اہل وطن اب میرے لیے ایک سسکی ہی بن گئے تھے، وہ جنہوں نے مجھے ناکردہ گناہوں کی سزا دی تھی اور مجھے وطن دشمن قرار دے دیا تھا لیکن خیر وقت خود بخود ان کی آنکھوں سے پٹی ہٹا دے گا اور وہ میرے لیے دکھی ہو جائیں گے...... اور دوسرے یہ سوچنے پر مجبور کہ انہوں نے بہر حال میرے ساتھ غلط سلوک کیا تھا۔ اس قسم کے احساسات کو ذہن پر مسلط کرنا اپنے آپ کو کارکردگی سے محروم کر دینا تھا۔ بہر حال انسانی دل میں جذبات تو ہوتے ہی ہیں۔ جذبات نہ ہوں تو پھر انسان پتا نہیں کیا چیز بن کر رہ جائے، لیکن انہیں اپنی ذات پر مسلط کرنا بہت خطرناک ہے چنانچہ میں نے اپنے آپ کو ان حالات سے چھٹکارا دلا دیا تھا اور پھر رینڈل بچ نے ہی مجھ پر یہ انکشاف کیا تھا۔

"مسٹر فارگون۔" اس نے سنسنی خیز لہجے میں کہا۔

"خیریت کیا بات ہے ڈیر بچ۔"

"میرا خیال ہے ہمیں یہاں سے بہت جلد روانگی کی ہدایت ملنے والی ہے۔"

"کیا مطلب؟"

"ہم لوگ۔ تماسرا جا رہے ہیں۔"

فوراً۔ میں نے دل کی دھڑکنوں پر قابو پا کر کہا۔

"ہاں ایسا ہی لگتا ہے۔"

"بات کچھ سمجھ میں نہیں آئی ہے؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''ہاں۔ اصل میں کبھی کبھی کچھ باتیں غیر متوقع طور پر معلوم ہو جاتی ہیں، غالباً تماسرا
سے مسٹر ایرش واش کو کوئی ہدایت ملی ہے جس کے تحت انہیں وہاں کارروائی کرنی ہے۔'' ہدایت
موصول ہونے کے بعد مسٹر ایرش واش خاصے پریشان نظر آنے لگے تھے۔
اس کے بعد انہوں نے مسٹر آئزر کو طلب کیا اور ان سے گفتگو کرنے لگے، پھر اس کے
بعد رینڈل بچ اور مسٹر فارگون کا تذکرہ مسلسل رہا اور مسٹر آئزر کو حکم دیا گیا ہے کہ اس سلسلے میں
ہم دونوں کو بریف کر دیا جائے اور ہوسکتا ہے اب سے کچھ لمحوں کے بعد اس کام کا آغاز ہو
جائے۔

میں خاموش ہو گیا تھا۔ لیکن میرے دل میں وہی جذباتی کیفیت طاری تھی، صبر کا پھل
میٹھا ہوتا ہے اور صبر کا پھل ضرور ملتا ہے۔ یہ معلوم ہونے کے بعد کہ رخسار کو تماسرا بھیج دیا گیا
ہے میں اگر جذباتی ہو جاتا تو رینڈل ہی کو ذریعہ بنا کر تماسرا کا سفر کرتا اور رخسار کو تلاش کرنے
کی کوشش کرتا لیکن وقت نے خود ایسا وقت مہیا کر دیا تھا اور پھر مسٹر آئزر نے ہم دونوں سے
ملاقات کی اور رینڈل کا اندازہ سو فیصد ہی درست نکلا تھا۔
مسٹر آئزر نے کہا۔

''مسٹر فارگون اور مسٹر رینڈل بچ آپ دونوں کو فوری طور پر تماسرا روانہ کیا جا رہا ہے
آپ کا ٹکٹ اور دیگر انتظامات مکمل ہو گئے ہیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ آپ کو آلہ کار بنایا جا رہا ہے
بلکہ ایک طرح سے مسٹر فارگون کا امتحان لینا بھی مقصود ہے اور اپنے دشمنوں کو نقصان پہنچانا
بھی۔ جس عمارت میں آپ کو بھیجا جا رہا ہے، وہ دشمن کی نگاہ میں ہے اور اس بات کے پورے
پورے امکان ہیں کہ دشمن وہاں آپ تک پہنچنے کی کوشش کرے، آپ کو محتاط رہنا ہے اور صرف
یہ ظاہر کرنا ہے کہ آپ دشمن کی ہر چال سے بے خبر ہیں۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ؟''
''مگر اس کا فائدہ کیا ہوگا مسٹر آئزر؟''
''کیا یہ معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے مسٹر بچ۔'' آئزر نے سرد نگاہوں سے بچ کو دیکھتے
ہوئے کہا۔

''نہیں بالکل نہیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ ہم وہ سب کچھ کرنا چاہتے ہیں، جو
ہمارے مقصد کی تکمیل کے لیے بے حد ضروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ناواقفیت میں کوئی ایسا عمل
رہ جائے جو مسٹر ایرش کے پروگرام میں مکمل طور پر کامیابی کی دلیل نہ ہو۔''

''نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔''
''او کے...... او کے......''

پھر مسٹر آئزر ہمیں ہدایات دیتے رہے اور اس کے بعد بچ خاموش ہی رہا تھا۔ ہاں
جب مسٹر آئزر چلے گئے تو بچ نے زبان دباتے ہوئے کہا۔
''بار بار زندگی موت کے قریب سے گزر جاتی ہے، میرے منہ سے ایک ایسا جملہ نکل
گیا تھا جس میں اگر تم ساتھ نہ ہوتے اور بات تمہاری نہ ہوتی تو شاید میری شامت ہی
آجاتی۔'' میں ہنسنے لگا تھا۔ پھر میں نے کہا۔
''کیا مسٹر آئزر بہت زیادہ خطرناک آدمی ہے۔''
''بے حد...... ایرش واش کبھی کبھی کسی معاملے میں رعایت برت جاتے ہیں......
لیکن......'' رینڈل خاموش ہو گیا۔
پھر ان تمام ہدایات کی تعمیل کی گئی اور اس کے بعد ایک جہاز ہمیں لے کر تماسرا روانہ
ہو گیا۔ میں صرف اتنا جانتا تھا کہ میں اس جگہ جا رہا تھا جہاں سے رخسار کا علم ہوسکتا تھا مجھے
...... اور اب اس کے لیے کیا کیا جتن کرنے پڑتے ہیں وہ الگ بات تھی۔ جذبے تو لاتعداد
ہوتے ہیں بعض جگہ حساب کتاب غلط بھی ہو جاتا ہے انسان اپنے آپ کو بہت اہمیت کا حامل
سمجھ لیتا ہے۔ لیکن رخسار کی تلاش ایک مقصد تھی۔ کوئین میکوویا نے گویا ایثار سے کام لیتے
ہوئے مجھے اپنے آپ سے آزاد کر دیا تھا اور یہ موقع دیا تھا کہ میں رخسار کے ساتھ ایک پرسکون
گھریلو زندگی گزاروں اور اس میں کوئی شک بھی نہیں تھا کہ کوئین نے اپنے طور پر اس کے لیے
مناسب ترین انتظامات کر لیے تھے لیکن بات میری تقدیر کی آجاتی ہے رخسار اور میرے
درمیان بہت کچھ حائل تھا اور میری تقدیر میں یہی لکھا تھا کہ میں اس کے لیے جدوجہد کرتا
رہوں چند دنوں کی رفاقت اور پھر اس رفاقت کا خراج یہ سب کچھ ضروری تھا از حد ضروری اور
بہر حال انسان کو عمل کرنا چاہیے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں کچھ بھی ہو کچھ بھی ہو
جائے۔ سو یہی ہو رہا تھا میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں اپنے ہم مذہب بھائیوں کے لیے کچھ نہ
کچھ ضرور کروں گا۔ چاہے اس کے لیے میرے پاس اب وہ ذرائع نہیں تھے جنہوں نے مجھی
مجھے ایک مافوق الفطرت ہستی بنا دیا تھا۔ کوئین میکوویا نے یہ سوچا بھی نہیں ہوگا کہ میں پھر کسی
ایسے راستے کے سفر کا آغاز کر سکتا ہوں، تو سوچ میری یہی تھی کہ جن لوگوں کے لیے میں نے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

موساد کے خلاف کام کرنے کا تہیہ کیا تھا انہیں شاید کبھی میری اس جدوجہد کا علم بھی نہ ہونے پائے..... لیکن نہ سہی، ضروری نہیں کہ ہر کام کا کوئی صلہ بھی ہو اور معاوضہ بھی۔ بہت سے کام صلے اور معاوضے کے بغیر بھی کیے جاتے ہیں۔ بہرحال تماسرا کے بارے میں میری اطلاعات بہت زیادہ محدود نہیں تھیں وہ اس وقت مسلمانوں اور یہودیوں کے لیے محاذ جنگ کی حیثیت رکھتا تھا اور وہاں اکثر جھڑپیں ہوتی رہتی تھیں جن کا علم پوری دنیا کو تھا اور اس طرح مجھے بھی اور اب میں ایک دوست ہونے کے باوجود دشمن کے طور پر تماسرا جا رہا تھا۔ دیکھنا یہ تھا کہ وہاں وقت میرے لیے کیا کیا فیصلے کر چکا ہے اور مجھے کیا حاصل ہوتا ہے۔

میری اس طویل خاموشی کو بہت وقت گزر گیا تھا رینڈل بھی خاموشی سے کچھ سوچ رہا تھا۔ اچانک ہی اس نے مجھے مخاطب کر کے سوچ کا طلسم توڑ دیا۔

"مسٹر فارگون!" وہ بولا اور میں چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کیا بات ہے ڈیئر رینڈل؟"

"واقعی کیا بات ہے؟ ذرا دیکھئے آپ نے فضاؤں میں اڑنے والی پریاں تو دیکھی ہوں گی۔ رینڈل کا اشارہ اس ائر ہوسٹس کی طرف تھا جو سروس کر رہی تھی ایک لمحے کے لیے تو میں رینڈل کی بات سمجھ ہی نہیں سکا۔ پھر اس کی نگاہوں کے زاویے کا تعاقب کرتا ائر ہوسٹس کو دیکھا۔ بہت ہی خوب صورت لڑکی ہے۔"

"میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تو رینڈل نے کہا۔"

"مسٹر فارگون میرا مطلب وہ نہیں تھا جو آپ سمجھے۔"

"ہاں یقیناً کیوں نہیں...... میں تم پر ایسا کوئی الزام نہیں لگا رہا۔" میں نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ جہاز میں سفر سے خوف زدہ ہوتے ہیں؟" اس نے سوال کیا۔

"نہیں ایسی کوئی بات تو نہیں۔"

"آپ اس طرح دم خود بیٹھے ہیں جیسے آپ کو خوف ہو کہ آپ بولے تو جہاز کے انجن میں کوئی خرابی ہو جائے گی۔ ویسے آپ کی نگاہوں کا زاویہ بالکل درست تھا۔"

"کون سا زاویہ؟"

"وہ ائر ہوسٹس بہت خوبصورت ہے ویسے مسٹر فارگون، حبشی شوگیال کے بارے میں

...... میں نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ لڑکی آپ کو پسند کرتی ہے آپ نے اس پر توجہ دی۔"

"نہیں ڈیئر بچ، میرا نظریہ کچھ مختلف ہے۔"

"مثلاً"

"بہتر ہوگا کہ اس قدر گہرائیوں کو مستقبل پر چھوڑ دیا جائے۔" میں نے جواب دیا اور وہ گہری سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

"برا تو نہیں مانتے......" میں ہنس کر بولا۔

"ارے نہیں، ویسے بھی مجھے برا ماننے کی اجازت نہیں ہے۔" اس نے مدھم لہجے میں کہا میں بھی خاموش ہو گیا۔ میرا ذہن تماسرا میں الجھا ہوا تھا۔

میں تو خیر تماسرا کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتا تھا لیکن رینڈل بچ کو ساری تفصیلات کا علم تھا اور وہ ہر بات جانتا تھا، ائر پورٹ سے اترنے کے بعد اس نے ایک ٹیکسی روکی اور ٹیکسی ڈرائیور کو پتا بتا دیا، میں نے اس سے کہا۔

"مسٹر بچ، کیا خیال ہے آپ کا کیا ہم صحیح جگہ پہنچ جائیں گے؟"

"جس جگہ کا مجھے پتا بتایا گیا ہے میں وہاں پہلے بھی جا چکا ہوں۔ ایک خوب صورت مکان ہے جو تمہیں پسند آئے گا۔ اصل میں مسٹر ایرش واش اسی طرح کے آدمی ہیں وہ ہر کام بڑی احتیاط کے ساتھ کرنے کے عادی ہیں اور کبھی کوئی ایسی لغزش نہیں کرتے جس سے حالات خراب ہو جائیں، میرا تو یہی خیال ہے کہ انہوں نے وہاں مناسب انتظامات کر لیے ہوں گے اور پھر شاید تمہیں یاد نہیں رہا ڈیئر فارگون کہ انہوں نے ہمیں بتا دیا تھا کہ مکان بند ہے اور اس کی چابی مکان کے عقبی حصے میں ایک ایسی جگہ موجود ہے جس کے بارے میں، میں جانتا ہوں۔"

"گڈ، پھر اس کا کہنا بالکل درست ہی ثابت ہوا جس خوب صورت مکان میں ہمیں جانا تھا، عقبی حصے میں ایک خوب صورت درخت تھا جس کے تنے کے درمیان مکان کی چابی چھپی ہوئی تھی اور یہ کمال کا عمل تھا ویسے ائر پورٹ سے یہاں تک آتے ہوئے تماسرا کے حسن سے بہت متاثر ہوا تھا میں اور رینڈل بچ سے اس بارے میں تفصیلی گفتگو ہوتی رہی تھی۔ پھر ہم مکان میں داخل ہو گئے۔ حسین رہائش گاہ تھی، رینڈل نے اس مکان کو بس ایسے ہی معمولی سا مکان کہہ دیا تھا جب کہ بہت شاندار مکان تھا یہ چونکہ مسٹر ایرش واش نے ہمیں یہاں بھیجا تھا

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور جو ہدایات ہمیں ملی تھیں اس کے تحت ہمارے لیے یہاں مکمل انتظامات تھے چنانچہ سب سے پہلی چیز کا جائزہ لیا گیا یعنی فریج تو وہ ہمیں بھرا ہوا ہی ملا اور رینڈل بچ سب سے پہلے کھانے پکانے کی تیاریوں میں مصروف ہو گیا، میں مکان کا جائزہ لیتا رہا تھا۔ اب ہمیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا کہ یہاں آنے کے بعد فوری طور پر ہمیں کس مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا، کھانا بڑا عمدہ تیار کیا تھا اور میں نے رینڈل سے اس کی تعریف کی تھی، کھانے کے بعد ہم دونوں بہت دیر تک باتیں کرتے رہے اور رینڈل نے مجھے یہی بتایا کہ ابھی ایرش واش کی جانب سے جب تک کوئی ہدایت نہیں ملے گی، کوئی کام نہیں شروع کیا جا سکتا بہر حال کوئی سمجھ میں آنے والی بات نہیں تھی۔ میں بھی صبر و سکون سے کام کر رہا تھا اب جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔ ہماری یہ گفتگو رات کو بہت دیر تک جاری رہی اور اس کے بعد جب سونے کا فیصلہ کیا گیا تو رینڈل نے نچلی منزل کے ایک کمرے کا انتخاب کیا جب کہ میں اوپری منزل پر چل پڑا تھا اور میں نے یہی سوچا تھا کہ اوپر کی منزل میں میرے لیے زیادہ آسانی ہوگی، تاکہ اگر کوئی سنگین صورت حال پیش آئے تو میں اپنا کام خود کر سکوں، رینڈل کے بارے میں تو مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ سو چکا ہوگا۔ چونکہ جس کمرے میں میرا قیام تھا وہاں سے رینڈل کی رہائش گاہ کی روشنی ایک کھڑکی سے نظر آتی تھی جو اب بجھ چکی تھی وہ تو سو گیا لیکن مجھے نیند نہیں آ رہی تھی، ذہن بہت سے خیالات کی آماجگاہ تھا ماضی کی یادیں جو تنہائی میں میرے اردگرد بکھر جاتی ہیں، یا پھر مستقبل جو ہمیشہ بے یقینی کی دھند میں پوشیدہ ہوتا ہے بہر حال ان تمام خیالات سے ایک فائدہ ہمیشہ حاصل ہوتا تھا کہ دماغ بوجھل ہو جاتا تھا اور بوجھل دماغ آخر کار نیند کی آغوش میں ہی پناہ لیتا تھا اور میں نہ جانے کب سو گیا تھا لیکن اچانک ہی بے چینی کی ایک لہر، تجسس کا ایک احساس میرے اعصاب کو جھنجوڑنے لگا اور میں چونک کر جاگ گیا۔ کم از کم ان حالات میں زندگی گزارتے ہوئے چھٹی حس بہت تیز ہو گئی تھی اور عموماً برے لمحات میں میرا ساتھ دیتی تھی اس وقت بھی یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ کوئی ایسی صورت حال ہے جس نے مجھے جگا دیا ہے میں نے سب سے پہلے نگاہیں گھما کر کھڑکی سے دوسری جانب دیکھا، رینڈل کے کمرے کی مدھم روشنی بہ دستور تھی گویا وہ معمول کے مطابق گہری نیند سو رہا تھا۔ پھر میں نے اپنے کمرے کا جائزہ لیا، بظاہر تو کوئی ایسا احساس نہیں ہوتا تھا جس سے میری نیند اچاٹ ہو جائے، تا حد سماعت خاموشی اور سناٹے کا راج تھا اور نگاہوں کی حد میں کوئی ایسی چیزیں نہیں تھی کہ مشکل صورت حال کا ذکر

کرے لیکن اعصابی کشیدگی اور یہ چھٹی حس کیا کہہ رہی ہے۔ ایسی بے چینی ذہن و دل پر سوار تھی کہ میں بستر پر اٹھ کر بیٹھ گیا حالانکہ نہ کوئی خواب تھا، نہ کوئی اور ایسا احساس جو دل و دماغ کو ناکارہ کر دے اور صورت حال اتنی ہی ناگزیر ہو جائے کہ نیند ہی نہ آ سکے۔ پھر یہ کیا مصیبت ہے کیوں ایسا ہوا ہے؟ نہ جانے کیا بات ہے؟ بستر پر بیٹھ کر میں چاروں طرف نگاہیں دوڑانے لگا اور آخر کار یہی فیصلہ کیا کہ اب دل و دماغ میں خاصی تبدیلیاں رونما ہوتی جا رہی ہیں اور میں اس قوت کا مالک نہیں رہا ہوں، جس قوت کے تحت آج تک زندگی گزاری ہے۔ لیکن کیا ایسا ہے؟ میں اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا اور یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا کہ آخر ایسی کیا بات ہے، عموماً ایسی نیند کے دوران لوگ جب کچھ نہیں معلوم ہوتا تو ''لاحول'' پڑھ کر آرام کرنے کے لیے لیٹ جاتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ یہ صرف ان کا وہم یا سماعت کا دھوکا تھا لیکن اس سے نقصانات بھی ہو جاتے ہیں اور انسان اس بے پروائی کا شکار ہو جاتا ہے زیادہ احساس کرنے سے مجھے اندازہ ہوا کہ میرے علاوہ بھی کوئی کمرے کے اندر موجود ہے لیکن کہاں؟ اس کا کوئی اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ سناٹے میں کوئی اور آواز بھی نہیں سنائی دے رہی تھی بہر حال میں نے آخری فیصلہ یہی کیا کہ لیٹ جاؤں اور ہر قسم کے وہم پر لعنت بھیج کر سونے کی کوشش کروں، لیکن اس پر جیسے ذہن راضی نہ ہوا تو میں بستر سے نیچے اتر آیا۔ ادھر ادھر دیکھا دروازہ اندر سے بند نہیں تھا، ضرورت ہی نہیں محسوس ہوئی تھی، سامنے ایک بڑی الماری رکھی ہوئی تھی میں اس کے قریب پہنچا اسے کھول کر اندر جھانکا اس کے عقب میں دیکھا اور وہاں سے آگے بڑھا۔ پھر کھڑکیوں کی طرف سے باہر کا جائزہ لیا اور آہستہ سے واپس پلٹا لیکن جیسے ہی میں واپس پلٹا۔ مجھے ایک دم یوں لگا جیسے کسی نے گہری سانس لی ہو اور پیچھے کی جانب سرکا ہو۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے کیا اس وقت میں کسی ایسی مشکل کا شکار ہوں جس کا تعلق کسی غیر انسانی عمل سے ہو۔ بڑی کھڑکی سے باہر چاند کی مدھم روشنی میں بنے ہوئے مکانات نظر آ رہے تھے۔ میں نے یہ کھڑکی بھی کھول دی اور دور تک نگاہیں دوڑاتا رہا، سب کچھ معمول کے مطابق تھا، احاطے کی دیوار کے ساتھ لگے ہوئے پھول مدھم ہوا کے جوش پر لہرا رہے تھے، گیٹ کے دونوں طرف لگے ہوئے تن آور درخت جھول رہے تھے یقینی طور پر یہ وہم ہے سو فیصد وہم، اب مجھے سو جانا چاہیے، میں نے واپسی کے لیے قدم اٹھائے اور ایک دم مجھے یوں لگا جیسے کسی نے میرے قدموں کے ساتھ قدم اٹھائے ہوں اس بار یہ آواز بہت واضح تھی بلکہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اتنی صاف تھی کہ میں نے اس کی سمت کا اندازہ بھی لگا لیا۔ یہ آواز دروازے کی سمت سے آئی تھی، میں بڑی تیزی سے واپس پلٹا اور دروازے کی جانب دیکھنے لگا، میں نے محسوس کیا کہ دروازے کا ہینڈل نیچے سے اوپر کی جانب واپس جا رہا ہے یقینی طور پر یہ میرا وہم نہیں تھا کوئی تھا باہر لیکن کون؟ اور کیا چاہتا تھا؟ یہ سوال اپنی جگہ اہمیت کا حامل تھا اگر کوئی یہاں آیا ہے تو اس کا مقصد کیا تھا ——————— اور اس وقت اتفاق سے میرے پاس پستول وغیرہ بھی نہیں تھا، میں نے سوچا کہ خود کمرے سے باہر نکل کر دیکھوں، لیکن کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا، اچانک ہی میری نگاہ ٹیلی فون پر پڑی یہ میں نے دیکھ لیا تھا کہ اوپر کی اور نیچے کی منزلوں میں ٹیلی فون کی ایک ہی لائن ہے۔ اگر میں ریسیور اٹھا کر رینڈل کو مخاطب کرنے کی کوشش کروں تو ہو سکتا ہے کام بن جائے اور اس وقت اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا چنانچہ میں واپس پلٹ کر ٹیلیفون کے پاس پہنچا، ریسیور اتارا اور پھر کریڈل پر انگلی مار کر رینڈل کے کمرے میں لگے ہوئے فون کی گھنٹی بجانے لگا۔ یہ کام کافی دیر تک کیا تب کہیں جا کر رینڈل جاگا اور اس نے ریسیور اٹھا کر کہا۔

”ہیلو کون ہے؟“

”رینڈل، میں فارگون۔“ میں نے کہا۔

”کیوں کیا بات ہے؟ کیا ڈر لگ رہا ہے مسٹر فارگون؟“ رینڈل نے کہا۔

”رینڈل، میرا خیال ہے ہم خطرے میں ہیں کوئی عمارت میں گھس آیا ہے اور ہمارے کمرے میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہے، تمہیں بھی ہوشیار رہنا چاہیے۔“

”کون؟“ رینڈل نے تعجب بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نہیں جانتا؟“

”میں تمہارے پاس آ رہا ہوں۔“

”کیا تمہارے پاس اسلحہ موجود ہے؟“

”ہاں۔“

”افسوس میرے پاس نہیں ہے۔“

”فکر مت کرو میں آ رہا ہوں۔“

”دیکھو ہوشیاری سے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔“

”مگر کون ہو سکتا ہے؟“

”کیسے اندازہ لگایا جائے؟“ میں نے کہا۔

”خیر فکر مت کرو، میں پہنچ رہا ہوں تمہارے پاس۔“ رینڈل نے کہا اور میں نے ریسیور رکھ دیا۔ میں یہ جائزہ لینے کی کوشش کر رہا تھا کہ جو کوئی میرے کمرے کی نگرانی کر رہا ہے کیا اس نے میری یہ آواز سن لی ہے۔ اگر سن لی ہے تو اس کا کیا رد عمل ہوتا ہے، ممکن ہے اسے اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ رینڈل نچلی منزل سے اوپر میرے پاس آنے کی کوشش کر رہا ہے اب صورت حال یہ بھی نہیں تھی کہ میں اپنے طور پر کوئی عمل نہ کر سکتا، لیکن اول تو نیند سے جاگا تھا اور پھر ذہن فوری طور پر کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر تھا۔ جب تک یہ اندازہ نہ ہو جائے کہ آنے والا کون ہے؟ کیا کیا جا سکتا ہے۔ پھر چند لمحوں کے بعد میں نے قدموں کی آواز سنی اور میں دروازے کی سمت سے سمٹ کر ایک طرف ہو گیا۔ دروازہ تو اندر سے پہلے بھی لاک نہیں تھا۔ اسے با آسانی کھولا جا سکتا تھا میں نے پھرتی کیساتھ ایک فیصلہ کیا اور دروازے کی قریب کی دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا اگر آنے والا رینڈل نہیں ہے تو کمرے میں داخل ہونے کے بعد وہ جو کوئی بھی عمل کرے گا، مجھے اس سے مدافعت کا موقع مل سکتا ہے اور میں اس کے لیے مکمل طور پر تیار تھا لیکن اندازہ یہی تھا کہ آنے والا رینڈل ہی ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے پہلے جو کوئی بھی تھا اس نے قدموں کی آواز میں احتیاط برتی تھی پھر دروازہ کھلا اور حلیے اور جسامت سے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ رینڈل ہی ہے، اس نے آہستہ سے آواز دی۔

”مسٹر فارگون۔“

”ہاں، رینڈل میں ہوں۔“

”میں نیچے سے اوپر تک آیا ہوں، مجھے تو کسی کی یہاں موجودگی کا احساس نہیں ہوا، لائٹ جلاؤ پلیز، اس نے کہا اور ایک پستول میری جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔“

”یہ رکھو۔“

”مگر یہاں پستول۔“

”معافی چاہتا ہوں، غلطی مجھ سے ہی ہوئی تھی ظاہر ہے جہاز کے سفر میں ہم اسلحہ ساتھ نہیں لا سکتے تھے یہاں دوسری تمام اشیاء کی طرح اسلحہ بھی موجود ہے لیکن میں نے تمہیں نہیں دیا تھا۔ یہ لوڈ ہے، ویسے میں یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے یہاں تک آتے ہوئے کسی کی موجودگی کا شبہ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں ہوا اور پھر یہاں کون ہو سکتا ہے۔" رینڈل کی بات کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا بہر حال میں نے سوئچ آن کر کے کمرے میں تیز روشنی کر دی ...... روشنی ہوتے ہی ــــ یوں محسوس ہوا جیسے کوئی دوڑ رہا ہو۔ اب رینڈل بھی چونکا تھا۔

"مسٹر رینڈل۔" میں نے سرگوشی کی۔

"نیچے کچھ ضرور ہے۔ مگر۔"

"نیچے سے اوپر آتے ہوئے مجھے کوئی احساس کیوں نہیں ہوا؟"

"کیا...... کہنا چاہتے ہو؟"

"سوچ رہا ہوں۔"

"ایسے لمحات سوچنے کے لیے تو نہیں ہوتے؟"

"نہیں میرا خیال ہے کہ کچھ اور ہے......" رینڈل نے کہا۔ اس کی آواز میں خوف کا ہلکا سا تاثر تھا۔ میں آنکھیں پھاڑ کر اسے گھورتا رہا پھر میں نے کہا۔

"ایک درخواست ہے تم سے رینڈل۔"

"بڑے غیر مناسب وقت میں آپ کوئی درخواست کر رہے ہیں مسٹر فارگون۔" اس کے لہجے میں وہی شوخی ابھر آئی تھی جو اس کی فطرت کا حصہ تھی۔

"نہیں میں سنجیدہ ہوں۔"

"آہ، انسان ایسے خطرناک لمحات میں بھی سنجیدہ نہ رہے تو پھر اسے رینڈل بچ ہی کہا جا سکتا ہے۔"

"تم کوئی خیال ظاہر کرنا چاہ رہے تھے اور تم نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔ میں اس پر تم سے احتجاج کر رہا ہوں یہ میری فطرت کے خلاف ہے کہ کوئی بات کہہ کر ادھوری چھوڑ دی جائے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی میری توہین کرنا چاہ رہا ہو۔"

"اوہ، آئی ایم سوری مسٹر فارگون! کبھی خواب میں بھی ایسا کوئی تصور نہیں کر سکتا۔ اصل میں کیا کہوں جس ماحول میں پرورش پائی ہے، میرا مطلب ہے کہ عمر کے ایک خاص حصے کی بات کر رہا ہوں۔ تو میں کہہ رہا تھا کہ جس ماحول میں پرورش پائی اس میں توہم پرستی کا بڑا دخل رہا ہے کیونکہ جس گھر میں، میں پیدا ہوا تھا اس میں ہمارے علاوہ بہت سے لوگ رہتے تھے مثلاً میرے دادا، میرے دادا کے والد صاحب اور میرے دادا کے والد صاحب کے دادا۔ سمجھ رہے

ہو نا مسٹر فارگون اور یہ تمام روحیں اسی طرح آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی تھیں، جس طرح اپنی زندگی میں اور اس میں مذاق بالکل نہیں ہے، ویسے کیا آپ روحوں کے قائل ہیں؟"

"مجھے ہنسی آ گئی تھی۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار تم واقعی عجیب آدمی ہو ان حالات میں بھی تم ان فضول باتوں میں الجھ رہے ہو۔"

"انداز کچھ ایسا ہی ہے مسٹر فارگون۔"

"یعنی تمہارے خیال میں روحیں......!"

"ہو بھی سکتا ہے۔"

"تو پھر آؤ...... میں نے عالم ہوش میں کبھی روحیں نہیں دیکھیں۔" میں نے اسے بازو سے دھکیل کر آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

راہداری مکمل تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ہم دونوں پستول سنبھالے ہوئے تھے محتاط انداز میں نیچے جانے والے زینوں تک پہنچے۔ اب کوئی آہٹ نہیں تھی۔

"یہ تو تمہیں اندازہ ہو چکا ہے کہ یہ صرف میرا وہم نہیں تھا۔"

"یقیناً کوئی تھا۔" رینڈل نے اعتراف کیا۔

"مگر کون؟"

"آہ، میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ البتہ ان کا مجھے اندازہ ہے کہ ابھی تک یہ عمارت تنظیم آزادی کے علم میں نہیں آئی ہے۔" رینڈل نے جواب دیا۔ میں خاموش ہو گیا تھا۔ لیکن جونہی ہم زینے کے سرے پر پہنچے اچانک پیچھے سے ایک فائر ہوا اور شعلے کی چمک کے ساتھ ہی رینڈل کی تیز چیخ لہرا گئی۔ وہ نیچے گر پڑا تھا۔ میرا دل دھک سے ہو گیا۔ رینڈل تماسرا میں بہر حال میرا ساتھی تھا اور ابھی بھی میری ہر مشکل کا حل تھا۔ اس وقت خود کو بچانا بھی ضروری تھا چنانچہ میں پھرتی سے زمین پر گر پڑا۔ رینڈل بری طرح تڑپ رہا تھا اور اس کی چیخیں بلند ہو رہی تھیں یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اپنی کربناک چیخیں روکنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہو، لیکن اسے کامیابی نہ ہو پا رہی ہو۔ اس وقت میں رینڈل کی کوئی مدد بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ دوسرا فائر نہیں ہوا تھا۔ نہ جانے کیوں وہ جو کوئی بھی تھے ان کا رویہ بے حد پراسرار تھا اس فائر کے بعد انہوں نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔ لیکن یہ چالاکی بھی ہو سکتی تھی۔ ہو سکتا ہے وہ اس فائر کا ردعمل معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہوں، لیکن رینڈل ...... میں آہستہ آہستہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کھسکتا ہوا اس کے پاس پہنچ گیا اور میں نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے دل سوزی سے کہا۔

"رینڈل۔"

"ہوں۔" اس نے فوراً ہی میری آواز کا جواب دیا۔

کچھ عجیب سا انداز تھا اس کا۔ میں کوئی فیصلہ نہیں کر پایا۔ میں نے پھر کہا۔

"کہاں گولی لگی ہے؟"

"لکڑی کے گملے میں؟ تم نے گلدان گرنے کی آواز نہیں سنی؟" رینڈل نے کہا۔

"کیا۔" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔" گملا ٹوٹ گیا ہے۔

"تت...... ت تو تمہیں گولی نہیں لگی؟"

"قطعی نہیں۔"

"تو پھر چیخ کیوں رہے ہو۔" میں نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اخلاقاً۔" وہ مسخرے پن سے بولا۔

"کیوں؟"

"اب دیکھو نا انہوں نے کوشش کی ہے کارتوس ضائع کیا ہے جس نے فائر کیا ہے اسے اپنے نشانے پر بھی اعتماد ہوگا۔ بے چارے کو مایوس کرنا مناسب نہیں تھا۔"

"تمہاری ایسی تیسی، تم نے تو مجھے پریشان کر کے رکھ دیا تھا۔"

"میں نے نہیں، انہوں نے۔"

"بڑے عجیب لوگ ہیں۔ کھل کر سامنے بھی نہیں آ رہے۔"

"خیر انہیں یہ معلوم ہوگا کہ ہم دو آدمی ہیں۔"

"تو پھر؟"

"کاش تم بھی چیخ کر گر پڑتے۔"

"کیا ہوتا؟"

"وہ ہماری مزاج پرسی کے لیے آتے...... اور ہم...... ان کی مزاج پرسی کر لیتے۔"

"فائر ہی ایک کیا ہے۔"

"یہی سمجھ میں نہیں آ رہا۔" رینڈل نے کہا لیکن اس وقت اس کی شکایت دور ہو گئی

انہوں نے ہماری سرگوشی سن لی تھی اور اندھا دھند فائرنگ کر ڈالی تھی اور اس بار یہ فائرنگ نہ تو ایک پستول سے کی گئی تھی اور نہ ہی صرف پستول سے بلکہ اس بار اس میں اسٹین گن کی آواز بھی شامل تھی، لیکن چونکہ اس کی پوزیشن بہتر نہیں تھی اس لیے وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

"بھاگو۔" رینڈل نے کہا اور تیز رفتار چھپکلی کی طرح برق رفتاری سے زمین پر رینگتا ہوا یہاں سے دور نکل گیا تھا۔ میں نے بھی اس کی تقلید کی رینڈل بولا۔ "لگتا ہے سر پوری ہو گئی۔"

"ہاں اب وہ زیادہ......" میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ فائرنگ دوبارہ شروع ہو گئی۔ اب تو گولیاں بے حد خطرناک ہو گئی تھیں رینڈل اٹھ کر بھاگا اور پھر ایک عجیب سی آواز سنائی دی اور میرے قدم بروقت رک گئے۔ اس بار رینڈل کوئی چالاکی نہیں دکھا سکا تھا۔ دوڑتے ہوئے اچانک وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گیا تھا جس کے بعد کچھ نہیں تھا اور عمارت کا احاطہ سامنے تھا۔ رینڈل بلندی سے نیچے گرا تھا۔

"مارا گیا۔" میرے منہ سے بے اختیار نکلا اور پھر ارے باپ رے کہہ کر میں نے بھی سوچے سمجھے بغیر نیچے چھلانگ لگا دی اور لاتعداد چنگاریاں اس جگہ پر سے گزر گئی تھیں جہاں ایک لمحے پہلے میں موجود تھا۔ اب وہ کھل کر ہمارے خلاف ایکشن لے رہے تھے اور بے تحاشہ فائرنگ کر رہے تھے۔ نہ جانے کون تھے؟ اور کیا چاہتے تھے میں نیچے گرا لیکن بے اختیار زمین پر نہیں گرا تھا بلکہ سوچ سمجھ کر نیچے آیا تھا۔ بلندی کے باوجود مجھے کوئی چوٹ نہیں لگی تھی اپنی جگہ رک کر میں نے ایک نظر قرب و جوار میں ڈالی اور یہ اندازہ لگانے لگا کہ رینڈل کا کیا حال ہے کہیں اسی وقت پولیس کاروں کے سائرن بج اٹھے کئی کاریں تھیں جو مختلف سمتوں سے آ رہی تھیں۔ دوسری بار بھی ارے باپ رے کہنے کو دل چاہا اب صورت حال اس قدر خطرناک ہو گئی تھی کہ بچ کو بھی تلاش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ دشمن تو خیر جو بھی تھا، وہ الگ بات تھی لیکن اب تماسرا کی پولیس آ گئی تھی اور میرے پاس بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ چنانچہ اندھا دھند اٹھ کر بھاگا اور احاطے کی عقبی دیوار پر پہنچ کر اس کی بلندی کا جائزہ لیا پھر اچھل کر اس پر چڑھا اور بچ تو گیا...... لیکن واہ رے تقدیر ایک پولیس کار عین سامنے آ کر رکی تھی اور اس کی روشنی نے مجھے حلقے میں لے لیا تھا میری آنکھیں خیرہ ہو گئیں لیکن میں نے آنکھیں بند کیے کیے لمبی چھلانگ لگائی اور اسی وقت مجھے ایک کرخت آواز سنائی دی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اے خبردار.....رک جاؤ......ورنہ......'' لیکن رک جانے کا مطلب میں جانتا تھا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوتا وہ تصور تک میں نہیں آ سکتا۔ دوسری لمبی چھلانگ مجھے بے شک روشنیوں کی رو سے باہر لے گئی لیکن اس کے ساتھ ہی فائرنگ کی دل ہلا دینے والی آواز ابھری اور چنگاریوں کی بوچھاڑ میری طرف لپکی......گولیاں مجھ سے زیادہ برق رفتار تھیں میرے دائیں بائیں سے چھکتی ہوئی مجھ سے دور نکل گئیں۔ البتہ میں نے زبردست مہارت سے کام لیتے ہوئے زمین پر اوندھے لیٹ کر دوسرے برسٹ کو بھی ناکام بنا دیا اور پھر فوراً ہی رخ بدل لیا اور دائیں سمت کی طرف دوڑنے لگا۔

''خبردار رک جاؤ......'' پیچھے میگافون پر آواز سنائی دی لیکن اس کا کیا سوال تھا۔ میں نے قلانچیں بھریں اور پھر حیرت انگیز طور پر سامنے آنے والی دیوار پھلانگ گیا۔ تیسرے برسٹ نے دیوار کو نشانہ بنایا تھا اور اس زخمی دیوار نے اسوقت میری جان بچائی تھی۔ دوسری طرف پھولوں کی کیاری تھی جس میں گملے پودوں میں الجھ کر بری طرح نیچے گرا اور رکنے بھی نہ پایا تھا کہ یکا یک اندر عمارت میں تیزی سے روشنیاں جلنے لگیں۔ دوسری طرف پولیس گاڑیاں بھی عمارت کی طرف لپکی تھیں ان کے کان پھاڑ دینے والے سائرن عمارت کے چاروں طرف بج رہے تھے لگ رہا تھا گڑبڑ ہو ہی گئی، میں نے سوچا......

شاید میں اس قدر جدوجہد نہ کرتا لیکن بہت سے خدشات مجبور کر رہے تھے کہ اس وقت پولیس کے جال میں نہ پھنسوں۔ پہلی بات تو یہ کہ فارگون کی حیثیت سے بہ مشکل تمام ایرش واش تک رسائی حاصل کی تھی اور اب اس بات کے امکانات پیدا ہو گئے تھے کہ ممکن ہے رخسار تک پہنچ جاؤں جب کہ پولیس نہ جانے میرے ساتھ کیا سلوک کرے۔ ویسے اس وقت رینڈل مجھ سے زیادہ خوش نصیب نکلا تھا۔ میں پولیس کی نگاہ میں آ گیا تھا اور رینڈل صاف نکل گیا تھا اور پولیس اب مجھے ہی سب کچھ سمجھ رہی تھی۔ جس عمارت کے احاطے میں چھلانگ لگائی تھی، وہ پتا نہیں کس نوعیت کی تھی، روشنی اتنی تیزی سے ہو رہی تھی کہ ایک لمحے کے اندر اندر مجھے احساس ہوا کہ وہ جو کوئی بھی ہیں با آسانی مجھے دیکھ لیں گے، نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ یہاں سے بھی فرار ہونے کی کوشش کی، یہ عمارت تو ایسی بھی نہیں تھی کہ یہاں چھپنے کی کوشش کی جاتی، چنانچہ برق رفتاری سے میں اس عمارت کے احاطے کی جانب دوڑا، پولیس گاڑیاں اب اس عمارت کو گھیر رہی تھیں۔

میں نے احاطے کی دیوار پر اچھل کر ہاتھ جمائے اور پھرتی سے دوسری جانب کود گیا، عمارت کے اس سمت جہاں میں کودا تھا، ایک ذیلی سڑک نظر آ رہی تھی جس کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں تھا کہ کہاں جا رہی ہوگی، چنانچہ میں اس ذیلی سڑک پر پہنچنے کے بعد مخالف سمت دوڑنے لگا۔ پولیس گاڑیوں کو ابھی یہ اندازہ نہیں ہوا تھا کہ میں اس عمارت سے بھی نکل گیا ہوں، لیکن وہ کام بڑی برق رفتاری سے کر رہے تھے کچھ ہی لمحوں میں انہوں نے اس عمارت کی ذیلی سڑک کو بھی گھیر لیا تھا اور یہ میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے وہاں سے نکلنے کا موقع مل گیا۔ میں دوڑتا ہوا اس ذیلی سڑک کے آخری سرے پر آ گیا میرے بائیں ہاتھ مکانات بنے ہوئے تھے اور داہنی سمت ایک اور چوڑی سڑک نظر آ رہی تھی، جس پر ٹریفک گزر رہا تھا، ذیلی سڑک آگے جا کر ایک چوڑی سڑک سے مل جاتی تھی۔ میں بہر حال دوڑتا رہا اور آخر کار سڑک کے کنارے پہنچ گیا۔

یہاں پہنچنے کے بعد میں نے اس علاقے سے نکل جانا ہی مناسب سمجھا اور سڑک کے کنارے کسی ٹیکسی وغیرہ کا انتظار کرنے لگا۔ میری نگاہیں بار بار ادھر اٹھ رہی تھیں، جہاں سے فرار ہو کر میں یہاں تک آیا تھا۔ ابھی سوچنے سمجھنے کے لیے کوئی وقت نہیں مل سکا تھا، پتا نہیں کیا صورت حال ہے۔ غرض یہ کہ اب بالکل ہی بے دست و پا ہو گیا تھا اور نہیں معلوم تھا کہ آگے کے حالات کیا ہوں گے؟

پھر ایک ٹیکسی مل گئی۔ ٹیکسی میں بیٹھنے کے بعد ہی میں نے اپنے لباس کا جائزہ لیا تھا، خوش بختی تھی کہ پرس وغیرہ جیب میں ہی موجود تھا اور ساتھ ہی کرنسی بھی اس میں موجود تھی، البتہ کاغذات وغیرہ سارے میرے پاس موجود نہیں تھے، پتا نہیں کیا صورت حال ہوگی؟ پھر ایک بھرے پرے علاقے میں، میں نے ٹیکسی رکوائی۔ یہ ہوٹلوں کا علاقہ تھا اور یہاں خاصا رش نظر آ رہا تھا، مجھے یہ اندازہ تھا کہ اب اس عمارت میں واپس جانا ممکن نہیں ہے میرے لیے، کوئی بندوبست کرنا ہوگا لیکن رقم کی موجودگی میں مجھے کسی بات کی فکر نہیں تھی ٹیکسی ڈرائیور کو بل کی رقم دے کر میں ہوٹل میں داخل ہو گیا اور میں خاصی تھکن محسوس کرتے ہوئے اس کے ہال میں جا بیٹھا۔ اس بات کے لیے اطمینان تھا کہ فوری طور پر پولیس مجھ تک نہیں پہنچ سکتی۔ ہاں وہ پراسرار لوگ کون تھے جنہوں نے اس عمارت میں ایک عجیب سنسنی خیز ماحول پیدا کر دیا تھا اور مجھے اس حال تک پہنچایا تھا۔ اگر وہ مجھے پہچانتے ہیں تو الگ بات ہے۔ لیکن وہی مسئلہ کہ اب

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اتنی زیادہ چھان بین بھی غلط ہی ثابت ہوئی ہے۔ اگر میں اس چھان بین میں پڑ جاؤں تو ایک کام بھی نہ کر سکوں۔

میں نے اپنے لیے کافی طلب کر لی تھی، ویٹر کافی لے آیا اور اس لذیذ کافی نے تھکے ہوئے ذہن کو بڑی فرحت بخشی۔ کافی کے گھونٹ لیتے ہوئے میں تمارا کے بارے میں سوچتا رہا۔ یہ بالکل اجنبی علاقہ تھا میرے لیے اور رینڈل کم بخت نجانے کہاں مر گیا تھا۔ کچھ پتا نہیں چل سکا تھا اس کے بارے میں۔ پتا نہیں مجھ تک پہنچے گا یا نہیں، چنانچہ دیکھنا ہوگا۔ فی الحال تو پہلے اس شہر کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں۔ بعد میں کوئی اور صورت حال درست ہوگی۔

بہت دیر تک میں یہاں بیٹھا رہا اور کیفیت کس قدر درست ہوگئی۔ چنانچہ پھر ہوٹل سے باہر نکل آیا اور اس بھری پڑی سڑک پر آ گیا۔ یہ پرانے مکانات کی آبادی تھی، پرانے ہی طرز کے لوگوں سے بھری ہوئی، سڑکیں، بارونق، دوکانیں کھلی ہوئیں، جگہ جگہ ہوٹل بکھرے ہوئے تھے۔ جن میں لوگ بھرپور طریقے سے نظر آ رہے تھے میں اپنے قرب و جوار سے چوکنا ہو کر آگے بڑھتا رہا۔ اس چہل قدمی میں بھی اب لطف آ رہا تھا اور نجانے کیوں میں اپنے اندر ایک چستی سی پا رہا تھا شاید اس لیے کہ اب جو کچھ بھی کرنا تھا اپنے قوت بازو سے کرنا تھا ورنہ صورت حال سنگین سے سنگین تر ہو جاتی۔ اتنی دیر تک کے آرام نے یہ احساس دلا دیا تھا کہ جو کچھ ہوا ہے، بہتر نہیں ہوا ہے، لیکن اس کا نہ ہونا میرے بس میں نہیں تھا۔ پہلے مجھے ہر قیمت پر ایرش واش کا اعتماد حاصل کرنا تھا، یہی میری کیا کم خوش قسمتی تھی کہ ایرش واش میری حقیقت کو نہیں سمجھ سکا تھا۔ میں اپنے بدترین دشمن کی آغوش میں بیٹھا ہوا تھا۔

بہر حال اب اس عمارت میں واپس جانا تو ممکن نہیں تھا اس اجنبی شہر میں رینڈل کی تلاش بھی ایک مشکل کام تھی، چنانچہ سب سے پہلے اپنے ٹھکانے کا بندوبست کرنا تھا، کیونکہ رات زیادہ سے زیادہ ہوتی جا رہی تھی اور آگے کی صورت حال کو سنبھالنا میرے لیے مشکل ہو جاتا۔ کون جانے میرے دشمن کہاں کہاں میری تلاش میں سرگرداں ہیں، چنانچہ ہوٹلوں کے اس علاقے میں، میں نے ایک ہوٹل کا انتخاب کیا اور اس میں داخل ہونے کے بعد اپنے لیے ایک کمرہ طلب کر لیا جو آسانی سے مجھے دستیاب ہو گیا تھا۔ میں نے اپنا ایک فرضی نام لکھوایا اور ویٹر نے مجھے میرے کمرے میں پہنچا دیا۔ ویسے یہاں ویٹر تقریباً زیادہ تر لڑکیاں ہی نظر آ رہی

تھیں۔ میں نے خاص طور سے اس کا جائزہ لیا تھا۔ جو ویٹر لڑکی میرے ساتھ میرے کمرے تک آئی تھی اس نے پوچھا۔

”مسٹر آپ کا سامان نہیں ہے۔“

”صبح کو میرا سامان یہاں آئے گا ایک دوست کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا وہ شہر سے باہر چلا گیا ہے۔“ میں نے گول مول سا جواب دیا۔ لڑکی کو شاید اس بات سے کوئی غرض نہیں تھی وہ خاموشی سے ٹپ لیکر واپس چلی گئی اس کا کام بس اتنا ہی تھا۔

میں ہوٹل میں آرام کرنے کی بجائے نیچے آ گیا پہلے میں نے ہوٹل کا جائزہ لیا اور اس کے بارے میں اندازہ لگاتا رہا بس ٹھیک ٹھاک ہی ہوٹل تھا نہ زیادہ اچھا نہ زیادہ خراب میں تھوڑی دیر تک اس کے ہال میں رہا اور اس کے بعد یہ اندازہ لگانے کے بعد کہ کوئی میری جانب خاص طور سے متوجہ نہیں ہے، واپس اپنے کمرے میں آ گیا۔ جوتے وغیرہ اتار کر بستر پر دراز ہو گیا اور ذہن سوچوں میں گم ہو گیا۔ سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ آخر وہ کون لوگ ہیں جو وہاں اس عمارت میں مجھے اور رینڈل کو قتل کر دینا چاہتے تھے انہوں نے کتنے اطمینان سے ہم پر فائرنگ کی تھی اور اس کے بعد فرار ہو گئے تھے۔ کیا ان کا مقصد ہمیں قتل کر دینا تھا۔ وہ پر تجسس لمحات مجھے یاد آ گئے، جو عمارت میں پیش آئے تھے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کرنا کیا چاہیے۔ اگر رینڈل سے ملاقات نہ ہوئی تو ایرش واش کو دوبارہ تلاش کرنے کا کیا ذریعہ ہو سکتا ہے؟

ابھی انہی سوچوں میں گم تھا کہ دروازے پر آہٹ ہوئی اور میں چونک پڑا۔ کسی نے غالباً دروازہ بجایا تھا۔

”ہاں کون ہے؟“ میں نے پوچھا۔

”ویٹرس سر!“ آواز سنائی دی۔ میں نے دیوار پر لگی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر حیران سا اپنی جگہ سے اٹھ کر دروازے پر پہنچ گیا۔ سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ اس وقت ویٹرس کو کیا وقت پیش آئی ہے۔ میں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ بولی۔

”رات کا آخری کام کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں سر! کوئی ضرورت ہو تو بتایئے۔“

”کیا ضرورت پوری کر سکتی ہو میری؟“ میں نے سوال کیا۔ ویٹرس کو میں نے گہری نگاہوں سے دیکھا تھا۔

خوش شکل لڑکی تھی لیکن اسے لڑکی کہنا غلط تھا، چہرہ خاص قسم کے میک اپ سے رنگا ہوا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا ورنہ اس کی عمر تیس سال سے کم نہیں تھی، البتہ اس کے ہونٹوں کی تراش نے اس کی مسکراہٹ کو اور زیادہ خوب صورت بنا دیا تھا وہ کہنے لگی۔

"سر! ہر قسم کی خدمت جو آپ پسند کریں؟" اس کے ساتھ ہی وہ اندر داخل ہو گئی تھی۔

میں نے اسے دیکھا اور وہ میری جانب دیکھ کر مسکرائی، پھر دروازے کی طرف پلٹی، غالباً دروازہ بند کرنا چاہتی تھی۔ لیکن بس ذہن کے کسی حصے میں کوئی چیز چبھ رہی تھی اور یہ چبھن میرے حق میں بہتر ہی ثابت ہوئی۔ اس نے بظاہر دروازہ بند کرنے کی کوشش کی تو میں نے کہا۔

"نہیں ویٹرس رہنے دو۔"

"اوکے سر!" وہ بل کھا کر پلٹی، لیکن صرف ایک لمحے کے اندر اندر میں نے اس کے ہاتھ میں کسی چیز کی سیاہی محسوس کر لی اور شاید میرے اعصاب اس سے زیادہ بااختیار تھے پستول کی گولی میرے سر سے گزرتی ہوئی دیوار میں لگی تھی پستول میں سائیلنسر لگا ہوا تھا جس کی وجہ سے ہلکی سی آواز ہوئی تھی۔ بہر حال میں جیسے ہی بیٹھا، میرے گھٹنے سینٹر ٹیبل سے ٹکرائے اور میں نے پھرتی سے میز اٹھا لی۔ یہ بھی بس غیبی قوتوں کا مظاہرہ تھا، کیونکہ یکے بعد دیگرے دونوں گولیاں میری میز سے ٹکرائی تھیں اور پھر میں نے میز پوری قوت سے اس پر پھینک ماری تھی۔ وہ اپنے تین فائروں کی ناکامی سے بددل ہو گئی تھی اور شاید بھاگنے کی کوشش میں تھی۔ چنانچہ اس نے رخ تبدیل کر لیا تھا۔ اس وقت میز پوری قوت سے اس پر پڑی تھی اور وہ اوندھے منہ پٹ سے نیچے گر پڑی اور اس کے بعد میں نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ میں اس کی پشت پر بیٹھ گیا تھا، پستول اب بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔ سب سے پہلے میں نے اس کے ہاتھ پر ایک زور دار ضرب لگا کر پستول حاصل کیا۔ پھر میں نے اس کے بال مٹھی میں جکڑ لیے، لیکن مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ایک نرم و نازک بدن کی مالک عورت اس قدر پھرتیلی اور خاصی طاقتور ثابت ہوگی۔ حالانکہ میں اس کی پشت پر سوار تھا اور میرا وزن معمولی نہیں تھا۔ لیکن نجانے اس نے کس طرح اپنی ٹانگ موڑی اور دوسرے لمحے میری کمر میں شدید تکلیف ہوگئی۔ غالباً اس کے جوتے کی نوکیلی ہیل میری کمر میں پیوست ہو گئی تھی۔ میں بے اختیار ہلکی سی آواز حلق سے نکال کر اس کی دوسری ضرب سے بچنے کے لیے اس کی کمر سے گزر کر آگے آ گیا اور اس نے فوراً ہی اپنے جسم کو اٹھا کر ایک قلا بازی کھائی پھر کم بخت نے

فلائنگ کک میرے سینے پر مارنے کی کوشش کی جوتوں سمیت اچھلی تھی اور اگر مجھے پہلے ہی یہ احساس نہ ہوتا کہ اسکے جوتے کی ایڑیاں اتنی خطرناک ہیں تو شاید میں اس کی زد میں آتا، لیکن اب صورت حال بالکل مختلف ہو گئی تھی۔ میں نے بائیں طرف گر کر اپنے آپ کو اسکے جوتوں کی زد سے بچایا تھا اور یہاں وہ مار کھا گئی۔ کیونکہ وار ناکام ہونیکے بعد اسے کمر کے بل نیچے گرنا ہی تھا لیکن نیچے گرتے ہی اس نے پھر سے کروٹ بدلی اور غالباً اس امکان کو ناکام بنا دیا کہ اس کے نیچے گرنے پر چھلانگ لگاؤں گا۔ میری پشت میں بے شک تکلیف تھی البتہ اب مجھے غصہ آ گیا تھا۔ چنانچہ میں نے آگے بڑھ کر ایک ٹھوکر اس کے سینے پر رسید کرنا چاہی لیکن اسے وہ اپنے شانے پر بچا گئی اور قالین پر لوٹ لگاتی ہوئی دروازے کی طرف لپکی۔ لیکن اس بار پھر میں نے پیچھے سے اس کے بال پکڑ لیے تھے اور اس کے بعد میں اسے بے دردی سے گھسیٹتا ہوا کمرے کے درمیان لے آیا۔ بالوں کی وجہ سے وہ بے بس ہو گئی تھی، لیکن میں دیکھ چکا تھا کہ وہ ایک بہترین جمناسٹر ہے اور اپنے جسم کو ہر طرح سے توڑ مروڑ سکتی ہے، میں نے اس کے بالوں کو اچھی طرح اپنے ہاتھ میں لپیٹ لیا اور اس کی گردن کو بے دردی سے موڑ کر زمین سے اٹھایا۔ پھر اس کی پنڈلیوں میں ایک ٹھوکر مار کر اس کے جوتے اس کے پیروں سے جدا کر دیئے۔ یہ جوتے بے حد خطرناک تھے اس کے بعد میں نے اس کے بال چھوڑے اور آگے بڑھ کر اس کا پستول اٹھا لیا۔ وہ جیسے ایک دم ہوش میں آ گئی ہو۔ اب اس کے چہرے پر الجھن اور خوف کے آثار تھے۔ میں نے پستول کا رخ اس کی جانب کرتے ہوئے کہا۔

"تین فائر تم کر چکی ہو اور تم نے مجھے زخمی کر دیا ہے۔ میں اس ہوٹل کا ایک معزز مہمان ہوں اور تم ویٹرس کے لباس میں۔ اگر ہوٹل کی ویٹر بھی ہو تو یہ زخم میری پشت پر تمہاری وجہ سے آیا ہے۔ یہاں کا ماحول اور اترے ہوئے جوتے، بہت سے ثبوت ہیں تمہارے خلاف اور اگر ثبوت نہ بھی ہوں تو میں سائیلنسر لگے پستول کی باقی تین گولیاں تمہارے سینے میں اتار سکتا ہوں اور یہ اقدام حفاظت خود اختیاری کے طور پر با آسانی کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ سب باتیں تمہاری سمجھ میں آ گئی ہوں تو گردن ہلاؤ۔"

وہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگی۔ پھر اس نے دروازے کی جانب رخ کیا اور نروس نظر آنے لگی۔

"کون ہو تم؟" میں نے سوال کیا اور پستول کا رخ اس کی پیشانی کی جانب کر دیا۔ وہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

خوف زدہ انداز میں پیچھے سرکنے لگی۔

''کتنے لوگ ہیں تمہارے ساتھ؟'' یہ میرا آخری سوال ہے اس کے بعد نہ میں تم سے کوئی سوال کروں گا اور نہ ہی تم کوئی جواب دینے کے قابل رہو گی۔''

''تم...... میں...... میں تنہا ہوں۔''

''بکواس کرتی ہو۔''

''نہیں سچ کہتی ہوں۔''

''ہوں، بہت دلیر ہو اور مارشل آرٹس کی ماہر بھی مجھے کیوں قتل کرنا چاہتی تھیں۔''

''بس یہ میرا کاروبار ہے۔''

''کرائے کی قاتل؟''

''یہی سمجھ لو۔''

''یہاں پر لڑکیاں بھی یہ کاروبار کرتی ہیں؟'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''اونہہ، غیر معمولی آدمی ہو، ورنہ میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتے تھے۔''

''کیا نام ہے؟''

''ڈیکو۔'' اس نے جواب دیا۔

''یہ نام ہے تمہارا؟''

''ہاں۔''

''یہاں بھی جھوٹ؟''

''دیکھو بالکل بکواس مت کرو، تم نے صورت حال پر قابو پا لیا ہے، ورنہ تم سے پہلے میں سولہ افراد کو قتل کر چکی ہوں۔''

''ویری گڈ'' اتنی خوب صورت لڑکی اگر یہ جملے ادا کرے تو تعجب کی بات ہے۔

''لوگ میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں۔ تم واقعی خوش نصیب ہو، میں پہلی بار ناکام ہوئی ہوں۔''

''میرے لیے کس نے تمہیں متوجہ کیا تھا؟''

''معاوضہ...... اور صرف معاوضہ۔ اس کے علاوہ میں کسی سے کچھ نہیں پوچھتی۔''

''لیکن کسی نہ کسی نے تو تمہیں اس کام کے لیے آمادہ کیا ہوگا؟''

''ہاں۔''

''کون تھا وہ؟''

''میں نہیں جانتی؟''

''اور بات میری سمجھ بھی نہیں آ رہی۔''

''بس تمہاری تصویر دکھا دی گئی تھی۔''

''ویری گڈ تصویر تمہارے پاس ہے؟''

''نہیں تمہارا پتا بھی معلوم ہو گیا تھا مجھے۔''

''ڈیکو ہے نا تمہارا نام؟ مگر میڈیم ڈیکو میں نے تمہاری بات پر بالکل یقین نہیں کیا ہے اور یقینی طور پر اب میرے لیے ضروری ہے کہ میں پولیس کو بلوا کر تمہیں اس کے سپرد کر دوں۔''

''ٹھیک ہے تم ایسا ہی کرو۔'' اب اس کے انداز میں بے پروائی پیدا ہو گئی اور میں اس کی اس بے پروائی پر غور کرنے لگا۔ میں نے اس سے کہا۔

''تم پولیس سے خوف زدہ نہیں ہو؟''

وہ عجیب سے انداز میں مجھے دیکھنے لگی۔ پھر بولی۔

''مارشل آرٹس میں کونسا گریڈ رکھتے ہو؟''

سوال میرے لیے غیر متوقع تھا۔ میں نے اسے تعجب سے دیکھا تو وہ بولی

''بات اصل میں یہ ہے کہ مرد کی مردانگی ہی مجھے متاثر کر سکتی ہے، میں بودوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔ تمہارے انداز میں ایک عجیب سی کیفیت ہے، تم نے ذرہ برابر میرے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی۔ میرے بال اس بے دردی سے پکڑے ہیں تم نے کہ اس سے پہلے میں نے کبھی ایسا تصور بھی نہیں کیا اور پھر ہر طرح سے تم نے مجھے زیر کر لیا ہے، تمہارے لیے میرے دل میں ایک پسندیدگی کا تاثر پیدا ہو گیا ہے۔ اگر پولیس کے حوالے کرنا چاہتے ہو تو بے شک کر دو۔ لیکن اپنا مذاق خود اڑاؤ گے کیونکہ پولیس کے بغیر تو ہمارے جیسے لوگ ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔ ہماری آمدنی سے آدھا حصہ تو اس کا ہوتا ہے۔''

''ارے واہ، یہاں بھی یہ سب کچھ ہوتا ہے۔'' میں نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

''یہاں بھی سے تمہاری کیا مراد ہے۔'' وہ بولی۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کچھ نہیں بس کچھ یاد آ گیا تھا۔ لیکن مائی ڈیئر ڈیکو چلو اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔ اب جو دل چاہے کر لینا اگر واقعی معاوضہ لے کر قتل کرتی ہو تو میں تمہیں زندگی بچانے کے لیے بہترین معاوضہ دے سکتا ہوں۔"

"کیا مطلب؟"

"بھئی میرے زندگی مجھے واپس کر دو اور وہ نہ کرو جو وہ کہہ رہے ہیں۔ اگر کوئی اور مسئلہ ہے تو تم جانو تمہارا کام جانے۔ اٹھو اٹھ کر بیٹھ جاؤ، زمین پر پڑی اچھی نہیں لگ رہی ہو۔ لیکن صرف ایک بات سمجھ لینا۔ وہ یہ کہ میں تم سے متاثر ہو گیا ہوں۔ ایک عورت کی حیثیت سے تم پر غور کر رہا ہوں۔"

وہ آہستہ سے اپنی جگہ سے اٹھی اور قالین پر ہی بیٹھ کر مجھے دیکھنے لگی۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے اپنے اور ساتھیوں کے نہ ہونے کا تم نے غلط اظہار کیا ہے، میرا خیال ہے تم ان کا انتظار کر رہی ہو؟"

"چلو ٹھیک ہے تم اپنا کام کیوں نہیں کر لیتے؟"

"کیا کام؟"

"مجھے گولی مار دو یا پھر پولیس کے حوالے کر دو۔"

"تعجب ہے، واقعی تعجب ہے، خیر چھوڑو، مائی ڈیئر ڈیکو تم اپنے کام میں ناکام رہی ہو، میں اس شہر میں اجنبی ہوں، دوست نہ سہی چلو دشمن ہی سہی، کم از کم تم سے تعارف تو ہوا۔"

وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔ پھر بولی۔

"میری بات کا یقین کر لو۔ مجھے معاوضہ دے کر تمہارے قتل پر آمادہ کیا گیا تھا۔ لیکن میرا اپنا بھی ایک معیار ہے، یہاں میرا کوئی ساتھی نہیں ہے، کام کرنے کے بعد مجھے تمہارے دشمنوں کو اطلاع دینا تھی معاوضہ ایڈوانس لیتی ہوں، ناکام رہی ہوں، اگر انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں بتا دوں گی کہ کامیاب نہیں ہو سکی اور بس معاوضہ واپس کر دوں گی انہیں۔"

"چلو ٹھیک ہے یہ لو اپنا پستول۔"

"کیا مطلب؟"

"ہاں دوست نہیں کہہ پایا، دشمن کہہ کر تمہیں پکارا ہے اور دشمن کا بھی ایک رشتہ ہوتا ہے

اگر میرا دشمن ہی مجھے ہلاک کر کے کامیابی حاصل کر لیتا ہے تو پھر کوئی ایسی صورت حال نہیں ہے، یہی سہی۔" میں نے پستول واقعی اس کے حوالے کر دیا اور وہ عجیب سی نظروں سے مجھے دیکھنے لگی۔ پھر پستول سنبھال کر اپنے لباس میں رکھتی ہوئی بولی۔

"کیوں ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ تمہیں؟"

"نہیں معلوم، معلوم ہوتا تو یقین کرو، انہیں بھی خاصہ نقصان اٹھانا پڑتا۔"

"میں جانتی ہوں، لیکن تم نے میری بات کا یقین کر لیا؟"

"ہاں، ڈیئر ڈیکو، کیا کہوں تمہیں، مس ڈیکو یا مسز؟"

"صرف ڈیکو کہو، فضول باتوں سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور میں ایسی باتوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔ ڈیکو اور صرف ڈیکو۔ اب میں جاؤں۔"

"تمہاری مرضی ہے، میں تمہیں روکوں گا نہیں۔"

"تم پاگل ہو۔"

"ہو سکتا ہے، مگر تم یہ الفاظ کیوں کہہ رہی ہو؟"

"ارے جب انہیں اس بات کا علم ہو جائے گا کہ میں تمہیں قتل کرنے میں ناکام رہی ہوں، تو کیا وہ کوئی دوسرا بندوبست نہیں کریں گے؟"

"ہاں، کریں گے تو سہی۔"

"تو پھر تم زندگی بچانے سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے؟"

"رکھتا ہوں ڈیکو۔"

"تو میرے ساتھ آؤ، اگر تمہارے پاس یہاں دوسرے بہتر ذرائع ہیں تو مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ لیکن اگر اور کوئی اچھا ذریعہ نہیں ہے اور کسی مشکل کے شکار ہو تو پھر میرے ساتھ چلو، میں تمہیں تحفظ دوں گی۔"

"دشمن کے نام پر؟"

"ڈراما مت کرو، ڈراموں سے مجھے سخت نفرت ہے۔" ڈیکو بولی۔

"بھئی آخر مجھے ساتھ لے جانے کی کوئی نہ کوئی وجہ تو ہو گی ہی؟"

"کم بخت دیوانگی ہے، جس سے میں کبھی چھٹکارا نہیں پا سکتی بس اسے میرا پاگل پن سمجھ لو جس سے متاثر ہو جاتی ہوں اس کے لیے ہر نقصان اٹھا لیا کرتی ہوں۔" اور اگر اب

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

زیادہ فضول بکواس کرو گے تو میں چلی جاؤں گی۔

میں نے ایک لمحے کے لیے کچھ سوچا۔ سچویشن ڈرامائی تھی لیکن بہر حال تھی، کیا کہا جا سکتا ہے، اس سلسلے میں۔ نہ کوئی ساز و سامان یہاں موجود تھا اور یہ بھی سچ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہی دوسرے تو پھر بھی میرے دشمن ہیں، وہ میرے لیے مزید کوششیں کر سکتے ہیں۔ تو کیوں نہ دشمنوں کی آغوش میں ہی پناہ لے لی جائے، یہ عورت اگر مجھے جال میں پھانس کر اپنے ساتھ لے جا رہی ہے تو کم از کم یہ اندازہ تو ہو جائے گا کہ میرے دشمن کون ہیں؟ چنانچہ میں نے کہا۔

"ٹھیک ہے میڈم ڈیکو، اگر آپ کی یہ خواہش ہے تو آپ بھی اس دیوانے کو اپنے آپ سے دور نہیں پائیں گی۔"

"سنو یہاں سے اتر کر جاؤ گے، یہ چابی لو، میری کار کی چابی ہے، سرخ رنگ کی کار ہے نمبر 850 ہے جا کر بیٹھ جاؤ، احتیاط سے دروازہ کھولنا اور پچھلی سیٹوں کے درمیان رینگ جانا، ہوسکتا ہے کوئی میری نگرانی کر رہا ہو، بظاہر تو اس بات کی امید نہیں ہے لیکن کچھ نہیں کہا جا سکتا۔"

میں نے گہری نگاہوں سے اس چابی کو دیکھا تو وہ بولی۔

"اور اگر کوئی تمہارا سامان یہاں موجود ہے تو اس کی فکر مت کرو میں بعد میں اسے یہاں سے لے جاؤں گی۔"

"اور تم؟"

"تھوڑی دیر میں آ رہی ہوں، بس ڈرائیونگ سائیڈ کا دروازہ کھلا رکھنا۔"

"او کے۔" میں نے کہا، دروازہ کھول کر باہر جھانکا اور راہ داری میں پھر سیدھا چلا گیا، لفٹ نے مجھے گراؤنڈ فلور پر پہنچا دیا اور میں ٹہلنے کے سے انداز میں آگے بڑھتا ہوا باہر نکل آیا۔

ہوٹل کے باہر فٹ پاتھ پر اکا دکا لوگ رواں دواں تھے میں احتیاطاً اسی فٹ پاتھ پر کافی آگے بڑھ گیا، پھر تھوڑے فاصلے پر جا کر سڑک کراس کی اور واپسی کا سفر طے کرتا ہوا، کار تک آ گیا اور اس وقت اگر میرا اندازہ غلط نہیں تھا تو کوئی بھی میری جانب متوجہ نہیں تھا۔ چنانچہ میں کار کے قریب پہنچ کر اس کا دروازہ کھولنے لگا، سرخ رنگ کی 850 نمبر کار کو میں نے پوری

احتیاط کے ساتھ ذہن میں رکھا تھا، پھر کار کی پچھلی سیٹ پر لیٹ کر میں نے ڈرائیونگ سائیڈ کا بٹن کھول دیا اور انتظار کرنے لگا۔

کیا پر لطف عمل تھا، میں اپنے دشمن کے ساتھ موجود تھا اور وہ جو مجھے قتل کرنے کے لیے بھیجی گئی تھی۔ اب میری پناہ کا ذریعہ بن رہی تھی۔ غرض یہ کہ کوئی دس منٹ انتظار کرنا پڑا تھا۔ پھر ہلکی ہلکی آہٹیں سنائی دیں اور اس کے بعد کسی نے کار کا دروازہ کھولا، ایک شناسا سا خوشبو، محسوس ہوئی پرفیوم کی یہ خوشبو میں نے کمرے میں بھی محسوس کی تھی اور صاف ظاہر تھا کہ یہ خوشبو ڈیکو نے ہی استعمال کی ہے، ڈیکو نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تم موجود ہو؟"

"ہاں؟" میں نے جواب دیا۔

"براہ کرم اس طرح تھوڑا سا فاصلہ طے کرنا ہوگا، کوئی سات آٹھ منٹ کی ڈرائیو ہے۔"

"فکر مت کرو، اب تو میں تمہارے جال میں پوری طرح گرفتار ہو ہی گیا ہوں۔"

میں نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا اس نے کوئی جواب نہیں تھا اور کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی تھی۔ کار کی چابی میں نے اگنیشن میں ہی لگی رہنے دی تھی۔ بہر حال کار سفر کرتی رہی، پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک جگہ رک گئی اور مجھے ڈیکو کی آواز سنائی دی۔

"بس اب ٹھیک ہے یہ میری جگہ ہے اور یہاں تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔"

وہ میرے ساتھ عمارت کے صدر دروازے کی جانب چل پڑی، چھوٹے سے پلاٹ پر بنی ہوئی عمارت تھی، جس میں فلیٹ بنے ہوئے تھے، سیڑھیاں عبور کرنے کے بعد وہ پہلی منزل کے ایک فلیٹ کے سامنے رک گئی۔ کار ہی کی چابی میں موجود ایک چابی سے اس نے فلیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر آ کر روشنی کر دی، ایک انتہائی خوش نما اور پرسکون فلیٹ تھا، ہر طرح کی ضروریات سے آراستہ، وہ مجھے ایک کمرے میں لے گئی اور پھر کرسی پر بیٹھتی ہوئی بولی۔

"بیٹھو، آرام سے بیٹھ جاؤ، خدا کی قسم ایسی دیوانگی کے دورے بس کبھی کبھی ہی پڑتے ہیں، کئی بار مجھے ان دوروں سے نقصان بھی اٹھانا پڑا ہے۔"

"دورے۔" میں نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا، لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا، زور سے آنکھیں بھینچ کر گردن جھٹکی اور بولی۔

"وہ واش روم ہے، میں دوسرے کمرے کے واش روم میں جا رہی ہوں اور اطمینان

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

رکھو، نہ کسی کو تمہارے بارے میں اطلاع دوں گی اور نہ وہاں سے توپ اٹھا کر لاؤں گی، جس سے تمہیں اڑا دوں۔'' میں ہنسنے لگا، میں نے کہا۔

''اصل میں جس قوم سے میرا تعلق ہے اس میں مہمانوں کو زندگی سے زیادہ قیمتی سمجھا جاتا ہے۔ مہمان میزبان پر اعتبار کرتے ہیں اور میزبان مہمان پر، یہ میری اپنی سوچ ہے، تمہارے دل میں اگر کوئی کھوٹ پیدا ہوئی تو بہرحال مجھے اس پر کوئی تعجب نہیں ہوگا۔ کیونکہ تمہارا تعلق نہ میرے وطن سے ہے اور نہ میری قوم سے۔''

اس نے ایک سنجیدہ نگاہ مجھ پر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل گئی، میں خاموشی سے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا تھا، اب جب زندگی کو اس انداز میں داؤ پر لگا ہی دیا ہے تو کیا ڈرنا، جو ہوگا دیکھا جائے گا۔

میرے ذہن کے دریچوں میں رخسار جھانکنے لگی، ایک حسین تصور اور بس، جس کے ساتھ زندگی کے کچھ خواب وابستہ تھے اور پھر آنکھ کھل گئی تھی۔

کئی بار ایسا ہوا تھا، ماضی کی یادیں ایک ایسا سرمایہ ہوتی ہیں، جنہیں انسان جب چاہے بھان متی کے پٹارے کی طرح کھول کر بیٹھ جائے۔ کسی بھی سمت رخ کر لے، واقعات ہی واقعات ایک ایسا خزانہ جو کبھی نہ ختم ہو۔

رخسار کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات، وہ بھی جب وہ میری صحت کے لیے کوشاں تھی اور وہ بھی جب میری قربت میں تھی۔ میں فضاؤں میں اس کی بو سونگھتا تھا اور پھر اپنے آپ کو یہ کہہ کر ہوش دلا لیتا تھا کہ یہ سب افسانوی باتیں ہیں۔ مثالی کہانیاں ہیں، فضاؤں میں لیلیٰ کی خوشبو، مجنوں کو آتی تھی کیونکہ وہ صاحب جنون تھا، میں تو ہوش مند ہوں، بھلا فضا میں کسی کی خوشبو کہاں نشر ہوتی ہے اور پھر تماسرا کے کون سے علاقے میں وہ موجود ہے، مجھے کچھ نہیں معلوم تھا۔

یہاں سے بھی انہیں، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس عمارت میں ہم دونوں پر جو حملہ کیا گیا تھا جو ، ررینڈل پر تو یہ حملہ کس کی جانب سے تھا؟ ڈیکو اگر واقعی ہی ایسی بے وقوف عورت ہے، جیسا کہ ظاہر کر رہی ہے تو شاید اس بارے میں کچھ بتا سکے ویسے دونوں ہی قسم کے تجربات تھے مجھے۔ ڈیکو جیسی عورتیں ہوتی ہیں، یہ کوئی ایسی بات نہیں تھی، جس پر بہت زیادہ تعجب کیا جائے ویسے عورتیں کم ہوتی ہیں، لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کی زندگی سے کوئی ایسی کہانی

وابستہ ہو، جو الگ نوعیت کی حامل ہے۔ البتہ اگر ڈیکو مجھے اس بارے میں بتا دے گی تو کام آسان ہو جائے گا۔

رینڈل پتا نہیں کہاں مرا ہوا ہوگا؟ زندہ بھی ہے یا ختم ہو گیا؟ بظاہر تو اس بات کے امکانات تھے کہ ایرش واش بھی میرے بارے میں ابھی تک نہیں جان سکا ہے اور فارگون کی ہی حیثیت سے اس نے اب تک میری پذیرائی کی ہے۔ کچھ باتیں مجھے رینڈل نے بھی بتائی تھیں وہ باتیں واقعی بالکل سچ نکلی تھیں۔ یعنی یہ کہ اس عمارت میں ہم پر حملہ ہو سکتا ہے، بڑی پراسرار کیفیت تھی۔ آخر حملہ آور کون تھے؟ یہ بات تو رینڈل ہی بتا سکتا ہے۔

پھر چند لمحوں کے بعد ڈیکو واپس آ گئی، اس نے ایک ٹرالی سنبھالی ہوئی تھی۔ جس پر سے کافی کی خوشبو اڑ رہی تھی، میں نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا، ٹرالی پر کچھ سینڈوچ اور بسکٹ وغیرہ رکھے ہوئے تھے۔ ٹرالی میرے سامنے لگا کر میرے قریب بیٹھ گئی اور بولی۔

''کافی کے علاوہ اور کوئی چیز تازہ نہیں ہے، لیکن حفظان صحت کے تمام اصولوں کے مطابق ہے اس لیے گریز کی ضرورت نہیں، اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔''

میں ایک مدھم مسکراہٹ کے ساتھ خاموش ہو گیا تھا، بہرحال ہم کھانے میں مصروف ہو گئے تو وہ دوبارہ بولی۔

''اور نہ ہی کافی میں بے ہوشی کی دوا ہے جس سے تمہیں بے ہوش کر کے ان لوگوں کے حوالے کر دوں، سمجھ رہے ہونا۔'' وہ مسکرائی اور بولی۔

''اور یہ بھی سوچ رہے ہو گے تم کہ بہت زیادہ چرب زبانی کا مظاہرہ کر کے تمہیں مرعوب کرنے کی کوشش کر رہی ہوں؟''

''تم کیا کر رہی ہو ڈیکو مجھے کچھ نہیں معلوم، لیکن کیا تم مجھے اس بات کی داد نہیں دو گی کہ تم نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا، میں نے مدافعت کی، تم ناکام رہیں اور اس کے بعد میں فاتح ہو کر تمہارے پاس موجود ہوں۔'' وہ اس بات کو برا ماننے کے بجائے قہقہہ مار کر ہنس پڑی اور بولی۔

''دیوانہ پھر کسے کہتے ہیں اور یہی دیوانگی زندگی کا ثبوت ہوتی ہے، ارے کیا فرق پڑتا ہے، موت تو ہر طرح سے آ جاتی ہے، دل کی اتنی سی بات بھی نہ مانی جائے، چلو چھوڑو، کس چکر میں پڑ گئے ہم لوگ، سناؤ کیا ہو؟ کیوں ہو؟ دشمن کیوں پال رکھے ہیں؟ کوئی سیکرٹ مشن رکھتے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہو، کیا قصہ ہے؟"

"اب یہ بھی بتا دوں تمہیں؟"

"نہ بتاؤ، اب جب کہ میں تمہیں دوستوں کے سے انداز میں یہاں لے آئی ہوں تم سے متاثر ہو کر، تو اس گھر کی چھت کے نیچے تمہاری ہر خواہش میرے لیے قابل احترام ہے، تم نے کچھ وقت پہلے کہا تھا کہ تمہارا تعلق ایک ایسی قوم اور ملک سے ہے جو مہمان کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں، میں نہ تمہاری قوم کی باشندہ ہوں، نہ تمہارے وطن سے میرا تعلق ہے لیکن بات مجھے بہت پسند آئی تھی، میں کوشش کر رہی ہوں کہ وہی ڈراما خود بھی کروں۔"

اس نے ایک بسکٹ اٹھا کر دانتوں سے کاٹتے ہوئے کہا میں مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا، پھر میں نے کہا۔

"اگر یہ بات ہے میڈم ڈیکو، تو پھر تو یہ میرے لیے بڑی فائدہ مند ہو سکتی ہے اور میں تمہاری اس جذباتی کیفیت سے بڑا فائدہ اٹھا سکتا ہوں۔" وہ سنجیدہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"کیا فائدہ؟ کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"مطلب یہ ہے کہ اب چونکہ میں تمہارا مہمان ہوں اور تم میرے لیے بڑے پر اہتمام جذبات کا اظہار کر چکی ہو، اس لیے میں تم سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ سارا قصہ کیا ہے؟ وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے مجھے ختم کرنے کے لیے تمہاری خدمات حاصل کیں؟ اور ان کا مقصد کیا ہے؟" اس نے کافی کے دو تین گھونٹ لیے پھر بولی۔

"یقین کرو مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون ہیں؟ اور ان کا مقصد کیا ہے؟ البتہ وہ اتنا جانتے تھے کہ میں کرائے کی قاتل ہوں، اور اس طرح کے کام کر لیا کرتی ہوں۔ ٹیلی فون پر مجھ سے رابطہ قائم کیا گیا تھا۔ بولنے والا ایسا آدمی تھا جس کی آواز نہ مردانہ تھی اور نہ زنانہ، کئی بار ٹیلی فون کر کے اس ہی نے مجھ سے سارے سودے طے کیے اور ایڈوانس کی رقم بڑے پر اسرار طریقے سے مجھے ایک چھوٹے سے بچے کے ہاتھوں سے حاصل ہوئی زندگی میں ایسے واقعات بے شمار بار آئے ہیں اور ویسے بھی میں اب ان پر غور نہیں کرتی۔ میرا مقصد تو صرف کام کرنا ہوتا ہے۔"

"اور اب جب کہ تم اس کوشش میں ناکام ہو گئیں تو کیا کرو گی؟"

"ناکامی کا اعتراف کر لوں گی اور ایڈوانس کی رقم انہیں واپس کر دوں گی۔"

"کیا اس پر وہ تمہارے خلاف نہیں ہو جائیں گے؟"

"ایسا ہوا نہیں ہے ابھی تک، ہاں جو لوگ براہ راست مجھ سے مل لیتے ہیں وہ پھر اس بات سے خوف زدہ رہتے ہیں کہ ان کا راز فاش نہ کر دوں، لیکن چونکہ میں نے ایسا کبھی کیا نہیں ہے، اور پھر ظاہر ہے لوگ ہرایرے غیرے سے کام نہیں لے لیتے، پہلے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں پھر اس کے سپرد کوئی ذمہ داری کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے بھی کچھ نہ کچھ تو معلومات حاصل کی ہی ہوں گی۔"

"ہوں، بہر حال تمہارا نقصان ہو گیا۔"

"فضول باتیں مت کرو، پوچھ لیا مجھ سے میرے بارے میں، اب اپنے بارے میں کچھ بتانا پسند کرو گے؟"

"کوئی ایسی اہم بات ہے ہی نہیں، جو میں بتاؤں۔ معمولی سا آدمی ہوں، جرم کی دنیا سے تھوڑا بہت تعلق رہا ہے جرائم پیشہ افراد میرے پیچھے لگے رہتے ہیں، پچھلے دنوں ایک شخص نے ایک چھوٹے سے جھگڑے کی بنیاد پر میری بیوی کو اغوا کر لیا اور بعد میں مجھے اطلاع ملی کہ وہ تماسرا میں ہے، بس اسی کی تلاش میں یہاں آیا تھا۔ ابھی تک اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم ہو سکا۔"

"اس کے باوجود یہ پوچھ رہے ہو کہ وہ کون لوگ ہیں؟ جو میرے ذریعے تمہیں نقصان پہنچانا چاہتے تھے؟" وہ بولی۔

"ظاہر ہے انہوں نے جس جھگڑے کی بنیاد پر تمہاری بیوی کو اغوا کیا ہے وہ معمولی جھگڑا نہیں ہوگا، انہیں تمہارے یہاں آنے کی امید ہوگی، کچھ خوف ہوگا تمہاری طرف سے اور اس کے لیے انہوں نے مجھے استعمال کرنے کی کوشش کی۔"

"ہاں ایسا ہے، اور ایسا ہی ہو سکتا ہے۔"

"بہر حال تم ایک دلیر آدمی ہو اور نہ جانے کیوں میرا دل کہتا ہے کہ آسانی سے ان کے قبضے میں نہیں آ سکو گے۔"

"بہر حال مجھے اچھے لگے ہو، میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا معاوضہ اس کے لیے حاضر ہوں۔ ویسے ظاہر ہے جو عورت تمہاری بیوی ہوگی۔ اس سے محبت بھی کرتے ہو گے؟"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''بہت زیادہ میڈیم ڈیکو، درحقیقت اس کے گم ہو جانے سے میں معطل ہو گیا ہوں۔''

''وہ آدمی کون ہے؟ یا وہ لوگ کون ہیں؟ جنہوں نے یہ عمل کیا ہے؟''

''بہت خطرناک لوگ ہیں، بہت بڑی حیثیت کے حامل ہیں ان کے معاملے میں ایک معمولی سی شخصیت ہوں۔''

''کوئی اور تفصیل بتاؤ۔''

''تعلق اسرائیل سے ہے، اسرائیل ایجنسی کا ایک اہم رکن ایرش واش۔''

''یہودی نسل کا ہے؟'' ڈیکو کے انداز میں ایک نفرت کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔

''ظاہر ہے......''

''اوہ مجھے یہودیوں سے بے پناہ نفرت ہے، بے پناہ نفرت تم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ ......کہ!''

''بہر حال چھوڑو ان باتوں کو، وہ کہاں ہے؟ کیا مجھے اس کے بارے میں بتا سکتے ہو؟''

''نہیں یوں سمجھ لو ڈیکو کہ میں اندھیرے میں تیر مار رہا ہوں، کوئی ٹارگٹ نہیں ہے، بس ایک ایسے مسئلے پر وہ ہمارا دشمن بن گیا، جس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے، میں نے اسے بتانے کی کوشش کی، لیکن بدبخت ماننے پر تیار نہ ہوا، چلو چھوڑو، اس بات کو۔''

''نہیں ایسی بات نہیں ہے، میں نے تمہیں خود پیشکش کی ہے کہ اگر تھوڑی بہت میری ضرورت ہو تو میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔''

''بے حد شکریہ، ایرش واش کے بارے میں اگر کہیں سے آپ کو کچھ معلوم ہو جائے تو یوں سمجھ لیجئے گا کہ میرے لیے بڑا کارآمد رہے گا اور اس سے بھی زیادہ یہ پتا چل جائے کہ پاکستانی قومیت کی حامل رخسار کے بارے میں یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ تماسرا میں موجود ہے، کہاں ہے؟ تو آپ یہ سمجھ لیجئے کہ اس سے بڑا احسان میری زندگی پر اور کوئی نہیں ہوگا۔''

''سنو، میں یہ بات معلوم کر کے تمہیں بتا دوں گی، تم اس سلسلے میں بالکل بے فکر رہو اور اس کے علاوہ میں تمہیں یہ پیش کش بھی کرتی ہوں کہ تم یہاں قیام کرو اور اس وقت تک آرام کرو، جب تک کہ تمہارا مشن پورا نہ ہو جائے دیکھو میرے ہاتھ بہت مختصر نہیں ہیں، میں بے شک تنہا کام کرتی ہوں، لیکن اپنی لائن کے لاتعداد لوگوں سے میرا تعلق رہتا ہے اور وہ میری خواہش پر میرا کام کر دیتے تھے، چنانچہ میں کوشش کروں گی کہ کسی طرح سے تمہاری بیوی کے

بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو سکیں۔''

میں نے احسان مند نگاہوں سے اسے دیکھا، تو وہ ہنس کر بولی۔

''نہیں، یہ تو ایک معاوضہ ہے، جسے تم وصول کرنے کے حقدار ہو اور بات سمجھ رہے ہو گے کہ معاوضہ کس بات کا ہے، یعنی میں نے تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی اور تم نے مجھ پر قابو پانے کے بعد میرے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کیا، یہ اس کا معاوضہ ہے۔''

''میں مسکرا کر خاموش ہو گیا تھا اسی وقت ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور ڈیکو نے جلدی سے کافی کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔''

''پروگرام کے مطابق انہیں اسی وقت مجھ سے گفتگو کرنی تھی تم یہ دوسرے والا ریسیور اٹھا لو، ایک ہی لائن ہے۔'' اس نے کہا اور میں نے اس بات پر تکلف نہیں کیا، وہ آگے بڑھی اور اس نے ریسیور اٹھا لیا تھا پھر وہ بولی۔

''ڈیکو۔''

''تم واپس آ گئیں؟'' ایک باریک آواز ابھری۔

''تم بہت جاہل آدمی معلوم ہوتے ہو، کیا بات کرنے کا یہی انداز ہے، نہ ہیلو، نہ ہائے، تم واپس آ گئیں، کیا میں ٹیلی فون بند کر دوں؟''

''ارے نہیں نہیں مائی ڈیئر ڈیکو! میں، میں ٹو دی پوائنٹ بات کرنے کا عادی ہوں۔ کچھ ایسی مصروفیات تھیں میری کہ میں خود تمہاری مدد کے لیے کسی کو وہاں نہیں بھیج سکا۔ اب تم خوشخبری سناؤ اور یہ بتاؤ کہ کیا اس وقت اس کے کمرے کے گرد پولیس موجود ہے اور اس کی لاش کو سنبھالنے کی کوشش کی جا رہی ہے؟''

''تم کون ہو؟ ایک بار مجھ سے ملاقات کرو، تاکہ میں تمہاری خبر لے سکوں۔'' ڈیکو نے غصیلی آواز میں کہا اور میری طرف آنکھ مار کر مسکرائی۔

''کیا مطلب......؟'' دوسری طرف سے آواز ابھری۔

''تم نے جس شخصیت سے مجھے بھڑایا ہے کیا وہ انسان ہی ہے؟''

''کہنا کیا چاہتی ہو؟''

''وہ ایک وحشی سانڈ تھا جس سے مجھے جان بچانا مشکل ہو گئی۔ میں زخمی ہوں اور......''

''ڈیکو صرف یہ بتاؤ کہ تم اسے ہلاک کرنے میں کامیاب ہوئیں یا نہیں؟''

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

’’صرف یہ پوچھو کہ اسے مارنے کی کوشش میں ناکامی کے بعد میرے جسم پر کتنے زخم ہیں؟‘‘

’’تو تم اسے قتل نہیں کر سکتیں؟‘‘

’’نہیں تم بھاڑ میں جاؤ اور وہ بھی، اپنے ایڈوانس کی رقم......‘‘ لیکن ڈیکو نے اتنا ہی کہا تھا کہ دوسری طرف دھڑ سے ٹیلی فون کا ریسیور رکھ دیا گیا اور ڈیکو اپنا ریسیور ہاتھ میں لیے مسکراتی رہی۔ پھر اس نے دو تین بار ہیلو ہیلو کہا اور پھر ریسیور رکھ دیا اور ٹھنڈی سانس لیکر چھت کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔

’’شکر ہے بس اتنی ناراضگی پر ہی بات ختم ہوگئی۔ تم نے ساری باتیں سن لیں نا۔‘‘

’’ہاں۔‘‘ میں نے جواب دیا۔

’’تو اب یوں کرو کہ آرام سے سو جاؤ، آؤ میرے ساتھ میں تمہیں تمہارے بیڈروم میں پہنچا دوں...... آ جاؤ......‘‘

وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور مجبوراً مجھے بھی اٹھنا پڑا میں نے کہا۔

’’اچانک ڈیئر ڈیکو‘‘

’’ہاں، نیند آ رہی ہے آؤ اب باقی باتیں صبح کے ناشتے پر ہوں گی۔‘‘

وہ کمرے سے نکلی تو مجھے بھی اس کے ساتھ کمرے سے باہر نکلنا پڑا، پھر وہ مجھے ایک بیڈروم میں لے گئی اور میری طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

’’بھول کر بھی یہ نہ سوچنا کہ میں ایک عورت کی نگاہ سے تمہیں دیکھ رہی ہوں، تم نے اپنے وطن میں مہمانوں کی پذیرائی کا تذکرہ کیا تھا نا، کیا تمہارے ہاں رشتوں کا تقدس بھی ہوتا ہے یعنی زبان سے اگر کچھ کہہ دیا جائے کسی کو تو؟‘‘

’’زندگی سے زیادہ قیمتی۔‘‘

’’تھوڑا بہت معلوم ہے مجھے تو سنو میں بالکل اس بات سے اتفاق نہیں کرتی کہ میرے دل میں تمہارے لیے محبت کا درخت اگ آیا ہے، لیکن اگر زبانی بات کرتے ہو تو مجھے اپنی ماں کی بیٹی کا درجہ دے سکتے ہو یا شدی تم مجھے بہن کہہ سکتے ہو چلو دروازہ بند کر لو۔‘‘

وہ مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی، میں سانس روکے دروازے کی جانب دیکھتا رہا تھا۔ یہ آخری الفاظ ایسے تھے جنہوں نے مجھے چت کر دیا تھا، اب تک تو خیر جس انداز میں بھی

وقت گزارتا رہا تھا وہ الگ تھا، لیکن ڈیکو کے کردار کی یہ جھلک مجھے متاثر کرنے کا باعث بن گئی تھی۔

پھر رات پرسکون گزری تھی۔ یہی کہہ سکتا ہوں اور اس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتا ہوں، وقت جو تبدیلیاں حالات میں پیدا کر دیتا تھا میں انہیں قبول کر لیتا تھا۔

صبح جاگنے کے بعد غسل خانے میں داخل ہو گیا، لباس دوسرا تو تھا نہیں، غسل کر کے وہی لباس پہن لیا، پھر باہر نکلا تھا کہ ڈیکو انتظار کرتی ہوئی نظر آئی، میں اسے دیکھ کر بڑے خلوص سے مسکرایا تھا۔ رات کے الفاظ مجھے یاد تھے۔

ناشتے کے میز پر اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’بہت عرصے کے بعد میں نے اتنے اہتمام سے صبح کا ناشتا تیار کیا ہے، یہ اہتمام اس وقت کرتی تھی جب میکلین زندہ تھا۔‘‘

’’میکلین؟‘‘ میں نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ بولی۔

’’ہاں، تم نہ بھی پوچھتے تو میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتی، سمجھ لو میرا محبوب تھا ہم دونوں نے ایک مارشل آرٹس کلب میں تربیت حاصل کی تھی۔ وہ بہت ذہین، بہت ہی اعلیٰ حیثیت کا مالک تھا، پھر ایک تنظیم نے اسے اپنے لیے حاصل کر لیا، میں بھی اس کے ساتھ ہی تھی ہم دونوں شادی کرنے والے تھے، لیکن پھر وہ ایک حادثے کا شکار ہو کر ہلاک ہو گیا۔ اسے کچھ نامعلوم لوگوں نے قتل کر دیا، یہ ہونا تھا پھر میں نے تنظیم سے علیحدگی اختیار کر لی، مجھ پر ایک جنون کی سی کیفیت طاری ہو گئی اور اس جنون نے نجانے مجھے کہاں کہاں لا پھینکا، بس یوں سمجھ لو کھلے سمندر میں ایک ہلکی سی کشتی کی مانند تھی۔ موجوں کے تھپیڑے جدھر بھی لے جا رہے تھے چلی جا رہی تھی، زندگی کا اختتام اسی طرح چاہتی ہوں جس طرح میکلین کا ہوا تھا اور اسی لیے اتنا خطرناک راستہ اختیار کیا ہے، موت کی کبھی پروا نہیں کرتی کام کرتی ہوں، رقومات ملتی ہیں، بہت بڑا بینک بیلنس جمع ہو گیا ہے، لیکن اس کا استعمال بھی جائز ہی ہوتا ہے، تفصیل نہ پوچھنا۔‘‘ میں خاموشی سے اس کی کہانی سنتا رہا۔ ناشتا ختم کرنے کے بعد اس نے کہا۔

’’کچھ مصروفیات ہیں میری روزانہ جاتی ہوں۔ بتاؤں گی نہیں کہاں، تم آرام سے فلیٹ میں رہو، یہاں کبھی کوئی نہیں آتا، کسی کو معلوم ہی نہیں ہے کہ یہاں کون رہتا ہے اور

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

میرے بارے میں تو کسی کو بالکل ہی نہیں معلوم چنانچہ کوئی تمہیں ڈسٹرب نہیں کرے گا۔"

"میں بھی نکلنا چاہتا ہوں یہاں سے۔"

"کیا مطلب؟" وہ چونک کر بولی۔

"میرا مطلب ہے میرا بھی ایک مشن ہے ڈیکو۔"

"تم بے فکر رہو، میں تمہیں معلوم کر کے بتاؤں گی کہ تمہاری بیوی یہاں کہاں ہے۔ یہ بات میں بھولی نہیں ہوں۔"

"نہیں ڈیکو، میرا یہ مطلب نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ میں بھی تو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا۔"

"لیکن تمہارے لیے باہر کی دنیا میں خطرہ ہے جب کہ تم اپنے دشمنوں کو جانتے بھی نہیں ہو۔"

"میرے دشمنوں نے اس سے پہلے بھی لاتعداد بار مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے اور اب بھی وہ کوشش کر رہے ہیں، میں بچتا رہا ہوں، ایک ایمان یہ بھی ہے میرا کہ جب میرے اللہ کو منظور ہوگا وہ میری واپسی کا پروانہ جاری کر دے گا اور اس پروانے کو کوئی ملتوی نہیں کر سکتا۔"

"او کے، اپنا خیال رکھنا اور واپس یہیں فلیٹ پر آنا، تمہارے پاس پستول ہے وہ پستول رہنے دو میں تمہیں ایک بہت شاندار ریوالور دیتی ہوں اور کارتوس وغیرہ بھی، احتیاط سے اپنے پاس رکھ لو، بس اس بات کا خیال رکھنا کہ اس کا لائسنس نہیں ہے۔"

میں نے اس کا شکریہ ادا کیا، مجھے واقعی اچھے ہتھیار کی ضرورت تھی، بغلی ہولسٹر کو میں نے قمیص اتار کر پہنا، اصل میں مجھے رینڈل کی تلاش تھی، ہوسکتا ہے وہ بھی مجھے تلاش کر رہا ہو، اب ان واقعات کے تحت گوشہ نشینی تو اختیار کی نہیں جا سکتی تھی، تھوڑی سی جدوجہد ضروری تھی، ڈیکو بے شک وسائل رکھتی تھی ہوسکتا ہے ایرش واش بھی تماسرا پہنچ گیا ہو، ابھی تک بہر حال میرا اور اس کا معاملہ خراب نہیں ہوا تھا اور وہ مجھے فارگون کی حیثیت سے اپنے ساتھیوں میں ہی سمجھتا تھا۔ اگر رینڈل مل گیا تو ہوسکتا ہے اس سے کچھ اور انکشافات بھی ہوں۔ کیونکہ بہر حال ایرش واش نے مجھے یہاں بھیجا تھا۔

کچھ دیر کے بعد میں فلیٹ سے باہر نکل آیا اور اس کے بعد تماسرا کی شہر گردی کرنے

لگا۔ پہلی بار میں نے اس شہر کو غور سے دیکھا تھا اچھی حیثیت کا حامل تھا، سڑکوں پر گرین بیلٹس بنی ہوئی تھیں جگہ جگہ آئی لینڈ تھے جو پھولوں سے لدے ہوئے تھے موسم بھی بہت خوب صورت تھا، بادلوں کی چھاؤں نے پھولوں کے حسن کو نکھار دیا تھا اور سبزہ زار آنکھوں کو بھلے محسوس ہو رہے تھے۔ میں نے ایک طویل سفر پیدل طے کیا اور تھک گیا تو ایک ریسٹوران میں آ بیٹھا اور کیا ہی عمدہ تقدیر تھی کہ جیسے ہی ریستوران میں داخل ہوا اور ایک کرسی پر بیٹھا، کوئی میرے قریب پہنچ گیا۔ میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو رینڈل ہی تھا، اسے دیکھ کر میں خوشی سے اچھل پڑا تھا۔

"رینڈل تم۔"

"میں بہت سی چیزوں میں دعویٰ رکھتا ہوں اس وقت تم یقین کر لو میں دل میں یہ آخری فیصلہ کر کے نکلا تھا کہ تم مجھے ضرور مل جاؤ گے اور تم اس طرح یہاں کھنچے چلے آئے جیسے کسی نے تمہیں اس طرف دھکیل دیا ہو۔"

"تم خیریت سے تو ہو نا رینڈل؟ میں تو سمجھا تھا....."

"کہ میں مر گیا۔"

"صورت حال اتنی ہی خوفناک تھی۔"

"نہیں میں خود بھی زندہ تھا اور تمہاری زندگی کے بارے میں بھی مکمل معلومات حاصل کر لی تھیں۔"

"کہاں ہے؟"

"بس تھوڑی سی جدوجہد کر کے پتا چلا لیا تھا۔"

"چلو چھوڑو، یہاں بیٹھو گے یا کہیں اور چلنا ہے؟"

"ہر جگہ یکساں ہے بیٹھنا چاہو تو بیٹھو اور چلنا ہو تو چلو؟"

"کیا تم نے کوئی اور ٹھکانہ دریافت کر لیا ہے؟"

"ہاں۔"

"اس عمارت کی کیا کیفیت ہے؟"

"اب ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، آؤ باہر نکلتے ہیں۔" اس نے کہا، پھر اس نے ویٹر کو بلا کر بل ادا کیا اس کا مطلب تھا کہ وہ دیر سے یہاں بیٹھا ہوا ہے، بات کچھ پراسرار

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نوعیت کی تھی۔ بہرحال وہ ایرش واش کا ساتھی تھا۔

باہر نکل کر اس نے جب ایک چھوٹی سی کار کا دروازہ کھولا تو میں نے کہا۔

"لگتا ہے تم تو یہاں مستحکم حیثیت گزار رہے ہو جب کہ میں بڑی خراب کیفیت میں پھر رہا ہوں۔"

"مجھے اندازہ ہے آؤ بیٹھو شاید اس کے بعد تمہاری کیفیت خراب نہ رہے مسٹر فارگون۔"

میں کار میں بیٹھا تو اس نے کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھادی میں نے کہا۔

"ویسے رینڈل۔ پتا چل سکا کہ ہمارے دشمن کون تھے؟"

"میرے علم میں تو خیر یہ بات نہیں آئی، لیکن مسٹر ایرش واش اچھی طرح یہ بات جانتے ہیں۔"

"ان کی طرف سے کوئی پیغام؟"

"ہاں پیغام کے طور پر وہ خود موصول ہو گئے ہیں۔" رینڈل نے مسخرے پن سے کہا اور میں چونک پڑا۔

"کیا مطلب؟"

"مسٹر ایرش واش آ گئے ہیں؟"

"اوہ، اور تم ان سے مل لیے؟"

"ہاں، تمہارے لیے وہ سخت تشویش کا شکار تھے بلکہ مجھے ڈانٹ بھی پڑی ہے ان الفاظ کے ساتھ کہ مجھے ہر قیمت پر تمہارے ساتھ ہی ہونا چاہیے تھا؟"

"ویری گڈ، مگر یہ نہیں بتایا انہوں نے بھی کہ آخر اس عمارت میں ہم پر حملہ آور کون تھے؟"

"ایرش واش کی شخصیت سے ابھی تک واقف نہیں ہوئے مسٹر فارگون، وہ بہت بڑا آدمی ہے، اپنی مرضی سے کوئی بات بتادے تو بیشک بتادے ورنہ کس کی مجال ہے کہ اس سے کوئی سوال کر سکے۔ ہو سکتا ہے تمہیں اس بارے میں کچھ بتادے۔ بے چارہ بیچ تو ایک معمولی سا آدمی ہے، کسی سے محبت کرے اور اس سے محبت کرنے کا اختیار اسے حاصل نہ ہو تو اس پر فرض ہوتا ہے کہ وہ اس سے محبت نہ کرے کیا بے بسی اور بے کسی کی زندگی ہوتی ہے، کیا تمہیں

کبھی ایسی زندگی سے واسطہ پڑا ہے مائی ڈیئر فارگون؟"

"کیا بات ہے کوئی خاص بات ہوئی ہے کیا؟"

"یار کمال کرتے ہو، سوال، سوال ہوتا ہے جواب دے سکتے ہو تو دو ورنہ خاموش ہو جاؤ۔" رینڈل کسی قدر جھنجلا کر بولا۔ میں اس کی کیفیت سمجھ نہیں پایا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خیر چھوڑو، یہ بتاؤ کہاں تھے؟ یہ وقت کہاں گزارا؟"

"ایک ہوٹل میں اور اس وقت تمہیں تلاش کرنے کے لیے نکلا تھا۔" میں نے رینڈل کو تفصیل نہیں بتائی تھی۔

بہرحال ڈیکو سے میرا ایک رابطہ تھا اور اس رابطے کو میں دوسروں کی نگاہوں سے الگ ہی رکھنا چاہتا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک کار ایک عمارت میں داخل ہو گئی اور رینڈل نے اسے روک دیا، میں ایک بار پھر ایرش واش تک پہنچ گیا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا کیونکہ ایرش واش کے سامنے اپنے آپکو ذہنی طور پر قابو میں رکھنا بے حد ضروری تھا۔

"رینڈل مجھے ساتھ لیے ہوئے عمارت میں داخل ہو گیا اور پھر وہ ایک کمرے میں پہنچ کر بولا۔"

"آرام کرو؟"

"کیا مسٹر ایرش واش یہاں موجود ہیں؟"

"یہیں تھے، اس وقت ہیں یا نہیں یہ معلوم کرتا ہوں۔"

"میرے سلسلے میں تم نے انہیں اطلاع دے دی تھی؟"

"ہاں، انہیں معلوم ہو چکا ہے، اصل میں کچھ عجیب سی پراسرار کیفیت ہے، یہ بات شاید ان کے علم میں پہلے سے تھی کہ یہاں اس عمارت میں ہمیں کوئی خطرہ پیش آ سکتا ہے۔ انہوں نے اس خطرے کو ذہن میں رکھا تھا اور وہاں سے روانہ کرتے ہوئے اس عمارت میں ہوشیار رہنے کی ہدایت کر دی تھی، اب باقی بات انہوں نے نہیں بتائی یہ ان کا ذاتی معاملہ ہے۔"

"تم نے انہیں اطلاع دے دی کہ عمارت میں ہم پر حملہ ہوا تھا؟"

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں۔"

"کچھ کہا تو نہیں؟"

"بس اپنے طور پر بھی انہوں نے معلومات کر کے مجھے بتایا کہ مسٹر فارگون بھی زندہ سلامت ہیں انہیں تلاش کرو چونکہ ان کے پاس تمام سرا میں وقت گزارنے کے لیے کچھ نہیں ہے اور پھر تمہیں یہاں کے بارے میں معلومات بھی حاصل نہیں ہیں۔ اچھا میں تھوڑی دیر کے بعد تمہارے پاس آتا ہوں۔"

میں ٹھنڈی سانس لے کر اس کمرے کے ایک صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ پتا نہیں کیوں دل میں مایوسی اور بددلی کی لہریں اٹھ رہی تھیں ابھی تک رخسار کا کوئی نشان نہیں ملا تھا۔ وہ مل جائے تو میں بس یہاں سے نکل جاؤ اور اس کے بعد کوئی بالکل ہی مختلف فیصلہ کروں، یعنی یہ کہ اس زندگی سے اپنا نام و نشان ہی مٹالوں اور رخسار کی خواہش کے مطابق ایک ایسے شخص کی زندگی بسر کروں جو بالکل معمولی حیثیت کا حامل ہوتا ہے اس طرح تو مجھے وہاں بھی جگہ مل سکتی ہے جہاں سے مجھے دودھ سے مکھی کی طرح نکال پھینکا گیا ہے۔ یعنی میرا وطن میری جنت، ان سے بھی رابطے ختم کرلوں جو شاید اب مجھے بھول بھی گئے ہوں گے کیا فائدہ لکیریں پیٹنے سے کیا حاصل، سب کچھ بے کار ہوتا ہے، رشتے ناتے بھلائے نہیں جا سکتے۔" نجانے کیا کیا سوچیں ذہن پر سوار رہیں پھر رینڈل آ گیا۔

"آؤ۔" اس نے کہا اور میں اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں؟"

"مسٹر واش تمہیں طلب کرتے ہیں۔"

"موجود ہیں۔"

"ہاں آجاؤ۔" اس نے کہا اور میں اس کے ساتھ چل پڑا دل کی دھڑکنیں بے قابو ہو رہی تھیں۔ لیکن میں نے اس دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

ایرش واش ایک بہت ہی قیمتی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔ بدشکل، بدنما اور ایسی مکروہ شخصیت کا مالک جسے دیکھ کر دل میں صرف نفرت کی لہریں ہی بیدار ہو سکتی ہیں، اس نے نرم لہجے میں مجھ سے کہا۔

"آؤ ڈیئر فارگون، آؤ بیٹھو۔" اور میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے سامنے صوفے پر

بیٹھ گیا۔

"فارگون، جب کوئی میرے سامنے آتا ہے تو مسلح نہیں ہوتا اور ایسا ہونا بھی نہیں چاہیے کیونکہ اس سے دوسرے کی شخصیت متاثر ہوتی ہے۔"

میرے پورے بدن میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ بات یہ نہیں تھی کہ اس نے میرے پاس ریوالور کا اندازہ لگالیا تھا بات یہ تھی کہ اس نے اس پر اعتراض کیا تھا۔ لیکن میں نے بھی دانش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"سوری سر! آپ جانتے ہیں کہ مجھے آپ کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل نہیں ہے۔" میں نے بغلی ہولسٹر سے پستول نکال کر سامنے سینٹر ٹیبل پر رکھ دیا، رینڈل وہاں موجود تھا، واش نے رینڈل سے کہا۔

"اسے باہر لے جاؤ۔ امانت کے طور پر اپنے پاس رکھو، جب مسٹر فارگون اس کمرے سے باہر نکلیں تو ان کی امانت انہیں واپس کر دی جائے۔"

رینڈل نے پستول اٹھایا اور خاموشی سے باہر نکل گیا، اندر دو افراد اور بھی موجود تھے جو خاموش اس صوفے کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے جس پر ایرش واش بیٹھا ہوا تھا۔ میں خاموشی سے ایرش واش کو دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔

"بات اصل میں یہ ہے کہ مائی ڈیئر فارگون کہ میری آنکھیں کبھی کبھی کیمروں کا کام کرتی ہیں اور وہ چیزیں تلاش کر لیتی ہیں جن کی تلاش دوسروں کے لیے ناممکن ہو، خیر چھوڑو میں تمہیں ایک دلچسپ چیز دکھانا چاہتا ہوں۔"

نہ جانے کیوں مجھے ایرش واش کی باتوں سے مکاری محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن کسی بھی طرح کی جلد بازی نقصان دہ ہو سکتی ہے، میں خود کو سنبھالے ہوئے تھا۔ اس نے ہاتھ اٹھایا اور پیچھے کھڑا ہوا ایک شخص اپنی جگہ سے متحرک ہو گیا۔ سامنے رکھے ہوئے ایک سائیڈ ریک سے اس نے ایک جدید طرز کا ٹیپ ریکارڈر نکالا اسے سامنے رکھ کر ریموٹ کنٹرول سے اس کا کیسٹ ریوائنڈ کرنے لگا اور پھر ریوائنڈ ہو جانے کے بعد اس نے یہ کیسٹ پلے کر دیا، چھوٹے سے ٹیپ ریکارڈر سے جو آواز ابھری تھی وہ انتہائی زبردست تھی، اتنی صاف کہ اس ریکارڈنگ پر حیرت ہوتی تھی، آواز نے جو ایک بھاری بھرکم مرد کی آواز تھی کہا۔

"مسٹر ایرش واش!"

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہاں بول رہا ہوں۔"

"مسٹر ایرش واش، تماسرا میں آپ کی آمد میرے لیے بڑی حیرت کا باعث تھی، لیکن بعد میں کچھ تھوڑی سی صورت حال میرے علم میں آ گئی اور میں حیران رہ گیا، مسٹر ایرش واش! آپ جیسا زیرک آدمی بھی دھوکا کھا سکتا ہے کسی سے یہ بات بے شک باعث حیرت تھی لیکن پھر جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ کو دھوکا دینے والی شخصیت کون ہے تو میں مطمئن ہو گیا کیونکہ یہ شخص جو کچھ ہے مسٹر واش! آپ شاید نہ سمجھ سکیں میں آپ کی معلومات کو چیلنج نہیں کر رہا۔ لیکن اس کے بارے میں۔"

"دیکھو، کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں بے کار بیٹھا ہوا ہوں۔ مجھ سے جس قدر مختصر بات کر سکتے ہو کرو۔"

جواب میں ہلکی سی ہنسی سنائی دی، پھر اس نے کہا۔

"مسٹر واش! اگر میں آپ کو اپنی شخصیت کے بارے میں بتا دوں تو آپ بخوشی مجھ سے نجانے کتنے وقت تک گفتگو کرنا پسند کریں۔ خیر چھوڑیے ہر جگہ شخصیتیں ہی کام نہیں آتیں، کہیں کہیں دوستی بھی کام آ جاتی ہے، اس بات کا علم تو آپ کو ہو ہی گیا ہوگا کہ وہ لڑکی جسے آپ نے اپنے قبضے میں کیا ہوا تھا اور جس کا تعلق دانش منصور سے تھا آپ کے پاس سے غائب ہو گئی ہے۔"

"کیا مطلب، کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"اب وہ میرے قبضے میں ہے۔"

"تم نے ایک مجرمانہ عمل نہیں کیا؟"

"نہیں مائی ڈیئر واش تمہیں اندازہ نہیں ہے میں نے معلومات حاصل کرنے کے بعد اس لڑکی کو اغوا کیا ہے، وہ بین الاقوامی نوعیت کی حامل ہے، شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ اس وقت دنیا کے ایک سو سات ملکوں کو دانش منصور کی ضرورت ہے اور ان میں زیادہ تعداد ایسے ملکوں کی ہے جو اسرائیل کے خلاف ہیں اور اسرائیلی مفادات کے لیے انہوں نے بڑے بڑے کام کیے ہیں...... تم یہ سمجھو کہ ایک معمولی مقصد کے لیے تم ایک بہت بڑی چیز کو استعمال کر رہے تھے...... اس لڑکی کو اگر تم سے حاصل کر لیا جاتا تو ایک عظیم نقصان اٹھانا پڑتا ہم لوگوں کو۔ تم نے کبھی روز آرگنائزیشن کے بارے میں سنا ہے؟"

"ہاں سنا ہے۔"

"دنیا میں صرف دو ہی بڑے آرگنائزیشن تھے، جو تمام دنیا پر حکمرانی کر رہے تھے، ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن بعد میں ڈان سینٹر، روز آرگنائزیشن سے منسلک ہو گیا اور اس میں ضم ہو گیا اور اب اس وقت دنیا روز آرگنائزیشن کے کاروباری اصولوں پر چل رہی ہے اور روز آرگنائزیشن کو اگر کسی شخص سے کوئی تباہ کن نقصان پہنچا ہے تو وہ دانش منصور ہے سمجھ رہے ہو نا تم۔"

دانش منصور، جو ایک بہت ہی خوفناک شخصیت کا نام ہے اب میں اس کی تعریف میں اور زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا، بس تم یہ سمجھ لو کہ دانش منصور اس وقت نہ جانے کس حیثیت کا حامل ہے اور نہ جانے کس کس کو اس کی ضرورت ہے۔ مائی ڈیئر مسٹر ایرش واش، دانش منصور کے بارے میں اگر معلوم کرنا چاہو تو خود موساد کے ریکارڈ روم سے معلومات حاصل کر لو، اس بھیانک شخصیت سے بہت بڑے بڑے کام لیے جا سکتے ہیں اور یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ رخسار سے وہ بہت زیادہ محبت کرتا ہے، بر است مانا ہم نے رخسار کو بے شک وہاں سے حاصل کر لیا ہے، جہاں تم نے اسے پوشیدہ کر رکھا تھا، لیکن یہ ایک مجبوری ہے، تم اس مجبوری کا جو بھی معاوضہ مجھ سے طلب کرو گے، میں تمہیں ادا کروں گا۔"

"کیا تم مجھ سے واقف نہیں ہو؟ مائی ڈیئر نامعلوم۔"

"اچھی طرح واقف ہوں، براہ کرم کوئی دھمکی مت دینا بس اب میں تمہیں آخری معلومات فراہم کر رہا ہوں اور اس کے بعد تم خود فیصلہ کر لینا میرا یہ عمل کس حیثیت کا حامل ہے۔"

"کیسی معلومات؟"

"دانش منصور تمہاری شہ رگ کے قریب ہے، وہ بڑی محنت اور چالاکی کے ساتھ تمہاری قربت حاصل کر چکا ہے اور تم اس بات پر یقینی طور پر حیران رہ جاؤ گے کہ تمہاری جیسی شخصیت کو دانش منصور نے ٹریپ کر لیا ہے۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"فارگون کی حیثیت سے جو شخص تمہارے قریب آ چکا ہے وہ فارگون نہیں بلکہ دانش منصور ہے۔"

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اب غالباً تم اپنے آپ کو سامری جادوگر ثابت کرنا چاہتے ہو؟'' ایرش واش کی آواز ابھری۔

''نہیں، سامری جادوگر نہیں، تمہارا دوست تمہارا ہمدرد، تمہارا ساتھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حکومت اسرائیل کے سربراہان اس وقت جب تم مجھ سے منحرف ہو جاؤ تمہیں اس بات کی ہدایت کریں کہ مجھ سے تعاون کرو۔''

''تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ فارگون دانش منصور ہے؟''

''ہاں، اگر وہ تمہاری دسترس میں آ جاتا ہے تو اس بات کی تصدیق کر لینا اس کے چہرے پر میک اپ ہے...... سنو رخسار ہمارے پاس موجود ہے اور اگر دانش منصور تمہارے پاس آ جائے تو تم اسے ہمارے حوالے کر دو، نتیجے میں تم جو بھی چاہو گے وہ تمہیں حاصل ہو جائے گا جب تم فارگون کی شکل میں دانش منصور کو میرے حوالے کرو گے تو میں تم پر ظاہر کر دوں گا کہ میں کون ہوں؟''

''بس میں فون بند کر رہا ہوں۔'' اس کے بعد ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز ابھری اور فون بند ہو گیا۔

ایرش واش کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی اور وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا، اب ایسے حالات میں میری جو کیفیت ہونی چاہیے تھی اگر آپ زندگی میں کبھی اس کے ایک فیصد سے بھی گزر چکے ہوں تو آپ کو میری اس کیفیت کا اندازہ ہو سکتا ہے، میں دل ہی دل میں اپنے آپ پر ہنس رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ دانش منصور یہ نام اختیار کرنے کے بعد تمہیں زندگی میں جس قدر دلچسپ حالات سے واسطہ پڑا ہے۔ کیا کسی انسان کی زندگی کے حالات اس سے زیادہ دلچسپ ہو سکتے ہیں؟

اب کیا کرنا چاہیے، دو خطرناک دشمن ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ طاقت اور ذہانت دونوں کا مظاہرہ تھا اس وقت طاقت ایرش واش کے پاس تھی کیونکہ میں اس کے گھر کی چار دیواری میں تھا اور اس کی شخصیت معمولی نہیں تھی، کم از کم ہر جگہ غلط حساب کتاب نہیں کرنا چاہیے، نقصان اٹھانا پڑ جاتا ہے، یہاں سے نکلنے کی کوشش اور اس کے بعد اسکے نتائج پر غور کرنے کی ضرورت نہیں تھی، فیصلہ کیا جا سکتا تھا۔

❁❁❁

ایرش واش نے بھی غالباً یہ چند لمحات سوچنے کے لیے دیئے تھے۔ اس کے بعد اس نے مدھم لہجے میں کہا۔

''بڑی سادہ سی بات ہے اور میں نے ایک بہت ہی مختصر راستہ اختیار کیا ہے اس بارے میں اگر میں تم سے پہلا سوال یہ کروں۔ مائی ڈیئر فارگون۔ کہ کیا یہ سچ ہے تو تمہارا جواب کیا ہوگا۔'' مجھے اچانک ہنسی آ گئی میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

''دل تو یہی چاہتا ہے مسٹر ایرش واش کہ آپ سے جھوٹ بولوں اور یہ کہوں کہ جس نے بھی آپ کو یہ کہانی سنائی ہے وہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرا جھوٹ کارگر نہیں ہو سکتا۔ ظاہر ہے اس دور میں بڑی آسانی سے کسی کے چہرے کی شناخت کی جا سکتی ہے اگر آپ ایمونیا سے میرا چہرہ دھلوا لیں گے تو میک اپ اتر جائے گا اور اس کے نیچے سے دانش منصور ہی برآمد ہو گا۔''

میرے ان الفاظ پر ایرش واش کے چہرے پر شدید سنسنی نظر آئی تھی لیکن چالاک آدمی تھا اپنے آپ کو سنبھالنا جانتا تھا البتہ اس کے مکروہ چہرے پر مدھم مدھم مسکراہٹ پھیل گئی پھر وہ آہستہ سے بولا۔

''بے حد خوبصورت اعتراف ہے، ویسے ڈیئر دانش منصور تم بذات خود بھی معیاری انسان ہو، میں اس بات کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا تو گویا تم اس بات کو تسلیم کرتے ہو کہ تم دانش منصور ہو۔''

''ہاں جن لوگوں نے یہ انکشاف کیا ہے وہ معمولی لوگ نہیں ہیں مائی ڈیئر مسٹر ایرش

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

واش، یہ بات آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں اور میں بھی۔"

"ہاں، روز آرگنائزیشن میں میرا خیال ہے سو فیصد افراد میرے ہم نسل ہی نہیں بلکہ میرے ہم وطن بھی ہیں بڑی دلچسپ بات ہے یہ ویسے تم یقین کرو، میں نے خود بھی تمہارے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے اور ایک بار میرے دل میں یہ آرزو بیدار ہوئی تھی کہ ذرا میں بھی تو تمہیں چھو کر دیکھوں، آخر کیا چیز ہو تم۔"

"سنا یہ گیا ہے کہ تم نے اسرائیلی مفادات پر بے شمار حملے کیے ہیں اور جنگی محاذ پر نہیں بلکہ اندرونی محاذ پر زبردست نقصانات پہنچائے ہیں۔ خیر میں یہ نہیں کر سکا تھا کیونکہ بنیادی طور پر میری ذمہ داریاں مختلف تھیں لیکن کیا ہی دلچسپ بات ہے کہ تقدیر نے ہمیں اس طرح سامنے کھڑا کیا ہے بہر حال تمہارا یہ اعتراف اور اس کے پس منظر میں تمہاری کاوشیں یقین کرو میرے دل میں تمہارے لیے ایک عزت کا احساس پیدا کرتی ہیں اگر مناسب سمجھو دانش منصور تو اپنی زندگی سے مجھے تھوڑا سا روشناس کراؤ دیکھو تم جیسا ایک حقیقت پسند آدمی، حقیقتوں سے کبھی روگردانی نہیں کرے گا اس بات کا مجھے یقین ہے۔ اس وقت اس عمارت میں تقریباً پچاس افراد موجود ہیں جن میں سے دس کی ذمہ داریاں مختلف ہیں لیکن چالیس افراد مسلح ہوتے ہیں اور عمارت کے چپے چپے پر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور اس وقت بھی وہ غیر مستعد نہیں ہیں ویسے تو سب چلتا ہے لیکن کوئی جسمانی کاریگری نہ کرو تو زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ اس سے تمہیں نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے کیا خیال ہے؟"

بالکل نہیں مسٹر واش، جب آپ دو سنجیدہ آدمیوں کی بات کر چکے ہیں تو میں یہ غیر سنجیدگی نہیں کروں گا میرا آپ سے وعدہ ہے۔

"اور میں اس وعدے پر بھرپور یقین رکھتا ہوں۔" واش نے کہا اور میں اس کے پینترے پر غور کرنے لگا۔ خیر یہ تو سوچنا ہی غلط تھا کہ وہ ایک انتہائی شاطر آدمی نہیں ہے، کریلا تھا اور نیم چڑھا ہوا تھا، یعنی پہلی بات تو یہ کہ تعلق اسرائیل سے تھا اور یہودی نسل تھا، دوسری بات یہ کہ ایک خطرناک محکمے کا سربراہ تھا میں بھی مستی میں آگیا اور میں نے سوچا کہ اگر دماغ کا کھیل ہے تو آؤ ایرش واش وہ بھی کھیل لیتے ہیں۔

چنانچہ دماغی کھیل جاری ہوگیا، میں نے چہرے پر ایسے تاثرات پیدا کیے جنہیں دوستانہ کہا جا سکتا تھا اور مسکرا کر بولا۔

"کچھ وقت کے لیے انسان اپنے آپ کو ماحول کو اور حالات کو بھول جاتا ہے کبھی کسی کو دھوکا دینے کے لیے۔ کبھی کسی سے دھوکا کھانے کے لیے اور کبھی ان دونوں میں سے کوئی مقصد نہیں ہوتا بلکہ ذہن اور دل کے راستے کھل جاتے ہیں اور ان پر ہلکی ہلکی چہل قدمی کرنے میں لطف آتا ہے۔"

"واہ میں شاعری نہیں جانتا نہ کبھی شاعری کی۔ انسانی فطرت کی عکاسی کو اگر شاعری کہا جا سکتا ہے تو اس وقت بہت ہی خوبصورت الفاظ میں تم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ دانش منصور تمہارے بارے میں میرے پاس ایک چھوٹا سا ریکارڈ ہے۔ اپنے وطن میں تم ایک سرمایہ کار کی حیثیت سے ابھرے، سنا گیا ہے کہ تمہارے والد ایک افریقی ملک میں تجارت اور کاروبار کرتے تھے اور وہاں سے تمہیں اپنے وطن آنے کی سوجھی اور تم نے وہاں اپنے اثاثے فروخت کر کے اپنے وطن کا رخ کیا اور بڑے بڑے سرمایہ داروں کے دانت کھٹے کر دیے۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی میں نے کہا۔

"ڈیئر ایرش واش غلط ہے یہ سب کچھ، بالکل غلط ہے۔"

"کیا مطلب؟" ایرش واش نے سحراتی نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اپنے وطن میں ایک عمارت میں آنکھ کھولی میں نے، ہوش و حواس درست ہوئے تو ایک ملازمہ کا بیٹا قرار پایا۔ اس گھر کی صفائی ستھرائی کرتا تھا اور زندگی گزارتا تھا، کچھ عرصے کے بعد پتا چلا کہ اس ملازمہ کا بیٹا نہیں ہوں بلکہ میرے ماں باپ نامعلوم ہیں کچھ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ وہاں سے بھاگ آیا۔ سڑکوں پر محنت مزدوری کرتے ہوئے، بسوں میں سوتے ہوئے زندگی گزاری پھر مختلف ہاتھوں میں پڑتا ہوا ایک ایسے شخص کے ہاتھ آگیا جس کے پاس بے پناہ دولت تھی اور اس دولت کا مصرف کوئی نہیں تھا وہ ایک محب وطن انسان تھا اور اس نے مجھے اس راہ پر لگا دیا۔ پھر میرا ان سرمایہ کاروں سے سامنا ہوا جو ملک کے خلاف اپنی دولت کے بل پر سازشیں کر رہے تھے، ایسی سازشیں جو میرے وطن کو نقصان پہنچانے کے مترادف تھیں ان سے اختلاف کیا، بات آگے بڑھتی چلی گئی اور ڈان سنٹر سے جھگڑا چلا اس جھگڑے میں نقصان اٹھا گیا، سازشوں کا شکار ہوا، یہاں تک کہ اپنے وطن میں ہی مجرم قرار پایا، روپوش ہوگیا، ایک لڑکی سے محبت کی اور اس سے شادی کر لی، اپنی دولت سمیٹ کر لندن میں آکر آباد ہوگیا، دل میں یہی خیال تھا کہ اب بقیہ زندگی یہیں گزار دوں گا، زندگی بے حد پرسکون تھی کہ

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

رانا وسیم آ گیا، وہ ایک علاقے میں زلزلوں کے درمیان جنگ و جدل میں مصروف تھا۔ ہم وطن ہونے کے رشتے سے اس کے ساتھ تعاون کیا یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ کسی اور کام میں ملوث ہے یہ بعد میں ہی پتا چل سکا تھا۔ جب تم میرے راستے میں آئے رانا وسیم تو وہ فائل لے کر دور کے راستے نکل گیا اور میں تمہارے جال میں پھنس گیا، میری بیوی تمہارے ہاتھوں میں پہنچ گئی اوراس کے بعد میں اس کی تلاش میں سرگرداں ہو کر یہاں تک آ گیا، یہاں میری ملاقات ایک جوڑے سے ہوئی اور اس نے مجھے فارگون بنا دیا۔" میں نے ایک ایک لفظ سچائی کے ساتھ ایرش واش کو بتایا، سوائے ان اہم باتوں کے جو میں کسی کو بھی نہیں بتا سکتا تھا اور واش کے چہرے پر حیرت کے نقوش صاف دیکھے جا سکتے تھے وہ گہری نگاہوں سے میرا جائزہ لے رہا تھا اور میں جانتا تھا کہ وہ میری آنکھوں میں سچائی تلاش کر رہا ہے اور یہ میں بھی جانتا تھا کہ بے وقوف آدمی نہیں ہے دنیا گزار چکا ہے اور کریلا اور نیم چڑھا ہے۔

گویا وہ میری آنکھوں میں سچائی تلاش کر رہا تھا اور میں نے یہ سچائی اپنی آنکھوں میں قائم رکھی تھی، تب اس کے منہ سے دکھ بھرے انداز میں نکلا۔

"رانا وسیم پاکستان نکل گیا۔"

"بہت پرانی بات ہے۔"

"میں تسلیم نہیں کرتا۔"

"اس کے بعد میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں سچ نہیں بولوں گا۔" میں نے پتھریلے لہجے میں کہا۔ وہ مجھے گھورتا رہا اور پھر ہنس پڑا پھر بولا۔

"تمہیں چڑانے کے لیے یہ بات کہی تھی میں نے۔ تم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہو کہ رانا وسیم نکل گیا۔"

"اور تم نہایت ناکارہ آدمی ہو کہ یہ چھوٹی سی بات معلوم نہیں کر سکتے۔" میں نے کہا۔ اندازہ یہ تھا کہ ایرش واش میری اس بات پر ناراض ہو جائے گا لیکن وہ مجھے دیکھتا رہا مسکراتا رہا پھر اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"سارا کھیل پلٹ دیا تم نے تو، سنو ہم لوگ اس بات کی پروا نہیں کرتے کہ کہاں کامیاب ہوئے اور کہاں ناکام رہے، بات اصل میں یہ ہے کہ کامیابی کے ساتھ ناکامی کا تصور دن اور رات کے تصور جیسا ہی ہے نہ ہی میں نے اپنے حلف نامے میں اس بات کا اقرار کیا

ہے کہ اسرائیل کے لیے ہر وہ ضرورت پوری کروں گا جو میرے بس میں ہو یا نہ ہو، بڑا اہم معاملہ تھا وہ کھیل ہو رہا تھا بال دونوں طرف آ جا رہی تھی ہماری سائیڈ گول ہو گیا، ہو گیا اب اس کا کیا سوال ہے کہ اس کے لیے میں زندگی اور موت کی ذمہ داری قبول کروں لیکن میری جان تمہارے بارے میں سوچنا پڑے گا اچھا خیر تم چھوڑو یہ بتاؤ اب تم کیا چاہتے ہو۔"

"دیکھو میں تمہیں ایک بات بتا دوں، لندن سے لے کر یہاں تک اور اب تمام راستے ایک ہی مقصد کے تحت آیا تھا کہ رخسار کو حاصل کر لوں اگر یہ ٹیپ ریکارڈر اور اس پر ہونے والی گفتگو فریب نہیں ہے تو اتنا مجھے اندازہ ہے کہ رخسار غلط ہاتھوں میں چلی گئی لیکن یہ بات بھی ذہن میں رکھو کہ روز آرگنائزیشن میں ستر فیصد یہودی ہوں یا نوے فیصد ہوں رخسار کو اگر نقصان پہنچ گیا ان کے ہاتھوں تو اتنی تباہی نازل کروں گا ان کے مفادات پر اتنی ضربیں لگاؤں گا کہ شاید وہ خود اپنے کیے پر پچھتاتے رہیں گے۔ بہرحال اب اس وقت صورتحال تمہارے ہاتھ میں ہے میں غیر مسلح ہوں اور تم مسلح ہو، پستول نکالو اور اسے مجھ پر خالی کر دو، اس میں تمہارا اور تمہاری قوم کا بھلا ہے روز آرگنائزیشن کا بھلا ہے۔" وہ مسکراتی نگاہوں سے میرا چہرہ دیکھتا رہا پھر بولا۔

"میری ماں بہت عرصے پہلے مر چکی ہے، باپ ابھی زندہ ہے بہت بوڑھا ہے اور یقین کرو، بے حد خوبصورت آدمی ہے میرے چہرے کے کسی نقش میں اس کا نشان نہیں ملتا دو باتیں کہتا ہے وہ۔ پہلی بات تو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک بہت بڑے نجومی نے اس کا ہاتھ دیکھ کر اسے بتایا تھا کہ اس کی تقدیر میں اولاد نہیں ہے، نجومی اتنا ماہر فن تھا کہ میرا باپ اس پر بے پناہ یقین رکھتا تھا لیکن میں پیدا ہو گیا۔ میری پیدائش سے لے کر آج تک میرا باپ یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے کہ میں اسی کی تقدیر میں تھا وہ ہمیشہ میری ماں سے کہتا رہا کہ میں اس کا بیٹا نہیں ہوں اس نے ہمیشہ اپنے آپ کو میرے نقوش میں تلاش کیا اور ناکام پایا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ میں فطرتاً خالص یہودی نہیں ہوں کہیں کوئی ملاوٹ ہے مجھ میں، اگر میں خالص یہودی ہوتا تو اس وقت تمہیں روز آرگنائزیشن کے حوالے کر کے بہت سے مفادات حاصل کرتا لیکن کیا کروں ملاوٹ سے مجبور ہوں ابھی کچھ وقت لگے گا، مجھے وقت چاہیے تمہاری داستان میں کچھ باتیں ہیں جو مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ میں روز آرگنائزیشن کے بجائے تمہارے ساتھ تعاون کروں۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا اور میں یہ کرنا چاہتا ہوں۔" میں دل ہی دل میں ہنس پڑا تھا اپنے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

بارے میں اس سے زیادہ عمدہ تشریح شاید ہی میں نے کبھی سنی ہو لیکن میں بچھو کے ڈنک سے اچھی طرح واقف تھا۔ بچھو اگر آپ کی گود میں بھی بیٹھا ہو اور آپ اس کے ساتھ پیار کا سلوک کر رہے ہوں تب بھی وہ ڈنک ضرور مارے گا اور آپ کو زخمی کر دے گا لیکن ایرش واش نے میری یہ مشکل بھی حل کر دی اور کہا۔

''اور یہ نہ سمجھنا کہ یہ ایثار، یہ احسان میں تم پر بے مقصد کر رہا ہوں ہر انسان کا اپنا اپنا ایک شوق ہوتا ہے ایک عمل ہوتا ہے ان تمام حالات کے بعد اگر کوئی احمق وطن کی محبت کی بات کرے تو دیوانے کے علاوہ ہم اسے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ہاں انسان کا اپنا ایک مقام ہوتا ہے ایک معیار ہوتا ہے، اسکے مطابق اسے عمل کرنا چاہئے ہو سکتا ہے میں رخسار کے حصول کے لیے تمہاری مدد کر سکوں۔'' بات بے شک بڑی عجیب ہے لیکن میری جان میں تمہاری ان تمام باتوں کو سچ تسلیم کر چکا ہوں۔ رانا وسیم نکل گیا، ٹھیک ہے ایک الگ ہی مسئلہ ہے اور اس کے بعد اب جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ رخسار کو تمہارے حوالے کر کے ہو سکتا ہے میں تمہیں تمہارے وطن واپس بھیجوں، تمہارا دوست بن کر اور وہاں سے کچھ ایسے مفادات حاصل کروں جو میرے لیے نیک نامی کا باعث ہوں اور یہ سب کچھ کہتے ہوئے میں ایک بار پھر یہ تم سے کہوں گا کہ بہتر ہوگا کہ اپنے آپ کو ابھی کچھ وقت کے لیے دانش منصور سمجھنے کے بجائے فارگون ہی سمجھو۔ فارگون زیادہ بہتر رہے گا تمہارے لیے۔ ہاں ایک سب سے اہم سوال تو رہ ہی گیا۔

''جیشی شوگیال کو تم نے کس طرح حاصل کیا اور مسٹر شوگیال کے حوالے کیوں کیا؟''

''بہت سیدھی سی اور سادہ بات ہے مسٹر ایرش واش۔''

''براہ کرم مجھے بتاؤ۔''

''آپ تک قربت اور رسائی حاصل کرنے کے لیے میں چاہتا تھا کہ آپ تک پہنچنے کے بعد رخسار کے حصول کی کوشش کروں۔''

''ویری گڈ، بہر حال دانش منصور ایک وسیع مفاد کے لیے میں دوستانہ طور پر تم سے یہی کہتا ہوں کہ جس طرح بھی بن پڑے اپنے آپ کو سنبھالے رکھنا۔ میں تمہارے ساتھ کوئی چالبازی کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ میں نے اپنا موقف اسی طرح بیان کر دیا ہے تمہارے سامنے جس طرح تم نے میرے سامنے سچائی سے سب کچھ کہہ دیا ہے۔ چنانچہ بہتر یہ ہوگا کہ

کچھ وقت اطمینان سے آرام کرو اور اس کے بعد جو کچھ میں کہوں اس پر عمل کرتے رہو، میں جانتا ہوں کہ روز آرگنائزیشن اس بات سے واقف ہے کہ تم اس وقت میری تحویل میں ہو۔ ٹیپ ریکارڈر پر ہونے والی اس نامعلوم گفتگو سے تم نے اس کے بارے میں اندازہ لگا لیا ہے اور جب تم نے اس کی ساری سچائی کا اعتراف کر لیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ انتہائی باخبر لوگ ہیں ایسے حالات میں ہمیں بڑی چالاکی سے یہ کام کرنا پڑے گا بلکہ عارضی طور پر تم فارگون کا میک اپ بھی ختم کر دو، میں تمہیں بالکل ہی ایک نیا روپ دیئے دیتا ہوں۔ ورنہ دوسری شکل میں تم یہ سمجھ لو کہ روز آرگنائزیشن کے کرتا دھرتا کوئی معمولی لوگ نہیں ہیں اور وہ تم تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ مجھ سے کوئی جھگڑا مول لینا پسند نہیں کریں گے لیکن وہ تمہیں تمہاری بیوی کے نام پر بے اختیار کر سکتے ہیں جانتے ہو میں ان لوگوں سے کیا کہوں گا۔ میں ان سے کہوں گا کہ دانش منصور میرے چنگل سے بھی نکل گیا اس کے لیے میں ایک باقاعدہ ڈراما رچاؤں گا اور خود اپنے آدمیوں کے ساتھ تمہیں تلاش کروں گا مجھے رہے ہونا، یہ سارا کام میں اس لیے کروں گا کہ رانا وسیم جو فائل واپس لے گیا ہے وہ تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچے اور میری جان میں ایسے کام کر لیا کرتا ہوں اور مجھے ان میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ ٹھیک ہے کیا خیال ہے مجھ سے تعاون کرو گے؟'' میں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ایرش واش، میں جانتا ہوں کہ ابھی ہم دونوں کو ایک دوسرے پر اعتماد کرنے میں بہت وقت لگے گا اور اس وقت آپ مجھ سے ہزار درجے بہتر پوزیشن میں ہیں۔ اس وقت تک جب تک میرے ذہن میں آپ کی پشت پر ڈنک مارنے کا خیال نہ آئے بہتر ہوگا کہ آپ مجھ پر اعتماد کریں اور میں وہی کروں جو آپ کہہ رہے ہیں۔'' ایرش واش قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا پھر اس نے کہا۔

''بہت ہی پیاری شخصیت کے مالک ہو تم، کاش میری نسل کے ہوتے تو میری اور تمہاری دوستی مثالی حیثیت اختیار کر لیتی خیر تو اب تم فی الحال اپنے آپ کو ایرش واش کا ساتھی سمجھو میں ایک ایسے شخص کو تمہارے پاس بھیجوں گا جو تمہارے چہرے کے میک اپ کو تبدیل کر دے گا اور اس کے بعد میرا دوسرا آدمی تمہیں وہ حالات بتائے گا جس کے تحت کچھ سمجھے بوجھے بغیر تم خود کو ان حالات میں ڈھال لو گے، سمجھ لو روز آرگنائزیشن کے لیے کام کرنے میں ایک بہت عمدہ قدم ہوگا۔ تمہیں تھوڑا سا کام فلسطینی گوریلوں کیخلاف کرنا ہوگا۔ تم یہ سمجھ لو کہ کام

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بہت مختصر ہوگا لیکن اس سے تمہیں جو استحکام حاصل ہوگا وہ الگ حیثیت رکھتا ہے۔''

میں اس کے لیے تیار ہو گیا تھا اور پھر سارے کام اسی انداز میں تکمیل پانے لگے جس انداز میں ایرش واش نے کہا تھا۔ ہم جدا ہو گئے مجھے اس عمارت کے ایک دوسرے کمرے میں پہنچا دیا گیا، کافی وقت آرام کرنے کے لیے ملا یہاں موجود لوگوں سے میری شناسائی ہوتی چلی گئی۔

پھر وہ شخص بھی آ گیا جس نے میرے چہرے پر میک اپ کرنا تھا اور پھر اس کے بعد مجھے اس سلسلے میں بتایا جانے لگا۔ میرا میک اپ ایک نوجوان اور خوبصورت آدمی کا تھا اور میں فارگون سے پال مورس بن گیا۔ پال مورس کی شخصیت کو بڑی انوکھی حیثیت حاصل تھی۔ مجھے اس کے بارے میں بتا دیا گیا اور اس کے بعد میری رہنمائی ایک ایسی شخصیت کی طرف کی گئی جس کا نام ڈینی تھا ڈینی۔ ایک فرم میں ملازمت کرتی تھی اور اس کی رہائش گاہ کے بارے میں مجھے گائیڈ کر دیا گیا اور ایک ایسی تفصیل بتائی گئی جو بہرحال غیر دلچسپ نہیں تھی پال مورس کے میک اپ میں جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو میرے ذہن میں بہت سے منصوبے تھے۔

میرا میک اپ ایک تصویر کے ذریعے کیا گیا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ میک اپ مین ایک باکمال آدمی تھا۔ اس نے ہو بہو مجھے اس تصویر کے مطابق بنا دیا تھا۔ بہرحال تھوڑی دیر کے بعد میں ایک ٹیکسی لے کر مطلوبہ علاقے کی جانب چل پڑا۔

مطلوبہ علاقے کی ایک خوبصورت عمارت میں فلیٹ نمبر ستائیس تلاش کرنے میں مجھے کوئی دقت نہیں ہوئی میں نے بیل بجائی تو چند لمحات کی بعد دروازہ کھل گیا۔ اس دروازے میں مجھے وہ لڑکی نظر آئی جس کے بارے میں مجھے تفصیل بتادی گئی تھی۔ خوش شکل لڑکی تھی اور چہرے کے نقوش میں دو چیزیں ایسی تھیں جنہیں بے حد پرکشش کہا جا سکتا تھا۔ نچلے ہونٹ کے درمیان ایک ہلکا سا خم اور اسی خم کا دوسرا حصہ ٹھوڑی کے گڑھے میں، عمر تئیس چوبیس سال سے زیادہ نہیں ہوگی مجھے دیکھ کر ایک لمحے کے لیے وہ ساکت رہ گئی تھی پھر اس نے بڑی پھرتی سے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اندر کھینچ لیا۔ اس کی لرزتی ہوئی آواز ابھری۔

''میرے خدا میرے خدا، کیا واقعی یہ تم ہی ہو پال؟''

''ہاں ڈینی میں ہی ہوں۔'' میں نے کہا مجھے بتادیا گیا تھا کہ ڈینی کو میں پیار سے ڈینی کہتا ہوں۔ اس نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا اور پھر پر اضطراب لہجے میں بولی۔

''آؤ اندر آؤ، میرے خدا، اگر تم ایک دو دن اور نہ ملتے تو ہمیں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ تمہیں یہ جان کر ضرور دکھ ہوگا کہ ہارلک کو شدید زخمی کر دیا گیا ہے اور وہ ہسپتال میں پہنچ چکا ہے۔ آہ بات اگر ہسپتال تک ہی رہتی تو شاید ہم اس کی دیکھ بھال کر کے اسے درست کر لیتے لیکن اسے ہسپتال سے اغواء کر لیا گیا ہے ان لوگوں نے آٹھ آدمیوں کو قتل کر دیا صرف ہارلک کو اغواء کرنے کے چکر میں اور جن لوگوں نے انہیں دیکھا ہے وہ پورے اعتماد سے کہتے ہیں کہ وہ کمانڈوز ہی تھے۔''

''اوہ۔'' میں نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔'' میرا انداز ایسا تھا جیسے ہارلک پر پڑنے والی یہ بپتا میرے لیے بڑی پریشان کن ہو۔'' ڈینی نے آہستہ سے کہا۔

''آؤ جو ہونا تھا وہ تو ہو ہی چکا ہے لیکن تمہاری گمشدگی میرے لیے بڑی خوفناک تھی۔

آؤ پلیز۔''

پھر وہ مجھے ایک ڈرائنگ روم میں لے گئی تھی مجھے صوفے پر بٹھاتے ہوئے اس نے میرے شانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

''لیکن تم کہاں گم ہو گئے تھے تمہیں اندازہ ہے کہ تمہارے گم ہو جانے سے کیا صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔''

''ہاں ڈینی میں انتہائی خطرات میں گھر گیا ہوں یوں سمجھ لو اس دوران مجھے اس طرح جان بچانے کے لیے چھپنا پڑا ہے جیسے شکاری کتوں سے خرگوش۔''

''ان کی دہشت گردیاں بے حد بڑھ گئی ہیں، شاید تمہیں یہ سن کر پریشانی ہو کہ اپنی فرم میں خود بھی محفوظ نہیں ہوں میں نے اپنے ارد گرد بے شمار افراد کو چکراتے ہوئے دیکھا ہے وہ لوگ میرے بارے میں بھی جگہ جگہ سے معلومات حاصل کر رہے ہیں، تمہیں یقین نہیں آئے گا کہ میں نے خفیہ طور پر یہ منصوبہ بنایا تھا کہ اب میں سب چھوڑ کر یہاں سے کہیں اور روانہ ہو جاؤں، تمہارے بارے میں بہت غور کر رہی تھی میں اور میری دلی آرزو تھی کہ کاش تم مجھ تک پہنچ جاؤ دیکھو ڈیئر! تم مجھ سے انکار نہ کرنا، میں نے تم سے بڑی آس لگائی ہوئی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ہم فوری طور پر یہاں سے نکل چلیں۔''

''کہاں؟'' میں نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے اس کے لیے بھی جگہ منتخب کر لی ہے۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''کون سی جگہ؟''

''ہم ایروشائن چلیں گے۔''

''کیا دنیا سے روپوش ہو کر؟''

''نہیں بالکل نہیں۔''

''تو پھر ایروشائن ہی کیوں؟''

''وجہ ہے اس کی۔''

''کیا وجہ ہے مجھے بتاؤ تو سہی؟''

''ایسی ہی صورت حال پیدا ہوگئی ہے کہ ہمارا ایروشائن چلے جانا ضروری ہے۔ یہاں تماسرا میں دہشت گردیاں انتہاء کو پہنچ چکی ہیں تمہیں شاید اس کا اندازہ صحیح طور پر نہیں ہو سکا ہے تم نے یہ وقت کہاں گزارا ہے اس کے بارے میں، میں نہیں جانتی لیکن تم یقین کرو میں نے یہ دن سولی پر گزارے ہیں اگر میرے دل میں تمہارے مل جانے کی امید نہ ہوتی تو میں کبھی کی یہاں سے فرار ہو چکی ہوتی۔''

''تم مجھے صرف ایک بات بتاؤ؟'' میں نے کہا۔

''کیا؟''

''کیا ہمارا ایروشائن چلنا ضروری ہے؟''

''دیکھو، میں نے کہا نا کہ اس وقت ہمارا ایروشائن پہنچ جانا بے حد ضروری ہے۔''

''ٹھیک ہے مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن بہرحال وہاں جانے کے لیے ہمیں تو انتظامات کرنے ہی پڑیں گے۔''

''زندگی اور موت کے اس کھیل سے فی الحال بچنے کے لیے ہمیں یہ قدم اٹھانا پڑے گا۔''

''او کے، میں بھلا تم سے کیا انکار کرسکتا ہوں۔''

''تھینک یو ڈیئر، تھینک یو ویری مچ۔ لیکن تم یہ بات سمجھ لو کہ یہ عمل ہمارے لیے غیر مناسب نہیں ہوگا۔''

''میں سمجھتا ہوں لیکن کیا تمہارے خیال میں ایروشائن تک کا سفر ہمارے لیے کسی مشکل کا باعث نہیں بنے گا؟''

''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس وقت ایروشائن کے راستے بھی موت کے راستے بن چکے ہیں لیکن ہم ایسے الجھے ہوئے راستے اختیار کریں گے جن پر سفر کرتے ہوئے ہمیں وقت نہیں ہوگی۔'' ڈیزی نے کہا اور میں آنکھیں بند کر کے گردن ہلانے لگا۔

بہرحال اب چونکہ میں تمام تر تیاریوں کے ساتھ عارضی طور پر اپنے بدترین دشمن سے تعاون کرنے پر آمادہ ہو گیا تھا حالانکہ میں جانتا تھا کہ ایرش واش کس نسل اور کس قوم کا باشندہ ہے سانپ پر اعتبار کیا جاسکتا ہے یہودی پر نہیں۔

لیکن اس کے بعد مجھے جو عمل کرنا تھا وہ ایرش واش کے تصور میں بھی نہیں ہوگا۔ بات یہاں اب جسمانی طور پر ایک دوسرے سے نمٹنے کی نہیں رہ گئی تھی بلکہ اب ذہنوں کا مقابلہ تھا اور اس سلسلے میں اگر خوش فہمیوں کے ساتھ سوچا جائے تو میں ایرش واش کو پہلی شکست دے چکا تھا۔ یعنی بدترین دشمن جسے اصولی طور پر سب سے پہلے مجھے ختم کرنے کے انتظامات کرنے چاہیے تھے اس انداز میں میرے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اس پر صرف ہنسا ہی جاسکے اگر دانش منصور کا ماضی اس شخص کے علم میں ہے تو اسے لازمی طور پر یہ بھی پتہ چل جانا چاہئے کہ دانش منصور نے تو اپنی زندگی مکمل طور پر اپنے وطن کے لیے وقف کردی ہے یہاں تک کہ اس نے اپنی محبت کو بھی وطن کے پیار پر قربان کر دیا ہے ورنہ رخسار کو حاصل کرنے کے لئے تو ہر وہ عمل کیا جاسکتا تھا بڑی آسانی سے جیشی شوگیال کو رخسار کا نعم البدل بنا لیا جاتا اور یہ مطالبہ کر دیا جاتا کہ اگر جیشی شوگیال کو حاصل کرنا ہے تو پھر رخسار کو اس کے بدلے میں مجھے واپس دے دیا جائے۔ یہ تصور میرے ذہن میں آیا تھا لیکن میں نے اس پر عمل نہیں کیا تھا اور اس کی وجہ جو تھی بہرحال میں نے اسے اپنے سینے میں محفوظ رکھا تھا۔

غرض یہ کہ ایرش واش کے ساتھ ایک تفصیلی کام کے لیے آمادہ ہو گیا تھا اور اب ذرا محنت کے ساتھ مجھے اس کا اعتماد حاصل کر کے روز آرگنائزیشن پر ایک اور کاری ضرب لگانی تھی۔ یہ ذلیل لوگ صرف اس لیے میرے پیچھے پڑے ہوئے تھے کہ میں ایک وطن پرست انسان تھا اور اپنے وطن کے لیے اپنے مفادات قربان کر دینے کا خواہش مند۔

بہرحال، ایروشائن کے بارے میں مجھے مزید تفصیلات معلوم نہیں ہو سکتی تھیں اور اس کے لیے میں ڈیزی کو بھی نہیں کریدنا چاہتا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ اس سلسلے میں میرے لیے کارآمد نہیں ثابت ہوگی۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد اس نے کہا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اور ہمیں ڈیرک سے بھی ملنا ہوگا، شاید تمہیں اس بات کا علم نہ ہو کہ ڈیرک تمہارے بارے میں بھی شدید تشویش کا شکار تھا، وہ کہتا تھا کہ اگر مسٹر پال کسی حادثے کا شکار ہوگئے تو یہ نقصان ناقابل برداشت ہوگا اور دہشت پسندوں کی خوش بختی ہوگی یہ۔ بہرحال ہم اب سے دیر کے بعد اپنے کام کا آغاز کردیں گے۔"

میں نے اس کی بات پر گردن ہلادی تھی تقدیر کے اس نئے کھیل میں، میں نے خود کو حالات کے حوالے کردیا تھا۔ زندگی میں یہ پیچ و خم آہی گئے تھے تو اب ماضی کے مطابق ان سے بھی لطف اندوز ہونا ضروری تھا۔ بہرحال ہم تھوڑا وقت گزارتے رہے اور اس کے بعد ڈینی کہنے لگی۔

"ڈیئر میں تمہیں تھکا تھکا محسوس کررہی ہوں۔"

"کیوں؟"

"نہیں میرا مطلب ہے کہ نجانے کیسی کیسی مشکلات سے گزرنے کے بعد تم یہاں تک پہنچے ہو میں نے تم سے اس لیے اس بارے میں نہیں پوچھا کہ اپنی حد سے تجاوز کرنے والی بات ہوجائے گی لیکن بہرحال میں نے یہ پیشکش کردی ہے کیا تم اس وقت ایروشائن تک کے سفر کے لیے تیار ہو۔"

"ہاں کیوں نہیں، میں ہر طرح تمہارے ساتھ ہوں۔"

"اوکے۔" پھر تمام تیاریاں مکمل ہوگئیں، یہاں تک کہ میں ڈینی کے ساتھ باہر نکل آیا اور ڈینی سامنے کی عمارت کے نیچے بنے ہوئے گیراج میں سے ایک گیراج کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگئی میں باہر ہی اس کا انتظار کرنے لگا تھا۔

وہ اپنی کار کو ریورس کرکے باہر لائی تو اس نے ایک چابی میری طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

"یہ پرائیویٹ گیراج ہیں اور یہ پرائیویٹ گیراج میرے لیے لاک ہے پلیز اس کا دروازہ بند کردو۔"

میں نے گیراج کا تالا لگایا اور پھر ڈینی کے ساتھ آبیٹھا، وہ کار اسٹارٹ کرکے چل پڑی تھی گیراج کے تالے کی چابی میں نے اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

"ڈینی ایروشائن کے بارے میں تمہارے پاس تمام تر تفصیلات موجود ہیں؟"

"کیوں نہیں البتہ گوریلوں کے بارے میں میرے پاس کوئی نئی تفصیل موجود نہیں ہے۔"

"کیا کہا جاسکتا ہے ویسے ڈیرک اس سلسلے میں کیا کہتا ہے۔"

"ڈیرک بہت پریشان آدمی ہے اگر اسے کوئی پریشانی نہیں ہوتی تو وہ اس لیے پریشان رہتا ہے کہ آج کل وہ پریشان نہیں ہے۔" ڈینی نے کہا اور ہنس پڑی میں نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا۔ پھر وہ بولی۔

"لیکن مخلص آدمی ہے ویسے اس میں کوئی شک نہیں کہ ایروشائن میں اس کے سپرد بہت اہم ذمہ داریاں کردی گئی ہیں، وہ مجھ سے بار بار یہی الفاظ کہتا ہے کہ اگر مسٹر پال مورس کو کوئی نقصان پہنچا تو یوں سمجھ لو اس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔"

میں نے خاموشی اختیار کرلی، ڈینی تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کررہی تھی۔ راستے ٹیڑھے میڑھے تھے بلندیوں سے ساحلی پستیوں کی جانب بڑھتے ہوئے گرمی اور گھٹن میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور اس میں بجلیاں کوندتی پھر رہی تھیں ڈینی نے مدھم لہجے میں کہا۔

"یوں محسوس ہوتا ہے آگے بارش ہورہی ہے۔"

"کیا آگے کا سفر اس بارش میں نقصان دہ نہیں ہوگا؟"

"ڈرائیونگ ڈینی کے ہاتھ میں ہے مائی ڈیئر پال۔"

"خود پر بہت ناز کرتی ہو۔"

"ڈرائیونگ کے سلسلے میں۔" اس نے کہا اور پھر ہنس پڑی۔

ویسے یہ سفر جتنی برق رفتاری سے طے ہورہا تھا اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ ڈینی ان علاقوں سے بخوبی واقف ہے اور ان پر پیچ راستوں پر پورے اعتماد کے ساتھ سفر کرسکتی ہے حالانکہ میرے اپنے اندازے کے مطابق بہت ہی خوفناک راستے تھے۔

آخرکار یہ سفر ختم ہوا، میں واقعی ان جگہوں کے بارے میں بالکل نہیں جانتا تھا اور اپنی اس عدم معلومات سے خوفزدہ بھی تھا ہوسکتا ہے پال مورس ان علاقوں کے بارے میں بخوبی جانتا ہو۔ پھر مجھے ایک عظیم الشان عمارت نظر آئی جو قدیم دور کی بنی ہوئی تھی۔ عمارت دو حصوں میں تقسیم تھی۔ راستہ اس کے درمیان سے گزرتا تھا۔

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

جب ہم اس سڑک پر پہنچے تو وہاں اتنا اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دے، کار کی روشنیاں بھی نجانے کیوں زیادہ دور تک کے ماحول کو اجاگر نہیں کر پا رہی تھیں۔ خاصی لمبی سڑک تھی جوان عظیم الشان پتھریلی دیواروں کے خاتمے کے بعد گہرائیوں میں اتر گئی تھی۔ میں نے ڈینی سے کہا بھی تھا۔

"تم بہت تیز رفتاری کا مظاہرہ نہیں کر رہیں۔"

"ایں۔" وہ چونک کر بولی۔

"آگے بہت تاریکی ہے۔"

"ہاں۔" وہ بے خیالی کے انداز میں بولی نہ جانے کیا سوچ رہی تھی بہرحال ان گہرائیوں کے نزدیک پہنچ گئی تھی۔ یہ گہرائیاں اچانک شروع ہو جاتی تھیں۔ ڈینی گوان سے واقف تھی لیکن میں ان راستوں پر اجنبی تھا جونہی کار ڈھلوان میں اتری مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی پہاڑ سے نیچے گر پڑی ہو۔

"کیا تم مجھے ڈرائیونگ سے مرعوب کرنے کی کوشش کر رہی ہو؟" آخر کار میں نے کہا۔

"تم مرعوب ہو گئے۔" وہ مسکرا کر بولی۔

"بالکل نہیں۔"

"تو پھر یقین کرو میں ایسی کوشش بھی نہیں کر رہی یہ میری عادت ہے۔" اس نے کہا اور اچانک کار ایک سمت کر کے روک دی۔

"کیا ہوا؟" میں نے چونک کر پوچھا۔

"بس۔"

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔"

"اس وقت مجھے بہت اچھا لگ رہا ہے وہ بولی تاریکی میں اس کا چہرہ تو نہیں نظر آ رہا تھا لیکن اس کی آواز میں مسکراہٹ نمایاں تھی۔"

"کیوں؟" میں نے پوچھا۔

"ہر قدم پر دوسروں کو ہدایات دینے والا اس وقت مجھ سے ایک ایک سوال پوچھ رہا ہے۔"

"چلو ٹھیک ہے مگر اب بتاؤ۔"

"کار نہیں چھوڑنی پڑے گی اور ہمیں ڈیرک کی بستی تک سفر پیدل طے کرنا ہوگا۔"

"کیا آگے سڑک نہیں ہے؟"

"صاف شفاف خوبصورت سڑک لیکن بے حد خطرناک رات کی تاریکیاں اس سڑک پر موت کی علامت ہوتی ہیں یہ علاقہ خطرناک چھاپہ ماروں کی شکارگاہ ہے۔"

"مگر ڈیرک" میں نے سوال کیا۔ اور وہ گہری سانس لے کر بولی۔

"ڈیرک بادشاہ ہے۔ عقل و دانش کا ہی نہیں بلکہ طاقت کا بھی بادشاہ۔"

"اوکے میں ایک ٹھنڈی سانس لے کر باہر آ گیا۔ اس نے کار لاک کی اور پھر میرے ساتھ چل پڑی تاحد نظر گہرے سناٹے کا راج تھا دور دور تک کوئی روشنی نہیں نظر آ رہی تھی وہ احتیاط سے بائیں سمت چل پڑی اور پھر خود ہی بولی۔"

"حالانکہ بستی تک صاف شفاف سڑک جاتی ہے اس سڑک کے بارے میں تمہیں بتا چکی ہوں ہمیں ناہموار راستوں پر سفر کرنا ہوگا۔"

"فاصلہ کتنا ہے؟"

"زیادہ نہیں آؤ۔" وہ بولی اور میں اس کے ساتھ چلتا رہا پھر میں نے کہا۔

"یہاں تو دور دور تک کوئی روشنی نظر نہیں آ رہی۔"

"تم نے غور نہیں کیا۔"

"کیا مطلب؟"

"ہم بلندیوں پر سفر کر رہے ہیں۔ آگے ڈھلان میں ڈیرک کی بستی ہے۔" اس نے ٹھیک کہا تھا۔ زیادہ فاصلہ نہیں طے ہوا تھا کہ ڈھلوان نظر آنے لگی۔ انہی میں یہ بستی آباد تھی مدھم مدھم روشنیاں جل رہی تھیں شاید کوئی بہت ہی پسماندہ بستی تھی بجلی بھی موجود نہیں تھی گھروں میں مٹی کے تیل کے لیمپ روشن تھے جن کی بو ہوا کے ساتھ فضا میں پھیل رہی تھی میں نے زیادہ سوالات مناسب نہیں سمجھے ورنہ دل چاہتا تھا کہ ڈیرک کے بارے میں معلومات حاصل کروں۔ وہ اسی جگہ رہتا ہے۔"

"ڈینی بستی میں داخل ہو کر فاصلے عبور کرتی رہی ویسے کسی نے ہم پر غور نہیں کیا تھا حالانکہ ملگجے اجالوں میں بہت سے لوگ چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔ پھر تھوڑا سا فاصلہ طے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کر کے آخر کار ہم کچی مٹی سے ہوتے ہوئے ایک احاطے کے سامنے میں پہنچ گئے وہاں لکڑی کا ایک گیٹ لگا ہوا تھا۔ اندر گائیں بندھی ہوئی نظر آ رہی تھیں جن کی غلاظت کی بدبو فضا میں پھیلی ہوئی تھی۔"

"آئیڈیل جگہ ہے۔" ڈینی ہنس کر بولی۔

"یہیں رہ جاؤ۔" میں نے جل کر کہا اور ڈینی خوب ہنسی پھر ہم اس گیٹ کے پاس پہنچ گئے گیٹ ہم نے خود ہی کھولا تھا لیکن تاریکی میں دو قدم ہی آگے بڑھے تھے کہ اچانک ڈینی کو کسی چیز سے ٹھوکر لگی اور اس نے گرنے سے بچنے کے لیے میرا سہارا لیا پھر جھک کر اس شئے کو دیکھا اور اس کے حلق سے آواز نکل گئی میں نے اس انسانی بدن کو دیکھ لیا تھا۔

"ل...... لاش۔" ڈینی کے منہ سے نکلا۔

"کیا ڈیرک ہے؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں۔" وہ جھک کر لاش کو دیکھتی ہوئی بولی۔" پھر سرسراتی آواز میں کانپنے لگی۔ اس کا مطلب ہے ڈیرک بھی خطرے میں ہے۔ آؤ۔ پھر ہم دونوں دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے۔ عمارت میں بھی مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

"ہوشیاری سے۔ قاتل اندر بھی ہو سکتے ہیں۔" میں نے کہا اور ڈینی سنبھل گئی۔ وہ ایک دم مجھ سے آ لگی تھی۔ پھر اس نے سرسراتی آواز میں کہا۔"

"آہ نہ جانے کیوں مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے آنکھیں ہماری نگرانی کر رہی ہوں۔ میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور اور آگے بڑھ کر ایک کمرے میں داخل ہو گیا۔ اندازہ ٹھیک ہی نکلا تھا یہاں بھی کمرے کے وسط میں ایک انسانی لاش پڑی ہوئی تھی جس کی گردن کسی دھاردار آلے سے کاٹ دی گئی تھی۔ ڈیٹی کے حلق سے پھر ایک خوف بھری آواز نکل گئی۔" میں نے کہا۔

"ڈیرک۔"

"اوہ، اسے قتل کر دیا گیا۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"میرے خدا لگتا ہے یہاں سخت جدوجہد ہوئی ہے۔ انہوں نے بڑی بے دردی سے اسے قتل کیا ہے۔ یہ دیکھو؟" ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ رات کے سناٹے میں کسی چیز کے گرنے کی زوردار آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی آوازیں دوڑتے ہوئے قدموں کی

سنائی دیں۔ اب یہ جگہ خطرناک تھی۔ ڈینی کوئی فیصلہ کرنے سے قبل باہر نکل بھاگی تھی۔

"ڈینی۔" میں نے آواز لگائی لیکن اس کے ساتھ ہی کئی فائر ہوئے اور ڈینی کی بھیانک چیخ ابھری۔ گئی میں نے دل میں سوچا۔ بات اب کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ آئی تھی۔ میں نے بڑے دروازے سے باہر نکلنے کے بجائے دوسرے دروازے کی طرف چھلانگ لگائی اور کئی کمروں سے گزرتا ہوا ایک راہداری میں آ گیا۔ راہداری احاطے کے دوسرے دروازے کی طرف کھلتی تھی چنانچہ میں نے احاطے میں چھلانگ لگا دی۔ البتہ دوڑنے والوں کو میں مستقل اپنے پیچھے محسوس کر رہا تھا۔ پھر اچانک ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"رکو...... رک جاؤ، رک جاؤ۔" لیکن اس کا کیا سوال تھا میں نے چیتے کی طرح جست کی اور دیوار کود گیا۔ بہت سی چنگاریاں میرے سر سے گزر گئی تھیں۔ میں نے قدم جما کر آگے چھلانگ لگائی چند گز کے فاصلے پر ایک چوڑی نہر نظر آ رہی تھی جو آبادی کے درمیان سے گزرتی تھی میں نے ان لوگوں کو دیکھ لیا تھا جو خود بھی احاطہ کود کر دوسری طرف آ گئے تھے۔ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں نہر میں کود جاؤں۔ اب ڈینی کے بارے میں سوچنا بے کار تھا جس طرح اس کی آواز سنائی دی تھی اس سے صاف اندازہ ہو جاتا تھا کہ اس کی لاش بھی اسی عمارت میں پڑی ہوگی۔ میں نے نہر میں چھلانگ لگا دی اور پھر دوسرے کنارے پر پہنچ کر پانی سے نکل آیا۔ میں یہاں نہیں رکا تھا بلکہ بھاگ کر آگے نکل آیا تھا۔ مجھے احساس ہوا کہ نہر پار کی بستی اس کسمپرسی کا شکار نہیں ہے اور یہاں کے حالات دوسری طرف سے بہتر ہیں۔ ایک عمارت میں بجلی کی روشنی بھی نظر آ رہی تھی۔ اس سے موسیقی کی مدھم مدھم آوازیں بھی ابھر رہی تھیں غالباً اندر اچھا خاصا ہنگامہ برپا تھا ہلکے ہلکے قہقہوں کے آوازیں بھی آ رہی میں بہرحال اس کے لیے متجسس نہیں تھا کہ یہاں کون لوگ ہیں یا نہر پار کا یہ علاقہ نہر کے دوسری جانب سے مختلف کیوں ہے؟ یہ کوئی ایسا اہم مسئلہ نہیں تھا جو قابل توجہ ہوتا میں صرف یہ سوچ رہا تھا کہ بھیگے ہوئے لباس سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی انتظام ہو جائے تو بہتر ہے اور چونکہ یہی عمارت سب سے زیادہ روشن اور زندگی سے بھرپور تھی، اس لیے میں نے اسی کا رخ کیا اس وقت جس قدر مہذب انسان تھا اسے سامنے رکھتے ہوئے کسی قسم کی اخلاقیات کا مسئلہ تو باقی نہیں رہا تھا بس کسی بھی شکل میں گزارا ہو جائے یہی کافی تھا چنانچہ ایک بھیگا ہوا چور عمارت میں داخل ہوا اور اپنے تجربے کی بنیاد پر ایسے سنسان گوشے تلاش کیے جہاں لوگ کوئی قیمتی سامان رکھتے ہوں

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

یا نہ رکھتے ہوں لباس ضرور رکھتے ہوں۔ غرض یہ کہ واقعات کا یہ حصہ اس قدر اہمیت کا حامل نہیں کہ ان کا تذکرہ خصوصی طور پر کیا جائے تھوڑی سی تلاش کے بعد لباس ملا اور ہمیشہ کی طرح ایسا ملا کہ سارے دلدر دور ہو گئے۔ ایک قمیض، عمدہ قسم کی ایک پتلون اور ایک ہینگر پر ٹنگی ہوئی چمڑے کی جیکٹ، جس میں دونوں طرف کی جیبوں میں رقم اس طرح موجود جیسے ڈاکہ ڈال کر جیبوں میں بھر لی گئی ہو اسی عمارت کے ایک واش روم میں حلیہ سنوارا اور مطمئن ہو گیا کہ اگر اور نہ سہی تو کم از کم یہاں زندگی گزارنے کا بندوبست ہو گیا ہے۔ تھوڑا سا سہارا تو لیا ہی جا سکتا ہے اور اس کے بعد میں نے اس عمارت کے مکینوں کا دل سے شکریہ ادا کیا کہ کم از کم زندگی سے بھرپور ہیں اور جو بھی کر رہے ہیں اچھا کر رہے ہیں کیونکہ ان کی اس اچھائی سے میرا فائدہ ہو گیا تھا اب اس کے بعد غم جاناں کا معاملہ تھا عمارت سے باہر نکل کر تاریک راستوں پر چل پڑا، تاکہ فی الحال کسی صاحب نظر سے مقابلہ نہ ہو سکے اور تھوڑی سی بہتری ہو جائے۔ علاقے کے بارے میں البتہ تھوڑا سا اندازہ ہوتا جا رہا تھا غالباً جس سمت سے ہم لوگ ادھر داخل ہوئے تھے وہ اس علاقے کا پسماندہ حصہ تھا زندگی کی سہولتوں سے محروم یا پھر کوئی ایسی جگہ جسے بس یونہی عارضی طور پر استعمال کر لیا جاتا ہو میں یہ اندازہ لگانے میں کامیاب ہو گیا تھا کہ نہر کے اس طرف کا حصہ اصل میں اس علاقے کا صحیح حصہ ہے کیونکہ یہاں عمارتیں بھی اچھی خاصی خوش شکل اور رونق بھی ٹھیک ٹھاک تھی جب کہ نہر کے اس طرف کچھ بھی نہیں تھا البتہ یہ سارا معاملہ ابھی تک ناقابل فہم تھا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ایرش واش مجھ سے چوہے بلی کا کھیل کھیل رہا ہو سمجھائے بغیر ایسے مشکل حالات کے سپرد کر دیا تھا۔ بات اصل میں کچھ بھی نہیں تھی سوچنے کا مقام یہ تھا کہ اب میں کروں کیا ظاہر ہے ایک بار پھر اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارے جانے کے سوا اور کوئی کام نہیں تھا لیکن ٹیپ ریکارڈر پر سنائی دینے والی گفتگو کسی حیثیت کی حامل تو تھی وہ صرف ایک مصنوعی عمل نہیں تھا لازمی بات ہے کہ ایرش واش کو اس طرح میرے اپنے آپ تک پہنچ جانے کی امید تو نہ ہوگی اور اس نے ٹیپ ریکارڈر پر وہ کہانی خود ہی تو نہ گھڑی ہوگی اس کا کوئی مفہوم ہوگا بہتر یہ ہے کہ ایرش واش کی قربت ہی رہے جب کوئی مشکل مرحلہ آئے گا تو دیکھا جائے لیکن اس وقت کی صورت حال کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی تھی ایک اور جگہ سے موسیقی کی مدھم مدھم آوازیں ابھریں تو میں نے سوچا ہو سکتا ہے وقت گزارنے کے لیے تھوڑا سا انتظام ہو جائے اسی جانب چل پڑا بڑی خوبصورت جگہ تھی

خوبصورت اس لیے کہ لکڑی کی عمارت بنائی گئی تھی اور اس پر رنگین کپڑوں کی ڈیکوریشن کی گئی تھی کچھ نہ ہونے کے باوجود بہت اچھی جگہ تھی اور اس پر ''ویلی'' لکھا ہوا تھا میں اندر داخل ہوا تو مجھے یہ سب کچھ لکڑی کا گھر محسوس ہوا۔ کلب ٹائپ کی چیز تھی ریکارڈ لگا ہوا تھا لوگ مختلف مشروبات سے شغل کر رہے تھے بہت سی میزیں پڑی ہوئی تھیں، ویٹران کے درمیان گردش کر رہے تھے، گرم اور سرد مشروبات ہر میز پر نظر آ رہے تھے میں آہستہ آہستہ آگے بڑھا، تو ایک سانولے رنگ کی حسینہ میرے قریب پہنچ گئی بھدے بدن کی مالک موٹے موٹے ہونٹ، عجیب سا چہرہ آنکھیں البتہ خوبصورت۔

''اس طرف آ جایئے جناب، زندگی اس قدر بے کیف بھی نہیں ہے کہ انسان اپنے چہرے پر اتنی بے زاری پیدا کر لے۔'' میں نے غور سے اسے دیکھا اتنی دیر کے ذہنی بحران میں اگر کسی سے تھوڑی سی گفتگو کرنے کا موقع مل جائے تو ایک شریفانہ گفتگو کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بشرطیکہ خاتون شریفانہ گفتگو کرنے اور سمجھنے کی عادی ہو، میں نے بڑے پر احترام انداز میں گردن خم کی اور اس کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ گیا لکڑی کی یہ عمارت باہر سے اتنی وسیع نظر نہیں آتی۔ لیکن جب ہم ایک راہ داری سے گزرے تو میں نے تعجب سے اسے دیکھا۔ عمارت کی کئی شاخیں تھیں جو مختلف سمتوں میں نکل گئی تھیں، نیلی مدھم روشنی میں ماحول کو بے حد خواب ناک بنا دیا گیا تھا۔ خصوصاً مقامی لڑکیاں کافی تعداد میں یہاں موجود تھیں۔ وہ میرے ساتھ آگے بڑھتی رہی اور پھر راہ داری عبور کرنے کے بعد سیڑھیاں نظر آئیں جن پر قالین بچھا ہوا تھا اور وہ انہی پر اتر رہی تھی۔

''اے اے میڈم سنیئے۔'' میں نے کہا اور وہ رک گئی۔

''جی کیا بات ہے؟''

''زمین کی گہرائیوں میں پہنچنے کا وقت آ گیا ہے کیا؟''

''مطلب؟''

''مطلب یہ کہ قبر سے اوپر بھی بہت کچھ ہے۔'' وہ مسکرائی اور بولی۔

''قبر کے نیچے جو کچھ ہے وہ تمہارے لیے پسندیدہ ہوگا۔ آ جاؤ بڑا اعتماد تھا ان الفاظ میں۔'' میں نے سیڑھیاں عبور کیں اور ہم دونوں ایک راہ داری میں پہنچ گئے جس کے دونوں طرف دروازے بنے ہوئے تھے اس نے ایک دروازہ کھولا اور مجھے راستہ دینے کے لیے ایک

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM
www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

طرف کھڑی ہوگئی میں ایک گہری سانس لے کر اندر داخل ہوگیا لیکن اندر داخل ہونے کے بعد وہی ہوا جس کی توقع کر رہا تھا لڑکی نے پھرتی سے دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا، اندر تین آدمی نظر آ رہے تھے جنہوں نے کراٹے کا لباس پہنا ہوا تھا اور ان کی کمر سے کالی پیٹیاں بندھی ہوئی تھیں میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی۔ لڑکی دروازے سے پشت لگا کر کھڑی ہوئی تھی وہ تینوں پتھرائے ہوئے کھڑے تھے میں نے لڑکی کی طرف رخ کیا اور مدھم لہجے میں بولا۔

"کیا تم مجسمہ ساز ہو؟"

"کیا مطلب؟" وہ بات نہ سمجھ کر بولی۔

"یہ مجسمے تم نے تراشے ہیں؟" میں نے ان تینوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جو ساکت و جامد کھڑے ہوئے تھے۔"

"یہ تمہیں مجسمے نظر آ رہے ہیں؟"

"تو پھر یہ روبوٹ ہوں گے؟"

"ہو سکتا ہے، آؤ اس طرف آ جاؤ۔" اس نے کہا اور دروازے سے ہٹ کر ایک جانب بڑھ گئی۔

"اب کہاں تک لے جاؤ گی، کیا یہ جگہ مناسب نہیں ہے؟"

"آؤ، اس سے بھی مناسب جگہ یہاں موجود ہے۔" اس نے کہا اور کمرے کے اندر بنے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئی اب جب یہاں تک آ ہی گیا تھا تو یہاں کے حالات سے پوری طرح نمٹنا ضروری تھا ویسے بھی ایرش واش جیسی بھیانک شخصیت نے جو بھی عمل کر رکھا ہوگا وہ اس قدر کمزور اور ناپائیدار نہیں ہوگا کہ اس کا کوئی صحیح انداز سامنے نہ آسکے دیکھنا تو چاہئے کہ قصہ کیا ہے۔ میں اس دروازے سے اندر داخل ہوگیا۔ وہ تینوں پتھریلے مجسمے جن کے بارے میں مجھے اندازہ تھا کہ وہ مجسمے نہیں ہیں اپنی جگہ ہی کھڑے ہوئے تھے دروازے کے دوسرے جانب تیز روشنی ہو رہی تھی اور کمرے کی ڈیکوریشن بہت خوبصورت تھی سامنے ہی ایک آدمی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو مقامی نہیں تھا بلکہ اس کی رنگت تانبے کی طرح سرخ تھی۔ غالباً اسپینش نسل کا ہوگا لیکن چھوٹی چھوٹی بدنما آنکھیں اسے اسپینی بھی ظاہر نہیں کرتی تھیں بہرحال ہم اندر داخل ہوگئے تو میرے ساتھ آنے والی لڑکی نے گردن خم کر کے کہا۔

"سر یہی پال مورس ہے۔"

"تشریف لائیے مسٹر پال! آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔" تانبے کی رنگت والے شخص نے کہا۔

"شکریہ، میں آپ کو کس نام سے مخاطب کروں مسٹر؟" میں نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

"ہیرس، تم مجھے رچرڈ ہیرس کہہ سکتے ہو۔"

"چلیے ٹھیک ہے، میں آپ کو وہی کہہ سکتا ہوں جو آپ کہیں گے مسٹر ہیرس۔"

"سنو؟" ہیرس لڑکی کی طرف رخ کر کے بولا۔

"یس سر۔" لڑکی نے کہا۔

"باہر جاؤ اور سنو کسی قسم کی مداخلت یہاں نہ کی جائے سارے معاملات میری ذمہ داری پر چھوڑ دو۔"

"یس سر۔" لڑکی نے گردن خم کر کے کہا اور باہر نکل گئی، تب ہیرس گہری نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا پھر بولا۔

"مجھے تعجب ہے کہ تم مجھے زندہ نظر آ رہے ہو۔"

"اس کے جواب میں مجھے کیا کہنا چاہئے سر؟" میں نے کہا۔

"نہیں میری جانب سے نئی زندگی کی مبارکباد قبول کرو۔"

"شکریہ جناب۔"

"غیر مقامی لوگ اگر ہمارے راستوں میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں تو ہمیں زیادہ افسوس ہوتا ہے تم کرائے کے لوگ دوسروں کے معاملات میں مداخلت کرنے والے قابل نفرت ہوتے ہو، ہمیں تم سے بے پناہ نفرت ہے بے پناہ۔"

"بڑی خوشی ہوئی یہ سن کر جناب۔" میں نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔

"تم میں سے کسی ایک کی موت ہمارے لیے خوشی کا باعث ہوتی ہے میں تمہیں اس موت کی مبارکباد بھی دیتا ہوں۔" اس نے کہا اور اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا دیئے۔ اسی وقت دروازے سے وہی تینوں افراد دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے ایک مخصوص انداز میں مجھ پر چھلانگ لگائی، بڑی آسان سی بات تھی میں زمین پر بیٹھ گیا اور وہ پرواز کرتے ہوئے میرے اوپر سے نکل گئے لیکن زبردست پھرتیلے لوگ تھے، تینوں آگے جا کر اس طرح

WWW.PAKSOCIETY.COM

منتشر ہو گئے کہ حیرت ہوتی تھی ورنہ وہ سیدھے ہیرس پر ہی جا کر گرتے البتہ وہ تو منتشر ہو گئے لیکن میں نے ہیرس کو معاف نہیں کیا تھا میں نے برق رفتاری سے چھلانگ لگائی اور ہیرس پر جا گرا۔ ہیرس کرسی سمیت الٹ گیا تھا لیکن افسوس اس کی گردن گرفت میں نہ آسکی البتہ میں نے نیچے گرتے ہی ایک زوردار لات اس کے پیٹ پر رسید کر دی تھی اسی وقت دفعتاً اندھیرا پھیل گیا اور ڈز کی ایک آواز کے ساتھ ایک ننھا سا چمکدار نقطہ میرے قریب سے گزر گیا میں نے تاریکی میں ہیرس کو دبوچنے کی کوشش کی لیکن اب وہ اتنا چوہا بھی نہ ہو گا چوہا ہوتا تو ایسے کسی مسئلے میں شریک ہونے کے لیے تیار نہ ہوتا وہ کسی چکنی مچھلی کی طرح میری گرفت سے نکل کر دور جا گرا تھا اور اس کے ساتھ اس کے حلق سے ایک وحشیانہ چیخ نکلی تھی۔

”روشنی کرو، کتے کے بچو روشنی کرو، البتہ کسی کتے کے بچے نے روشنی تو نہیں کی تھی لیکن مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ہیرس کی کھوپڑی کس طرف ہے میں نے پھرتی سے اس کی جانب ٹانگیں چلائیں خیال یہ تھا کہ اس کے سر پر لات ماروں اور اسے قابو میں کر لوں لیکن وہ کمبخت شاید رات میں بھی دیکھ سکتا تھا یا پھر اسے احساس ہو گیا تھا کہ میں اسے اتنی آسانی سے نہیں چھوڑ دوں گا چنانچہ مجھے اپنی اس کوشش سے کوئی فائدہ نہیں ہوا پھر میں پھرتی سے کھڑا ہو گیا تھا لیکن کھڑے ہوتے ہی مجھے اپنی حماقت کا احساس ہوا دو چنگاریاں ڈز ڈز کی آوازوں کے ساتھ میری دونوں سمت سے گزر گئی تھیں ایک لمحے کے لیے میں بھول ہی گیا تھا کہ لڑائی صرف ہاتھوں سے نہیں ہو رہی بلکہ پستول بھی استعمال کیے جا رہے ہیں اور پستولوں پر سائیلنسر لگا ہوا ہے میں زمین پر لیٹا اور لڑھکتا ہوا دور تک نکل گیا اصل میں یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ مسئلہ کیا ہے اور وہ لوگ کیا چاہتے ہیں لیکن بہر حال کچھ نہ کچھ تو اب کرنا ہی تھا مجھے وہ دروازہ یاد آیا جو اس کمرے کے عقبی حصے میں تھا اور لوٹتا ہوا میں اس دروازے تک پہنچ گیا لیکن ابھی دروازے میں تھا کہ کسی کا بدن میرے بدن سے ٹکرایا اور میں نے انتہائی برق رفتاری سے عمل کیا میں نے فوراً اس کی گردن دبوچ کر منہ پر ہاتھ رکھ لیا تھا لیکن گردن دبوچتے ہوئے مجھے جس طرح کے احساسات ہوئے ان سے پتا چلا کہ میری گرفت میں آنے والا جسم کسی لڑکی کا ہے اس نے ہاتھ خالی ہونے کے باوجود جدوجہد نہیں کی تھی بلکہ خالی ہاتھ سے اس نے میرا لباس پکڑ کر ایک طرف کھینچنے کی کوشش کی تھی غالباً کوئی اشارہ کرنا چاہ رہی تھی میں ایک لمحے کی سوچ کے بعد ایک فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو گیا میں نے اس کے منہ پر سے ہاتھ

Uploaded By Muhammad Nadeem

اٹھایا تو وہ سرگوشی کے انداز میں بولی۔

”خدا کے لیے، خدا کے لیے اس طرف سے میرے ساتھ چلے آؤ مجھے صرف اتنا موقع دے دو کہ میں دوڑ سکوں تمہارے ساتھ، میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتی۔“ پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے سوا اور کوئی چارہ کار محسوس نہیں کیا میں نے کہ اس کی ہدایت پر عمل کروں میں خود کو سنبھال کر ایک راہ داری میں دوڑنے لگا آگے جانے کے بعد راہ داری بائیں سمت گھوم جاتی تھی اور پھر اس نے سرگوشی کی۔

”سیڑھیاں..... سیڑھیاں اور میں ٹھوکر کھاتے سے بچ گیا اوپر جانے والی سیڑھیاں تھیں ہم دونوں برق رفتاری سے چلتے ہوئے ان سیڑھیوں کو عبور کرتے ہوئے ایک راہ داری میں پہنچ گئے، لڑکی نے آگے بڑھتے ہوئے ایک جگہ رک کر کھڑکی سے نیچے دیکھا، سامنے ہی تاروں کی مدھم روشنی کے علاوہ عمارتوں کی روشنیاں بھی نظر آ رہی تھیں اس نے کہا۔

”فاصلہ دس سے گیارہ فٹ ہے نیچے کودنا ہو گا، پچھلا راستہ خطرناک ہے کہیں اور سے ہم یہاں سے باہر نہیں جا سکتے میں نے یہاں روشنی میں اس لڑکی کو دیکھا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ وہی لڑکی تھی جو مجھے لے کر ہیرس تک پہنچی تھی میرا ذہن کوئی فیصلہ کرنے میں ناکام رہا تھا کہ دفعتاً عقب سے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں میں چونک پڑا۔ ساتھی لڑکی نے پھر بھی یہی کہا۔“

”پلیز!“ اور اس کے بعد سوچنے سمجھنے کی گنجائش نہیں رہی تھی لیکن جیسے ہی میں نیچے کودا لڑکی خود بھی میرے ساتھ نیچے آ گئی تھی ایک نرم و نازک لڑکی کو اس طرح کودتے دیکھ کر بہر حال میرے ذہن میں ایک احساس تو ہوا تھا وہ تیزی سے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے دوڑنے لگی لیکن غالباً عقب سے آنے والے ہمارے بارے میں صحیح اندازہ لگا سکے تھے ایک دم ڈز ڈز کی آوازوں کے ساتھ چنگاریوں کے سفر کا آغاز ہو گیا ہم پر گولیاں برسائی جا رہی تھیں یہاں تک کہ ہم دونوں اس لکڑی کی عمارت کے احاطے کے سامنے پہنچ گئے لیکن پھر اس کے ساتھ ہی اچانک میرے ساتھ دوڑتی لڑکی کے حلق سے سسکیاں سی ابھریں۔“

”او..... اوہ۔“ اس نے کرب زدہ آواز میں کہا اور لڑکھڑا کر میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔

”کیا ہوا، کیا بات ہے؟“

”گولیاں، مجھے گولیاں لگ گئی ہیں، جاؤ پلیز نکل جاؤ ہری اپ۔“

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اوہ لیکن تم؟''

''ہری اپ، ہری اپ۔'' اس نے کہا اور اس کی آواز لڑکھڑا گئی۔ ایک لمحے کے لیے میں ساکت رہ گیا تھا، کوئی اتنی خاموشی سے میرے لیے اپنی جان دے دے اور مجھے بچانے کی کوشش کرے یہ ایک عجیب سا احساس تھا میں تو اس کے نام تک سے واقف نہیں تھا لیکن کیا کر سکتا تھا وہ نیچے گر پڑی اور ساکت ہوگئی۔ ایک لمحے کے اندر مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ اب وہ زندگی سے محروم ہے، بہر حال اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں یہ جگہ چھوڑ دوں۔ چنانچہ برق رفتاری سے آگے بڑھ گیا گولیاں اب بھی میرا تعاقب کر رہی تھیں اور میں بڑی برق رفتاری سے ایسی جگہوں کی تلاش کر رہا تھا جہاں میں ان گولیوں سے بچ سکوں پھر اچانک ہی ایک کار میرے قریب آ کر رکی ڈرائیونگ سیٹ پر کوئی موجود تھا کار کا دروازہ کھلا اور مجھے ایک آواز سنائی دی۔

''اندر آ جاؤ، فوراً اندر آ جاؤ۔'' جانے کیوں یہ آواز مجھے جانی پہچانی محسوس ہوئی تھی کسی عورت ہی کی آواز تھی اس وقت اس ہیجان خیزی کے علاوہ میرا دماغ یہ فیصلہ تو نہیں کر سکا کہ آواز کس کی ہے لیکن مخاطب مجھے ہی کیا گیا تھا چنانچہ میں برق رفتاری سے کار میں بیٹھ گیا وہ جو کوئی بھی ہے بہر حال میرے لیے نقصان کا باعث نہیں بن سکتی تھی، اندر پہنچنے کے بعد البتہ میں نے اسے غور سے دیکھا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ڈینی تھی میں نے ایک گہری سانس لے کر اپنی سیٹ کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ ڈینی کار ڈرائیو کرتی رہی اور اس کے بعد میں نے پانی کے بہنے کی آواز سنی غالباً کوئی وسیع و عریض دریا تھا۔ پانی کی آواز کے ساتھ ساتھ ایک بڑے اسٹیمر کی آواز بھی شامل تھی جس کی مشین چل رہی تھی ڈینی نے بالکل کنارے پر کار روکی تھی اسٹیمر پر بہت سے لوگ سرگرم عمل تھے ان میں سے ایک نے فوراً ہی لکڑی کا ایک تختہ اسٹیمر سے دریا کے کنارے تک لگا دیا اور پھر زور سے لکڑی کے تختے کو کھٹ کھٹایا۔''

''آؤ۔'' ڈینی نے کہا اور میں سوچے سمجھے بغیر اس تختے سے گزر کر اسٹیمر میں پہنچ گیا اسٹیمر بل رہا تھا دریا کی روانی کافی تیز تھی ڈینی بھی میرے پیچھے ہی آ گئی، ڈینی کو جس عالم میں چھوڑا تھا وہ بھی انتہائی خطرناک تھا اور اس کے بعد سے اب تک کیا ہوا۔ مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم تھا۔ بہر حال وہ مجھے اسٹیمر کے اکلوتے کیبن میں لے آئی جو خاصی بہتر حالت میں تھا کیبن تک آتے ہوئے میں نے اسٹیمر پر بہت سے لوگوں کو دیکھا تھا جو بھاری ہتھیاروں

سے مسلح تھے ڈینی نے کسی کو آواز دی اور ایک شخص کیبن کے دروازے سے جھانک کر بولا۔

''جی میڈم۔''

''بہت عمدہ کافی۔''

''جی۔'' اس نے کہا اور باہر نکل گیا۔ اب میں نے ڈینی کا بھرپور جائزہ لیا ایک خوبصورت لباس میں ملبوس اور نکھری نکھری نظر آ رہی تھی۔

''کافی ٹھیک رہے گی نا؟'' اس نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں؟''

''مجھے معلوم ہے تم ڈرنک نہیں کرتے۔''

''ہاں۔'' میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

''اصل میں تم ایک غلط جگہ پہنچ گئے تھے۔'' وہ بولی اور میں اسے گھور کر بولا۔

''صحیح جگہ کے بارے میں تم نے مجھے بتایا تھا۔''

''نہیں سوری میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ حالات اس طرح پیش آئے کہ......''

''مجھے کسی طرح کے حالات کا کوئی علم نہیں ہے۔''

''اصل میں وہ جگہ جرائم پیشہ افراد کا بہت بڑا مرکز ہے اور تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ روز آرگنائزیشن نے اس کی خدمات حاصل کی ہیں۔''

''ویری گڈ۔'' مجھے بے اختیار ہنسی آ گئی۔

''نہیں میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں۔''

''ضرور کہہ رہی ہو گی۔''

''مگر تمہاری ہنسی میں بے اعتباری ہے۔''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اصل میں یہ دلچسپ بات ہے کہ مختصر ترین وقت میں بہت بڑے بڑے کام ہو جاتے ہیں اب انہی لمحات کو لے لو۔''

''اگر ہم اس طرح جدا نہ ہو جاتے تو تمہیں بھی ایک لمحہ تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔ ویسے تمہارے ذہن میں کیا ہے۔ مجھے بتانا پسند کرو گے؟''

''گویا اپنے ہاتھوں سے گردن میں رسی کا پھندہ ڈال کر اس کا سرا تمہارے ہاتھ میں دے دوں۔'' میں نے مسکرا کر کہا اور اس نے نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھا۔ اس کے چہرے پر ایک

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

ادا سی کی لکیر نمودار ہوگئی تھی۔ پھر وہ بولی۔

''نہیں۔ بھلا میں تمہاری دشمن کیوں ہونے لگی۔ اگر تم ایسا سمجھتے ہو تو۔''

''اصل میں مسٹر ایرش واش میرے بہترین دشمن ہیں۔'' میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

''دشمن اور بہترین؟''

''حالات کے تحت کہہ رہا ہوں۔''

''جہاں تک میرا اندازہ ہے ان سے تمہارا کوئی براہ راست ٹکراؤ تو نہیں ہے۔''

''صدیوں کی جنگ ہے ہماری۔'' میں نے کہا۔

''نسلی جنگ؟''

''ہاں۔''

''مگر اس کا معاملہ تو اور ہی ہے۔''

''نہیں ہے تم نہیں سمجھتیں۔''

''میرا خیال ہے تم دونوں میں سے کوئی بھی مذہبی انتہا پسند نہیں ہے۔'' ڈینی نے کہا۔

''میں ہوں اور مسٹر واش بھی ہیں۔''

''صرف ایک بات میں کہہ سکتی ہوں وہ یہ کہ مسٹر واش کسی بھی نظریے کے تحت سہی اس وقت تمہیں کوئی نقصان پہنچانے کے حق میں نہیں ہیں۔''

''شاید۔''

''شاید نہیں حقیقت ہے۔ تم اسے تسلیم کرو یا نہ کرو۔''

''بات اصل میں یہ نہیں ہے ڈینی۔ مسٹر واش سمجھتے ہیں کہ میں بے بس ہوں اور وہ میری بے بسی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔'' میں نے کہا اور وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگی۔

''تم اس طرح سوچ رہے ہو؟''

''تو پھر کس طرح سوچوں۔ کیا مجھے معلوم ہے کہ مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے؟ یہ کون لوگ ہیں جن سے میری مڈبھیڑ ہوئی تھی ان ہنگامہ خیزیوں کا مقصد کیا ہے؟''

ڈینی سوچ میں ڈوب گئی کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی۔ میرے خیال میں تمہاری الجھنوں کا حل تمہیں بہت جلد مل جائے گا۔''

''ٹھیک ہے۔ مجھے بھی جلدی نہیں ہے۔''

''یہ بالکل محفوظ جگہ ہے تم تھک بھی گئے ہو آرام کرو۔'' اس نے کہا اور کیبن سے باہر نکل گئی۔ میں خاصی بے سکونی محسوس کر رہا تھا۔ وہ بے چاری لڑکی گم نام مرگئی تھی صرف میرے لیے۔ آخر کون تھی؟ اس قدر غیر انسانی صفات کا مالک تو نہیں تھا میں کہ اس کی موت کا اثر میرے دل پر نہ ہوتا وقت گزارنا تھا دوسری صبح ڈینی ایک قوی ہیکل شخص کے ساتھ میرے پاس آئی اس شخص نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''میرا نام آرسن گوگول ہے مسٹر واش نے مجھے آپ کی خدمت کی ذمے داری سونپی ہے۔''

''آپ میری کیا خدمت کریں گے مسٹر آرسن۔'' میں نے تمسخرانہ انداز میں پوچھا۔

''مسٹر واش نے آپ سے ایک درخواست کی ہے مسٹر دانش منصور اور وہ درخواست یہ ہے کہ اس وقت ان علاقوں میں ایک بڑی گڑبڑ چل رہی ہے۔ یہ سمجھ لو کہ یہ گڑبڑ حکومت اسرائیل کے خلاف ہے۔ دراصل مسٹر واش اسی سلسلے میں خاصے عرصے سے کام کر رہے ہیں لیکن کچھ اور ذمے داریاں بھی آ پڑیں اب ہمارے باس اس بات کے خواہش مند ہیں کہ آپ ان کے لیے کام کریں۔''

''میں تو ان کے لیے کام کر رہا ہوں لیکن افسوس مجھے اس کام کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔''

''آپ کے لیے ایک پیغام ہے میرے پاس۔'' اس نے کہا۔

''کس کا پیغام؟''

''مسٹر واش کا۔''

''اب تک آپ کیا کر رہے ہیں؟'' میں نے طنزیہ پوچھا۔

''وہ، جو کچھ کہا گیا ہے۔'' بہرحال آپ پلیز تھوڑا سا انتظار کیجیے۔ آرسن نے ڈینی سے کہا اور ڈینی اپنی جگہ سے اٹھ گئی پھر وہ ایک ٹیپ ریکارڈر لے آئی تھی آرسن نے جیب سے ایک کیسٹ نکال کر اس میں لگایا اور اسے آن کر دیا۔ ایرش واش کی آواز ٹیپ سے ابھری تھی۔

''ڈیئر دانش منصور۔ تمہاری مشکلات کے بارے میں مجھے اچھی طرح معلوم ہے ڈینی سے میری بات ہوئی تھی اس نے تمہاری شکایت مجھ تک پہنچائی۔ میں تمہاری شکایت کو تسلیم کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں لندن ایک اور مشن پر پہنچا تھا یہ مشن حکومت اسرائیل نے مجھے دیا

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

تھا لیکن وہاں رانا وسیم سے ملاقات ہوئی اور کچھ وقت کے لیے اپنے مشن سے ہٹنا پڑا۔ بہرحال رانا کے بارے میں مجھے علم ہوا ہے کہ وہ پاکستان پہنچ چکا ہے اب میں اس دوسرے مشن کی طرف متوجہ ہوں تمہیں ایک اہم اسرائیلی راز بتا رہا ہوں لیکن بڑے اعتماد کے ساتھ۔ تمہیں یاد ہوگا کہ کچھ سال پہلے ہم نے فرانس کی ایک بندرگاہ سے کچھ جنگی کشتیاں حاصل کی تھیں جن میں اسلحہ بھرا ہوا تھا دنیا اب تک یہ سمجھتی ہے کہ وہ اسلحہ اسرائیل پہنچ گیا تھا لیکن ایسا نہیں ہوا یہ کشتیاں سمندری سفر کے دوران کچھ نامعلوم لوگوں نے ہم سے چھین لی تھیں۔ ابتدا میں ہم نے اسے بحری قذاقی سمجھا تھا لیکن ایسی بات نہیں تھی یہ عمل کچھ مخصوص قبائل نے کیا تھا جن کے بارے میں ہمیں اب تفصیل معلوم ہوئی ہے۔ پھر اس وقت انہی لوگوں سے نبرد آزما ہیں اور حکومت اسرائیل ٹھوس شواہد حاصل کر کے اب ان کے خلاف کوئی بڑا قدم اٹھانا چاہتی ہے۔ تمہارا کام بالکل مختلف ہے لیکن تم یقین کرو کہ میں نے رخسار کی بازیابی کی ذمے داری اب خود قبول کر لی ہے اور یہ کام میں جلد از جلد کروں گا۔ مسٹر آرمن گوگول تمہیں اسسٹ کریں گے اور ہر طرح تمہاری معاونت کریں گے مجھے امید ہے کہ وسیع تر دوستی کے لیے تم ان ہدایات پر کام کرو گے۔"

کیسٹ ختم ہو گیا۔ میں سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ پھر میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"ٹھیک ہے مسٹر آرمن۔ میں مسٹر واش کی خواہش کے مطابق کام کرنے کو تیار ہوں۔"

"میں نے ان دونوں کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے تھے پھر آرمن نے اٹھتے ہوئے کہا۔" آپ کی منظوری کے بعد میری ذمے داریوں کا آغاز ہوتا ہے جناب۔ تیاریوں کے لیے کچھ وقت کی اجازت دیجیے ڈینی میرے ساتھ تعاون کرے گی۔

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا اور وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے۔ میں سکتے کے عالم میں بیٹھا رہ گیا تھا۔ نئی کہانی، شرمناک اور بے حد تکلیف دہ۔ میں اور اسرائیلی مفادات کے لیے کام کروں۔ کوئی لالچ مجھے اس کے لیے آمادہ نہیں کر سکتا تھا۔ رخسار کی قربانی دے سکتا تھا لیکن یہ کام ...... پھر میرے ذہن نے ایک اور نئے انداز میں سوچا اگر ایرش واش کا کہنا درست ہے یہ ایسے کچھ لوگوں کے خلاف کام کر رہے ہیں جنہوں نے اسرائیل کے مفادات کو نقصان پہنچایا ہے تو میں ان کی مدد کر سکتا ہوں۔ واش ان کے خلاف کام کر رہا ہے میں درپردہ واش کے اقدامات کو نقصان پہنچاؤں گا۔ واہ یہ ایک اچھا خیال تھا بڑی محنت سے کام کرنا ہوگا لیکن نتائج

بہتر نکل سکتے ہیں۔ دل کو کافی اطمینان ہو گیا تھا۔ پھر ڈینی آ گئی۔

"تم بور ہو رہے ہو گے؟"

"ہاں۔"

"مگر تم ہو بھی تو عجیب۔"

"کیوں؟"

"بس، کسی پادری کی طرح۔ نیکیوں کے پتلے، لیکن دشمنوں کے لیے فولاد"

"تو پھر کیا کروں؟"

"زندگی سے پیار۔"

"کرتا ہوں۔"

"اپنے طور پر؟"

"ہر شخص اپنے طور پر ہی سوچتا ہے۔"

"کچھ سوچیں غلط بھی تو ہوتی ہیں۔"

"مثلاً۔"

"تمہاری بیوی، کیا نام ہے اس کا ہاں شاید رخسار......"

"میرے ذاتی معاملات کے بارے میں بھی تمہیں اتنی تفصیل سے بتایا گیا ہے۔" میں نے مسکرا کر کہا۔

"بتایا نہیں گیا بلکہ میں نے چھان بین کی ہے۔"

"کیوں؟"

"تم سے دلچسپی کی بناء پر۔"

"تب تو تمہیں مایوسی ہوئی ہوگی۔ مسٹر واش نے بتایا ہوگا کہ میں اپنی بیوی کے لیے کس قدر کاوشیں کر رہا ہوں۔"

"ہاں لیکن میں تمہارے نظریات میں تھوڑی سی تبدیلی چاہتی ہوں۔"

"کس طرح؟"

"جسے چاہتے ہو اسے چاہتے رہو اور اگر کوئی تمہیں چاہے تو اسے بھی بددل نہ کرو۔"

"ایک بات کہوں ڈینی تم اب تک جس کردار کا مظاہرہ کرتی رہی ہو اس میں مجھے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بہت اچھی لگی ہو۔ اگر تم سے کہا گیا کہ ایک عورت کی حیثیت سے بھی مجھے متاثر کرو اور مٹھی میں دبا لو تو میں تمہیں ایک پیشکش کرتا ہوں وہ یہ کہ ان لوگوں پر یہی ظاہر کرو کہ تم اپنے مشن میں کامیاب ہو لیکن اپنے کردار کو قائم رکھو۔"

شاید یہ الفاظ ڈینی کے دل کو جا لگے تھے، کچھ لمحوں تک وہ حیران نگاہوں سے میری صورت دیکھتی رہی، پھر اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے، میں نے اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی نمی دیکھی تھی لیکن وہ با آسانی یہ آنسو پی گئی تھی مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ لوہا گرم ہے بروقت ضرب لگا دی جائے تو بڑی کارآمد رہے گی، میں نے ہتھیلی سے اس کے آنسو خشک کیے اور آہستہ سے بولا۔

"تھوڑی بہت انسانی شناخت مجھے بھی ہے ڈینی، میں نے تمہارے چہرے کے نقوش میں کبھی ایک فاحشہ نہیں دیکھی اور یقین کرو اس بات کی میں نے خلوص دل سے قدر کی ہے میں جانتا ہوں کہ تمہیں اس کے لیے مجبور کیا گیا ہے اصل میں یہ بھی یوں سمجھ لو ڈینی کہ لوگوں کی ناتجربہ کاری ہے۔ وہ نگاہوں کا انداز نہیں پہچانتے، جب میں نے مسٹر ایرش واش کے لیے خلوص دل سے کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا تو اصولی بات یہ ہے کہ انہیں ہر تشویش کو ذہن سے نکال دینا چاہئے کیونکہ جب تک ہمارے درمیان ذہنی ہم آہنگی پیدا نہیں ہو گی ہم مکمل سکون سے کام نہیں کر سکتے۔" ڈینی نے اپنے آپ کو فوراً سنبھال لیا تھا وہ جلدی سے ایک عجیب سے انداز میں بولی۔

"بات اصل میں یہ ہے مسٹر دانش منصور کہ تمہارے نام کے ساتھ ایک محب وطن شخص کا سائن بورڈ لگا ہوا ہے تم کس طرح مسٹر واش کے لیے خلوص دل سے کام کرنے کے لیے آمادہ ہو جاؤ گے، یہ بات ابھی سمجھ میں نہیں آئی ہے؟"

"مسٹر واش کو یہ بات سمجھ لینی چاہئے ڈینی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میں تو ہر چیز سے محروم کر دیا گیا ہوں میرے دل میں تو بہت کچھ ہے لیکن میرے اہل وطن مجھے اپنے دل سے نکال چکے ہیں، کب تک لکیر پیٹتا رہوں گا۔ رخسار کے ساتھ اسی لیے لندن میں زندگی اپنائی تھی کہ اہل وطن کی بے دردی بھول جاؤں، بس اب بھی یہی چاہتا ہوں کہ مجھے میری بیوی کے ساتھ کسی گمنام گوشے میں پناہ مل جائے اس کے علاوہ اور کچھ درکار نہیں ہے مجھے۔"

"مسٹر واش یقینی طور پر تمہاری بھرپور مدد کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔"

"میں بھی ان کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں اور اس کا صلہ صرف یہ چاہتا ہوں کہ رخسار مجھے مل جائے اور میں کوئی گمنام گوشہ اپنا لوں۔"

"حالانکہ یہ تم جیسے کسی شخص کے لیے ایک عجیب سا کام ہوگا۔"

"کیوں؟"

"اس لیے کہ تم نے تو زندگی ہنگامہ آرائیوں میں ہی گزاری ہے۔"

"ہاں بے مقصد اور فضول ہنگامہ آرائیاں۔" لیکن اچانک ہی میری نگاہیں ڈینی کی جانب اٹھ گئیں۔ وہ ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کر رہی تھی میں تعجب بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"اس قدر بددل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال زندگی میں الجھنیں اگر نہ ہوں تو انسان اس پرسکون زندگی سے بھی اکتا جائے چلو چھوڑو مجھے خوشی ہے کہ تم نے میرے کردار کی تعریف کی ہے بہرحال ہم دوست ہیں اور دوستی کے ناتے میں تمہاری ہر خدمت کرنا اپنی خوش بختی سمجھوں گی۔ چند لمحوں کی مجھے اجازت دو دوبارہ تمہارے پاس آؤں گی۔"

"ٹھیک ہے ڈینی، ڈینی نے اپنے قدموں کی آواز پیدا کی اور کھٹ کھٹ کرتی کیبن کے دروازے تک پہنچی وہاں رک کر اس نے مجھے عجیب سے انداز میں انگلی سے اشارہ کیا جیسے کہہ رہی ہو کہ میں باہر آ جاؤں میں کسی قدر حیران حیران سا اپنی جگہ سے اٹھا اور بے آواز چلتا ہوں کیبن سے باہر آیا۔ باہر کا ماحول توقع کے مطابق تھا۔ دریا کے شور کی آواز اسٹیمر ساحل پر ہی لنگر انداز تھا اور موٹے موٹے رسے ساحل پر لگے ہوئے درختوں سے باندھ دیئے گئے تھے جب کہ پہلے ایسی کیفیت نہیں تھی اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اسٹیمر روانگی کے لیے تیار ہو لیکن اب وہ یہاں کچھ زیادہ وقت کے لیے لنگر انداز کر دیا گیا تھا۔ ڈینی مجھے لیے اسٹیمر کے ایک گوشے تک پہنچ گئی میں نے چاروں طرف کا ماحول دیکھتے ہوئے کہا۔"

"منظر بہت حسین ہے لیکن تم نے مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کیوں کیا تھا؟"

"عورت واقعی بہت بے وقوف شے ہوتی ہے، دانش منصور چند الفاظ اس سے نا جانے کیا کچھ چھین لیتے ہیں میں تمہیں کوئی آدمی نہیں کہہ سکتی بلکہ کبھی نہیں کہہ سکتی لیکن پتا نہیں کہ تم نے میری شخصیت کا اندازہ لگا لیا ہے یا پھر جو کچھ کہا ہے دل کی سچائیوں اور گہرائیوں کے ساتھ کہا ہے کچھ ایسے الفاظ ادا کر دیئے ہیں تم نے جنہوں نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

لیا ہے ہاں دانش منصور میں صاحب کردار ہوں اگر ہوں نہیں تو تھی اور مجھ سے جو کچھ چھینا گیا ہے میری خوشی سے نہیں چھینا گیا تم نے میرے دل کے وہ پوشیدہ تار چھیڑ دیئے جو صرف میری امانت تھے۔ میرے احساسات سے بجتے تھے تم نے ان پر انگلی رکھ دی ہے میں کسی تفصیل میں نہیں جاؤں گی کیونکہ ماضی کی داستانیں کبھی کبھی اتنی دکھ بھری ہوتی ہیں کہ زبان تک آ جائیں تو اداسیاں دھوئی نہیں جا سکتی میں یوں سمجھ لو حالات کی ماری ہوں لیکن اپنے کردار کی موت سے ہمیشہ افسردہ رہی ہوں اور اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی بس اتنا بتا دینا کافی ہے اچھا خیر چھوڑو جو گفتگو تم نے کی ہے وہ مسٹر ایرش واش کے لیے بڑی اطمینان بخش ہوگی وہ ہر قیمت پر تمہیں کیروشین قبائل کے سامنے لانا چاہتے ہیں اور تمہیں ہی اس سلسلے میں استعمال کرنے کے خواہشمند ہیں۔ انہوں نے ہر طرح سے اپنے تمام ساتھیوں کو یہ ہدایت کر دی ہے کہ تمہیں اس سلسلے میں کام کرنے پر آمادہ کیا جائے مجھ سے بھی انہوں نے یہی کہا تھا۔''

''کیروشین قبائل غالباً وہ ہیں جن کا تذکرہ کیسٹ پر کیا گیا تھا؟''

''ہاں۔''

''تو تمہارا خیال ہے کہ کیبن کے اندر کوئی ایسا ڈیکٹوفون موجود ہے جس سے ہماری گفتگو کہیں اور سنی جا رہی ہے؟''

''خیال نہیں بات میرے علم میں ہے۔''

''اب یہی بات تو افسوس کی ہوتی ہے ڈینی میں جانتا ہوں کہ مسٹر ایرش واش مجھ پر اعتبار نہیں کر سکیں گے۔''

''ایسی بات نہیں ہے انہوں نے اعتبار کر لیا ہے لیکن شاید تھوڑی سی الجھن ان کے ذہن میں ہے۔''

''ایک بات بتاؤ ڈینی؟''

''ہوں۔''

''کیا تم بھی اسرائیلی قومیت سے تعلق رکھتی ہو؟'' میرے اس سوال پر وہ کچھ لمحے خاموش رہی۔ پھر آہستہ سے بولی۔

''نہیں، میں آئرش ہوں۔''

''خیر تم جو کچھ بھی ہو اس سوال سے میرا کوئی گہرا مقصد نہیں تھا، ویسے مسٹر آرسن

گوگول کہاں گئے؟''

''نہیں وہ اس وقت اسٹیمر پر موجود نہیں ہیں لیکن بڑے لوگوں میں اچھے آدمی ہیں۔''

''بڑا پراسرار مسئلہ چل رہا ہے بات ان قبائل کی ہے۔''

''اصل میں یہ سارا مسئلہ جو ہے نا مائی ڈیئر دانش منصور تو تم یہ سمجھ لو کہ کیروشین قبائل ان مسلمان ممالک سے تعاون کر رہے ہیں جو اسرائیل کے خلاف صف آرا ہیں وہ اسلحہ جو اسرائیل نے اغواء کیا تھا۔ کیروشین قبائل کے ہاتھ لگا ہے درحقیقت سمندروں میں اس قسم کے کام سرانجام دے لیا کرتے تھے اب ذرا صورتحال مختلف ہوگئی ہے اسلحے کے بارے میں یہ اندازہ ہے کہ وہ ابھی یہاں سے منتقل نہیں کیا جا سکا اور مسٹر ایرش واش یہی سراغ لگانا چاہتے ہیں کہ اسلحہ کہاں ہے؟ یہ سراغ لگانے کے بعد اسلحے کے ذخائر تباہ کر دیئے جائیں گے تاکہ وہ عرب ممالک تک نہ پہنچ سکیں۔ اصل میں کچھ معلومات ان لوگوں کو بھی مسٹر ایرش واش کے بارے میں ہیں لیکن تم نہ صرف ایک اجنبی ہو بلکہ جب تم ان کی نگاہوں کے سامنے آؤ گے تو ان کی خفیہ معلومات انہیں یہ بتائیں گی کہ تم درحقیقت پاکستانی ہو اور بہرحال جتنے بھی مسلم ممالک ہیں کم از کم پاکستان پر اتنا اعتماد کرتے ہیں کہ یہ مسلم مملکت کسی مسلم ملک کے خلاف صف آراء نہیں ہو سکتی وہ تمہیں ہر طرح سے اپنے درمیان خوش آمدید کہیں گے اور مسٹر ایرش واش تمہارے ذریعے ان ذخائر کا پتا چاہتے ہیں۔''

''میری آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی تھیں وہ کمبخت مجھ سے اتنا بدترین کام لینا چاہتا ہے خیر ٹھیک ہے اگر ایسی ہی بات ہے تو ایرش واش میری جان ایسی ضرب لگاؤں گا تجھ پر کہ زندگی بھر نہیں بھول سکے گا۔'' میں نے ڈینی سے کہا۔

''ڈینی! دل میں اس قدر زخم ہیں کہ زبان تک سڑ چکی ہے لیکن میں اب بھی کوئی ایسا لفظ اپنے منہ سے نہیں نکالوں گا جو میرے وطن کے خلاف ہو اختلاف وطن سے نہیں ہے وطن کی مٹی سے نہیں ہے بلکہ ان لوگوں سے ہے جو بے مقصد مجھ سے دشمنی پر آمادہ ہو گئے اور انہوں نے یہ دشمنی کی اور اس طرح کی ہے کہ آج میں بے یار و مددگار پھر رہا ہوں مسٹر واش کو جس طرح بھی چاہو یقین دلا دو کہ بہرحال میں ان کے لیے کسی طور نقصان دہ نہیں ہو سکتا کسی بھی طور، جو وعدہ میں نے ان سے کیا ہے میں اس کی تکمیل پورے خلوص اور دیانت کے ساتھ کروں گا۔ سمجھ رہی ہو نا تم ویسے ڈیئر اگر مسٹر واش نے صرف مجھے آمادہ کرنے کے لیے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

رخسار کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے تو بہر حال یہ ایک تکلیف دہ امر ہوگا۔ میں ان کی ساری بے اعتمادی برداشت کر سکتا ہوں لیکن یہ نہیں کہ رخسار ان کے پاس موجود ہو اگر میرے دل کو سکون بخش دیا جائے اور مسٹر واش مجھ سے کہیں کہ میں اپنی گردن اتار کر ان کے قدموں میں رکھ دوں تو یقین کرو میں ایسا بھی کر سکتا ہوں۔"

"میں نے اپنے ڈرامے کا آغاز کر دیا تھا اصل میں، میں نہیں چاہتا تھا کہ ڈینی سے متاثر ہو کر اپنی حقیقتیں اس پر کھول دوں لیکن بعض اوقات کیا ہی شاندار عمل ہوتا ہے اچانک ہی ایک ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ ڈینی کے گلے میں پڑے ہوئے لاکٹ سے ہوئی اور خود ڈینی کی آنکھیں خوف و دہشت سے پھٹ گئیں۔ لاکٹ سے ایرش واش کی آواز ابھری تھی۔

"ڈیئر دانش منصور کیا ہی عمدہ عمل کیا ہے میں نے اور کتنے شاندار طریقے سے مجھے تمہارے اندر کی کہانی معلوم ہوئی ہے۔ میری جان یہ آخری امتحان تھا تمہارا جس میں تم پورے اترے ہو اور اب اطمینان رکھو تم پر کوئی شبہ نہیں کیا جائے گا اور اب میں تم پر مکمل اعتماد کرتا ہوں اس اعتماد کے لیے ہی میں یہاں وقت گزار رہا تھا لیکن اب یہ سمجھ لو کہ سب ٹھیک ہے۔ جہاں تک رخسار کا معاملہ ہے میں تم سے پورے اعتماد کے ساتھ یہ بات کہہ چکا ہوں کہ اسے حاصل کر کے تم تک پہنچانا بھی میری زندگی کا اتنا ہی بڑا مشن ہے جتنا بڑا مشن کیروشین قبائل کے بارے میں ہے۔ بہر حال یہ جو کچھ بھی ہوا ہے بڑے دلچسپ انداز میں ہوا ہے او کے۔" آواز بند ہو گئی لیکن ڈینی کا چہرہ دہشت سے سفید پڑ گیا تھا۔ میں نے اسے دیکھا تو وہ پتھرائی ہوئی سی کھڑی تھی، میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ڈینی، مجھے دنیا میں کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے بالکل شکایت نہیں ہے ٹھیک ہے چلتا ہے، سب چلتا ہے۔" ڈینی نے اچانک ہی لاکٹ اپنی مٹھی میں بھینچا اور اسے زور سے نیچے کھینچ لیا لاکٹ اس کی گردن سے علیحدہ ہو گیا تھا اس نے اسے پوری قوت سے پانی کی طرف اچھالا لیکن وہ ایک لکڑی کے ستون سے ٹکرا کر اسٹیمر میں ہی گر پڑا۔ ڈینی دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

"ارے ارے دوسرے لوگ یہاں موجود ہیں ڈینی پلیز یہ کیا حماقت ہے بھئی؟" لیکن ڈینی نے چہرے سے ہاتھ نہیں ہٹائے۔ میں اسے تسلیاں دیتا رہا۔ پھر وہ بڑے معصوم انداز میں سسکیاں لیتی ہوئی بولی۔

"یہ بات میرے علم میں تھی کہ کیبن میں ڈکٹوفون موجود ہے کہاں نصب کیا گیا ہے یہ مجھے نہیں معلوم تھا مجھے یہ بالکل نہیں معلوم تھا کہ یہ لاکٹ جو مجھے تحفے میں دیا گیا ہے درحقیقت ڈکٹوفون ہے۔ خدا کی قسم یہ بات مجھے نہیں معلوم تھی ورنہ میں...... میں۔" میں نے گہری نگاہوں سے ڈینی کو دیکھا پھر ہنس کر بولا۔

"چلو ٹھیک ہے میں نے یہ تسلیم کر لیا لیکن بے وقوف لڑکی ظاہر ہے یہ ایرش واش کی ملکیت ہے اگر یہ پانی میں گر جاتا تو کیا تم سے باز پرس نہ ہوتی؟"

ڈینی نے کوئی جواب نہیں دیا وہ سسکتی رہی میں آگے بڑھا اور اسٹیمر کے تختے پر پڑا ہوا لاکٹ اٹھایا اس کا ہک ٹیڑھا ہو گیا تھا لیکن سونے کے ہک کو واپس اپنی جگہ پر لانا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ البتہ یہ بھی میں نے محسوس کیا تھا کہ اسٹیمر پر جتنے افراد موجود تھے ان میں سے کسی نے بھی ہماری جانب توجہ نہیں دی تھی اور اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہے تھے۔ بہر حال ہم لوگ وہیں کھڑے رہے باتیں کرتے رہے اور اس کے بعد ہماری نگاہیں ساحل کی جانب اٹھ گئیں۔ سیاہ رنگ کی ایک گاڑی اچھلتی کودتی آ رہی تھی اور وہ دریا سے تھوڑے فاصلے پر رک گئی۔ پھر اس میں سے مسٹر آرسن کو اترتے ہوئے دیکھا گیا۔ ان کے چہرے پر کچھ ایسا انداز تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی بہت ہی خاص بات ہے۔

مسٹر آرسن گول گول تیز قدموں سے چلتے ہوئے اسٹیمر کے قریب پہنچے۔ پھر لکڑی کے اس تختے کو عبور کر کے جو اسٹیمر اور ساحل کے درمیان پل کا کام دے رہا تھا ہمارے پاس پہنچ گئے پھر انہوں نے مودب لہجے میں کہا۔

"ہمیں روانگی کا حکم ملا ہے مسٹر پال، آپ کی طرف سے کوئی حکم ہے؟"

"نہیں میں تیار ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"او کے۔" آرسن نے گردن خم کی۔ پھر اس نے کار کو چلے جانے کی ہدایت کی اور انہیں یہاں تک لانے والی کار اسٹارٹ ہو کر واپس چلی گئی۔ اس کی روانگی کے بعد مسٹر آرسن اسٹیمر کے عملے کی جانب متوجہ ہو گئے اور اسے ہدایات جاری کرنے لگے۔

ڈینی ابھی تک خاموش کھڑی ہوئی تھی۔

میں نے لاکٹ نما ٹرانسمیٹر کو جو میری مٹھی میں دبا ہوا تھا کھول کر اس کا باریک میکنزم دیکھا اور اس کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا اس میں سے ہلکی ہلکی ٹک ٹک کی آواز ابھر رہی تھی جس

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ آن ہے۔ ڈینی نے اس کو کافی زور سے زمین پر پھینکا تھا مجھے اس بات پر شبہ تھا کہ اگر اس ٹرانسمیٹر کے پیغامات دوسرے ریسیور پر موصول کیے جا رہے ہیں تو یہ اطلاع بھی ایرش واش کو مل گئی ہوگی کہ ڈینی نے لاکٹ کو نفرت سے پھینکا ہے۔ پتا نہیں اس عمل کا کیا ردعمل ہو ویسے مسٹر آرسن کے کسی انداز سے ایسی کسی بات کا پتا نہیں چل رہا تھا یوں بھی اس ساری گفتگو کو زیادہ وقت نہیں ہوا تھا اور اگر اس کی اطلاع ایرش واش کو ہوئی ہے تو ظاہر ہے ایرش واش کا فوری ردعمل سامنے نہیں آ سکتا یہ تو بعد میں ہی پتا چلے گا کہ ڈینی کے اس اقدام سے ایرش واش کی ذہنی کیفیت کیسی رہی مسٹر آرسن کو اس کے بارے میں کوئی تفصیل یقینی طور پر نہیں معلوم ہوئی تھی کچھ دیر کے بعد اسٹیمر کے انجن اسٹارٹ ہو گئے اور پھر اسے ساحل سے جدا کر دیا گیا تختہ وغیرہ اٹھا دیا گیا تھا اور عملے کے تمام افراد مستعدی سے اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہے تھے میں نہیں جانتا تھا کہ اسٹیمر کا یہ سفر کتنا طویل ہوگا ویسے جو تفصیلات میرے علم میں آئی تھیں ان کے مطابق ہمیں کروشین قبائل کے خلاف کارروائیاں کرنی تھیں اور ہمارا یہ سفر اسی علاقے کی طرف تھا لیکن اس کے لیے کیا طریق کار اختیار کیا جائے گا اس بارے میں ابھی کوئی تفصیل موصول نہیں ہو سکی تھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ زیادہ الجھن میں پڑنا بے مقصد ہے آنے والا وقت کہانی کو جس رنگ میں بھی ڈھال دے مجھے اس میں ضم ہو جانا چاہئے کیا فرق پڑتا ہے ویسے ایرش واش جس قدر خطرناک آدمی تھا اس کا ایک اور اظہار اس عمل سے ہو چکا تھا اس نے کسی بھی موقعے کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا اور اب بھی کیا کہا جا سکتا کہ وہ کن پراسرار کارروائیوں میں مصروف ہو پھر ٹرانسمیٹر کی مشینری کو چیک کرتے ہوئے مجھے وہ باریک سا بٹن نظر آ ہی گیا جسے دبانے سے ٹرانسمیٹر کی ٹک ٹک بند ہو گئی تھی اور میرا تجربہ بھی ان معاملات میں کم نہیں تھا ٹرانسمیٹر کا عمل ختم ہو چکا تھا۔ ڈینی سرد نگاہوں سے دریا کے اطراف میں بکھرے ہوئے جنگل کو دیکھ رہی تھی جو آگے جا کر گھنے سے گھنا ہوتا جا رہا تھا حالانکہ اسٹیمر نے ابھی زیادہ سفر طے نہیں کیا تھا لیکن دریا کے بہاؤ پر اس کی رفتار خاصی تیز تھی اور عملے کے افراد مستعدی سے اسے آگے بڑھا رہے تھے چاروں طرف کا جائزہ لینے کے بعد میں ایک بار پھر ڈینی کے پاس آ کھڑا ہوا اور اس نے ویران نگاہوں سے میری طرف دیکھا اور پھیکی سی مسکراہٹ سے بولی۔

”ٹرانسمیٹر تمہارے ہاتھ میں موجود ہے۔“

”ہاں، لیکن میں نے اسے ناکارہ بنا دیا ہے۔“

”میرے اس طرح پھینکنے سے اس کی مشین خود ختم ہو گئی ہوگی۔“

”نہیں، یہ چل رہا تھا۔“ میں نے جواب دیا۔

”اور اب؟“

”اب یہ بند ہے۔“

”کیا فرق پڑتا ہے۔ مسٹر واش نے جتنا کچھ سن لیا ہے اس کے بعد انہیں کم از کم اس بات کا علم تو ہو گیا ہوگا کہ میں تمہیں اس طرح کی بہت سی تفصیلات بتا چکی ہوں جس کی مجھے اجازت نہیں تھی۔“ وہ روانی میں بول گئی لیکن پھر جلدی سے کچھ احساس ہوا اور اس نے غم زدہ نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

”انسان خوش فہمی کا مریض ہوتا ہے میں یہ سوچ رہی ہوں کہ تم کو مجھ پر اب بھی اعتبار ہے حالانکہ نجانے تمہارے دل و دماغ کی کیا حالت ہو؟“

”لڑکیوں کی اسی بات سے مجھے اختلاف رہتا ہے، ڈینی۔ وہ خطرناک سے خطرناک قدم اٹھانے پر تل جاتی ہیں لیکن اندر سے اتنی ہی کمزور رہتی ہیں میں کہتا ہوں جو کام تم کر رہی ہو اس کے بعد تمہیں ہر طرح کے حالات سے نگاہیں ملانا چاہئے اس طرح خوفزدہ رہنے سے تمہارا کیا خیال ہے زندگی کو بہتر انداز میں گزار سکو گی؟“

”یہ تم کہہ رہے ہو، مسٹر پال۔“

”یہ بھی فضول بات ہے ظاہر ہے یہ الفاظ تم میرے ہی ہونٹوں سے سن رہی ہو۔“

”چلو اپنی ہی بات بتا دو تا کہ یہ انکشاف ہونے کے بعد کہ میں نے تمہیں ڈکٹوفون کی تفصیل بتائی لیکن خود میری گردن میں ایک ڈکٹوفون یا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔“

”میں ان باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اگر کوئی بھی زندگی کے چند لمحوں میں کوئی ایسا عمل کر لے جس سے دوسرے کو مناسب فائدہ پہنچا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ باقی حساب کتاب کے صفحات سادہ رہنے چاہئیں اور گزرنے والے وقت کے ساتھ اس پر عمل کی تحریر درج ہوتی رہے تو زیادہ بہتر ہوتا ہے ہم کسی ایک شخص میں ساری خوبیاں تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حماقت ہے ہماری ساری خوبیاں کسی ایک شخص میں یکجا نہیں ہو سکتیں بہت سی خوبیوں بہت سی خامیوں کا مجموعہ ہوتا ہے ہر انسان ڈینی اگر تم اب تک ایک بھی بہتر سلوک کر چکی ہو

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

میرے ساتھ تو کسی چھوٹی سی بات پر اسے نظر انداز کر دینا میرے چھوٹے پن کی دلیل ہے۔“

ڈینی نے افسردہ انداز میں گردن ہلائی اور بولی۔

”ٹرانسمیٹر کیا واقعی بند کر چکے ہو؟“

”تم خود دیکھ لو۔“

”تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اس کے بارے میں جانتی ہوں۔“

”اب میں اسے اٹھا کر پانی میں پھینک دوں گا۔“

”لاؤ مجھے دو۔“ ڈینی نے کہا۔

”اسے پانی میں پھینکو گی۔“

”ہاں، اب مجھے کوئی خوف نہیں ہے۔“

”تب پھر اسے میرے پاس رہنے دو، ہوسکتا ہے کسی لمحے میرے لیے کارآمد ثابت ہو۔“

”جا کہاں رہے ہیں ہم لوگ؟“

”اس بارے میں ابھی تک مسٹر آرسن سے کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔“

”آؤ ان سے پوچھیں تو سہی۔“

”تم اپنے آپ کو پہلے بہتر حالت میں لاؤ، پتا نہیں کیا سے کیا بن گئی ہو تھوڑی سی دیر میں۔“

”مختلف احساسات کا شکار ہوں۔ تم سے شرمندہ ہوں اور ایرش واش سے خوفزدہ اور تم کیا سمجھتے ہو کیا وہ اس بات کو نظر انداز کر دے گا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا لیکن وہ ٹھنڈا کر کے کھانے کا عادی ہے ابھی اگر سامنے آجائے تو اس طرح کا اظہار کرے گا جیسے اسے ان واقعات کے بارے میں ذرہ برابر علم نہ ہو لیکن پھر کسی وقت ایسا دھوبی پاٹ مارے گا کہ انسان چاروں شانے چت ہو جائے۔“ میں نے مسکراتے ہوئے شانے ہلائے اور بولا۔

”اپنے باس کے خلاف ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ ممکن ہے کہ آنے والے وقت میں ہم مسٹر ایرش کی طرف سے کسی بہتری کے خواہش مند رہیں۔“ وہ خاموش ہو گئی تھی میں جتنے فریب سے کام لے رہا تھا وہ اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ تو بس یہی سمجھ رہی تھی کہ آخری بار میں ایرش واش کے ہاتھوں ٹریپ ہو گیا ہوں اور اب مکمل طور پر اس کے

لئے ہر طرح کی خدمات دینے کے لیے تیار ہوں اور بہرحال یہی میری کامیابی تھی کیونکہ اس سے مجھے آگے کے معاملات ہموار کرنے تھے ایرش واش نے جو چکر چلایا تھا وہ اس کو پکا کر رہا تھا اور میں ہمیشہ کی مانند اس بار بھی اپنے طریق کار میں کامیابی حاصل کرتا جا رہا تھا۔ اسٹیمر دریا کے پانی پر برق رفتاری سے گزر رہا تھا آگے چل کر اس پر بادبان چڑھا لیے گئے تھے اور تھوڑی دیر بعد بادبانوں میں ہوا بھر گئی تو اسٹیمر کی مشین بند کر دی گئی اور وہ لوگ غالباً فیول کو احتیاط سے خرچ کرنا چاہتے تھے لیکن بہرحال بادبانوں سے بھی بھرپور کام چل گیا تھا اور تیز ہوائیں اسٹیمر کو تیز رفتاری سے آگے بڑھا رہی تھیں کچھ دیر کے بعد ہم نے فضا میں جہازوں کا ایک اسکواڈرن گزرتے ہوئے دیکھا وہ برق رفتاری سے آگے بڑھ گیا تھا کوئی پندرہ منٹ کے بعد دو اور طیارے اوپر سے گزر گئے اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی یہ تو ناممکن تھا کہ بلندی سے دریا میں بہتی ہوئی اس کشتی کو دیکھا نہ گیا ہو گا لیکن طیاروں کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی جس کا مقصد تھا کہ کشتی کا یہ سفر کسی کے لیے حیران کن یا پریشانی کا باعث نہیں ہے میں آرسن گوگول کو دیکھ رہا تھا جو ایک جگہ خاموشی سے ساکت کھڑا ہوا تھا حالانکہ میں نے سوچا تھا کہ اس سے سفر کے بارے میں کچھ تفصیلی گفتگو کی جائے لیکن اسے مصروف دیکھ کر ہم دونوں خاموش ہو گئے تھے البتہ آرسن گوگول کی شخصیت پر غور کر کے میں کچھ عجیب سی کیفیت محسوس کر رہا تھا ہوسکتا ہی کہ یہ شخص بھی کسی پراسرار شخصیت کا مالک ہو وہ خاموشی سے خلا میں کچھ تک رہا تھا اس کی گھنی بھنوؤں کے نیچے زرد آنکھیں غبار آلود ہو رہی تھیں اور اس کی تیز نگاہیں دریا کے دونوں طرف بکھرے ہوئے جنگلوں میں کچھ تلاش کر رہی تھیں ڈینی میرے قریب ہی کھڑی ہوئی تھی اور اس کے لباس سے پرفیوم کی مدھم مدھم خوشبو میری ناک تک پہنچ رہی تھی کچھ لمحوں کے بعد اس نے کہا۔

”یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس منحوس اسٹیمر پر زندگی ساکت ہو گئی ہو تمام لوگ مشینی شکل اختیار کر گئے ہیں کسی میں زندگی کی کوئی امنگ ہی نظر نہیں آئی۔“ میں نے مسکرا کر اسے دیکھا اور بولا۔

”ویسے تو بہت سے سوالات ذہن میں پیدا ہوتے ہیں لیکن اب اس مشن کے بارے میں کوئی سوال کرنا تم سے ممکن نہیں رہا ہے۔“ ڈینی نے مجھے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا اور بولی۔

”کیوں؟“

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

”تم ایسی ہی بے زاری کیفیت کا شکار لگ رہی ہو مجھے۔“

”نہیں اب نہیں ہوں، میں نے خود کو سنبھال لیا ہے۔“

”میرے خیال میں یہ زیادہ مناسب ہے۔“ میں نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا اور وہ اداس سی نگاہوں سے میری جانب دیکھنے لگی اور پھر گردن جھٹک کر بولی۔

”ٹھہرو، میں ذرا کافی وغیرہ کا بندوبست کرتی ہوں مسٹر آرسن نے سفر تو شروع کر دیا ہے ہنگامی بنیاد پر لیکن انتظامات کیا کیا کیے ہیں یہ مجھے نہیں معلوم۔“ ڈینی وہاں سے آگے بڑھ گئی ادھر مسٹر آرسن اپنی کارروائیوں میں مصروف تھا۔ انہوں نے ایک دوربین طلب کی تھی اور پھر اسے آنکھوں سے لگائے دریا کے دونوں کناروں کی جانب دیکھ رہے تھے میں آہستہ آہستہ چلتا ان کے قریب پہنچا تو مسٹر آرسن نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

”آئی ایم سوری مسٹر پال مورس میں ابھی تک آپ سے کوئی تفصیلی گفتگو نہیں کر سکا۔“

”کوئی بات نہیں ہے مسٹر آرسن لیکن مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے آپ کچھ مضطرب ہیں آپ نے سفر بھی اس برق رفتاری سے شروع کیا ہے۔“

”ہاں، میری چھٹی حس کے بارے میں لوگوں کا کہنا ہے کہ ضرورت سے زیادہ ہی کام کرتی ہے اور اس وقت میری چھٹی حس مجھے بتا رہی ہے کہ ہمارے دشمن دریا کے کسی کنارے کی طرف سے ہمارا تعاقب کر رہے ہیں اور شاید کی اینگل کی تلاش میں ہیں۔“

”کیا مطلب؟“

”ہو سکتا ہے میرا یہ خیال بالکل غلط ثابت ہو لیکن پھر بھی میں محتاط رہنا چاہتا ہوں۔“

”آپ کا مطلب ہے کہ کچھ لوگ ہماری تاک میں ہیں؟“

”ہاں اور اس موٹر بوٹ کے ساتھ جنگلوں میں سفر کر رہے ہیں۔“

”خیر میں آپ کے اس تجربے کو چیلنج نہیں کر سکتا لیکن میرا خیال ہے کوئی آسان کام نہیں ہے ان جنگلوں میں اس رفتار سے سفر کرنا۔“

”آپ کہہ سکتے ہیں بے شک لیکن محتاط رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

”ہاں محتاط رہنے میں کوئی حرج نہیں۔“ میں خاموشی سے اطراف میں دیکھتا رہا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اگر مسٹر آرسن ٹھیک بھی کہہ رہے ہیں اور قرب و جوار میں کوئی ہماری تاک میں لگا ہوا ہے تو اسٹیمر سے اس سلسلے میں کیا کارروائی کی جا سکتی ہے پھر کچھ دیر کے بعد ڈینی ایک

شخص کے ساتھ آتی ہوئی نظر آئی وہ کافی کے ٹرے اٹھائے ہوئے تھا ہوا کے دوش پر کافی کی سوندھی سوندھی خوشبو ہم تک پہنچ رہی تھی چنانچہ میں اور مسٹر آرسن ڈینی کو دیکھنے لگے مسٹر آرسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس وقت نجانے کون کون سی دعائیں آپ کے لیے دل سے نکل گئی ہیں مس ڈینی وہ کام کیا ہے آپ نے جو شاید سکندر اعظم نے بھی نہ کیا ہوگا۔“ ڈینی نے مسکراتے ہوئے ہم دونوں کو کافی سرو کی اور پھر مسٹر آرسن سے بولی۔

”بڑا بور ماحول پیدا کر لیا ہے آپ نے مسٹر آرسن۔“

”نہیں، تھوڑا وقت گزر جانے دیجیے پھر آپ کو اس کشتی کے ہنگامے پسند آئیں گے۔“ ڈینی نے گردن ہلا دی اور ہم اپنی کافی لے کر وہاں سے آگے بڑھ گئے پھر اس اسٹیمر کے ایک گوشے میں بیٹھ کر ہم دور دور تک نگاہیں دوڑانے لگے بہت دیر تک باتیں کرتے رہے پھر مجھے نیند آنے لگی اور میں کیبن میں سونے چلا گیا۔ سفر کا غالباً چھٹا گھنٹا تھا کہ اچانک کشتی پر بھاگ دوڑ شروع ہو گئی میں چونکہ تیزی سے باہر نکل آیا تھا بظاہر کوئی خاص بات نہیں محسوس ہو رہی تھی کشتی اسی رفتار سے اپنا سفر طے کر رہی تھی دریا کے دونوں کنارے خاموش تھے گو یہاں دریا کا پاٹ بہت چوڑا تھا اور رات کو تاریکی میں دھندلے درخت بہت فاصلے پر نظر آ رہے تھے لیکن کشتی پر بھاگ دوڑ میرے حساب سے بالکل درست نکلی تھی پھر میں نے مسٹر آرسن اور ڈینی کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا دونوں ہی میرے قریب پہنچ گئے تھے۔ ڈینی نے کہا شکر ہے تم خود بخود جاگ گئے۔

”خیرت کیا بات ہے؟“

”ویسے تو ہم مطلوبہ جگہ تک پہنچ گئے ہیں لیکن مسٹر آرسن کا خیال بالکل درست ہے یہاں تک ہمارا تعاقب کیا گیا ہے اور آگے بھی ہمارا تعاقب جاری رہے گا ان لوگوں نے بے شک ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی لیکن یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کوئی خاص ٹارگٹ بنا رہے ہیں۔“

”تو پھر؟“

”آئی ایم سوری مسٹر پال مورس ہمیں اب دریا میں تیر کر تھوڑا سا فاصلہ طے کرنا ہوگا ان لوگوں کو دھوکا دینے کا صرف یہی ایک طریقہ ہے ہماری لانچ آگے بڑھ جائے گی پھر

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

دیکھیں گے کیا صورت حال رہتی ہے۔ پلیز غوطہ خوری کا لباس اپنے جسم پر پہن لو، بہر حال میں تنہا یہ سفر نہیں کر رہا تھا بلکہ میرے ساتھ ڈینی، مسٹر آرسن اور چند لوگ بھی غوطہ خوری کے لباس میں موجود تھے اور پھر ہم لانچ سے پانی میں اتر گئے لانچ کی رفتار تیز ہو گئی تھی تاکہ جو لوگ ہمارا تعاقب کر رہے ہیں انہیں اس سازش کا احساس نہ ہو ہم لوگ دریا کے ایک کنارے کا انتخاب کر کے اس طرف چل پڑے پانی کی روانی پاٹ چوڑا ہونے کی وجہ سے تیز نہیں تھی بلکہ رفتار کسی حد تک سست تھی چنانچہ یہ فاصلہ طے کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی اور تھوڑی دیر کے بعد ہم دریا کے ساحل پر پہنچ گئے آرسن سب سے آگے تھا اور کنارے پر پہنچ کر کھڑا ہو گیا تھا اس نے اپنے لباس سے سب مشین گن نکال لی تھی اور اس وقت وہی ہم لوگوں کو لیڈ کر رہا تھا۔ لانچ آگے بڑھتی ہوئی نظر آ رہی تھی چند لمحات کے بعد آرسن نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور آہستہ آہستہ ہم تینوں بقیہ لوگوں کے ساتھ آگے بڑھنے لگے آرسن نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"

"وہ جگہ بہت مناسب ہے میں سمجھتا ہوں ہمیں یہ فاصلہ تیزی سے طے کر کے درختوں کے اس جھنڈ میں پہنچ جانا چاہئے یہاں رک کر پہلے ہم یہ جائزہ لیں گے کہ اگر لانچ کا تعاقب کیا جاتا رہا ہے تو اب وہ کس پوزیشن میں ہے میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور ہم مسٹر آرسن کی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگے ویسے میرے ذہن میں بہت سے سوالات مچل رہا تھے۔ لیکن یہ فاصلہ طے کرنے سے پہلے کوئی بات کرنا مناسب نہیں تھا درختوں کا فاصلہ دریا کے ساحل سے بہت زیادہ بھی نہیں تھا ہم آخر کار ان کے قریب پہنچ گئے گھنے درختوں کے یہ جھنڈ دور دور تک بکھرے ہوئے تھے لیکن یہاں انسانی زندگی کا ذرا بھی نشان محسوس نہیں ہوتا تھا ہو سکتا ہے کہ آرسن اب تک غلط فہمیوں کا شکار رہا ہو ہم درختوں کے قریب پہنچ گئے اور پھر وہاں سے دور دور تک کا جائزہ لیتے رہے آرسن نے کچھ دیر کے بعد کہا۔"

"بظاہر تو حالات پر سکون ہی محسوس ہوتے ہیں۔"

"میں نے آپ کے تجربے کو چیلنج نہیں کیا مسٹر آرسن، کیونکہ آپ ان علاقوں کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں اور پھر ظاہر ہے کہ آپ ہی کو اس مشن کو دیکھنا ہے۔"

"نہیں مسٹر پال موریس مشن کے انچارج آپ ہی ہیں میں تو اس وقت تک آپ سے تعاون کر رہا ہوں جب تک آپ اس تمام چویشن سے واقف نہیں ہو جاتے اور اپنی پسند

کے مطابق کام کا آغاز نہیں کر دیتے ویسے ہمارا یہاں ایک سب اسٹیشن ہے اور ہم اسی پر کام کر رہے ہیں تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک ایسی عمارت بنائی ہے ہم نے جسے آپ حیرت انگیز کہہ سکتے ہیں۔" اچانک ہی مسٹر آرسن بولتے بولتے رک گئے انہوں نے دیکھا تھا وہ میری نگاہوں سے بھی محفوظ نہیں رہا تھا یقینی طور پر یہ کچھ افراد تھے جو ہم سے تھوڑے فاصلے پر زمین پر اس طرح بے ترتیب پڑے ہوئے تھے کہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ بہتر حالت میں نہیں ہیں مسٹر آرسن نے برق رفتاری سے چھلانگ لگائی اور ان کے قریب پہنچ گئے تھے پانچ افراد تھے جو بری طرح زمین پر مڑے تڑے پڑے نظر آ رہا تھا اور ان کے اطراف میں بکھرا خون جو جم کر خشک ہو گیا تھا چند لمحوں تک آرسن ان جسموں کو دیکھتا رہا پھر اس کے بعد وہ گھٹنوں کے بل ان کے قریب بیٹھ گیا اور اس نے ان میں سے ایک کو سیدھا کر کے دیکھا میری نگاہیں بھی ان کا جائزہ لے رہی تھیں میں نے ایک لمحے کے اندر اندازہ لگا لیا کہ جو لوگ مردہ حالت میں پڑے ہوئے ہیں ان کے جسموں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔ آرسن ایک لمحے کے اندر اندر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے بقیہ افراد کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی البتہ اس کے حلق سے غرائی ہوئی آواز نکلی۔"

"اس کا مطلب ہے کہ وہ...... وہ۔" پھر اس نے اپنے پیچھے آنے والوں کو اشارہ کیا اور تقریباً دوڑنے کے انداز میں آگے بڑھنے لگا میں اور ڈینی بھی اس کا ساتھ دے رہے تھے ڈینی کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا اور وہ اس وقت خاصی مستعد نظر آ رہی تھی پھر میں نے بھی وہ عمارت دیکھی اور بلاشبہ آرسن کا کہنا درست تھا۔ چوڑے تنوں والے درختوں کی بلندیوں پر یہ عمارت بنائی گئی تھی اور اس کی حیثیت کسی چیک پوسٹ کی مانند تھی بڑی محنت اور مہارت سے یہ کام کیا گیا تھا درختوں کی موٹی موٹی شاخوں کو محافظ بنایا گیا تھا جب کہ اندر کے حصے میں یہ شاخیں کاٹ دی گئی تھیں اور ان کے درمیان چوڑے چوڑے تنوں کے تختے تراش کر دیواریں بنائی گئی تھیں یہ دیواریں خاصی موٹی تھیں اور اگر ان پر گولیاں بھی برسائی جاتیں تو وہ بھی بے اثر رہتیں جگہ جگہ چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں بنائی گئی تھیں اور ان کھڑکیوں سے خودکار رائفلوں کی نالیں جھانک رہی تھیں لیکن جب ہم وہاں پہنچے تو عمارت سے کوئی آواز نہیں ملی ہم لوگ وہاں خاموش کھڑے ہوئے تھے پھر آرسن نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں زبردست معرکہ آرائی ہوئی ہے لیکن اتنی دلیری کی

WWW.PAKSOCIETY.COM

مجھے توقع نہیں تھی کیونکہ یہاں ہمارے کافی آدمی رہتے ہیں بہرحال یہ بہت برا ہوا ہے بہت ہی برا۔ دفعتاً آرسن پھر چونک پڑا اس نے دریا کی جانب نظر اٹھائی نیلی مدہم روشنی کی کرنیں فضا میں بلند ہو رہی تھیں اور آرسن بے اختیار مضطرب ہو گیا تھا اس نے غرائی ہوئی آواز میں کہا
"

"میرے خدا، میرے خدا وہ لوگ وہاں تک پہنچ گئے۔"

"کون مسٹر آرسن، آپ نے تو مجھے ہر طرح کے حالات سے بے خبر کر کے رکھ دیا ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ میں اس مشن کا انچارج ہوں لیکن مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے آپ مجھے بے وقوف بنا رہے ہیں۔"

"اوہ نہیں مسٹر پال مورس! آئی ایم سوری ایسی بات نہیں ہے۔"

"پھر یہ سب کیا ہے؟ کیا میں ان تمام چیزوں سے واقف ہوں؟"

"پلیز تھوڑا سا وقت دیجئے مجھے، سوچا تو یہ تھا کہ یہاں اس عمارت میں آنے کے بعد آپ کا تعارف اپنے ان تمام ساتھیوں سے کراؤں گا اور پھر یہ مشن مکمل طور پر آپ کے سپرد کر دیا جائے گا لیکن سارا قصور میرا بھی نہیں ہے بلکہ میں اسے اپنا قصور تو قرار دے بھی نہیں سکتا مجھے خود بھی ان حالات سے زیادہ واقفیت نہیں ہے۔ اب آپ دیکھئے اوہ میرے خدا وہ لوگ ہماری کشتی تک پہنچ گئے یہ خطرے کا سگنل دیا جا رہا ہے۔ میں سگنل کو سمجھ رہا ہوں وہ شاید ہماری کشتی کے آس پاس ہیں کشتی والے کہہ رہے ہیں کہ وہ واپسی کا سفر کرنے پر مجبور ہیں شاید دریا کے ساحل پر کچھ ایسے لوگ پہنچ گئے ہیں جو ہماری موٹر لانچ کو نقصان پہنچانے کی غرض سے آگے بڑھ رہے ہیں پھنس گئے۔" ہم سب پھنس گئے پھر اس نے اپنے لباس سے دو آٹومیٹک نکالے ایک مجھے اور ایک ڈینی کو دیئے اور بولا۔

"سنیئے مسٹر پال مورس اور ڈینی میں نہیں کہہ سکتا کہ آگے کی صورت حال کیا ہو مگر آپ لوگ خود بھی اپنا تحفظ کرنے کی کوشش کیجئے، پلیز صورت حال بالکل اتفاقی طور پر خراب ہو گئی ہے ہمیں محتاط رہ کر دیکھنا ہوگا۔" اور پھر وہ وہاں سے واپس پلٹ پڑا بہرحال ابھی تو مجھے اس کا ساتھ دینا ہی تھا حالانکہ ذہن میں جھنجلاہٹ سی ہو رہی تھی پتا نہیں یہ گدھا کیا کرتا پھر رہا ہے ابھی تک تو اس نے کوئی کام کی بات نہیں کی تھی لیکن بہرحال میں اندر سے تو کچھ اور ہی تھا چونکہ تمام تر صورت حال کا مکمل طور پر جائزہ لینے کے بعد ہی کوئی عمل کیا جا سکتا تھا چنانچہ میں

بھی ان کے ساتھ چل پڑا اچانک ہی ہم نے کسی طرف سے کسی بھاری گاڑی کے انجن کی آواز سنی پھر یہ آواز ایک سے زیادہ محسوس ہوئی میں نے ڈینی کو دیکھا وہ بھی خاصی مضطرب نظر آ رہی تھی۔ غالباً زندگی کا خوف ہی تھا جو بہرطور ہر انسان کو ہوتا ہے آرسن غالباً ایسی جگہ تلاش کر رہا تھا جہاں پناہ لی جا سکے پھر ایک گھنی جھاڑیوں کا جھنڈ نظر آیا تو ہم سب اس میں داخل ہو گئے آرسن ان لوگوں کو جانے بغیر ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتا تھا اس نے آہستہ سے کہا۔

"یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکا کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔"

میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا غالباً یہ الفاظ بھی اس نے بڑبڑانے والے انداز میں ادا کیے تھے اور خود اس بات کا یقین رکھتا تھا کہ اس کے ان الفاظ کا کوئی جواب نہیں دیا جائے گا وہ بس اپنے طور پر بول رہا تھا پھر اس نے کہا۔

"اگر یہ دشمن نہیں تو ہمارے آدمی بھی ہو سکتے ہیں۔"

"تمہارے آدمی؟"

"ہاں، ہم نے وہاں صرف پانچ لاشیں دیکھی ہیں جب کہ یہاں ہمارے آدمیوں کی تعداد کافی ہے۔"

"اندازاً کتنی؟"

"یہ تو میں بھی نہیں جانتا۔"

"مگر تم اس عمارت میں داخل نہیں ہوئے؟"

"کون سی عمارت؟"

"وہ جو درختوں پر بنائی گئی ہے۔"

"لیکن، میں۔"

"اور اس عمارت کی طرف کوئی کارروائی بھی نہیں ہوئی۔"

"آپ کی بات میری سمجھ میں نہیں آئی، مسٹر پال۔"

"ہو سکتا ہے عمارت کے اندر تمہارے بقیہ افراد کی لاشیں موجود ہوں۔" میں نے کہا اور آرسن عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا میرے ان الفاظ میں جھنجلاہٹ تھی جس کو غالباً اس نے محسوس کر لیا تھا میری بات کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے سامنے دیکھنے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

لگا بھاری گاڑیوں کے انجن کی آوازیں معدوم ہوگئی تھیں دور دور تک جنگل ویران پڑا ہوا تھا۔ پتا نہیں یہاں آبادی ہے یا یہ صرف جنگلی علاقہ ہے۔ جزیرے جیسی جگہ محسوس ہو رہی تھی ہوسکتا ہے کہ یہ صرف جنگل ہی کا علاقہ ہو لیکن بات کچھ سمجھ میں نہیں آرہی تھی کروشین قبائل ان علاقوں میں کیا حیثیت رکھتے تھے یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ یہیں سے ان آبادیوں کی طرف شاخیں نکلتی ہوں جن پر کروشین قبائل نے قبضہ کر رکھا تھا یہ سب کچھ جو نظر آرہا تھا میرے لیے اور بقیہ افراد کے لئے سنسنی خیز اور غالباً افسوس ناک بھی تھا لیکن یہ جاننے کے بعد کروشین قبائل اصل میں عرب ممالک کے مددگار ہیں کم ازکم میں ان سے محبت محسوس کر رہا تھا اور اگر کوئی ایسا لمحہ آجاتا جس میں یہ فیصلہ کرنا ہوتا کہ کروشین قبائل کے افراد کو نقصان پہنچانا ہے یا اپنے ساتھ آنے والے ایرش واش کے آدمیوں کو جو یقینی طور پر یہودیوں کے آلہ کار ہیں نہ سوچنے کی ضرورت تھی اور نہ الفاظ کی شکل میں ادا کرنے کی ظاہر ہے یہاں ایسے موقعے پر میں کروشین قبائل ہی کا ساتھ دیتا، چاہے انہیں اس بات کا علم ہی نہ ہو پاتا کہ ان کا مددگار کون ہے علم ہونا ضروری تو نہیں تھا بہرحال ہم دم سادھے انتظار کرتے رہے گاڑیوں کی آوازیں پھر ابھریں اور اس بار یہ محسوس ہوا کہ وہ اسی جانب آرہی ہیں ہم انہیں دیکھتے رہے گاڑیاں نظر تو نہیں آرہی تھیں غالباً سامنے والے درختوں کے سلسلے کے دوسری جانب تھیں لیکن انجن کی آوازوں سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بالکل قریب آکر رکی ہیں پھر انسانی آوازیں بھی سنائی دینے لگیں وہ لوگ گاڑیوں سے نیچے اتر آئے تھے درختوں کے سلسلے کے قریب جھاڑیاں بھی ہلتی نظر آرہی تھیں آرسن نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"ہر شخص ہوشیار رہے انہیں شاید ہماری یہاں موجودگی کا علم ہوگیا ہے اور اب وہ ہمیں تلاش کرنے کے لیے چل پڑے ہیں۔" صورت حال واقعی سنگین تھی وہ دوست ہیں یا دشمن اس کا تو بعد ہی میں فیصلہ کرنا تھا لیکن انہوں نے ہمیں دیکھتے ہی فائرنگ شروع کردی تو صورت حال کافی خراب ہوجائے گی۔ تھوڑی دیر تک جھاڑیوں اور پتوں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر انسانوں کی آوازیں بالکل ہمارے قریب آگئیں ہم نے سانسیں تک روک لی تھیں تب کسی نے کہا۔

"ممکن ہے یہاں کوئی آیا ہی نہ ہو۔"

"ہاں اس کے امکانات بھی ہیں کہ وہ لوگ یہاں اترنے کی تیاریاں کر رہے ہوں۔"

دوسری آواز ابھری۔

"لیکن وہ لانچ؟"

"بھئی ضروری تو نہیں ہے کہ اس موٹر لانچ کو کوئی خاص ہی حیثیت دی جائے۔"

"لیکن ہمارا محتاط رہنا تو ضروری ہے نا۔"

"تو تم نے دیکھ لیا ممکن ہے کہ وہ مچھلیاں پکڑنے والی لانچ ہو جو ادھر آگئی ہو۔"

"تو پھر بےکار وقت کیوں ضائع کر رہے ہو چلو واپس چلیں۔"

"میں نے تو پہلے ہی یہ بات کہی تھی کہ لانچ والوں کو اس بات کا علم ہوگیا کہ کوئی ان کے خلاف کارروائی کر رہا ہے اور وہ اتنی دور چلی گئی کہ اب اس کے پیچھے جانا حماقت ہے۔"

"ہاں، جہاں تک میرا اندازہ ہے لانچ سے کوئی نیچے نہیں اترا۔"

"کسی کا دماغ خراب ہے جو یہاں جنگل میں بھٹکنے کے لیے اترے گا۔"

"تم بہت زیادہ خوش فہمی کے مریض معلوم ہوتے ہو اتنی زیادہ خوش فہمی بھی مناسب نہیں ہے بہرحال جو صورت حال چل رہی ہے کیا اس میں تم اپنی ذمہ داریوں سے گریز کرو گے۔"

"کیا میں گریز کر رہا ہوں؟" الٹا سوال کر دیا گیا۔

"تمہارے سوالات ایسی ہی نوعیت کے ہوتے ہیں۔"

"تم ہمیشہ میری زبان کی کمزوریاں تلاش کرتے ہو۔"

"ارے ارے کیا دماغ خراب ہوگیا ہے تم لوگوں کا، تم نے ان سنگین حالات میں بھی لڑنا شروع کر دیا۔" ایک تیسری آواز سنائی دی۔

"ہر مسئلے میں میری ہی ٹانگ گھسیٹی جاتی ہے یہ کوشش کرتا ہے کہ کسی بھی طرح مجھے اپنی گرفت میں لائے۔"

"فضول باتوں سے گریز کرو، دماغ کی خرابی کبھی سب کے لیے مصیبت کا باعث بن جاتی ہے اور تم دونوں کی یہ جاہلانہ بحث ہم میں سے ہر شخص کے لیے خطرناک ہوسکتی ہے اس لیے اس فضول بکواس سے گریز کیا کرو۔" دوسری آواز غراہٹ میں تبدیل ہوگئی اور پھر جھاڑیوں میں واپس جانے کی آواز ابھری ہم سب خاموشی سے ان کے دور نکل جانے کا انتظار کر رہے تھے بہت دیر ہوگئی تھی سانس روکے ہوئے پھر جب ان کا فاصلہ اتنا ہوگیا کہ ہمارے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

سانسوں کی بازگشت وہ نہ سن سکیں غالباً سبھی گہری گہری سانس لینے لگے لیکن اس کے علاوہ کوئی جنبش نہیں کی تھی کہ یہاں تک کہ آرسن نے یہ جاننے کی بھی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ کون ہیں اور کتنے ہیں لیکن ایک بات کا بخوبی اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ بقول آرسن کے دشمن ٹولے کے لوگ تھے یعنی کروشین بہرحال مجھے ابھی ہوش اور ہمت سے ہی کام لینا تھا۔ جذبات کچھ بھی تھے لیکن عمل بنیادی حیثیت رکھتا ہے پھر گاڑیاں اسٹارٹ ہوئیں اور آوازیں دور ہوتی محسوس ہونے لگیں تھوڑی دیر کے بعد بالکل خاموشی طاری ہوگئی تھی پھر آرسن نے ہی سرگوشی کے انداز میں کہا۔

''میں ذرا باہر کا جائزہ لے لوں اور اس کے بعد آپ لوگ باہر آئیں گے۔'' اور پھر وہ درختوں کی جھنڈ سے نکل گیا چند لمحوں تک وہ ادھر ادھر کا جائزہ لیتا رہا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

''آجاؤ، اب یہاں کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ ہم سب جھاڑیوں سے نکل کر اس کے پاس پہنچ گئے آرسن اپنی جگہ کھڑا ہوا پرخیال انداز میں رخسار کھجا رہا تھا پھر اس نے آہستہ سے کہا۔''

''آپ نے ان لوگوں کی گفتگو سنی، مسٹر پال مورس؟''

''ہماری لانچ واپس چلی گئی ہے۔''

''کیا اس کو واپس جانے کی ہدایت کردی گئی تھی؟''

''نہیں لیکن جو سنگین صورت حال یہاں پیش آئی ہے۔ اس کے بعد اس کی واپسی ہی زیادہ مناسب تھی یہ الگ بات ہے کہ یہاں سے واپس جا کر ہمارے بارے میں وہاں اطلاع دے اور ہمیں وہاں سے مدد حاصل ہو۔''

''مگر۔''

''ہاں، آپ کی یہ بات میرے لیے بھی قابل قبول ہے کہ اب شاید ہمارے محافظوں میں سے یہاں کوئی زندہ موجود نہیں ہے عمارت کی جانب سے خاموشی اور سناٹے کا اظہار اسی بات کی تصدیق کرتا ہے۔''

''میں کچھ نہیں کہہ سکتا، مسٹر آرسن یہ بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ میں ابھی تک صورت حال سے مکمل طور پر لاعلم ہوں اور کوئی بات میرے علم میں نہیں ہے اور ایسے حالات

میں کسی بھی مسئلے میں اپنی رائے کو مسلط کرنا ہر طرح سے ناممکن ہے۔''

''ہاں میں جانتا ہوں کہ بدقسمتی سے ہماری یہ کوشش ناکام ہوگئی ہے اور ہم اس سلسلے میں کسی کو ذمہ دار قرار نہیں دے سکتے یہ افراد جو یہاں موجود تھے آگے کی صورت حال کا صحیح طور پر فیصلہ کرسکتے تھے لیکن بدقسمتی سے یہ سب کچھ بالکل ہی تبدیل ہوگیا اور اب ہم کسی بات کا دعویٰ نہیں کرسکتے خیر اب یہاں رک کر وقت ضائع کرنا بالکل بے مقصد ہے ہم پیدل سفر کرکے شہری آبادی میں داخل ہونے کی کوشش کرسکتے ہیں اس طرح پہلے آپ کو وہاں پہنچا دیا جائے میرا مطلب ہے ہم سب، پھر وہیں سے ہم اپنی واپسی کا بندوبست بھی کرسکتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی صورت حال نظر نہیں آتی۔''

''تمام تر ذمہ داری آپ کے شانوں پر ہے مسٹر آرسن گوگول میں اس سلسلے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔'' میں نے کہا۔ آرسن ہتھیلی پر گھونسا مار کر بولا۔

''یہ بھی اندازہ نہیں ہے کہ وہ کم بخت کتنی دور چلے گئے اور ان کی تعداد اس علاقے میں کتنی ہے ویسے جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ انہوں نے یہاں خاصی زبردست کارروائیاں کی ہیں اور بظاہر یہ محسوس ہوتا ہے جیسے اب یہاں ان کا مکمل طور پر قبضہ ہے وہ لوگ اپنی گاڑیاں تک یہاں لے آئے ہیں اور بڑی آسانی سے یہاں نقل وحرکت کررہے ہیں۔ آیئے میرا خیال ہے اب چلیں اور سنو اب تم کو کسی سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ محتاط رہو، کسی بھی جگہ ہماری ان سے مڈبھیڑ ہوسکتی ہے۔'' کسی نے کوئی جواب نہیں دیا اور ہم لوگ وہاں سے آگے بڑھ گئے آرسن غالباً اپنی معلومات کی بنیاد پر راستے منتخب کررہا تھا میں نے اسے بائیں سمت بڑھتے محسوس کیا اور کم از کم یہاں اس نے ذہانت کا ثبوت دیا تھا کہ جنگلوں میں سفر کرنا خطرناک بھی تھا اور مشکل بھی لیکن بائیں جانب دور تک ہٹنے کے بعد ہمیں میدانی راستے نظر آنے لگے اور پھر ہم میدانوں میں داخل ہوگئے تقریباً ایک میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد جنگل ہی کے درمیان ایک ٹوٹی پھوٹی سڑک نظر آئی جو بہرحال ان راستوں سے بہتر تھی جن پر سفر کرتے ہوئے ہم یہاں تک آئے تھے اس سڑک پر چلنے لگے آگے گھاس بہت لمبی تھی اور کچھ فاصلے کے بعد پھر گھنا جنگل شروع ہوگیا تھا سڑک کے دونوں سمت بھی گھاس اگی ہوئی تھی کہیں کہیں درختوں کے جھنڈ بھی نظر آجاتے تھے ہم اس ٹوٹی پھوٹی سڑک پر سفر کرتے رہے جو آگے جا کر داہنی سمت مڑ گئی تھی پھر ہمیں بائیں ہاتھ پر چٹائیوں کی ایک جھونپڑی نظر آئی جو

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بے شمار درختوں کے درمیان تھی اور آرسن نے اسی جانب رخ کیا ہم اس تکلیف دہ سفر کے دوران بری طرح تھک گئے تھے۔ ڈینی نے تو آخر کار میرے بازو کا سہارا طلب کرلیا تھا اور لڑکھڑاتی ہوئی یہاں تک آئی تھی ہم یہاں پہنچنے کے بعد رک گئے آرسن غالباً کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے ہی میں نے اس کے ہونٹوں سے بات چھین لی اور کہا۔

''بالکل مسٹر آرسن آگے کے سفر کی بالکل بھی ہمت نہیں ہے چنانچہ ہمارا رخ اسی جھونپڑی کی جانب ہونا چاہیے۔'' اور پھر بغیر کسی تکلف کے ہم سب برق رفتاری سے اس جھونپڑی کی جانب چل پڑے جو زیادہ دور نہیں تھی ہر ایک کی غالباً یہی خواہش تھی کہ وہ اب آرام کرے لیکن جھونپڑی کے بارے میں بھی بہرطور یہ اندازہ تو لگانا تھا کہ وہ ہمارے قبضے میں آسکتی ہے یا نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ یہ بھی کروشین قبائل کے لوگوں کی ملکیت ہو اور ابھی چند لمحات کے بعد اندر سے ہماری جانب گولیوں کی بارش ہو جائے اس تصور کو مدنظر رکھتے ہوئے یہاں تک کا سفر اس طرح دبے قدموں کیا گیا تھا کہ کوئی آہٹ نہ ہوسکے اس کے علاوہ آرسن گوگول نے ہاتھ میں دبی ہوئی سب مشین گن کو سنبھالے رکھا تھا ہم لوگ بھی پستولیں لیے مستعد تھے یہ اندازہ نہیں ہو پارہا تھا کہ ہمارے ساتھ بقیہ افراد جو ہیں وہ مسلح ہیں یا نہیں۔ ابھی تک صحیح صورت حال کا پتا ہی نہیں چل سکا تھا۔ جھونپڑی بہت کشادہ تھی اور اس کو بہت عمدگی سے بنایا گیا تھا یہ اندازہ ہورہا تھا کہ اس کا جائے وقوع کس نوعیت کا حامل ہے اس کی تیاری میں پتلے اور چھوٹے درختوں کے پورے پورے تنے استعمال کیے گئے تھے جنہیں اوپر سے کاٹا تک نہیں گیا تھا اور ان کی شاخیں اسی طرح بکھری ہوئی تھیں خاص قسم کی گھاس کو چھت کے طور پر استعمال کیا گیا تھا اور اس چھت کو بھی لکڑیوں سے بنایا گیا تھا اور پھر ہم جھونپڑی کے دروازے تک پہنچے اور اس کے بعد بھی آرسن نے ہی سب سے پہلا قدم اٹھایا تھا یعنی کہ وہ برق رفتاری سے سب مشین گن سنبھالے اندر داخل ہوا تھا اور پھر وہ غراتی ہوئی آواز میں بولا۔

''خبردار، کسی نے بھی جنبش کی تو گولیوں سے بھون دیا جائے گا۔'' لیکن جواب میں کچھ بھی سنائی نہیں دیا تھا سانسوں کی آواز تک نہ تھی چند لمحوں کے بعد اندازہ ہوگیا کہ جھونپڑی اندر سے خالی ہے اور کچھ دیر کے بعد ہم سب اندر داخل ہوگئے تھے بڑی آرام دہ جگہ تھی باہر کی شدید خنکی سے محفوظ، اب تک کی جدوجہد نے موسم پر غور کرنے کا موقع نہیں دیا تھا لیکن اس جھونپڑی میں داخل ہونے کے بعد اس بات کا شدید احساس ہوا تھا کہ باہر سخت ٹھنڈک ہے

جب کہ جھونپڑی کی فضا اس ٹھنڈک سے محفوظ تھی تاہم آرسن نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے کہا۔

''دوستو، تم میں سے دو آدمی میری اس سب مشین گن کے ساتھ مستعدی سے پہرہ دو گے پہرہ تمہیں دو گھنٹے تک دینا ہوگا اس کے بعد تم اپنے دوسرے دو ساتھیوں کو جگا سکتے ہو زندگی بچانے کے لیے یہ سب اشد ضروری ہے اور اگر تم یہ کہو کہ میں اس ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کر رہا ہوں تو یوں کرو کہ تم میں سے ایک میرے ساتھ یہ پہرہ دے میں سب سے پہلے اپنے آپ کو اس کے لیے پیش کر دیتا ہوں۔''

''نہیں مسٹر آرسن، آپ مطمئن رہیں ہم یہ کام بخوبی سرانجام دے لیں گے۔'' اچانک ہی ڈینی نے آگے بڑھ کر کہا۔

''بہت اچھے اچھے لوگ، بہت اچھی اچھی باتیں کر رہے ہیں سب تھکن کا شکار ہیں اور نہ مجھے ابھی نیند آرہی ہے اور نا پال مورس کو کیوں نا ہم دونوں پہلے دو گھنٹے جاگتے رہیں۔'' میں نے فوراً ہی ہاتھ اٹھا کر کہا۔

''حالانکہ ڈینی نے یہ بات مجھ سے مشورہ کیے بغیر کہہ ڈالی ہے لیکن شاید یہ میرے دل کی آواز بھی ہے آپ لوگ یہاں آرام سے دو گھنٹے لیٹیں ہم دونوں اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے کے بعد منتخب شدہ ٹیم کو جگا دیں گے۔''

''اوہو نہیں مسٹر پال مورس بہرحال آپ قابل احترام ہیں اور مس ڈینی ایک خاتون، آپ دونوں اس ذمہ داری سے مبرا ہیں ہم آپ دونوں کو۔'' لیکن میں نے آرسن کا جملہ پورا نہ ہونے دیا اور ہاتھ اٹھا کر اس کو روکتے ہوئے بولا۔

''مسٹر آرسن آپ بالکل فکر نہ کریں میں اور ڈینی پہلے پہرے دار ہوں گے ہاں آپ یہ سب مشین گن مجھے دے دیں۔''

''اوکے جیسا آپ پسند کریں۔'' آرسن نے کہا اور سب مشین گن میرے حوالے کردی۔ میں ڈینی کے ساتھ باہر نکل آیا اور ڈینی نے باہر نکل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوری پال فوراً ہی میرے ذہن میں یہ بات آئی اور سچ مچ میں سونا نہیں چاہتی تھی لیکن تمہارا نام میں نے یونہی لے لیا تاہم یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تمہیں اس سے کوئی اختلاف نہیں ہوا۔'' اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ تھوڑے فاصلے پر ایک بلند جگہ نظر

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

آ رہی تھی جہاں گھاس پھونس کا ایک ڈھیر پڑا ہوا تھا میں نے ڈینی کو اس جانب متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

”وہ جگہ غالباً مچان کی شکل میں بنائی گئی ہے۔“

”ہاں۔“

”اور میرا خیال ہے کہ پہرہ دینے کے لیے انتہائی مناسب ہے۔“

”اندازہ یہی ہوتا ہے کہ یہ جگہ پہرہ دینے کے لیے ہی بنائی گئی ہے۔“ ڈینی بولی اور ہم دونوں اس جانب بڑھ گئے بانس کی ایک سیڑھی اس جگہ لگی ہوئی تھی اور یہی اوپر جانے کا راستہ تھا چنانچہ ہم سیڑھی کے قریب پہنچ گئے پہلے ڈینی اس سیڑھی سے اوپر پہنچی اور میں نیچے کھڑا ہوا دیکھتا رہا اور پھر وہ بولی۔

”سب مشین گن اوپر اچھال دو ویسے یقین کرو ڈیئر پال کہ اس سے عمدہ جگہ کوئی اور نہیں ہوسکتی۔“ میں اس کی ہدایت پر عمل کرنے کے لیے سب مشین گن کو ہاتھوں میں تولنے لگا اور جب میں نے اس کو اوپر اچھالا تو ڈینی نے بڑے آرام سے اسے لپک لیا اور اس کے بعد میں سیڑھی کے ذریعے اوپر پہنچ گیا اوپر پہنچنے کے بعد میں نے دور دور تک کا جائزہ لیا اور بولا۔

”کمال ہے یہ مچان اس طرح کا بنایا گیا ہے جیسے جنگلوں میں درندوں کے شکار کے لیے بنایا جاتا ہے۔“

”وہ مچان درختوں کے درمیان ہوتا ہے میرا مطلب ہے کہ درختوں کی شاخوں کے درمیان تاکہ درندوں سے محفوظ رہا جاسکے لیکن یہ کھلی جگہ میں ہے اور مقصد اس کا یہی ہے کہ اس سے اطراف میں نگاہیں رکھی جاسکیں۔“ میں نے اپنے آپ کو قدرے چوڑے مچان پر دراز کرتے ہوئے کہا۔

”ویسے ڈینی ایک بات بتاؤ یہ تم لوگوں کی کاوش ہے یا کردشین قبائل کی۔“

”یقین کرو مائی ڈیئر میں اس بارے میں بالکل بھی نہیں جانتی اصل میں بات کہاں سے کہاں تک آ پہنچی ہے یہ جال کتنے لمبے پھیلے ہوئے ہیں میرا خیال ہے کہ کوئی ایک فرد بھی ان کے بارے میں مکمل تفصیل نہ بتا سکے یہ ایک طویل سلسلہ ہے ویسے حیرت کی بات ہے کہ کہاں کہاں تک پنجے گاڑ دیئے گئے ہیں حکومت اسرائیل اور عرب ممالک میں جو چکر چلا ہوا

ہے نہ تو اس کا آغاز آج ہوا اور نہ اس کا انجام ہماری زندگی میں ہوگا اندازہ یہی ہوتا ہے ویسے ہر ملک کے حامی ہوتے ہیں اب پتا نہیں کردشین قبائل عرب ممالک کے کس طرح حامی ہیں بظاہر تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہ سارا دولت کا کھیل ہے۔“

”ہوسکتا ہے ویسے جو کہانی ہمارے علم میں آئی ہے سنسنی خیز اہمیت کی حامل ہے بات تو خاصی پرانی ہوگئی کردشین قبائل اغوا شدہ اسلحہ اور کشتیاں لیے ہوئے آج تک چھپے بیٹھے ہیں میرا مطلب ہے کہ ان کشتیوں کا آج تک سودا نہیں ہوسکا یا اور کوئی کارروائی اس کے لیے نہیں ہوسکی جب کہ حکومت اسرائیل کو اس بارے میں ساری معلومات حاصل تھیں۔“

”میں نے کہا نا یہ باتیں آسانی سے سمجھ میں آنے والی نہیں ہیں۔ بس انہیں انہی بڑے بڑے لوگوں کے لیے چھوڑ دینا کافی ہے جو اس معاملے میں سر کھپاتے ہیں۔“ ڈینی کی آواز میں ایک لرزش پیدا ہوگئی تھی کہ اچانک ہی مجھے احساس ہوا کہ یہ کام کی ہر بات کو نظر انداز کیوں کرتی جارہی ہے۔ خوبصورت موسم، ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں سے بوجھل رات اور تنہائی اس کے ذہن میں کچھ اور ہی طاری ہوگیا ہے لیکن ظاہر ہے وہ میرے لیے کسی طور نہ تو قابل قبول تھی اور نہ میری پسند چنانچہ میں نے اس کے اس احساس سے گریز کرتے ہوئے کہا۔

”میرا ذہن اس سارے مسئلے میں عجیب سی کیفیت کا شکار ہے۔“

”تم بھی کمال کے انسان ہو پال! میں کہتی ہوں کبھی کبھی اپنے ذہن کو ایسے معاملات سے آزاد بھی کر دینا چاہئے۔“

”اور اس کے بعد دشمن کا نوالہ بن جانا چاہئے کیوں؟“

”نہیں، یہ مطلب نہیں ہے میرا۔“

”ہم پہرہ دینے کے لیے یہاں رکے ہیں اب یہ سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ جگہ کردشین قبائل کی بنائی ہوئی ہے یا ان لوگوں کی جو اسرائیل کے ہمنوا ہیں اور جنہوں نے.....“

”نہیں خیر ایسی بات نہیں ہے وہ لوگ یہاں اتنی اہمیت کی حامل جگہ نہیں بنا سکتے۔“

”کون لوگ؟“

”میرا مطلب ہے ہمارے آدمی۔“

”کیوں نہیں بنا سکتے؟“

”وہ جنہیں پہرے پر متعین کیا گیا تھا یا وہ جن کے لیے مسٹر آرسن نے کہا تھا کہ وہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

محدود ہیں انہیں مقامی حکومت کی مدد حاصل ہے لیکن اتنی بھی نہیں کہ حکومت اپنی فوجیں یہاں چھپادے جب کہ کروشین قبائل اپنی سرگرمیاں یہاں بہت اعلیٰ پیمانے پر رکھتے ہیں۔‘‘

’’آخران قبائل کا اصل مطلب کیا ہے؟‘‘ میں نے سوال کیا اور ڈینی کس قدر برہمی کے انداز میں مجھے دیکھنے لگی غالباً سوچ رہی ہوگی کہ کیسا گدھا انسان ہے اور انسان ہے بھی کہ نہیں یہ موقع، یہ ماحول اس کو بالکل بھی متاثر نہیں کررہا میں اسے اسی احساس سے نکالنا چاہتا تھا چنانچہ چند لمحات گزر جانے کے بعد میں نے اس سے کہا۔

’’ہاں تم نے بتایا نہیں ڈینی؟‘‘ وہ ایکدم جیسے سنبھل گئی اور اس کے بعد میری جانب دیکھتی ہوئی بولی۔

’’واقعی، میں نے تو شاید کچھ غلط ہی کیا تمہیں تو سچ مچ نیند نہیں آ رہی۔‘‘

’’اگر تم سونا چاہتی ہو تو سو جاؤ میں تنہا یہ ذمہ داری پوری کرلوں گا۔‘‘ میں نے کسی قدر خشک لہجے میں کہا۔

’’نہیں، یہ مطلب نہیں ہے جہاں تک میری معلومات ہیں اور وہ یہ ہیں کہ کروشین قبائل اپنی حکومت کے بھی مخالف ہیں ان کے ذرائع آمدنی محدود ہیں بس تھوڑی بہت زراعت سے کام نکال لیتے ہیں ہاں ان علاقوں میں معدنی دولت کے انبار ہیں اور اس کے لیے اکثر کام ہوتا رہا ہے بلکہ ہو بھی رہا ہے لیکن کروشین قبائل کو اس جگہ بھی کام کرنے کا معاوضہ دیا جاتا ہے اور مقامی حکومت خوشی سے یہ معاوضہ ادا نہیں کرتی چنانچہ بہت سی جگہوں پر کروشین قبائل دہشت گردی کرتے رہتے ہیں اور اب یہ دہشت گردی خاصی بڑھ گئی ہے سمندری راستوں سے بھی ان لوگوں کو ایسی جگہ حاصل ہے جو حکومت کی تحویل میں نہیں ہے اور سنا یہ گیا ہے کہ وہاں انہوں نے ایک ایسی خفیہ بندرگاہ تیار کی ہے جہاں سے وہ بحری کارروائیاں بھی کرسکتے ہیں یہ بھی علم میں آیا ہے کہ وہ شاید عرب ممالک کے سرمائے سے اس بندرگاہ کی توسیع کررہے ہیں تاکہ وہاں سے عربوں کے مفادات کے لیے کام کیا جاسکے چونکہ یہ علاقہ اسرائیل سے بہت فاصلے پر اور الگ تھلگ ہے اس لیے اسرائیل نے مقامی حکومت کو ٹریپ کرکے یہاں کروشین قبائل کے خلاف ہنگامہ آرائی کا جال بچھا رکھا ہے اور بہرحال یہ کام خفیہ انداز سے ہو رہا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ حکومت اسرائیل سمندری راستے سے سفر طے کرکے یہاں کارروائی نہیں کرسکتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ مقامی حکومت بھی کروشین قبائل کی

کھلم کھلا مخالفت مول نہیں لے سکتی اس لیے اسرائیلی حکومت کو خفیہ کارروائیاں کرنے کی اجازت مل گئی ہے لیکن محدود پیمانے پر بڑے پیمانے پر اسرائیل کو یہاں اڈے وغیرہ تو فراہم نہیں کیے گئے کیونکہ خطرہ یہ ہے کہ اگر کروشین قبائل کو یہ بات معلوم ہوگئی تو وہ حکومت کے شہروں میں تباہی مچادیں گے اور سمندری راستے سے بھی انہوں نے فرانس سے اغوا ہونے والی کشتیوں پر قبضہ جمایا تھا اور انہیں یہاں لے آئے تھے حکومت اسرائیل اس اسلحے کی خریداری کے لیے مکمل طور پر کوششیں کررہی ہے ویسے سنا یہ گیا ہے کہ حکومت اسرائیل کی درخواست پر سمندر کے اس حصے کی ناکہ بندی کرلی گئی ہے امریکا اور دوسرے کئی ممالک اپنے بحری بیڑوں سے اتنے عرصے سے اس علاقے کی حفاظت کرتے رہے ہیں تاکہ وہ اسلحہ فوری طور پر عرب ممالک میں نہ پہنچ سکے یہی وجہ ہے کہ کروشین قبائل ابھی تک ان کشتیوں کو عربوں کے حوالے کرنے میں ناکام رہے ہیں اور اس سلسلے میں مسلسل جدوجہد جاری ہے اور عرب چاہتے ہیں کہ کروشین قبائل سے کشتیاں کسی طرح بھی ناکہ بندی توڑ کر حاصل کرلی جائیں اور اسرائیل کی حکومت یہ چاہتی ہے کہ یہ اسلحہ ان کو واپس مل جائے۔‘‘

’’جب کہ اسلحہ فرانس کی ملکیت ہے۔‘‘

’’ہاں وہ جنگی کشتیاں فرانس ہی کی ہیں جو کرسمس کے موقعے پر حکومت اسرائیل نے فرانسیسی بندرگاہ سے غائب کی تھیں۔‘‘

’’ویری گڈ اور تم کہتی ہو کہ تمہیں اس بارے میں کوئی خاص معلومات حاصل نہیں ہیں۔‘‘ میں نے مسکراتے ہوئے ڈینی سے کہا، ڈینی مایوس نگاہوں سے میری طرف دیکھنے لگی اور پھر بولی۔‘‘

’’ہاں ایسا ہے جو بات میں نے تمہیں بتائی وہ بالکل عام ہے سمجھ رہے ہو نا تم اور اب بہتر ہوگا کہ مجھے تھوڑی دیر آنکھیں بند کرنے کی اجازت دو یہ نہ سوچنا کہ میں تمہیں یہاں لانے کے بعد تنہا چھوڑ رہی ہوں یہ تنہائی تم خود اپنے لیے حاصل کررہے ہو۔‘‘ اس نے کہا اور پھر نیم دراز ہوکر آنکھیں بند کرلیں اور اس سے زیادہ کیا صرف جملوں میں وضاحت کی جاسکتی تھی لیکن مجھ جیسا گدھا بھی روئے زمین پر کوئی ہو یا پھر میرا وطن میرا خون میرا دل اور رخسار کے لیے میرا خلوص یہ ساری چیزیں مجھے ان راستوں پر بڑھنے سے روک دیتی تھیں۔ جہاں رخسار سے بدعہدی کا آغاز ہوتا تھا چنانچہ میں نے ڈینی کی کیفیات پر کوئی توجہ نہ دی کچھ لمحوں

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کی خاموشی کے بعد ڈینی خود ہی سنبھل گئی اور خاموش نگاہوں سے ایک طرف دیکھنے لگی اور میں بھی خاموشی سے دور دور کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک ہی ڈینی بولی۔

"علاقہ ویسے بہت خوبصورت ہے کیا خیال ہے تمہارا ڈیئر پال مورس؟" میں نے ایک لمحے میں محسوس کیا تھا کہ ڈینی کو عقل آ گئی ہے اور وہ سنبھل گئی ہے ظاہر بات ہے کہ اس وقت کا ماحول بڑا سنسنی خیز تھا کوئی احمقانہ بات ذہن پر طاری کرنا خطرناک بھی ہو سکتا تھا۔ میں نے خاموشی سے گردن ہلا دی اور ڈینی کہنے لگی بہرحال ہمیں اپنے فرائض پورے کرنے ہیں اور اپنا کام خوش اسلوبی سے سرانجام دینا ہے پھر اچانک ہی اس نے چونک کر کہا۔

"او پال پال!" اس کے لہجے پر میں چونک پڑا اور میں نے کہا۔

"ہاں کیا بات ہے؟"

"وہ دیکھو ادھر اس طرف یقینی طور پر فوراً اطلاع دو پلیز۔" میں نے اس کے اشارے کی طرف دیکھا تو مجھے دور سے چھ مدہم روشنیاں متحرک نظر آئیں تین گاڑیاں تھیں ٹرک یا جیپ جو کچھ بھی ہو فاصلہ اتنا تھا کہ ہم صحیح طور پر اس کے بارے میں اندازہ نہیں لگا سکتے تھے لیکن بہرحال یہ بات بالکل مستند تھی کہ وہ ادھر ہی آ رہے تھے چنانچہ میں برق رفتاری سے سیڑھی کی جانب بڑھا اور نیچے اترنے لگا ڈینی بھی میرے پیچھے پیچھے تھی ہم جھونپڑی میں داخل ہوئے تو ہمارے قدموں کی آواز سن کر سب افراد ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"کیا بات ہے مسٹر پال؟" آرسن کی آواز سنائی دی۔

"وہ میرا مطلب ہے کہ تین گاڑیاں اس طرف آ رہی ہیں۔"

"اوہو، کتنا فاصلہ ہے ان کا۔"

"ابھی کچھ زیادہ ہے لیکن میرا اندازہ ہے کہ چند لمحوں میں وہ اس طرف آ جائیں گے۔"

"چلو۔" مسٹر آرسن نے فوراً اپنے ساتھیوں کو مستعد کیا اور سب کے سب پھرتی سے جھونپڑی سے باہر نکل آئے میں نے سب مشین گن مسٹر آرسن کی طرف بڑھا دی تھی مسٹر آرسن نے شکریہ کے ساتھ مشین گن سنبھال لی اور بولے۔

"آپ بالکل بے فکر رہیں مسٹر پال۔"

"میں بے فکر ہوں۔"

باہر نکل کر ہم نے ان گاڑیوں کو پھر دیکھا انہوں نے روشنیاں مدہم کی ہوئی تھیں اور مناسب رفتار سے اس طرف آ رہے تھے اس کا مطلب تھا کہ انہیں کسی سنسنی خیز کیفیت کا احساس نہیں ہے اور وہ اس بات سے لاعلم ہیں کہ ان کی اس پناہ گاہ کو کچھ لوگوں نے اپنے قبضے میں لے رکھا ہے جو ان کے دشمن ہیں ویسے عجیب بات تھی کہ اسٹیمر کے دریا کے ساحل پر موجود ہونے اور ان کا ہمیں تلاش کرنے کا واقعہ ایسا نہیں تھا کہ وہ اس کے بعد صورت حال سے بے خبر ہو جاتے لیکن پتا نہیں انہوں نے کیا چکر چلا رکھا تھا ایک بار پھر میں نے مسٹر آرسن سے کہا۔

"مسٹر آرسن، جن لوگوں کے بارے میں آپ نے بتایا اور جو اس عمارت میں رہتے تھے جو درختوں کے درمیان بنائی گئی تھی کیا یہ وہ لوگ نہیں ہو سکتے؟"

"نہیں، میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے آدمی نہیں ہو سکتے چونکہ انہیں اس طرح کی مراعات حاصل نہیں ہیں مثلاً میرا مطلب ہے کہ عمدہ قسم کی گاڑیاں وغیرہ جو ان بھیانک راستوں پر اتنی آسانی سے سفر کر سکیں۔" آرسن نے جواب دیا اور پھر بولا۔

"بہتر یہ ہوگا کہ ہم منتشر ہو جائیں اور مورچے بنا کر ان کا جائزہ لیں۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا میرا اور ڈینی کا پیئر بن ہی چکا تھا چنانچہ ہم دونوں پھرتی سے وہاں سے آگے بڑھ گئے باقی مسٹر آرسن نے بھی اپنے ساتھیوں کو مختلف جگہوں پر تعینات کر دیا تھا۔ البتہ میری چھٹی حس اس موقعے کو انتہائی خطرناک بنا کر پیش کر رہی تھی کیونکہ جس انداز سے وہ لوگ آ رہے تھے اس سے اس بات کا اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے تین گاڑیوں میں یقینی طور پر زیادہ ہی افراد موجود ہوں گے میرے لیے بڑی مشکل یہ تھی کہ میں ان لوگوں پر اپنے طور پر گولیاں نہیں چلا سکتا تھا ویسے یہ بھی حقیقت ہے کہ میں اس کے تحفظ کے لیے بھی نہیں آیا تھا ڈینی میری ساتھ تھی اور یقینی طور پر میں اگر کسی طرح سے بھی ان لوگوں سے رعایت برتتا تو ڈینی میری نیت سے واقف ہو جاتی حالانکہ تھوڑی بہت اسے معلومات حاصل تھیں کہ میں ذہنی طور پر کیا سوچ رہا ہوں اور کس چکر میں ہوں پھر سوچنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ مسٹر آرسن بلا کسی خاص وجہ سے ان پر فائرنگ شروع کر دیں گے انہوں نے گاڑیوں کے رینج پر آتے ہی سب مشین گن سے فائرنگ شروع کر دی تھی اور وہ گاڑیوں کی ایک ایک لائٹ چھناکوں کے ساتھ ٹوٹ گئی تھی لیکن جواب میں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

دوسری طرف سے بھی گولیوں کی بارش شروع ہوگئی گھاس کی جھونپڑی میں لاتعداد گولیاں پیوست ہوگئیں ایک تیز چیخ سنائی دی گویا اس طرف سے ہونے والی فائرنگ مسٹر آرسن کے کسی ساتھی کو چاٹ گئی تھی یہ آرسن کی غلطی تھی کہ اس نے کوئی مناسب عمل ہونے سے پہلے ہی فائرنگ شروع کردی تھی پتا نہیں ایسا کیوں کیا گیا تھا لیکن اس سے نتیجہ بڑا بھیانک نکلا تھا کیونکہ گولیاں اتنی برق رفتاری سے برسائی جارہی تھیں کہ ہم میں سے کسی کو سنبھلنے کا موقع نہیں مل رہا تھا اور اب کسی محفوظ پناہ گاہ کی تلاش ناممکن ہوچکی تھی آرسن اور اس کے ساتھی بھی بھرپور مقابلہ کررہے تھے یہ ان کی بقاء کا معاملہ تھا اور اتنے سارے لوگوں سے جان بچانا معمولی کام نہیں ہوسکتا تھا لیکن میرے اپنے نظریئے کے مطابق مسٹر آرسن کی یہ پہل غیر مناسب تھی اور انہوں نے جان بوجھ کر اپنے لیے مشکل تلاش کی تھی البتہ اس وقت صورت حال میرے لیے بہت خطرناک ہوگئی تھی چنانچہ میں نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اچانک ہی ڈینی کا ہاتھ پکڑ کر زمین پر گھسیٹتا ہوا جھونپڑی کے آخری حصے میں پہنچ گیا یہاں سے ڈھلان شروع ہوجاتے تھے سامنے کی سمت سے جھونپڑی تک آتے ہوئے یہ مقام کسی بلند جگہ پر محسوس نہیں ہوتا تھا لیکن پیچھے کی طرف ایک گہری کھائی تھی جس جگہ ہم پہنچے تھے وہاں سے ایک چھوٹی سی دراڑ نیچے چلی گئی تھی میں اس دراڑ کو دیکھ کر مسرور ہوگیا یہ جگہ ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے ہمارے تحفظ کے لیے ہی بنائی گئی تھی اس وقت مجھے یہی احساس ہوا تھا میں نے برق رفتاری کے ساتھ دراڑ میں چھلانگ لگادی۔ ڈینی کو میں نے پوری طرح سنبھال رکھا تھا اور دراڑ میں اترتا چلا جارہا تھا۔

''وہ لوگ...... وہ لوگ سخت خطرے میں ہیں۔'' ڈینی نے ہانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

''مسٹر آرسن نے حملے میں پہل کر کے سخت غلطی کی ہے۔'' میں نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''اب کیا کریں۔''

''کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ سوائے اسکے کہ اپنی جان بچائیں۔''

''تم ٹھیک کہتے ہو پال میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آخر مسٹر آرسن نے ان پر اچانک گولیاں کیوں برسانی شروع کردیں اگر انہیں ہماری یہاں موجودگی کا علم ہوتا تو وہ مورچہ بندی کر کے جھونپڑی پر ہی فائر کرتے نا، اس کا مطلب تھا کہ انہیں علم نہیں ہے ورنہ وہ روشنی میں نہ آتے اور اگر آہی گئے تھے تو انہیں اس بات کا شبہ تھا کہ ہم جھونپڑی میں موجود

ہیں تو وہ گاڑیوں سے اترنے کے بعد جھونپڑی اکھاڑنے کی کوشش کرتے مسٹر آرسن نے خود اپنی موجودگی کا یقین دلایا ہے۔''

''اور اس بارے میں مجھ سے مشورہ تک نہیں کیا اور سب مشین گن سے فائرنگ شروع کردی بہرحال سوری ڈیئر ڈینی ظاہر ہے اس معاملے میں، میں انکی کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اپنے کیے کا کوئی علاج نہیں ہوتا۔'' ڈینی نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بادل نخواستہ میرے ساتھ ساتھ نیچے اتر رہی تھی اس کا سانس پھولا ہوا تھا اور وہ خاصی بدحواسی کا شکار تھی گولیوں کی آوازیں تیز سے تیز تر ہوتی جارہی تھیں اور یہ حقیقت تھی کہ میں برق رفتاری سے یہ عمل نہ کرتا تو جہاں ہم موجود تھے وہاں گولیوں سے محفوظ رہنا مشکل ہوجاتا بہرحال میں نے دراڑ میں اترنے کا عمل جاری رکھا اور پھر ہمیں ایسی جگہ حاصل ہوگئی جہاں خود کو چھپانے کا موقع مل گیا تھا یہ جگہ اس دراڑ کے نیچے تھوڑی سی ابھری تھی اور چٹان کا ایک حصہ اس طرح آگے بڑھا ہوا تھا کہ ہم اسے پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کرسکتے تھے مسٹر آرسن نے ہمیں آٹومیٹک پستول دیئے تھے جو میں نے اور ڈینی نے اپنے ہاتھ میں نکال لئے تھے اب صورت حال یہ تھی کہ ہم نے رک کر صورت حال کا اندازہ لگانا تھا ڈینی کی ذہنی کیفیت کچھ بھی ہو وہ اپنے فرائض کو کس طرح محسوس کررہی تھی یہ بات ظاہر ہے کہ میں نہیں جان سکتا تھا میں کم از کم اس بات سے خوش تھا کہ مجھے ایک موقع مل گیا ہے کہ میں کروشین قبائل کے افراد کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہ کروں اس طرح ضمیر تو مطمئن رہے گا کیونکہ جس مقصد کے لیے میں دل سے خلاف تھا جو کام میں نہیں کرنا چاہتا تھا وہ کرنا میرے ضمیر کو کچوکے دیتا اور میں اس سے بچنے کی صلاحیت حاصل کرچکا تھا اگر ایرش واقعی یہ سمجھتا ہے کہ وہ مجھے اپنے جال میں پھانس لینے میں کامیاب ہوگیا ہے تو یہ عہد تو میں نے اپنے دل میں کرہی لیا تھا کہ اس یہودی جہنمی کو ایسی سزا دوں گا کہ مرنے کے بعد بھی یاد رکھے حالانکہ ابھی تک میں نے مکمل سنجیدگی کے ساتھ فلسطینی مقاصد کا ساتھ نہیں دیا تھا کوئی موقع ہی نہیں ملا تھا ایسا لیکن اگر یہ سعادت مجھے خود بخود حاصل ہورہی ہے تو پھر میں یہ ثواب کیوں نہ کماؤں چاہے مصلحت کسی حد تک مجھے لے جائے لیکن آج تک جو کرتا رہا ہوں اسے کم از کم اپنے دل میں داغدار نہیں کرسکتا تھا ڈینی ان تاثرات کو کیا سمجھتی وہ صرف صورت حال کا جائزہ لے رہی تھی اور مسٹر آرسن بڑی ہمت کے ساتھ اپنا کام سرانجام دے رہے تھے اور ابھی تک بھرپور طریقے سے گولیاں چلنے کا مطلب یہ تھا کہ دوسری طرف جو

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کوئی بھی ہے مسٹر آرسن پر قابو پانے میں ناکام رہا ہے اور مسٹر آرسن اپنے مختصر ساتھیوں کے ساتھ اپنا بھرپور دفاع کر رہے ہیں لیکن اچانک ہی ہم لوگوں کو اپنے کان بند کر لینا پڑے غالباً اس طرف کوئی دستی بم پھینکا گیا تھا اور روشنی اور دھماکے کے ساتھ ساتھ ہی بہت سی چیخیں سنائی دیں اور اس کے بعد دوسرے اور تیسرے بم کے دھماکے نے مجھے یہ احساس دلایا کہ اب مسٹر آرسن اور ان کے ساتھیوں کی زندگی تقریباً ناممکن ہے۔ ڈینی بھی اس قدر ناواقف نہیں تھی اور صورت حال کو سمجھ رہی تھی پھر جھونپڑی نے آگ پکڑ لی اور میں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''ڈینی میرا خیال ہے مسٹر آرسن اور ان کے ساتھی......'' ڈینی نے کوئی جواب نہیں وہ غمزدہ انداز میں خاموش ہو گئی تھی پھر اچانک ہی گولیاں چلنے کی آواز بند ہو گئی تھی اور خاموشی سی پھیل گئی جھونپڑی سے بلند ہونے والے شعلے اب سارے ماحول کو منور کر رہے تھے لیکن ہم جس جگہ پوشیدہ تھے وہ واقعی بڑی محفوظ جگہ تھی کروشین قبائل کے افراد اگر اس طرف نکل بھی آتے اور انہیں یہ احساس نہ ہوتا کہ کوئی اس طرف آیا ہے تو وہ آسانی سے ہمیں تلاش نہیں کر سکتے تھے ڈینی نے غمزدہ انداز میں آہستہ سے کہا۔

''یوں محسوس ہوتا ہے کہ مسٹر آرسن......''

''خود کو سنبھالے رکھو ڈینی میں مسٹر آرسن کے عمل سے شدید اختلاف رکھتا ہوں اور پھر یہ اندازہ ہی نہیں ہو سکا تھا کہ مسٹر آرسن ہمارے گروپ میں کیا حیثیت رکھتے ہیں مجھے تو یوں لگ رہا تھا کہ وہ جیسے مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کرتے رہے ہوں سارا عمل اپنے انداز میں کیا جنگ کے لیے بھی حکمت عملی درکار ہوتی ہے۔ سنو ڈینی ایک بھی گولی اس انداز میں نہ چلانا کہ بعد میں صورت حال کو سنبھالنا مشکل ہو جائے ڈینی نے گردن ہلا دی تھی شعلوں کی روشنی نے ماحول کو اس طرح اجاگر کر دیا تھا کہ ہمیں اور سمٹنا پڑا دوڑتے بھاگتے قدموں کی آوازیں اور پھر انسانوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں وہ لوگ ماحول پر قادر ہو گئے تھے اور بھاگ دوڑ کر دوسرے لوگوں کو تلاش کر رہے تھے پھر ہم نے کچھ لوگوں کی آوازیں اس طرح بھی سنیں۔''

''اتنے ہی معلوم ہوتے تھے جو لاشیں ہم نے اٹھائی ہیں اس کے علاوہ کسی زندہ انسان کا وجود نہیں ملتا۔''

''پھر بھی تلاش کرو، نظر انداز کرنا مناسب نہیں ہے۔'' ایک اور آواز سنائی دی پھر کچھ

لوگ اس راستے پر گزرنے لگے میں نے ڈینی کے کان میں سرگوشی کی۔

''اس وقت تک جب تک میں فائر نہ کروں نہ تو تمہیں فائر کرنا ہے ڈینی اور نہ ہی آواز نکالنی ہے سانس تک روک لو ان لوگوں کا چلے جانا ہی بہتر ہے۔'' ڈینی کو خود بھی ان تمام باتوں کا احساس تھا اور اس قدر احمق بھی نہیں تھی وہ کہ صورت حال کی نزاکت کو نہ سمجھ سکتی لیکن شکر تھا کہ وہ لوگ زیادہ نیچے تک نہیں آئے تھے اصل میں جھونپڑی کے جلنے سے آگ کی تپش اور دھوئیں کے مرغولے انہیں بھی پریشان کیے ہوئے تھے جب کہ ہم بھی ان سے متاثر تھے اور ہمیں صرف یہی خطرہ تھا کہ کہیں ڈینی کو کھانسی وغیرہ نہ آ جائے لیکن وہ خود پر قابو پائے بیٹھی ہوئی تھی یہاں تک کہ ڈھلان میں اترنے والے لوگ واپس پلٹ گئے اور جب اس طرف ان کے آنے کی امید نہ رہی تو میں نے ڈینی سے کہا۔

''آؤ''

''اب کیا؟''

''ہاں، ڈینی آؤ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور دراڑ کی طرف نیچے اترنے لگا ہم خاصی گہرائی میں اتر آئے تھے اور اس کے بعد نوکیلی چٹانوں والا ناہموار میدان میلوں پھیلا ہوا تھا اس کھلے میدان میں سفر کرنا اس وقت بالکل مناسب نہیں تھا لیکن اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ ہم ان نوکیلی چٹانوں کا سہارا لے کر یہاں سے دور نکل جائیں۔ ممکن ہے کہ کروشین قبائل ہی دور دور تک بکھر کر یہاں آنے والوں کو تلاش کریں اور ہم ان کے ہتھے چڑھ جائیں میرے پاس ظاہر ہے اس وقت کہنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہوگا چونکہ میری ہر بات اپنا بچاؤ تصور کی جائے گی ہم نوکیلی چٹانوں کا سہارا لے کر بڑی احتیاط سے آگے بڑھنے لگے پھر کافی فاصلے پر ہمیں درختوں کے جھنڈ نظر آنے لگے ان کے دامن میں لمبی لمبی گھاس بھی تھی اور یہ ہمارے لیے بہترین پناہ گاہ بھی بن سکتی تھی چنانچہ یہاں احتیاط کو نظر انداز کر کے تھوڑی سی دوڑ لگانی پڑی اور ہم یہ فاصلہ طے کر کے اس گھاس تک جا پہنچے، نرم گھاس ہمارے لیے اس وقت بڑی سکون آور ثابت ہو رہی تھی دھوئیں اور گھٹن کا احساس بھی یہاں نہیں تھا کیونکہ فاصلہ کافی ہو گیا تھا ویسے جلتی جھونپڑی سے اب بھی اونچے اونچے شعلے بلند ہو رہے تھے ڈینی یہاں آ کر گھاس پر لیٹ گئی وہ گہری گہری سانسیں لے رہی تھی اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے میں بھی اس کے قریب بیٹھ گیا اور دور جلتی ہوئی جھونپڑی پر آنکھیں جمائے نجانے کیسی کیسی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

سوچوں میں گم ہو گیا یہ سب جو کچھ ہو رہا تھا بڑی اہمیت کا حامل تھا لیکن کیا کیا جا سکتا ہے زندگی کے سفر میں یہی سب کچھ تحریر کر دیا گیا تھا تو بھلا اس سے گریز کس طرح ممکن تھا اس نادیدہ تحریر کو تقدیر کا لکھا سمجھ لیا جائے۔ کافی دیر ہو گئی ڈینی اسی طرح لیٹی ہوئی تھی میں نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''ڈینی اگر تمہیں نیند آ رہی ہے تو سو جاؤ۔''

''نہیں، نیند کا کیا سوال ہے میں تھک گئی ہوں پال۔''

''ہاں، یقینی طور پر تم تھک گئی ہو گی جو کچھ کرتی رہی ہو ویسے میری بات کا برا مت ماننا میرا ذاتی خیال ہے کہ حالات کیسے بھی کیوں نہ ہوں لیکن یہ منصب خواتین کا نہیں ہے۔''

''چھوڑو ان باتوں کو ان میں کیا رکھا ہے ڈیئر پال مورس انسان کیسے کیسے مراحل سے گزرتا ہے اور کس طرح ایسے فیصلے کر لیتا ہے جو درحقیقت اس کے اپنے نہیں ہوتے ان باتوں کو غور کرنے سے سمجھ میں آنے کے امکانات ہوتے ہیں ورنہ ہر شخص اپنے طور پر تبصرہ کر سکتا ہے میں نجانے کیوں مسٹر آرسن کے لیے غمزدہ ہوں ویسے تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا مسٹر آرسن......''

''اگر ان میں سے کوئی بچ گیا ہے تو یہ ایک شدید حیران کن بات ہو گی۔''

''پتا نہیں کردشین قبائل کے لوگ ابھی وہاں موجود ہیں یا نہیں؟''

''کیا کہا جا سکتا ہے۔'' میں نے جواب دیا اور اس کے بعد پھر خاموشی طاری ہو گئی اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ لوگ وہاں سے چلے گئے ہوں میں نے کہا۔

''ڈینی کیا خیال ہے ہم وہاں چل کر جائزہ لیں اور یہ اندازہ لگانے کی کوشش کریں کہ مسٹر آرسن......''

''نہیں پلیز میں اب بالکل اس کیفیت میں نہیں ہوں اگر مسٹر آرسن وغیرہ زندہ بچ بھی گئے ہیں تو کیا انہوں نے انہیں یہاں چھوڑ دیا ہو گا؟''

''تم ذرا ہمت سے کام لو ڈیئر میں ان کے بارے میں معلومات کرتے جاتا ہوں۔''

''دیکھو میں تمہیں کسی بھی مسئلے میں روکنے کا اختیار نہیں رکھتی لیکن میری درخواست ہے تم سے کہ مجھے تنہا چھوڑ کر نہ جاؤ اور پھر یہ عمل جو تم کرنا چاہتے ہو کافی خطرناک ثابت ہو گا پلیز ایسا نہ کرو۔''

''تو پھر ہمیں کیا کرنا ہے؟''

''یہاں سے آگے بڑھ جائیں گے راستہ جس سمت بھی جائے ہم آخر کار آبادی تک پہنچ جائیں گے۔''

''کیا تم کو ان راستوں کے بارے میں علم ہے؟''

''نہیں لیکن اتنا معلوم ہے کہ یہاں قرب وجوار میں اچھی خاصی جدید آبادیاں پھیلی ہوئی ہیں کردشین قبائل جنگلی قبیلے نہیں ہیں وہ جدید ترین بستیوں میں رہتے ہیں بس انہوں نے طریقہ کار ذرا مختلف منتخب کیا ہے اور حکومت سے الگ ہٹ کر اپنے لیے عمدگی سے آبادیاں بنائی ہیں سرحدی راستوں کو انہوں نے خاصا مشکل کر دیا ہے۔ باقی سب ٹھیک ہے۔ جہاں مناسب سمجھو چلو ہمیں بہرحال ان جنگلوں میں وقت تو نہیں گزارنا لیکن رات کے اس حصے میں اگر ہم نے سفر کیا اور کہیں تاریکی میں ہم ان لوگوں کو نظر آ گئے تو پھر صورت حال مشکل ہو جائے گی۔''

''نہیں رات تو ہمیں یہیں گزارنی چاہئے۔'' پھر اس کے بعد ہم لوگ خاموش ہو گئے یہ گھاس ہی بستر بنی ویسے بھی رات کا غالباً آخری پہر ہی تھا لیکن گھنے درختوں کی چھاؤں میں صبح کی روشنی کا کوئی اندازہ نہیں ہو سکا نیند اس طرح ٹوٹ کر آئی تھی کہ آنکھ کھلی تو سورج ڈھل چکا تھا اور یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ کتنا وقت گزر گیا ہے شام کے سائے آہستہ آہستہ پھیلتے جا رہے تھے ڈینی نے شدید حیرت سے کہا۔

''گویا ہم پوری رات اور پورا دن سوتے رہے ہیں۔''

''پورا دن ہی کہو ڈینی کیونکہ رات کا آخری پہر تھا صبح کا ستارا سفر کر رہا تھا جب ہم سونے کے لیے لیٹے تھے۔''

''یہی بات ہے اب کیا کریں؟''

''اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے کہ آبادیوں کی جانب سفر شروع کریں۔'' اور راستے کا تعین کر کے ہم نے سفر کا آغاز کر دیا آبادیاں نگاہوں کے سامنے تو تھی نہیں لیکن شاید تقدیر ہماری مددگار تھی کیونکہ درختوں کے جھنڈ کا آخری حصہ غیر آباد نہیں تھا یہاں چھوٹے چھوٹے ایسے آثار نظر آ رہے تھے جن سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ بڑی آبادی کا فاصلہ زیادہ دور نہیں ہے لیکن یہ فاصلہ اتنا مختصر بھی نہیں تھا اس وقت رات تقریباً ہونے ہی والی تھی جب ہم اچھی خاصی آبادی کے قریب پہنچ گئے یہاں خاصے عمدہ مکانات بکھرے ہوئے تھے جگہ جگہ روشنیاں نظر

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

آ رہی تھیں تھوڑے فاصلے پر رہ کر ہم نے اس آبادی کا جائزہ لیا تو ڈینی بولی۔''

''یہ تو خیر سوچنے کی بات ہی نہیں ہے کہ ہم کسی کروشین آبادی میں ہیں لیکن بہتر ہے کہ ذرا سی رات اور بیت جائے جب ہم آبادی میں داخل ہوں۔'' میں نے ڈینی سے اتفاق کیا تھا ہم ایک ایسی جگہ رک گئے جہاں ایک کھنڈر نما عمارت نظر آ رہی تھی بہرحال رات کی تاریکی کچھ گہری ہوئی تو ہم باہر نکل آئے اور شہری آبادی میں داخل ہو گئے چھوٹے چھوٹے ہوٹل اور قہوہ خانے کھلے ہوئے تھے غالباً چوبیس گھنٹے سے زیادہ کا فاقہ ہو چکا تھا بھوک دیوانگی طاری ہو رہی تھی اور ڈینی بھی صورت سے نڈھال نظر آ رہی تھی سب سے بڑا مسئلہ سامنے تھا چنانچہ اب زیادہ احتیاط نہیں برتی جا سکتی تھی ہم ہمت کر کے ایک چھوٹے سے ہوٹل میں داخل ہو گئے اس میں خاصی میزیں پڑی ہوئی تھیں لیکن زیادہ تر خالی تھیں بس اکا دکا میزوں پر لوگ بیٹھے ہوئے تھے ہوٹل کے ملازم سامان سمیٹ رہے تھے ہم اندر داخل ہوئے تو گہرا سناٹا طاری ہو گیا یوں لگتا تھا جیسے وہاں موجود لوگوں نے بھوتوں کو دیکھ لیا ہو سبھی چور نگاہوں سے ہماری جانب دیکھ رہے تھے حالانکہ ان میں اور ہمارے لباسوں میں کوئی نمایاں فرق نہیں تھا شکل وصورتیں بھی ایسی نہیں تھیں کہ وہ لوگ کسی غلط فہمی کا شکار ہو جائیں پھر کیا ان کو ہمارے بدن سے ایسی خوشبو آ رہی تھی کہ وہ ہمیں اجنبی سمجھ لیں بہرحال ہم ان تمام باتوں کو نظر انداز کر کے آگے بڑھے۔ سامان اٹھاتے ہوئے ویٹر بھی خاموشی سے اپنی جگہ رک گئے تھے میں آگے بڑھ کر کاؤنٹر پر پہنچ گیا کاؤنٹر مین اچھی خاصی جسامت کا مالک تھا میں نے جیب سے کرنسی نکال کر اس کے سامنے رکھ دی اور کہا۔

''ہمارے لیے کھانا تیار کرو۔'' کاؤنٹر مین اچھل پڑا اور پھر وہ مستعد ہو گیا اس نے سامنے رکھی ہوئی گھنٹی پر ہاتھ مارا اور ملازم اس کے پاس پہنچ گئے۔

''کھانا لاؤ، ان لوگوں کو کھانا درکار ہے۔ بیٹھیے جناب آپ براہ کرم کسی میز پر بیٹھ جائیے۔'' اس نے کہا اور ہم ایک میز کی جانب بڑھ گئے ڈینی بیٹھ کر سرگوشی کے انداز میں بولی۔

''کچھ محسوس کر رہے ہو۔''

''ہاں لیکن اس کے بارے میں تمہارا کیا اندازہ ہے۔''

''انہیں ہم پر شبہ ہو گیا ہے۔''

''میری چھٹی حس بھی کسی خطرے کا اعلان کر رہی ہے۔''

''تعجب ہے، ویسے تمہارا کیا خیال ہے یہ لوگ ہمارے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے۔'' ڈینی خاموش ہو گئی اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا عجیب وغریب فضا پیدا ہو گئی تھی وہ لوگ دوڑ دوڑ کر کام کر رہے تھے اور ہماری جانب مسلسل چور نگاہیں اٹھ رہی تھیں ڈینی نے آہستہ سے کہا۔

''کیا کھانا پر اطمینان انداز میں کھایا جا سکتا ہے؟''

''کیا مطلب؟''

''کہیں کھانے میں کوئی زہریلی چیز نہ ملا دی جائے۔''

''میں نے چونک کر ڈینی کو دیکھا اور بولا۔''

''یہ جانے بغیر کہ ہم ان کے لیے نقصان دہ ہیں کہ نہیں؟''

''کیا کہا جا سکتا ہے۔''

''جو کچھ بھی کہا جائے یہ نہ کہا جائے بھوک اتنی لگ رہی ہے کہ اس وقت زہر کھا کر بھی گزارہ کیا جا سکتا ہے۔'' ڈینی خاموش ہو گئی کچھ لمحوں کے بعد ہمارے سامنے کھانا لگا دیا گیا کھانا لگانے والا ویٹر پلیٹیں ہمارے سامنے لگا رہا تھا لیکن اس کے چہرے پر خوف کے آثار منجمد تھے جب وہ کھانا لگا کر آگے بڑھ گیا تو ڈینی بولی۔

دوسرا ویٹر غائب ہو گیا۔

''کیا مطلب؟''

''اس سے پہلے دو تھے۔''

''تو تم کوئی خطرہ محسوس کر رہی ہو۔''

''خطرہ تو لمحے لمحے محسوس کیا جانا چاہیے کیونکہ بہرحال یہاں کے ماحول میں عجیب سی پراسرار کیفیت ہے۔'' میں ایک لمحے تک سوچتا رہا پھر میں نے کہا۔ ڈینی کھانا تو کھالو تا کہ اس کے بعد جو کچھ بھی پیش آئے ہم اس کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوں۔

''اوکے'' ڈینی نے کہا اور ہم واقعی سر جھکا کر کھانے میں مصروف ہو گئے پیٹ کا دوزخ بھرنے کے بعد ہی یہ سوچا جا سکتا تھا کہ آگے کیا ہوگا اور جو ہوگا دیکھا جائے گا اس وقت جس انداز میں ہم نے کھانا کھایا تھا اگر کہیں خود اپنے اس انداز کو دیکھ لیتے تو خود پر ہی ہنستے لیکن بہرحال وقت کی ضرورت تھی کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا تھوڑی دیر کے بعد ہم کھانے سے فراغت

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

حاصل کر چکے تھے اور چند لمحات کے بعد میں نے کہا۔''

''اٹھو ڈینی ہم دونوں اچانک ہی اٹھ کھڑے ہوئے تھے کاؤنٹر مین نے ہمیں دیکھا اور ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے لگا وہ بلاوجہ سامنے کی چیزیں ادھر ادھر کر رہا تھا جب کہ دوسری میزوں پر بیٹھے ہوئے لوگ اب بھی ساکت تھے کوئی بھی یہاں سے نہیں اٹھا تھا میں نے اپنا پستول نکال لیا اور اس کے بعد ہم وہاں سے واپس چل پڑے کاؤنٹر مین کو پہلے ہی رقم ادا کر دی تھی اس لیے بل وغیرہ کا کوئی مسئلہ نہیں تھا اس نے باقی رقم نکال کر اپنے سامنے رکھ لی تھی البتہ ہم سے یہ کہنے کی جرات نہیں کر سکا تھا کہ ہم باقی بچی ہوئی رقم لے لیں لیکن ڈینی کی چھٹی حس نے واقعی اسے صحیح احساس دلایا تھا جیسے ہی ہم ہوٹل کے دروازے سے باہر نکلے ایک جیپ ہماری سامنے آ کر رکی اور اس میں سے چند افراد باہر نکل آئے ان میں سے ایک ہوٹل کا ویٹر تھا جسے میں نے ایک نگاہ میں پہچان لیا تھا دوسرے افراد اجنبی چہروں کے لوگ تھے انہوں نے ہمیں دیکھا اور ٹھٹک گئے لیکن مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ دیر کرنا اس وقت بدترین غلطی ثابت ہو گی مسٹر آرسن نے بھی شاید میرے ہی انداز میں سوچا ہو گا اور حالات سے ایکدم خوفزدہ ہو کر ان پر فائرنگ کر دی ہو گی لیکن ان سے غلطی ہو گئی میں نے البتہ صحیح آدمی کو تاکا تھا چنانچہ میں نے لمبی چھلانگ لگائی اور جو شخص میرے سامنے آیا میں نے اس کو اپنی لپیٹ میں لے کر زمین پر رگڑ دیا جب کہ ہوٹل کا ملازم اندرونی دروازے کی طرف لپکا تھا لیکن جیسے ہی وہ آگے بڑھا ڈینی نے پاؤں آگے بڑھا دیا اتنا اندازہ تو مجھے ڈینی کے بارے میں بھی تھا کہ وہ بہرحال ائرش واش کی ساتھی تھی اور یقینی طور پر لڑائی بھڑائی کے معاملات سے بھی واقف ہو گی اس نے اس وقت جس طرح اپنا پاؤں ویٹر کے پاؤں میں اڑایا تھا وہ بڑا کارآمد رہا ویٹر اس بری طرح گرا کہ اس کا چہرہ زمین سے ٹکرا کر شدید زخمی ہو گیا اس نے دو تین بار ہاتھ پاؤں مارے لیکن ڈینی نے اپنے کام کو پختہ کرنے کے لیے اپنے جوتے کی ٹھوکر اس کے سر کے پچھلے حصے پر رسید کی اور ویٹر چت ہو گیا ڈینی نے یہ سب کچھ ہی نہیں کیا تھا بلکہ اس نے ویٹر کو گھسیٹ کر ایک جانب ڈال دیا اور پستول نکال کر باقی افراد کی جانب متوجہ ہو گئی اس کی غرائی ہوئی آواز ابھری۔''

''خبردار اپنے ہاتھ اوپر کر لو ورنہ۔ اس دوران میں اپنے مدمقابل سے بھڑا ہوا تھا میرا مدمقابل جو بہت اچھے بدن کا مالک تھا ایک لمحے کے لیے بوکھلایا تھا لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور جھک کر اپنے موزے سے ایک لمبی چھری نکال لی اور پھر انتہائی

پھرتی سے اس نے وہ چھری مجھ پر پھینک ماری تھی لیکن میں غافل نہیں تھا میں نے فوراً اپنی جگہ خالی کر دی اور اس کے ہاتھ سے نکلی ہوئی چھری اسی کے ایک ساتھی کی گردن میں پیوست ہو گئی جو مجھ پر پیچھے سے حملہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا دوسرے لمحے میں نے اچھل کر اس شخص کے پیٹ پر ایک ٹھوکر رسید کر دی پستول کو میں ابھی جان بوجھ کر استعمال نہیں کر رہا تھا جب کہ وہ میرے ہاتھ میں موجود تھا میں نے اس کے منہ پر ایک گھونسا رسید کیا اور وہ نیچے گر پڑا ڈینی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی میں نے پلٹ کر دوسرے آدمی کی پنڈلی پر ٹھوکر ماری اور جیسے ہی وہ جھکا تو میرا گھونسا اس کے جبڑے پر پڑا اس طرح میں نے ان تینوں افراد کو زمین پر لٹا دیا اور پھر وہ چھری اٹھالی جو پہلے آدمی نے نکالی تھی اور اس کے بعد میں نے اسے مٹھی میں دبا کر کہا۔''

''پستول میں اس لیے استعمال نہیں کر رہا کہ تمہارے دوسرے ساتھی اس طرف متوجہ نہ ہوں لیکن چھری سے میں باآسانی تمہاری گردن الگ کر سکوں گا وہ ایک لمحے کے لیے میرے الفاظ سے متاثر ہوا لیکن پھر اس نے زمین پر بریک ڈانسر کی طرح لوٹ لگائی اور اپنی دونوں ٹانگوں سے میری ٹانگوں کو الجھانے کی کوشش کی جس میں وہ خاصی حد تک کامیاب ہو گیا تھا اور میں ایک دم لڑکھڑا گیا اس نے زمین پر لیٹے لیٹے اپنے جوتے کی ٹھوکر میرے پیٹ پر ماری درحقیقت مجھے اس کا گمان نہیں تھا میں ایکدم پیچھے جا گرا اور اچانک دوسرے لوگوں نے مختلف سمتوں میں چھلانگیں لگا دیں وہ ہمت چھوڑ چکے تھے کیونکہ انہیں یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ہم دونوں مسلح ہیں اور اگر پستول استعمال کریں تو باآسانی انہیں ٹھکانے لگا سکتے ہیں میں نے اب بھی پستول استعمال نہیں کیا تھا بلکہ وہی شخص میری رینج میں تھا جو مجھ پر حملہ آور ہوا تھا اور میں نے ایک لمبی چھلانگ لگا کر اسے پکڑ لیا حالانکہ خطرہ یہ بھی موجود تھا کہ کہیں ہوٹل سے اور لوگ باہر نہ نکل آئیں۔ اس وقت ہم دونوں بڑا جھگڑا کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھے چنانچہ بہتر یہ ہے کہ اس جھگڑے کو جتنی جلدی ختم کر لیا جائے چنانچہ میں نے اپنے شکار کو ایک زوردار لات رسید کی اور اس کے بعد اس کے جبڑے پر پوری قوت سے ایک گھونسا رسید کر دیا۔ نتیجہ میری مرضی کے مطابق نکلا تھا۔ اس کا دماغ چکرا گیا۔ باقی لوگ چونکہ بھاگ چکے تھے اسی لیے ان کی جانب سے خطرہ تقریباً ختم ہو گیا تھا میں نے اس کے آخری گھونسا رسید کیا اور وہ زمین پر چاروں شانے چت گر گیا تب میں نے اپنا گھٹنا اس کے سینے پر رکھ کر کہا۔''

''زندگی چاہتے ہو تو فوری طور پر یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو۔'' وہ بالکل ہی نڈھال

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوگیا تھا اس نے دونوں ہاتھ سامنے کرتے ہوئے کہا۔

''آہ غلطی، غلطی مجھ ہی سے ہوئی تھی اور اس غلطی نے مجھے اس حالت تک پہنچا دیا اور اب جب تم نے مجھ پر فتح حاصل کر لی ہے تو کوئی بات کہنا ایسا ہی لگتا ہے جیسے یا تو میں تمہیں دھوکا دے رہا ہوں یا پھر زندگی کی بھیک مانگ رہا ہوں۔''

''مطلب؟''

''ابھی کچھ نہیں بتاؤں گا کچھ بھی نہیں بتاؤں گا جو کچھ ہوا ہے بس یوں سمجھ لو کہ دوسرے لوگوں کی غلط اطلاع سے ہوا ہے۔ میں تو یہ محسوس کر رہا ہوں کہ تم کروشین ہو ہی نہیں۔''

''اٹھو۔ میں نے سرد لہجے میں کہا اور اس کا گریبان پکڑ کر اسے کھڑا کر دیا وہ جھومتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا پھر میں اسے آگے دھکیلنے لگا تو اس نے کہا۔''

''اس طرف نہیں اس طرف اگر تم مناسب سمجھو۔''

''کیوں ادھر کیا ہے؟'' میں نے سوال کیا۔

''میری جیپ کھڑی ہوئی ہے۔ مجھے اس تک لے چلو۔''

''تاکہ تم اس میں سے اسلحہ نکال کر میرے خلاف کارروائی کر سکو۔''

''بالکل نہیں، بالکل نہیں، تم اطمینان رکھو آگے بڑھو پلیز ورنہ پھر دوسروں کو میں نہیں روک سکوں گا اور وہ جو کچھ کریں گے اس کا نتیجہ مجھے بھگتنا پڑے گا۔ میں نے اس کی بات مان لی تھی۔ ڈینی نے بھی مجھے آنکھ سے اشارہ کیا تھا کہ کوئی حرج نہیں ہے دیکھ لیا جائے آخر وہ کیا چاہتا ہے۔ چنانچہ ہم اس کے ساتھ آگے بڑھ گئے۔ تھوڑے فاصلے پر واقعی جیپ موجود تھی۔ میں نے اس سے کہا۔''

''چلو ٹھیک ہے اور کوئی نہیں ہے تمہارے ساتھ؟''

''نہیں۔ پھر ہم نے اسے جیپ میں دھکا دیا لیکن ڈینی نے ایک اور کام بھی کیا تھا اس نے پھرتی سے اس کا پستول نکال کر اپنے قبضے میں کر لیا اور میں نے اسے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔''

''چلو جیپ اسٹارٹ کرو۔ اس نے جیپ اسٹارٹ کر دی تھی اور میرے اشارے پر اسے آگے بڑھا دیا تھا میں نے اس سے کہا۔''

''ہاں تم کسی غلط فہمی کی بات کر رہے تھے۔''

''وہ لوگ مجھے یہ کہہ کر لائے تھے کہ میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دوں دو اجنبی ہوٹل میں آ گھسے ہیں اور شاید کچھ خطرناک ارادے رکھتے ہیں۔ بس میں تھوڑا سا جھونک میں تھا کہ چلا آیا ورنہ مجھے کم از کم اپنے تحفظ کا بندوبست کر لینا چاہئے تھا۔''

''لیکن مائی ڈیئر تم ہو کون؟''

''ولسن ہے میرا نام اور بس یہ سمجھ لو کہ ایک غلطی کی سزا بھگت رہا ہوں۔'' اس نے جیپ آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور ہمارے سامنے کوئی منزل تھی نہ نظریہ۔ بس یہاں سے نکل کر کسی محفوظ جگہ پہنچنا تھا۔ صورت حال تو خراب ہو ہی چکی تھی ایک طرح سے ہم بھیڑیوں کے جنگل میں پھنسے ہوئے تھے اور یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ آنے والے وقت میں ہماری کیا درگت بنے گی لیکن اب جب کہ یہ صورت حال پیش آ ہی گئی تھی تو اب حالات جو بھی فیصلہ کریں۔ مسٹر ولسن مسلسل اپنے بارے میں بتا رہے تھے اور ہمیں ان کی گفتگو سے یہ پتا چلا تھا کہ کروشین قبائل بے شک اپنے علاقے میں جدوجہد کر رہے ہیں لیکن مقامی حکومت نے انہیں ابھی تک آزادی نہیں دی اور یہاں اپنی چوکیاں قائم کر رکھی ہیں۔ مسٹر ولسن ایک چوکی کے انچارج تھے۔ انہوں نے بتایا۔

''ہم لوگ مقامی حکومت کے وفاداروں کی حیثیت سے ان علاقوں میں تعینات ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کروشین گوریلے حکومت کے کسی بھی آدمی کو بھلا کیسے زندہ رہنے دیں گے۔ وہ ہم لوگوں کو چن چن کر قتل کر دیں اگر ہم ان کے مفادات کے خلاف ایک بھی جنبش کریں۔ چنانچہ یہ سمجھ لو کہ ہم حکومت سے صرف تنخواہیں لیتے ہیں اور باقی ہمارے سارے مفادات کروشین گوریلوں کیساتھ ہیں اور یہ ہماری مجبوری ہے لیکن صرف ان لوگوں کی جو اپنے فرائض کو سرانجام دینا ہی بہتر سمجھتے ہیں ورنہ وہ لوگ جو صرف تنخواہ وصول کرنے کے شوقین ہوتے ہیں آرام سے یہاں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بات سمجھ میں آ رہی تھی یہ شخص کم از کم اس لحاظ سے کارآمد تھا کہ ہمیں یہاں کے حالات جان کر کچھ وقت گزار لینے میں مدد مل سکتی تھی میں نے کہا۔''

''اب یہ بتاؤ میرے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔''

''صرف اتنا کہ تم لڑائی بھڑائی کے ماہر شخص ہو اور ایسے لوگوں کی یہاں بہت گنجائش ہے لیکن چونکہ تم یہاں سے تعلق نہیں رکھتے اس لیے تمہارے لیے جگہ جگہ خطرات منہ کھولے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کھڑے ہوئے ہیں۔ میری تم سے کوئی دشمنی ابھی تک نہیں شروع ہوئی ہوٹل کے لوگ جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا یہ کہہ کر مجھے یہاں لائے ہیں کہ میں کوئی سرکاری جاسوس ہوں لیکن اب صورت حال عارضی طور پر مناسب ہے اگر میری تم سے دشمنی ہوتی تو اس وقت میں باآسانی تمہیں پھنسا سکتا تھا لیکن خیر نوجوان ہو، لڑکی کے ساتھ ہو میں تمہیں عارضی طور پر پناہ دے سکتا ہو بشرطیکہ تم مجھے یہاں اپنی آمد کا مقصد بتا دو۔''

''ہماری آمد کا مقصد کم از کم کروشین کمانڈوز کو نقصان پہنچانا نہیں ہے بلکہ یوں سمجھ لو کہ ہم خود مقامی حکومت سے بھاگے ہوئے لوگ ہیں اور پناہ لینا چاہتے ہیں لیکن ہم کچھ ایسے لوگوں کے قبضے میں تھے جو ہمیں اپنی قید میں رکھنا چاہتے تھے اور شاید کروشین قبائل میں کچھ قیدیوں کے تبادلے کے لیے اپنے ساتھ لائے تھے وہ مارے گئے۔''

''آہا، تو کیا تم انہیں لوگوں میں سے ہو جو سرکاری کیمپوں میں گوریلوں کے ہاتھ مارے گئے۔''

''ہاں لیکن ان میں سے مفرور۔''

''گڈ، ویری گڈ، میری نگاہیں بہت دور تک دیکھ رہی ہیں اور میرا خیال ہے کہ میں تمہیں پناہ دے سکتا ہوں۔'' اس کے انداز میں نرمی پیدا ہوگئی تھوڑا سا کھسکا ہوا آدمی معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ اس نرمی کی وجہ اب تک میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ اپنے طور پر سوچتا اور فیصلے کرتا رہتا تھا اور یہ سارا تاثر اس کے چہرے سے جھلک رہا تھا۔ بہرحال اگر غلط بھی ہے تو عارضی طور پر ہم یہاں مشکل ہی کا شکار ہیں۔ ڈینی بھی دوہری کیفیت میں مبتلا تھی ایک طرف وہ ایرش واش کے مفادات کے لیے کام کر رہی تھی لیکن دوسری طرف وہ اپنے خیالات کا اظہار کر کے اپنی دانست میں ہی نہیں بلکہ میرے خیال میں بھی ایرش واش کی نگاہوں میں بھی مشکوک ہو چکی تھی اور اگر ایرش واش کو اس بارے میں مکمل اطلاع ہو چکی ہے تو پھر ڈینی کے لیے بھی حالات بہتر نہیں تھے۔ اس بات سے وہ خود بھی بخوبی واقف تھی۔ چنانچہ آنے والے وقت میں اگر کروشین گوریلوں کی درمیان پناہ لے کر میں عربوں کے مفادات کے لیے کوئی بہتر قدم اٹھا سکوں تو مجھے خوشی ہوگی اور باقی معاملہ جہاں تک رخسار کا رہا تھا اس کے بارے میں اتنے الفاظ اپنے ذہن و دل میں سمو چکا تھا کہ مزید کچھ کہنے کی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔

باہر کا موسم خاصا گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ آسمان پر چھپے بادلوں کے ٹکڑے پھیل گئے تھے پھر وہ جمع

ہو کر کالی سیاہی جیسی شکل اختیار کر گئے اور اس کے بعد بجلی کڑکنے لگی۔ ولسن نے آسمان کو دیکھا اور بولا۔

''یہاں کے موسم کی بھی کوئی تک نہیں ہوتی۔ جب چاہے خراب ہو جاتا ہے دیکھو صبح کتنی روشن تھی اور چند لمحوں میں موسم کتنا تبدیل ہو گیا۔ ویسے کیا چاہتے ہو؟ کیا تمہارے لیے بہتر جگہ منتخب کی جائے؟ یا پھر جیسا تم کہو۔''

''اب یہ تم پر منحصر ہے مسٹر ولسن جیسے بھی تم مناسب سمجھو۔''

''چل رہا ہوں، دیکھو صورت حال کیا رہتی ہے۔'' ولسن نے کہا اور گاڑی دوڑاتا رہا ہم اس وقت ایک شکستہ سڑک سے گزر رہے تھے جو گھنے درختوں کے درمیان سے نکل رہی تھی۔ جیپ اس پر خاصی اونچی نیچی اچھل رہی تھی۔ اس کے علاوہ موسم اس قدر شدید ہوتا جا رہا تھا کہ اب درختوں کے نیچے سیاہی پھیلنے لگی تھی اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گہری رات ہو رہی ہو پھر آگے جا کر یہ سڑک کسی قدر بہتر ہو گئی۔ غالباً کوئی اور آبادی نظر آ رہی تھی حالانکہ آگے جنگل خاصا گھنا تھا اور ہم اس جانب بڑھتے چلے جا رہے تھے آبادی کی مدہم مدہم روشنیاں جو گہری تاریکی کی وجہ سے جلا دی گئی تھیں کبھی دائیں سمت سے ٹمٹماتی اور کبھی بائیں سمت سے ولسن نے کہا۔

''اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ راستے محفوظ ہیں تو یہ احمقانہ خیال دل سے نکال دو۔ کوئی بھی لمحہ ایسا آ سکتا ہے کہ گوریلے ہم پر آ پڑیں اور اگر ہم ان کو کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکے تو زندگی کا تصور مشکل ہو جائے گا۔''

''چلتے رہو مائی ڈیئر ولسن یا تو خود کوئی جگہ منتخب کر دو یا پھر اپنے آپ کو وقت کے سپرد کر دو۔''

''تم سمجھتے نہیں ہو، بالکل بھی نہیں سمجھتے خیر، تمہاری مرضی۔'' اس نے واقعی خاموشی اختیار کر لی اور پھر کافی سفر اسی خاموشی سے طے ہوا آگے چل کر یہ راستہ دو شاخوں میں تقسیم ہو گیا تھا ولسن نے یہاں ایک لمحے کے لیے گاڑی روکی اور بولا۔

''بتاؤ کس طرف چلنا ہے؟''

''یار تم عجیب آدمی نہیں ہو۔''

''کیوں؟''

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ابھی تو تم مجھے پناہ دینے کی بات کر رہے تھے اور اب مجھ سے یہ سوال کر رہے ہو۔"

"تم نے اس کا فیصلہ ہی کب کیا تھا۔"

"یہ سڑک کہاں جاتی ہے کیا شہری آبادی کی جانب؟"

"نہیں۔"

"تو پھر؟"

"اچھا اب تم خاموش ہو جاؤ مجھے چلنے دو۔"

"ٹھیک ہے۔ ہم نے پہلے بھی منع نہیں کیا تھا۔" میں نے جواب دیا اور ولسن نے بائیں سمت کا راستہ اختیار کر لیا۔ یہ راستہ آگے چل کر خاصا دشوار گزار ہو گیا تھا۔ سڑک نام کی کوئی چیز یہاں نہیں تھی البتہ کسی ندی کے بہنے کی پرشور آواز سنائی دے رہی تھی۔ یہ اندازہ کچھ ہی لمحوں کے بعد ہو گیا تھا۔ موسم کی خوفناک شدت سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اگر بارش ہوئی تو اتنی تیز ہوگی کہ شاید ان جنگلوں میں زندگی بچانا ہی مشکل ہو جائے۔ ویسے حیرت کی بات تھی کہ ابھی تک ایک بوند بھی نہیں پڑی تھی راستہ آگے چل کر جگہ جگہ جھاڑیوں میں تقسیم ہو گیا تھا اور جیپ انہیں جھاڑیوں میں اچھلتی جا رہی تھی۔ بادل برابر گرج رہے تھے اور بجلی چمک رہی تھی جس اس طرح سے ہو گیا تھا کہ آکسیجن کی کمی بھی محسوس ہونے لگی تھی۔ بہرحال اس وقت ہم جو سفر کر رہے تھے وہ انتہائی خوفناک سفر تھا۔ تاریکی گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی اور اس تاریکی کے عقب میں طوفانی بجلیاں کڑک رہی تھیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ہم ایک پتلے سے پل کے قریب پہنچ گئے اور یہاں ولسن نے گاڑی روک دی اور اس کے بعد بولا۔

"کیا تم اس پل پر سے گزرنا پسند کرو گے۔"

"کیا مطلب؟"

"گاڑی یہاں چھوڑنی پڑے گی۔"

"تم کچھ عجیب باتیں نہیں کر رہے ولسن، مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے تم ہمیں کسی مشکل میں پھنسانا چاہتے ہو۔"

"جتنا راستہ تم طے کر کے یہاں آئے ہو نا اس راستے میں ایسی ایسی مشکلات تھیں کہ تم تو کیا تمہارے فرشتے بھی ان سے نہیں نکل سکتے تھے لیکن میں نے تمہیں کسی مصیبت میں نہیں پھنسنے دیا اور اب تم مجھ پر ایسا کوئی الزام لگاؤ گے تو میری ذہنی کیفیت کیا ہو سکتی ہے؟"

"تو پھر یہی کہا جا سکتا ہے کہ خدا تمہیں عقل دے ارے میرے بھائی اگر کہیں لے ہی جانا چاہتے ہو تو ہم نے تم سے پہلے بھی یہ بات کہہ دی ہے کہ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے۔"

وہ پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا اور پھر بولا۔

"آؤ۔" جیپ ایک مناسب جگہ کھڑی کر دی گئی تھی ویسے ہم اس چھوٹے سے پل کو دیکھ رہے تھے جو کچی مٹی سے بنا ہوا تھا اونچے نیچے ٹیلوں جیسی زمین تھی جس پر سے گزر کر دوسری سمت پہنچا جا سکتا تھا وہ ہمیں لیے ہوئے دوسری جانب چل پڑا۔ پل پتلا تھا اور پھر اس کے بعد ایک عجیب سی جگہ درختوں سے گھری ہوئی تھی یہ پل اسی ندی کے اوپر تھا جس کی آواز ہم سن چکے تھے چنانچہ ہم آہستہ آہستہ احتیاط کے ساتھ اس پر سے گزرنے لگے نیچے ندی کا پانی شور مچاتا گزر رہا تھا اور ایک عجیب سی کیفیت ہو رہی تھی۔ پھر ہم نے پل کا آخری حصہ عبور کیا اور اس جگہ پہنچ گئے جہاں ایک عجیب سی پھسلن تھی اور اس مٹی پر خود کو سنبھالنا پڑ رہا تھا۔ اچانک ہی کسی جانب سے ایک تیز سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور لسن رک گیا اس کے چہرے پر خوف کے آثار پھیل گئے تھے اور پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"مر گئے، مر گئے وہی ہوا جس کا خطرہ تھا۔" میں ساکت ہو گیا تھا۔ ڈینی بھی میرے ساتھ سہمی ہوئی نگاہوں کے ساتھ دیکھ رہی تھی پھر ہم نے کچھ سایوں کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی کچھ ہوائی فائر ہوئے جو یقیناً ریوالور سے کیے گئے تھے اور پھر کچھ لوگ برق رفتاری سے دوڑتے ہوئے ہمارے قریب پہنچ گئے انہوں نے ہمارے گرد گھیرا ڈال دیا تھا اور ہمارا بغور جائزہ لے رہے تھے پھر ایک آواز سنائی دی۔

"اوہ میری ڈیئر ڈینی کیا واقعی یہ تم ہو۔" ڈینی اس آواز کو سن کر چونکی اور اس نے اس جانب دیکھا بھاری جسم کا مالک ایک بوڑھا آدمی جس کی داڑھی کافی لمبی تھی ڈینی کی جانب چلتا آ رہا تھا وہ اپنے ظاہری حلیے کی مناسبت سے کافی تندرست نظر آ رہا تھا جب کہ داڑھی کی سفیدی اس کی عمر کا صحیح اندازہ پیش کرتی تھی۔ ڈینی نے بھی آہستہ سے کہا۔

"مسٹر مارٹن فورس" میں اس نام سے بالکل ناواقف تھا ڈینی نے کبھی یہ نام میرے سامنے نہیں لیا تھا اور نہ ہی کسی اور طرف سے یہ نام میرے علم میں آیا تھا میں نے ڈینی سے اس بارے میں پوچھنا بھی مناسب نہیں سمجھا کیونکہ اس وقت اس کی بالکل گنجائش نہیں تھی البتہ میں یہ دیکھنے لگا کہ آنے والے وقت میں کیا ہوتا ہے پھر ڈینی آہستہ سے بولی۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''کسی قسم کی کوئی جدوجہد نہ کرنا، مائی ڈیئر پال مورس میرا خیال ہے کہ ہمارا وقت آ گیا ہے۔ مسٹر مارٹن فورس تو ہمارے اپنے ہی آدمی ہیں یہ جملے اس نے بڑی آہستگی سے ادا کیے تھے کہ دوسرے لوگ نہ سن لیں لیکن میں نے بہرحال سن لیا تھا کچھ لمحوں کے بعد بوڑھا شخص ہمارے قریب پہنچ گیا اور اس نے غور سے ڈینی کو دیکھتے ہوئے کہا۔''

''او مجھے، مجھے تمہارے بارے میں اطلاع مل چکی تھی اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو گوریلوں کے ہاتھوں مارے گئے لیکن مجھے اس بات کی امید نہیں تھی کہ تم اتنی عمدگی سے ادھر کا سفر کرو گی اور یہ شخص کون ہے؟ بلکہ تمہارے ساتھ یہ دونوں افراد۔''

''دونوں ہی قابل بھروسا ہیں۔'' ''اور مجھے آپ کو یہاں دیکھ کر حیرت ہوئی مسٹر مارٹن فورس۔''

''ہم لوگ جس شعبے سے تعلق رکھتے ہیں مائی ڈیئر ڈینی اس میں کسی بات پر حیرت کا کوئی تصور نہیں ملتا۔ چلو ٹھیک ہے اب زیادہ چکر میں نہ پڑو، یہ مت سمجھنا کہ ہم محفوظ جگہ پر ہیں کسی بھی وقت کوئی گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ ویسے مجھے اپنے قیمتی لوگوں کے مارے جانے کا دکھ ہے لیکن وہاں میرے سپرد کوئی ذمہ داری نہیں کی گئی تھی۔ ویسے تم نے ان دونوں کا تعارف نہیں کروایا مجھ سے۔''

''یہ مسٹر پال مورس ہیں۔''

''ہاں یہ نام میرے علم میں آ چکا ہے لیکن یہ شخص۔''

''یہ اپنا نام ولسن بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ سرکاری آدمی ہوں۔''

''چلو، چلو کوئی بات نہیں ہے اسے بھی دیکھ لیں گے کیوں مسٹر ولسن تم کون سے سرکاری عہدے پر فائز ہو۔ ویسے ٹھیک ہے تمہیں شناخت کرنے والے بھی ہمارے پاس موجود ہیں لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا اگر کوئی بھی گڑبڑ کی تو ہم اس بات کا خیال نہیں کریں گے کہ تم کوئی سرکاری عہدے دار ہو۔ خاموشی سے چلتے رہو۔'' اس کے بعد وہاں سے آگے کا سفر شروع ہو گیا یہ بہت سے لوگ تھے اور میں اندازہ لگا رہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہوں جن کے بارے میں میرے علم میں لایا گیا تھا بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ آرسن گوگول ان کے بارے میں تفصیلات بتا چکا تھا ڈینی بھی نجانے کیوں تفصیل میں نہیں جا رہی تھی غالباً اس صورت حال سے محتاط رہنا چاہتی تھی اور اس کے محتاط رہنے کی وجہ میں سمجھتا تھا یعنی یہ کہ وہ

ایرش واش سے مخلص نہیں رہی تھی جب کہ ہم اس بات سے انکار نہیں کر سکتے تھے ایرش واش یہاں ایک خوفناک کھیل کھیل رہا تھا جس راستے پر ہم آگے بڑھ رہے تھے اس پر جگہ جگہ سخت جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے چلنے میں سخت دشواری پیش آ رہی تھی موسم کی وہی کیفیت تھی نہ بارش ہو رہی تھی اور نہ بادل ہٹ رہے تھے بس گہری گھٹائیں آسمان پر قبضہ جما چکی تھیں بالکل اسی طرح جیسے کوئی خوفناک دشمن کسی علاقے پر فتح حاصل کرنے کے بعد وہاں اپنے اختیارات مستحکم کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ ہم ان خاردار جھاڑیوں سے گزرتے رہے اور پھر ایک ہموار میدان میں پہنچ کر آگے بڑھ گئے اور وہ ندی پیچھے ہی رہ گئی تھی اور اس کے بعد کا علاقہ بہت دشوار گزار تھا۔ پھر ہمیں تھوڑے فاصلے پر ایک عجیب سی جگہ نظر آئی۔ غالباً ندی کہیں سے گھوم کر اس سمت آ گئی تھی اور یہاں قیام کے لیے جگہیں بنا دی گئی تھیں بڑے بڑے ستونوں پر ٹین کے سائبان پڑے ہوئے تھے اور ان کی نچلے حصے خالی تھے لیکن وہاں کسی انسان کا وجود نظر نہیں آتا تھا ندی اس جگہ سے بڑے زور و شور سے جھاگ اڑاتی ہوئی گزر رہی تھی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ علاقے کی کیا نوعیت ہے لیکن مسٹر مارٹن فورس کا رخ اسی جانب تھا کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد ہم ان سائبانوں کے نیچے پہنچ گئے۔ یہاں تھوڑا بہت سامان بھی پڑا ہوا تھا اور فوم کے لاتعداد گدے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے تھے۔ چنانچہ مسٹر مارٹن فورس نے کہا۔

''ہم اپنے اس ٹھکانے پر تم لوگوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ یہاں اس وقت تک آرام کرو جب تک تمام تھکن نہ اتر جائے۔'' کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا موسم کی شدت کے تحت اور کوئی بات کہی بھی نہیں جا سکتی تھی اس کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ فوم کے ان گدوں پر آرام کیا جائے ان لوگوں نے جو مسٹر مارٹن فورس کے ساتھ یہاں تک آئے تھے اور جنہیں ہم نے دیکھ لیا تھا کہ ہلکی سب مشین گنوں سے مسلح ہیں فوراً ہی گدے نزدیک نزدیک بچھا دیئے اور میں اور ڈینی قریب قریب گدوں پر بیٹھ گئے البتہ مارٹن فورس کے اشارے پر مسٹر ولسن کو خاصے فاصلے پر لے جایا گیا تھا اور وہاں مسٹر ولسن کو فوم کے گدے پر دھکا دے دیا گیا تھا۔ معاملات ہی پراسرار تھے کوئی ایک بات جو صحیح سے سمجھ آ رہی ہو خطرناک صورت حال تھی لیکن ہر قسم کے حالات سے تعاون کرنا ہی اس وقت زندگی کی ضمانت ہو سکتا تھا اور اپنی طرف سے کوئی کارروائی قطعی غیر مناسب تھی۔ ہم آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے میں نے ڈینی سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہا۔

''ڈینی تم غیر معمولی طور پر خاموش ہو، پوچھ سکتا ہوں۔''

''ذرا اس چیل نما انسان کو دیکھو اس کی آنکھیں کس طرح ہماری جانب نگران ہیں میں سمجھتی ہوں کان بھی اس جانب ہوں گے اور وہ معمولی سی سرگوشی بھی سن لیتا ہوگا۔''

''مسٹر فورس؟''

''ہاں اسی کی بات کر رہی ہوں۔''

''یہ نام پہلے کبھی میرے علم میں نہیں آیا۔''

''پہلے یہ نام لیا بھی نہیں گیا تھا چونکہ میں بالکل بھی نہیں جانتی تھی کہ یہ شخص ان علاقوں میں تعینات ہوگا ویسے تم یہ سمجھ لو کہ ایرش واش کا خاص آدمی ہے۔ سانپ سے زیادہ زہریلا اور اس سے زیادہ خطرناک، لومڑی کی طرح چالاک ہے اس کے چہرے کی معصومیت پر نہ جانا اس کے سینے میں کیا ہے یہ شاید مسٹر ایرش واش بھی نہیں جانتے بہت ہوشیار رہنا ہے ہمیں اس سے۔ اس وقت تک جب تک یہ ہمارے سامنے ہے گفتگو ذرا کم ہو تو بہتر ہے۔ اس نے کہا اور میں خاموش ہو گیا۔ بہرحال ڈینی پر اب میرا اعتماد کافی حد تک بحال ہوتا جا رہا تھا حالانکہ اس سے پہلے بھی بہت سے کردار ملے تھے اور ان سے مجھے فائدے بھی حاصل ہوئے تھے لیکن اب طبیعت پر ایک دھندسی چھائی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ اپنے آپ کو بہلائے رکھو جب تک دل چاہے بہلائے رکھو لیکن جب سوچو تو کلیجہ منہ کو آنے لگے۔ کیا عجیب سی بات تھی زندگی میں ہزاروں نشیب وفراز آئے نجانے کیسے کیسے کردار دل کے راستے دماغ تک پہنچے لیکن نہ دل نے انہیں اپنے اندر جگہ دی اور نہ دماغ نے۔ رخسار سے پہلے تو ایک عجیب سا انحراف رہا پھر اس کے بعد جب قربت ہوئی تو رخسار کے سوا کچھ نہ رہا لیکن ستاروں کی جنگ بڑی عجیب تھی۔ انہوں نے کبھی چند لمحوں سے زیادہ ہمیں یکجا نہ ہونے دیا۔ مجھے تو ہنسی آتی تھی یہ سوچ سوچ کر کہ میں نے رخسار کے لیے کیا کیا کوششیں نہ کر لیں لیکن وقت کے ظالم ہاتھ زیادہ طاقت ور ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح رخسار کو میرے سامنے سے اٹھا کر لے جاتے تھے کہ میری ایک نہ چل پاتی تھی ڈینی جیسی لڑکیاں میری کتنی ہی قربت حاصل کر لیں لیکن رخسار کا مقام کوئی نہیں لے سکتا تھا۔ وہ بھی کیا سوچتی ہوگی میرے بارے میں کہ کیسا عجیب انسان ملا جس سے اس نے اپنی تقدیر پھوڑ لی کبھی ایک لمحے کے لیے بھی اسے سکون کی آغوش میں نہ رہنے دیا۔ غرض

یہ کہ سوچیں انسان کا وقت بڑا لیتیں ہیں اور بڑی سے بڑی الجھن کچھ لمحوں کے لیے نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ میں اپنے آپ کو بہلا کر ایک بار پھر اپنے آپ سے ہی فرار حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن یہ کوشش زیادہ دیر تک کارگر ثابت نہ ہوئی مارٹن فورس ہمارے پاس آ گیا تھا وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا اور ایک بہت لمبا سگار دانتوں میں دبائے اس کے گاڑے گاڑے کش لے رہا تھا۔ پھر اس نے کہا۔''

''کتنا پرلطف موسم ہے اور ماحول بھی عجیب دریا کو دیکھو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کناروں سے ابل کر ہر طرف جانے کے لیے بے چین ہو۔''

''آپ شاعر ہیں مسٹر فورس۔'' میں نے کہا اور مارٹن فورس نے ایک جاندار قہقہہ لگایا اور بولا۔

''شاعری کسی شاعر کی ملکیت نہیں ہوتی ہر انسان کے اپنے اندر شعروں کے مجموعے سجے ہوتے ہیں اور موسم کی مناسبت سے طبیعت کی موزونیت سے یہ شعر ابل پڑتے ہیں انہیں لفظوں کی ترتیب دینا ضروری نہیں ہے یہ کام ہم شاعروں کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔''

''واہ، اس کا مطلب ہے کہ آپ شاعر ہی نہیں ادیب بھی ہیں۔''

میں نے کہا اور مارٹن فورس کا چہرہ ایکدم سکڑ گیا وہ گہری نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔ چند لمحات اسی طرح دیکھتا رہا اور پھر ہنس پڑا۔

''میں نہیں جانتا کہ تم مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کیوں کر رہے ہو۔''

''کمال کرتے ہیں آپ، یعنی یہ خوبصورت موسم پر آپ کے جو الفاظ ہیں میں ان کی تعریف کر رہا ہوں اور آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو بے وقوف بنا رہا ہوں۔''

''بڑی سادہ اور آسان سی بات ہے جو شخص کسی پر نکتہ چینی نہیں کرتا تو اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس سے مخلص نہیں ہے بلکہ دشمن ہے اس کا خیر چھوڑو میرا تمہارا واسطہ ہی کیا چند لمحوں کی بات ہے۔''

''ٹھیک ہے، اب آپ ہی بتائیے کہ آپ اس وقت تشریف لائے ہیں تو کیا میں موسم پر گفتگو کروں، یا گزرے ہوئے ان لمحات پر جن پر ہم یہاں آئے۔ ویسے کیا آپ مجھے یہ بتانا پسند کریں گے مسٹر فورس کہ آپ کا ڈینی سے کیا تعلق ہے؟''

''کیوں جاننا چاہتے ہو؟''

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

’’اس لیے مسٹر فورس کہ جن لوگوں سے ڈینی کا تعلق ہے انہوں نے مجھے یہاں ایک مخصوص مشن پر بھیجا ہے اور اس مشن کے لیے انہوں نے مجھے کچھ لوگوں کی قربتوں کا تعاون پیش کیا تھا لیکن یہاں آ کر کھیل ہی بگڑ گیا۔ اب اگر کوئی ذمہ دار آدمی مجھے ملتا ہے تو کم از کم یہ بتا سکتا ہے کہ آگے مجھے کیا کرنا ہے مارٹن فورس ایکدم سمجھ گیا، پھر بولا۔‘‘

’’ہاں مجھے علم ہے اور ایسے ایک شخص کا تذکرہ کچھ اور لوگوں کی زبانی مجھ تک پہنچا ہے جب کہ براہ راست مجھے کوئی ہدایت نہیں دی گئی لیکن ڈینی میری واقف کار ہے میں آپ سے تعاون کرنے کی لیے تیار ہوں مسٹر پال مورس، اصل میں میری مذاق کرنے کی عادت ہے اور بعض اوقات مجھے اپنے بھونڈے مذاق کا خود بھی احساس ہوتا ہے براہ کرم آپ میری بات کا برا نہ مانیے۔ میں نے خاموشی سے گردن ہلائی اور پر خیال نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنے لگا، اور پھر میں نے کہا۔‘‘

’’یہ جگہ کیسی ہے، میرا مطلب ہے کہ ٹین کے یہ سائبان کس مقصد کے لیے یہاں بنائے گئے ہیں؟‘‘

’’کروشین قبائل کے لئے اس جگہ کو ایک بندرگاہ ہی کی حیثیت حاصل تھی یہ تیز و تند دریا آگے جا کر سمندر سے مل جاتا ہے اور جہاں یہ سمندر سے ملتا ہے وہاں باقاعدہ ایسے انتظامات ہیں جن سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ بڑے سے بڑے جہاز وہاں لنگر انداز ہو سکتے ہیں۔ میری بات سمجھ رہے ہو نا، یہ دریا ایک طرح سے سمندر کی ذیلی شاخ ہے حالانکہ ہم اسے شاخ نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ باقاعدہ ایک طویل فاصلہ طے کر کے یہاں تک پہنچتا ہے سمندر میں لنگر انداز جہازوں سے بڑی بڑی لانچوں کے ذریعے یہاں آمدورفت ہوتی ہے اس لحاظ سے کبھی کسی زمانے میں اس جگہ کو بندرگاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا اور کروشین قبائل یہاں سے اعلیٰ پیمانے پر اسمگلنگ کیا کرتے تھے۔ بہرحال بعد میں مقامی حکومت نے یہاں زبردست بمباری کی اور یہاں موجود تمام چھوٹی چھوٹی عمارتیں تباہ ہو گئیں، اسمگلرز مارے گئے۔ پھر سمندر کے راستے اکثر بحری فورسز ادھر آتیں اور کچھ عرصے کے بعد وہ اسمگلنگ ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ بہرحال اب اس علاقے میں چونکہ بغاوت کا دور شروع ہو چکا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ قرب وجوار کی تمام آبادی گوریلوں سے جا ملی ہے چنانچہ اس بات کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ حکومت یہاں اپنا کوئی مناسب بندوبست کرے بس یوں سمجھ لو کہ

یہ صورت حال ہے۔‘‘ میں نے خاموشی سے گردن ہلا دی ڈینی اس دوران ہماری گفتگو سے لاتعلق ہی رہی تھی اور اس نے اس میں کوئی مداخلت نہ کی کھانے پینے کا انتظام بھی یہیں کیا گیا۔ مسٹر مارٹن فورس دوسرے لوگوں کی طرح بڑے پراسرار آدمی تھے۔ رات آہستہ آہستہ اپنے مراحل میں داخل ہو رہی تھی آسمان تاریک تھا اور ہواؤں میں تیزی پیدا ہو گئی تھی مارٹن فورس کافی دیر تک ہم سے باتیں کرتا رہا تھا اور پھر وہاں سے چلا گیا تھا۔ بہرحال کچھ دیر کے بعد یہاں تیز ہوائیں چلنے لگیں اور ہواؤں کے جھونکے شدت اختیار کر گئے ٹین کی چھتیں بڑی قوت سے چیخنے لگیں لیکن یہ بھی کمال کی بات تھی کہ انہیں اس طرح ستونوں پر نصب کیا گیا تھا کہ وہ اڑ نہیں سکتی تھیں۔ تیز ہوائیں ان کے اندر خاصی آواز تو پیدا کر رہی تھیں لیکن انہیں اپنی جگہ سے ہلانے میں ناکام رہی تھیں میں اور ڈینی بھی یہاں موجود دوسرے لوگوں کی طرح پریشانی سے ان تیز ہواؤں کے طوفان کو دیکھ رہے تھے وہ تو شکر تھا کہ دریا کے کنارے خاصا سر سبز و شاداب میدان بکھرا ہوا تھا اور مٹی نہیں تھی ورنہ بے دیوار کی ان رہائش گاہوں میں مٹی کے انبار لگے جاتے۔ اس وقت مسٹر مارٹن فورس نے بھی ہماری جانب رخ نہیں کیا تھا۔ وہ اس قدر بامروت انسان نہیں تھے کہ اس مسئلے میں بھی ہمارا ساتھ دیتے کوئی ایک گھنٹے تک تیز ہواؤں کے یہ جھکڑ چلتے رہے اور ڈینی عجیب سے نگاہوں سے میری طرف دیکھتی رہی اس کی نگاہوں میں اس وقت جو کیفیت تھی وہ میرے ذہن سے دور نہیں تھی لیکن نہ تو میں خود کو دھوکا دینا چاہتا تھا اور نہ اسے چنانچہ میں نے ان نگاہوں کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی جھکڑ آہستہ آہستہ رک گئے۔ دریا کے کنارے سے جو چھینٹیں اڑ رہی تھیں وہ ہوا کے جھکڑوں کے ساتھ کبھی کبھی یہاں بھی پہنچ جاتی تھیں اور انہوں نے ہمیں ہلکا ہلکا بھگو بھی دیا تھا کچھ دیر تک سردی لگتی رہی اور پھر اس کے بعد نیند آ گئی چونکہ ہوائیں بڑی پرسکون تھیں۔ صبح کو البتہ تیز دھوپ نے وقت سے پہلے ہی جگا دیا تھا۔ سائبانوں کے نیچے صبح ہو چکی تھی اور یہاں پر موجود تمام لوگ جاگ گئے تھے مارٹن فورس ان کے درمیان انتظامات کرتے رہے تھے۔ اب تک جو میں نے صورت حال کو محسوس کیا تھا وہ میرے لیے بہت عجیب و غریب تھی۔ کہیں تو یہ محسوس ہوتا جیسے کروشین گوریلے یہاں مکمل فوقیت رکھتے ہوں اور پھر ان کے درمیان یہ سرکاری لوگ جس طرح مصروف عمل نظر آتے تھے اس سے بھی حیرت ہوتی تھی پتا نہیں کیا چکر تھا لیکن ناشتے وغیرہ سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ہم لوگ دریا کے کنارے کنارے آگے کا سفر کرنے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

لگے اور مسٹر مارٹن فورس نے ہمیں بتایا۔

''آگے چل کر ہمیں ایک آبادی ملے گی مسٹر پال مورس اور یوں سمجھ لیجئے کہ وہاں پہنچ کر میری ذمہ داریاں ختم ہو جائیں گی۔ شاید آپ کوئی ہدایات دینے پر موصول ہوں۔'' میں نے کوئی جواب نہیں دیا نجانے یہ نئی ہدایات کیا ہوں گی اور نجانے وہ آبادی کس طرح کی ہوگی، لیکن دوپہر کو ساڑھے بارہ بجے تک ہمیں دریا کے کنارے جو سفر کرنا پڑا وہ خاصی حد تک تکلیف دہ تھا ڈینی تو نڈھال ہو گئی تھی اور پھر جب یہ دریا ڈھلوانوں میں اترتا ہوا نظر آیا اور انہی ڈھلوانوں میں ہمیں ایک آبادی بکھری ہوئی نظر آئی تو بڑے سکون کا احساس ہوا۔ مسٹر مارٹن فورس نے کہا۔

''وہ جو عمارت نظر آ رہی ہے جس کی چمنی سے دھواں نکل رہا ہے بس یوں سمجھ لو کہ وہاں پہنچ کر ہماری تکلیف کا یہ سفر ختم ہو جائے گا۔''

''وہ کیسی عمارت ہے؟''

''سرکاری عمارت۔''

''گویا مقامی حکومت کی؟''

''ہاں۔''

''مسٹر مارٹن فورس مگر چھوڑیئے آپ کا انداز میرے ساتھ زیادہ بہتر نہیں ہے آپ سے بھلا کیا سوال کیا جائے۔''

''نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے اگر کوئی سوال کرنا چاہتے ہو تو کرو۔''

''میں یہ پوچھنا چاہتا تھا مسٹر مارٹن فورس کہ یہاں سرکاری اہلکاروں کی حیثیت کیا ہے؟

''ہاں میں اس سوال کا کوئی جواب نہیں دے سکتا یہ جواب تمہیں اس عمارت میں پہنچ کر مل جائے گا۔'' مارٹن واقعی قابل نفرت شخصیت تھا یہ شخص کسی مسئلے میں تعاون کرنے کا روادار ہی نہیں تھا۔ پھر اس عمارت تک کا سفر اتنا طویل معلوم ہوا کہ بیان سے باہر ہے۔ راستے میں کئی بار مجھے ڈینی کو سہارا دینا پڑا تھا۔ آخر کار ہم اس عمارت کے بڑے گیٹ تک پہنچ گئے۔ یہاں مسلح افراد موجود تھے جو مقامی حکومت کی مخصوص وردی میں ملبوس تھے۔ مارٹن فورس کو دیکھ کر انہوں نے فوراً آہنی گیٹ کھول دیا میں نے اندر داخل ہوتے ہوئے محسوس کیا کہ یہاں

زبردست انتظامات کیے گئے ہیں اور اس عمارت کو قلعے کی شکل دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ بلندیوں پر مسلح پہرے دار موجود ہیں۔ سرچ ٹاور بنے ہوئے ہیں ہوسکتا ہے کہ سرکاری افراد کی کارروائیاں صرف یہیں تک محدود ہوں اور گوریلوں سے بچاؤ کی لیے یہ انتظامات کیے گئے ہوں غرض یہ کہ اس طرح وقت گزرتا رہا اور ہم عمارت میں داخل ہو گئے عمارت کے ایک بڑے کمرے میں مجھے اور ڈینی کو رہنے کی جگہ دی گئی تھی اور باقی افراد باہر ہی رک گئے تھے۔ البتہ مسٹر مارٹن فورس نے کہا تھا۔

''اور اب مجھے اجازت دو کہ میں تمہارے لیے بہتر مراعات حاصل کروں۔ اس وقت تک تم یہاں سکون سے رہو۔'' اور واقعی یہ جگہ بڑی پرسکون محسوس ہوئی تھی لوگ بالکل خاموش تھے۔ ہماری کھانے پینے کا بندوبست بھی کیا گیا تھا اور ہر طرح کی آسائشیں فراہم کی گئیں تھیں چوبیس گھنٹے یہاں اسی طرح گزر گئے تھے نہ ہم اس کمرے سے نکلے تھے اور نہ ہمیں باہر نکلنے کی اجازت دی گئی تھی بلکہ ایک بار جب میں باہر گیا تھا تو باہر کھڑے ہوئے شخص نے مجھ سے معذرت آمیز لہجے میں کہا تھا۔

''نہیں جناب یہ سب کچھ آپ کے تحفظ کے لئے ہے ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ آپ کو باہر قدم نہ رکھنے دیا جائے۔''

''کیا اس عمارت میں بھی چاند ماری ہو رہی ہے؟'' میں نے غصیلے لہجے میں سوال کیا تھا۔

''پتا نہیں، آپ براہ کرام اندر جائیے۔'' اس بار پہرہ دینے والے کا چہرہ سخت ہو گیا تھا میں خاموش ہو گیا۔ ڈینی نے بھی اس دوران کوئی خاص گفتگو نہیں کی تھی غالباً وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ انتہائی بور شخصیت سے واسطہ پڑا ہے اور میں اسے وہ توجہ نہ دے سکوں گا جس کی وہ طالب ہے اور اب وہ بے زاری نظر آنے لگی تھی۔ دونوں طرف سے ماری گئی تھی بے چاری ابھی تک اس کے دل میں یہ خیال موجود تھا کہ ایرش واش نے ٹرانسمیٹر پر وہ تمام گفتگو سن لی ہوگی جو اس نے مجھ سے کی تھی اور اس کے نتائج اسے بھگتنا پڑیں گے جہاں تک میرا معاملہ تھا سچی بات ہے میں اس کے چکر میں پڑنے کے لیے تیار نہیں تھا بلکہ اب مجھے بوریت ہونے لگی تھی کہ ایرش واش نے مجھے ایک چکر میں پھانس لیا تھا اور خود تقریباً الگ ہی ہو گیا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں۔ بہرحال وقت تو گزارنا ہی تھا پھر یہاں خاصا وقت

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

گزر گیا یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ تھکن تو دور ہوگئی تھی اور اب کاہلی کی تھکن سوار ہونے لگی تھی۔ ذہنی بھی بے زار نظر آنے لگی تھی اور اب وہ مجھ سے زیادہ گفتگو بھی نہیں کرتی تھی پھر غالباً یہاں قیام کا تیسرا دن تھا کہ مجھے طلب کرلیا گیا اور جب میں اس بڑے کمرے میں پہنچا جہاں عمدہ قسم کا فرنیچر لگا ہوا تھا تو سب سے پہلی جو شخصیت مجھے نظر آئی وہ ایریش واش کی تھی اور ایریش واش اپنی منحوس شکل کے ساتھ مسکراتے ہوئے مجھے دیکھ رہا تھا لیکن میں نے اپنے انداز میں استقبالیہ کیفیت پیدا کی اور ایریش واش نے کھڑے ہوکر مجھ سے ہاتھ ملایا اس کے چہرے پر کوئی ایسی کیفیت نہیں تھی جسے کوئی مخصوص نام دیا جاسکے مجھے اپنے سامنے بیٹھنے کی پیش کش کرتے ہوئے اس نے کہا'' مائی ڈیئر مسٹر پال مورس اس وقت اگر میں تمہیں دانش منصور کہوں تو میرے خیال میں کوئی غلط بات نہ ہوگی۔''

''آپ کو اختیار ہے مسٹر ایریش واش۔''

''شکریہ ویسے اب تک آپ نے جو وقت گزارا ہے مسٹر دانش منصور اس کے بارے میں اب آپ کیا کہتے ہیں۔''

''کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ اب تک کی صورت حال میرے لیے بالکل اجنبی رہی ہے۔ مختلف لوگ میرے رہنما ہوئے ہیں لیکن میں یہ نہیں سمجھ پایا کہ مجھے یہاں کیا کرنا ہے۔''

''جس انداز میں آپ یہاں تک پہنچے میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ وہ زیادہ مناسب نہیں تھا بلکہ اس میں ایسی الجھنیں تھیں جو کسی بھی شخص کو متاثر کرسکتیں ہیں بس آپ یوں سمجھ لیجئے کہ وہ سب کچھ ہمارے لیے غیر متوقع رہا ہے اور اس وقت جو گفتگو میں آپ سے کررہا ہوں مسٹر دانش منصور وہ بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔''

''جی فرمائیے۔''

''اصل میں دیکھئے ہر شخص کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ جب وہ کچھ کرنے لگے تو اس کے بارے میں تمام تر معلومات حاصل کرلے تاکہ بعد میں اسے اپنے کیے پر پچھتانا نہ پڑے۔''

''ہر سمجھدار آدمی یہی کرنا چاہتا ہے اور کرتا ہے مسٹر ایریش واش۔''

''چنانچہ جب آپ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں تو یقینی طور پر آپ کو اس بات پر

اعتراض نہیں ہوگا کہ میں ایک طرح سے یوں سمجھ لیجئے کہ اب تک آپ کے بارے میں سوچتا اور غور کرتا رہا ہوں۔ معافی چاہتا ہوں مسٹر دانش منصور اصل میں آپ کے بارے میں اب تک کی جو رپورٹیں مجھے حاصل ہوئی تھیں وہ یہ تھیں کہ آپ نہایت ہی محب وطن، محب قوم شخصیت رہے ہیں۔ آپ نے ان تمام مسائل میں بھرپور حصہ لیا ہے جو آپ کی قوم اور آپ کے وطن کو درپیش تھے۔ آپ نے اپنے ہم نسلوں اور ہم مذہبوں کا ہمیشہ خیال رکھا ہے۔ اس لیے یہ بات قابل غور ہوجاتی ہے کہ کیا آپ اپنے ذہن میں کوئی تبدیلی پیدا کرسکتے ہیں۔''

''اور آپ ابھی تک اس بے اعتباری کی منزل میں ہیں مسٹر ایریش واش۔'' میں نے کسی قدر طنزیہ انداز میں سوال کیا۔ لیکن وہ میرے طنز سے متاثر نہیں ہوا تھا بلکہ اس نے بے حیائی سے ہنستے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ میری نسل پر آپ نے ابھی تک ریسرچ نہیں کی۔''

''مثلاً؟'' میں نے سوال کیا۔

''آپ کو ہماری قوم کا وہ لطیفہ تو یاد ہوگا کہ ایک یہودی باپ نے اپنے بیٹے کو ایک بلند دیوار پر چڑھا کر کہا کہ اوپر سے نیچے کود جاؤ بیٹے، بیٹا کہنے لگا ڈیڈی نیچے تو گہرائی ہے مجھے چوٹ لگ جائے گی تو یہودی باپ کہنے لگا کہ میں جو ہوں تم بے دھڑک کود جاؤ میں تمہیں سنبھال لوں گا چنانچہ جب وہ چھوٹا سا بیٹا دیوار سے نیچے کودا تو باپ پیچھے ہٹ گیا بچہ نیچے گرا اور اس کو کافی چوٹ لگی اس نے شکایتی انداز میں اپنے باپ کو کہا کہ ڈیڈی آپ تو کہہ رہے تھے کہ گود میں سنبھال لیں گے مگر آپ پیچھے ہٹ گئے تو باپ کہنے لگا کہ بیٹے میں تمہیں یہی سبق دینا چاہتا تھا کہ دنیا میں اپنے باپ کے اوپر بھی اعتماد نہ کرو، صرف اپنے آپ پر اعتبار کرو تو مائی ڈیئر دانش منصور میں اسی نسل کا فرد ہوں۔ ہم ہر طرح سے اپنے آپ کو محتاط رکھتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ کو علم ہے کہ ہم اس جگہ اپنی یہ چھوٹی سی آبادی بنائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ہم محتاط رہتے ہیں اور یقینی طور پر آپ اس بات کا برا نہیں مانیں گے، بات اصل میں یہی تھی کہ مجھے اس بات پر یقین نہیں آرہا تھا کہ آپ کسی طور مجھ سے مخلص ہوسکتے ہیں۔''

''مخلص تو شاید میں اب بھی آپ سے نہیں ہوں مسٹر ایریش واش بلکہ آپ نے جس طرح میری گردن دبوچی ہوئی ہے بس یوں سمجھ لیجئے کہ بے بس ہوں۔''

''ویری گڈ، آپ یقین کیجئے لمحہ لمحہ آپ میرے دل میں اپنے لیے جگہ قائم کرتے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

جارہے ہیں مسٹر دانش منصور، انسان کو حقیقت آشنا ہونا چاہئے اور سچائیاں ہی انسان پر اثر انداز ہوتیں ہیں۔ آپ اگر یہ کہتے کہ آپ مجھ سے مخلص ہوگئے ہیں اور میرے مشن کے لیے خلوص دل سے تیار ہیں تو آپ یقین کیجئے کہ شاید میں خاموش ہوجاتا۔ مگر یقین کبھی نہ کرتا چونکہ یہ سب ان نیچرل ہوتا جو آپ نے کہا ہے وہ نیچرل ہے۔ میں آپ سے کسی خلوص کا اظہار نہیں کررہا یہ تو سودے بازی ہے۔ آپ کو یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ میرے چند مقاصد کی تکمیل کے بعد رخسار ہر قیمت پر آپ کے حوالے کردی جائے گی۔ وہ بے شک کچھ ایسے لوگوں کے چنگل میں جا پھنسی ہے جو آپ کے مخالف ہیں اور ابھی تک آپ کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ میں نے اصل میں اپنے ایک مشن کے لیے آپ کو مخصوص کیا ہے۔ ورنہ میں آپ سے یہ کہہ سکتا تھا کہ آپ ان لوگوں سے مل لیجئے اور رخسار کا پتا معلوم کرلیجئے۔''

''مختصر یہ کہ میرے مشن کی تکمیل ہوجائے گی تو میں مسٹر فیرولن سے رخسار کے لیے مذاکرات کرسکتا ہوں۔''

''مسٹر فیرولن؟''

''ہاں..''

''یہ کون ہیں؟''

''نہیں براہ کرام اس کے بارے میں ابھی جاننے کی کوشش مت کیجئے۔''

''کیا آپ میرے ساتھ ایک سخت سلوک نہیں کررہے مسٹر اریش واش۔'' میں نے کہا۔

''مطلب؟''

''آپ کے خیال میں رخسار مسٹر فیرولین کے قبضے میں ہے۔''

''میرے خیال میں نہیں، بلکہ یقیناً ایسا ہے۔''

''اور آپ مجھے فیرولن کے بارے میں نہیں بتارہے۔'' میں نے کہا۔

''بات وہیں پر آجاتی ہے مسٹر دانش منصور۔''

''نہیں، سودے بازی بے شک زندگی میں ہوتی ہے مگر اس طرح بھی نہیں کہ انسان کو سامنے والا شخص دشمن نظر آئے۔'' اریش واش گردن جھکائے کسی سوچ میں ڈوب گیا پھر اس نے کہا۔

''بات اصل میں یہ ہے کہ میں نے ڈینی کے پاس ایک ٹرانسمیٹر محفوظ کردیا تھا۔ میں

آخر تک آپ کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہتا تھا ڈینی کو بھی اس ٹرانسمیٹر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا لیکن میں اس پر آپ کی گفتگو سنتا رہا ہوں۔ اس گفتگو نے میری نگاہوں میں آپ کی شخصیت تقریباً نارمل کردی ہے اور اس سے زیادہ انسان کسی پر شبہ کر بھی نہیں کرسکتا کیونکہ اس کے بعد اس کی یہ سوچ دانشمندی کا عمل نہیں کہی جاسکتی بلکہ بے وقوفی کی مظہر ہے۔ جب کہ ڈینی ان راستوں پر چلی گئی جو بغاوت کے راستے ہوتے ہیں اور جس کے بعد کسی پر بھروسا کرنا اپنے آپ کو کنویں میں ڈبونے کے مترادف ہے لیکن آپ نے سچے اور کھرے انداز میں جس طرح اپنے مقاصد کا اظہار کیا ہے وہ مجھے آپ پر اعتماد دلاتے ہیں۔''

''جی۔''

''اصل میں فیرولن کا تعلق روز آرگنائزیشن سے ہے اور وہ بہت بڑے کام کررہا ہے۔ روز آرگنائزیشن کے لیے اس کا تعارف تفصیل سے پھر کبھی کرادوں گا۔ وہ کہاں مقیم ہے یہ بھی بعد میں آپ کو بتادوں گا۔ کیا آپ مجھے اب بھی اس کی اجازت نہیں دیں گے۔''

''نہیں، مسٹر اریش واش آپ کو بھلا اجازت دینے کا کیا سوال ہے یہ سب کچھ تو میں نے اسی سچائی کے ساتھ آپ سے عرض کردیا ہے جو میرے دل میں ہے یعنی یہ کہ میں بہرحال ایک طویل عرصے تک اس وقت تک جب تک آپ میرے لیے رخسار کے راستے آسان نہیں کردیتے۔ تعاون کرنے پر مجبور ہوں اور چونکہ رخسار تک پہنچنا چاہتا ہوں اس لیے آپ کی ہر خواہش پر سچائی کے ساتھ عمل کرنا چاہتا ہوں۔''

''مجھے یقین ہے مجھے یقین ہے اور آپ یہ دیکھیں گے کہ بہر طور میں بھی آپ کے لئے ایک برا انسان ثابت نہیں ہوں گا۔''

''اب آپ مجھے یہ بتائیے کہ آگے مجھے کیا کرنا ہے یہ تو بہت اچھا ہوا کہ آپ یہاں تشریف لے آئے۔''

''ہاں اصل میں آنکھ مچولی کا یہ کھیل جو یہاں تک ہوتا رہا ہے بہت دلچسپ ہے۔ میرے آدمی مارے جارہے ہیں لیکن آپ کو یہ سن کو ہنسی آئے گی کہ ان میں سے کوئی بھی میرا آدمی نہیں ہے۔''

''مطلب؟''

''وہ مقامی حکومت کے نمائندے ہیں اور مقامی حکومت سے ہم لوگ تعاون کررہے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہیں یعنی اسرائیلی سیکرٹ سروس کے افراد۔ ہمیں یہاں طلب کیا گیا ہے اور مقامی حکومت نے ہم سے کروشین قبائل کے خلاف مدد مانگی ہے لیکن درحقیقت وہ اسلحہ جو اسرائیل کی ملکیت ہے ہماری منزل ہے اور اسے یہاں سے تل ابیت منتقل کرنا ہمارا سب سے بڑا مشن، تو مسٹر دانش منصور اب میں اصل مسئلے کی طرف آتا ہوں۔''

''جی۔''

''یہاں اس عمارت میں دو ایسے افراد قید ہیں جن کا تعلق عرب ممالک سے ہے یعنی وہ فلسطینی تو نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک مصری نژاد شخص ہے اور دوسری فلسطینی لڑکی۔ دونوں ایک دوسرے سے عشق کرتے ہیں اور اپنے مقصد کے لیے کام کر رہے تھے لیکن ہمارے چنگل میں پڑ گئے اور بالآخر یہاں تک آ گئے۔''

سمجھ رہے ہیں نا آپ۔

''جی۔''

''اور اب وہ ہمارے قیدی ہیں۔''

''جی۔'' میں ایرش واش کو دیکھتا ہوا بولا وہ اپنی انگلی سے داہنا رخسار کھجا رہا تھا اور میرے طرف دیکھے بغیر گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا اس نے کہا۔

''مقامی حکومت کے افراد تو انہیں قتل کر دینا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں ان سے مانگ لیا اور یہاں منتقل کر دیا میرے ذہن میں ایک طویل منصوبہ تھا اور یہ صرف ایک اتفاق ہے کہ آپ میرے ہاتھ لگ گئے مسٹر دانش منصور اور یوں سمجھ لیجئے کہ میرے ذہن میں اس منصوبے کی تکمیل آ گئی۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ۔''

''جی۔''

''مسٹر دانش منصور اب صورت حال یہ ہے کہ میں آپ کو استعمال کرنا چاہتا ہوں۔''

''کیسے؟''

''یہاں سے کچھ فاصلے پر سمندر شروع ہوتا ہے اور اس سمندری علاقے میں، میں نے کچھ جہازوں کو نقل و حرکت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ جہاز کسی نامعلوم کمپنی کے ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کس کے ہیں لیکن بہرحال حکومت اسرائیل نے مجھے ان کے بارے میں اطلاع دی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ درحقیقت یہ جہاز عرب ممالک نے کرائے پر حاصل کیے ہیں اور

ان میں عرب ملکوں کے نمائندے چکر لگا رہے ہیں تا کہ کسی بھی طرح ممکن ہو سکے تو کروشین قبائل سے وہ اسلحہ حاصل کر لیا جائے اور انہیں عرب ممالک پہنچا دیا جائے۔ آپ میری بات سمجھ رہے ہیں نا۔''

''جی۔''

''لیکن انہیں کوئی حل نہیں مل رہا اس کا اور وہ نہیں سمجھ پا رہے کہ یہ کام کیسے کیا جا سکتا ہے۔''

''جی۔'' میں نے پریشانی سے ایرش واش کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا جس پر ایک شیطانی مسکراہٹ پھیلتی جا رہی تھی وہ کچھ لمحے خاموش رہا جیسے اپنے کسی تصور سے مزے لے رہا ہو اس کے بعد بدستور شیطانی لہجے میں بولا۔

''اصل میں کروشین قبائل خود بھی اس سلسلے میں سرگرداں ہیں تو شاید وہ اب تک عرب ممالک کے لیے سب کچھ کر چکے ہوتے لیکن یہ معاملہ چونکہ سمندر کا ہے فرض کیجئے مسٹر دانش منصور کہ وہ یہاں سے یہ اسلحہ کسی عرب جہاز پر پہنچا دیتے ہیں اور دوسری جانب سے مقامی حکومت کے طیارے اس جہاز پر بمباری شروع کر دیتے ہیں تو آپ بتائیے نتیجہ کیا ہوگا۔ حالانکہ عرب ممالک نے اپنے ذاتی جہاز یہاں نہیں بھیجے بلکہ بہت سی کمپنیوں سے رابطہ قائم کر کے اپنی دولت کے بل بوتے پر ان جہازوں کو یہاں پر بھیجا ہے لیکن مشکل وہی درپیش ہے کہ باقی کام کیسے ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کروشین قبائل صرف عربوں کے مفادات کے لئے مقامی حکومت سے ٹکرا رہے ہیں ان کا اپنا مسئلہ بالکل الگ ہے انہیں عربوں کی دولت درکار ہے جو بہرطور پر انہیں مل رہی ہے اور اسی کے بل پر یہ لوگ مقامی حکومت سے ٹکرا رہے ہیں لیکن یہ معاملہ چونکہ حکومت اسرائیل سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اس لیے ہم نے اس کی جانب توجہ بھی نہیں دی ہے لیکن باقی تمام صورت حال کا اندازہ آپ کو ہے۔''

''جی جی۔''

''اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان بے چارے لوگوں کی مشکل حل ہو جائے۔''

''کیا؟'' میں نے چونک کر کہا۔

''ہاں، ایک خوبصورت منصوبہ ایک حسین آئیڈیا جس کے لیے مجھے بہرحال آپ جیسے کسی فرد کی ضرورت تھی۔''

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''مسٹر دانش بہت ساری باتیں کی ہیں، آپ نے وہ سب کی سب اہمیت کی حامل ہیں مگر آپ نے جو یہ الفاظ کہے ہیں وہ ضرورت سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں اور اگر آپ واقعی مجھ سے کوئی کام لینا چاہتے ہیں تو آپ اپنے وسوسے اور خوف چھوڑ کر کام کی بات کیجئے تا کہ ہم لوگ قدم آگے بڑھائیں۔ حالانکہ آپ اب تک اپنا وقت ضائع کرتے رہے ہیں بات صرف اتنی سی ہے کہ مجھے رخسار کی ضرورت اور تلاش ہے اور آپ کو اپنے مقصد کی تکمیل درکار ہے جہاں تک معاملہ رہا ہے میرے وطن، میرے مذہب اور میرے جذبہ حب الوطنی کا تو وہ سب میرے سینے میں پوری قوت کے ساتھ موجود ہیں اور میں ان کا احترام کرتا ہوں میں اپنے وطن سے کبھی انحراف کا اظہار نہیں کروں گا، ہاں جہاں تک انسان کا اپنی ذات سے تعلق ہوتا ہے تو کبھی کبھی وہ برائیوں پر بھی آمادہ ہو جاتا ہے اور اپنی ان مجبوریوں کو نظرانداز نہیں کر سکتا جو اس کا دامن پکڑے ہوئے ہوتیں ہیں میری مجبوری اس وقت رخسار ہے اور یہ سمجھ لیجئے کہ میں رخسار کے لیے ہر کام کرنے کے لیے تیار ہوں جو میرا ضمیر قبول نہ کرے۔ مجبوری آخر کار مجبوری ہوتی ہے۔''

''بڑی کھری اور کچی بات ہے۔''

''تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اب آپ مزید تمہید میں وقت ضائع نہ کریں اور یہ بتایئے کیا چاہتے ہیں؟''

''دو افراد کا تذکرہ میں تم سے کر چکا ہوں۔ جو میرے پاس قیدی ہیں۔''

''ہاں۔''

''اور یہ بھی جانتے ہو کہ ان کا تعلق مصر اور فلسطین سے ہے۔''

''جی۔''

''مصری نژاد نوجوان کا نام راحیل نظری ہے اور لڑکی کا نام عرشیہ فجر، یہ دونوں فلسطینی مقاصد کے لیے کام کر رہے تھے اور ان دونوں کو یہاں اس لیے بھیجا گیا تھا کہ ذہانت کے ساتھ اسلحہ سمندر تک پہنچائیں۔ کروشین قبائل کی مدد سے یہ بڑا کام کر ڈالیں۔ لیکن یہ ہمارے قبضے میں آگئے اور خاصا وقت ہو گیا ہے یہاں ہو سکتا ہے عرب حکومتیں ان کی موت کا یقین کر چکی ہوں اور ان کی طرف سے مایوس ہو گئی ہوں لیکن آپ ان کی مدد کر سکتے ہیں آپ یہ اسلحہ عرب ممالک تک پہنچا سکتے ہیں۔''

''کیا مطلب۔'' میں نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ ''عرشیہ فجر اور راحیل اسی عمارت کے ایک قید خانے میں قید ہیں اور آپ کو بھی وہاں پہنچنا ہوگا اور اس کے بعد منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔ میں آپ کو ساری تفصیل بتائے دیتا ہوں کہ کس طرح تہہ خانے سے آپ فرار ہوں گے۔ دو چار آدمیوں کو قتل کر دیجئے گا اس کا انتظام ہو جائے گا میرا اپنا ہی آدمی ہوگا جو آپ کی مدد کرے گا اور آپ کو یہاں سے راحیل نظری اور عرشیہ فجر کے ساتھ فرار کرا دے گا۔ اس کے بعد آپ کروشین قبائل کے سربراہوں کے ساتھ شامل ہو جائیں انتظامات کریں، اپنے آپ کو ظاہر کر دیں اور بتا دیں کہ آپ دانش منصور ہیں۔ یقینی طور پر وہ لوگ آپ پر مکمل اعتماد کریں گے پھر آپ یہ اسلحہ کسی مناسب جہاز تک پہنچا دیں اور جہاز یہاں سے روانہ ہو جائے۔''

''جی۔''

''اور اس کے بعد ایک اور جہاز آپ کے پاس پہنچے اور آپ کی مدد سے اس جہاز پر قابو پا لے اور پھر جہاز کے عملے کے افراد اس جہاز پر پہنچیں اور جہاز اسلحے کے ساتھ تل ابیب پہنچ جائے۔ آپ یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کا کام ختم ہو جائے گا۔'' میں سنسنی خیز نگاہوں سے ایرش واش کو دیکھنے لگا بھیانک منصوبہ تھا لیکن میرے لیے اجنبی نہیں کیونکہ اپنی زندگی میں ایسے بہت سے کام میں نے کیے تھے جو بنیادی طور پر حکومت اسرائیل کے خلاف تھے اور کئی مرتبہ اسرائیلی مقاصد کو میرے ہاتھوں نقصان پہنچ چکا تھا۔ غالباً مسٹر ایرش واش میرے ماضی سے مکمل طور پر واقف نہیں تھے ورنہ کم از کم اس منصوبے میں وہ میری مدد طلب نہ کرتے۔ میں ابتدائی لمحات تو سنسنی کا شکار رہا اور پھر میرے دل میں وہی انسانی جذبے ابھرنے لگے جو میری زندگی کا مرکز رہے تھے اور فوراً ہی میں ایک شاطر انسان بن گیا۔ جسے اپنے مقصد کے لیے کام کرنا تھا۔ میں نے کہا۔

''اور اگر اسلحے سے بھرا جہاز میں تل ابیب پہنچانے میں کامیاب ہو جاؤں تو اس سلسلے میں مجھے کیا ملے گا مسٹر ایرش واش۔

یقین کر لیں گے میری بات پر۔ ایرش واش نے کہا۔

ہاں کیوں نہیں۔

رخسار، ہو سکتا ہے کہ رخسار تل ابیب کی بندرگاہ پر تم سے ملاقات کرے یقینی طور پر یہ

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

میری انتہائی کوشش ہوگی۔'' میں نے ایک لمحے کے لیے ذہن میں آجانے والی لہر کو نفرت سے اپنے وجود سے جھٹک دیا۔ رخسار کے بدلے میں ہزاروں عربوں کی زندگی کا سودا نہیں کرسکتا تھا۔ تاہم رخسار میری تقدیر میں لیکن کم از کم میں اپنے دین، اپنے ہم مذہبوں سے غداری کا مرتکب تو قرار نہیں پاؤں گا۔ رخسار تو دنیا کی چیز ہے۔ اس دنیا میں وہ میری ہوگی اور پھر اس کے بعد۔ نہیں جانتا کہ عاقبت میں میرے ساتھ کیا عمل ہوگا۔ اس چند روزہ زندگی کے لیے میں ہزاروں انسانوں کو اس اسلحے کے ذریعے زندگی سے محروم نہیں کرسکتا تھا جو اسرائیل کے ہاتھوں پہنچ جائے گا اور اب میں پورے اعتماد اور ہمت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھا۔ میں نے اپنا داہنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہ سودا منظور ہے مسٹر اریش واش۔'' اریش واش نے بڑے پرجوش انداز میں مجھ سے مصافحہ کیا تھا اور کہا تھا۔

''اور اس کے بعد اس بات کے امکانات بھی ہیں کہ میں تمہیں تل ابیب کی شہریت دلوا دوں۔ تم اپنی زندگی کے بقیہ حسین ترین لمحات وہیں بسر کو، کم از کم اس بات کو تو تم قبول کرلو گے دل سے کہ میں یہ حیثیت رکھتا ہوں۔''

''کیوں نہیں، آپ تل ابیب کی بقاء کے لیے کام کررہے ہیں لیکن شرط وہی ہوگی مسٹر واش۔''

''کیا؟''

اس کے بعد کسی بھی عمل کو شک کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا۔

''ٹھیک ہے، منظور ہے۔'' اریش واش نے جواب دیا اور پھر بولا۔

''تو اب میں آپ کو وہ تمام تفصیل بتائے دیتا ہوں جس کے تحت آپ کو عمل کرنا ہے۔

''جی مسٹر واش۔'' اور اریش واش مجھ سے بہت دیر تک اس منصوبے پر بات کرتا رہا میں نے اس کی اس بات کو دل سے تسلیم کرلیا تھا لیکن جس دل سے تسلیم کیا تھا اس کے بارے میں اریش واش کو پتا نہیں تھا۔ اریش واش نے مجھ سے آخری مصافحہ کیا اور تمام تر پروگرام مجھ تک پہنچانے کے بعد وہ یہاں سے چلا گیا۔ میں اس شخص کے ساتھ جو مجھے یہاں تک لے کر آیا تھا۔ واپس اپنے کمرے میں پہنچا کمرہ تنہا تھا۔ میں نے اس کے جانے کے بعد دیر تک ڈینی

کا انتظار کیا اور جب وہ نہیں آئی تو میں دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ اس وقت میرے دروازے پر کوئی پہرہ نہیں تھا لیکن تھوڑے فاصلے پر مجھے ایک شخص نظر آگیا۔ یہ بھی شنا سا چہرہ تھا اور اس دوران مجھ سے اور ڈینی سے ملتا رہا تھا۔

''میری ساتھی لڑکی کہاں ہے؟''

''مسٹر واش کے حکم پر اسے گرفتار کرکے کہیں بھیج دیا گیا ہے۔''

''گرفتار کرکے.....؟''

''ہاں۔''

''کیوں؟''

''مسٹر واش کا حکم تھا۔''

''میرا مطلب ہے......''

''نہیں سر، واقعی ہمیں اس بارے میں کچھ نہیں معلوم۔'' اس شخص نے سادگی سے کہا اور میرے دل میں دکھ کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔ میں سمجھ گیا تھا کہ واش نے ڈینی کو واش آؤٹ کردیا ہے اور بہرحال کم از کم میرے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں تھا جس سے میں ڈینی کی کوئی مدد کرسکتا۔ بے چاری لڑکی۔ بس اس سے زیادہ اس کے بارے میں سوچ کر اپنے آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ تنہائی بڑی عجیب سی لگی اور اب میں سرگرم عمل ہونے کے لیے مناسب منصوبہ بندی کرلینا چاہتا تھا جو اس فالتو وقت میں، میں نے کرلی اور پھر جب وہ چار افراد میرے پاس پہنچے جنہوں نے اس کام کو آگے بڑھانا تھا تو میں نے اپنے آپ کو خوشی کے ساتھ ان کے حوالے کردیا۔ وہ کچھ زیادہ ہی اریجنل تھے۔ حالانکہ واش نے مجھے یہ بات نہیں بتائی تھی لیکن صورت حال وہی رہی کم بختوں میں سے ایک نے میرے سر پر پستول کا دستہ اس طرح اچانک مارا کہ میں خود کو سنبھال نہیں سکا اور میرا سر چکرا گیا۔ آنکھوں کے سامنے تارے ناچ گئے اور لاکھ کوشش کے باوجود خود کو ہوش میں رکھنے میں ناکام رہا پھر جب ہوش آیا میں نے اپنے آپ کو ایک تہہ خانے میں پایا سامنے کھلے ہوئے روشندان سے آسمان کی روشنی جھلک رہی تھی میں ایک بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ میرے سر پہ پٹی بندھی ہوئی تھی اور کچھ ہی فاصلے پر ایک دھلا دھلا سا سفید چہرہ محبت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ دلکش نقوش، ایک خاص علاقے کی نمائندگی کرتے تھے لباس سادہ سا تھا، عمر بالی سی تھی اور بدن ان تمام رعنائیوں کا

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

حائل جو فضول وقت میں شاعروں کی شاعری بن جاتی ہیں۔ مجھے آنکھیں کھولے دیکھ کر ان دلکش ہونٹوں پر مسکراہٹ کی لکیر نمودار ہوگئی جن کی تراش کا ذکر کروں تو کم از کم سر کی اس دکھن سے ہم آہنگ نہیں ہوتا جو اس وقت میرے سر میں تھی۔ آنکھوں بھی مسکراہٹ دوڑی پھر ہاتھ آگے بڑھا اور میرے سینے پر میں آ ٹکا۔ میں نے سادہ نگاہوں سے اسے دیکھا اور کہا۔

''کون ہو تم؟''

''کیسے ہو۔'' میرے سوال کے جواب کی بجائے اس نے خود سوال کر دیا۔ میں گزرے ہوئے واقعات پر غور کرنے لگا تبھی کچھ فاصلے سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''تم نے کس سے بات کی فجر، کیا یہ ہوش میں آ گیا ہے؟''

''ہاں آؤ۔'' لڑکی نے کہا یہ نام میرے ذہن سے ٹکرایا تھا۔ فجر، فجر عرشیہ فجر اور پھر مجھے سب کچھ یاد آ گیا کچھ لمحوں کے لیے تو چکرا کر رہ گیا تھا لیکن بعد میں ساری صورت حال ذہن میں آ گئی۔ ایرش واش نے اس سارے کھیل کو حقیقت بنانے کے لیے میری کھوپڑی زخمی کرادی تھی۔ کم بخت یہودی نسل کا بے ایمان آدمی، اس سے اس کے علاوہ اور کیا توقع کی جاسکتی ہے۔ میں نے راحیل نظری کو دیکھا گہری کالی آنکھوں والا خوبصورت نوجوان تھا۔ اس کے بال بے حد حسین تھے اور چہرے کی رنگت بہت زیادہ سفید جس کی بناء پر اس کی شخصیت میں بڑی دلکشی پیدا ہوگئی تھی لیکن لباس اور چہرے سے یہ احساس پیدا ہوتا تھا کہ سخت صعوبتوں میں مبتلا رہا ہے۔ دونوں میرے قریب پہنچ گئے۔ میں انہیں سادہ سی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا لیکن پھر میری آنکھوں نے کچھ اور بھی دیکھا اور میں جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ یہ کچھ ایسے گول گول نشانات تھے جو فجر عرشیہ کی گردن، کان کی لو اور بائیں رخسار پر تھے۔ ایک ہی طرح کے کئی نشانات وہ بھی عجیب طرح کی کیفیت کے حامل میرے حلق سے ایک سسکی سی نکل گئی تھی۔ دودھ جیسے شفاف چہرے اور دلکش نقوش کی مالک اس لڑکی کے چہرے کے یہ نشانات میرے سینے پر جا لگے تھے۔ میں اٹھ کر بیٹھ گیا تو خوبصورت بدن کے مالک نوجوان نے کہا۔

''آپ کو زخمی حالت میں اس قید خانے میں لایا گیا تھا اور یہاں چھوڑ دیا گیا تھا۔ آپ بے ہوش تھے بہرحال انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ہم نے آپ کی مختصری خدمت کی ہے۔ یہ میری ساتھی عرشیہ فجر ہے۔ میرا نام راحیل نظری ہے میں نسلاً مصری ہوں اور عرشیہ فلسطینی، ہم دونوں فلسطینی مقاصد کے لیے کام کر رہے تھے کہ اسرائیلی حکام کے ہاتھوں چڑھ گئے اور اب ایک

طویل عرصے سے یہاں قید ہیں۔ آپ کوئی بھی ہوں ہم نے اپنا تعارف کروا دیا۔ اس کے بعد اگر آپ ہمیں اپنے بارے میں بتانا پسند کریں تو ضرور بتائیے۔ لیکن ہاں پہلے یہ بتائیے کہ آپ کیا لینا چاہیں گے۔ اس وقت صبح کے سات بجے ہیں ناشتے کا وقت ہے۔ ناشتا آ چکا ہے کچھ چیزیں یہاں موجود ہیں مثلاً دودھ بسکٹ، روٹی، انڈے یہ ہمیں یہاں فراہم کر دیئے گئے ہیں اور ہم اپنے طور پر انہیں استعمال کرتے ہیں۔ وہ سامنے دیکھئے وہ فرج رکھا ہوا ہے تو میرا مقصد کہنے کا یہ ہے کہ آپ کو اس وقت جو شے بھی درکار ہو براہ کرم بے تکلفی سے فرما دیجئے۔''

''اب تو صورت حال یہی ہے کہ ناشتا میں تمہارے حساب میں کروں گا۔''

''نہیں یہاں یہ اشیاء بے حساب موجود ہیں اور ان کی کافی تعداد پہنچا دی جاتی ہے۔ ان لوگوں نے کم از کم جو کچھ بھی کیا ہے لیکن ہمیں کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہیں ہونے دی لباس بھی دیئے گئے ہیں لیکن ہم نے انہیں زیادہ استعمال نہیں کیا اور اپنے یہی پرانے کپڑے دھو دھو کر کام چلا رہے ہیں۔''

''تو پھر آپ لوگ جو ناشتا کرتے ہیں وہ میرے لیے بھی تیار کر لیں۔''

''میری رائے ہے کہ فوری طور پر آپ ایک گلاس دودھ لے لیجئے گا۔ یہ ضروری ہے۔''

''کیا میرے سر کا زخم زیادہ گہرا ہے؟''

''نہیں، لگتا ہے کسی چیز سے آپ کے سر پر ضرب لگائی گئی ہے۔ غالباً بے ہوش کرنے کے لیے میں نے اپنے دوپٹے سے پٹی پھاڑ کر آپ کے سر پر باندھ دی ہے ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ بینڈ یج کا سامان فراہم کر دیں۔''

''نہیں، میں سمجھتا ہوں یہ بھی کافی ہے۔''

''تو میں ناشتا تیار کر لوں، پھر اس کے بعد آپ سے تفصیلی تعارف ہوگا اور نظری تم میرے پیچھے ان صاحب سے ان کے بارے میں معلومات نہیں حاصل کرو گے۔ دیکھئے سر، آپ جو کوئی بھی ہیں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ ہم تو خود قیدی ہیں آپ کے ساتھ اتنا تعاون ضرور کریں گے جتنا انسان انسان کے ساتھ کر سکتا ہے۔ نا تو آپ ہم سے نفرت کیجئے نہ ہم سے کسی دشمنی کا احساس رکھیے گا۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ جس طرح بسوں میں سفر کرنے والے مسافر یکجا ہو جاتے ہیں چند لمحوں کے لیے یہی اس وقت آپ کی اور ہماری کیفیت ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

اپنے بارے میں ہر فیصلے کا اختیار آپ کو ہے۔ نظری میں ناشتا تیار کر کے لاتی ہوں لڑکی ان الفاظ کے ساتھ ایک جانب بڑھ گئی اور نظری میرے پاس بیٹھ کر مسکراتا ہوا مجھے دیکھنے لگا اور پھر بولا۔"

"وہ بہت خوش مزاج لڑکی ہے۔ ہم لوگ زندگی اور موت کی کشمکش کا شکار ہیں لیکن ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے کیونکہ جس مذہب سے ہمارا تعلق ہے اس میں یہ بات بنیادی حیثیت رکھتی ہے کہ انسان کا کوئی بھی لمحہ اس کے قبضے میں نہیں ہوتا بلکہ کوئی اور ہی قوت اس کی مالک ہوتی ہے اور جب ہم اپنی زندگی اور موت کے مالک نہیں ہیں اور اس پر اپنی پسند کا اختیار نہیں رکھتے تو خوف کیا معنی رکھتا ہے۔ چنانچہ ہم بے خوف ہیں اور قدرت کے فیصلوں کے منتظر آپ سے ایک سوال ضرور کیا جاسکتا ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے انگلی اٹھائی اور بولا۔

"آپ وعدہ کر چکے ہیں مسٹر راحیل نظری کہ جب تک عرشیہ فجر نہیں آجاتی آپ مجھ سے میرے بارے میں کوئی سوال نہیں کریں گے میرے اس انداز پر وہ مسکرا دیا اور مدھم لہجے میں بولا۔"

"ہاں وعدہ تو میں نے کیا ہے۔"

"تو پھر انہیں آجانے دیجئے۔" میں نے کہا اور وہ خاموش ہوگیا۔ اس کی نگاہیں مجھے ٹٹولنے والے انداز میں دیکھ رہی تھیں کچھ دیر کے بعد عرشیہ فجر دودھ کا ایک گلاس لیے ہوئے آگئی اور اسے میری جانب بڑھاتے ہوئے بولی۔

"یہ تو آپ پہلے لے لیجئے ناشتا بس تیاری پر ہے انڈے بوائل ہو رہے ہیں۔ میں ابھی لے کر آتی ہوں، میں نے دودھ کا گلاس اس کے ہاتھ سے لے لیا تو راحیل کہنے لگا۔"

"بھئی جلدی سے آجاؤ تاکہ ہم گفتگو کا آغاز کر سکیں۔ عجیب سی بے چینی ہو رہی ہے۔"

"آرہی ہوں فجر بولی اور واپس اپنی جگہ چلی گئی میں جھوٹ موٹ کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتا رہا اور دودھ کا گلاس ختم بھی نہیں کیا تھا کہ وہ ہاتھوں میں ٹرے لیے ہوئے آگئی۔ چائے دانی رکھی ہوئی تھی جس کی ٹونٹی سے ہلکا ہلکا لطیف دھواں خارج ہو رہا تھا اور اس دھوئیں میں چائے کی خوشبو شامل تھی۔ میں نے جلدی سے اپنا گلاس ختم کیا اور عرشیہ سے بولا۔"

"حالانکہ چائے کی اتنی لذیذ خوشبو کے بعد دودھ کی کوئی گنجائش نہیں رہتی لیکن مہمان ہمیشہ میزبان کے رحم وکرم پر ہوتا ہے چنانچہ یہ دودھ مجھے پینا ہی تھا۔"

"اچھا ہوا نا، آپ اب چائے لیجئے اور اس کے بعد ناشتا شروع کر دیا گیا۔ نظری کہنے لگا۔"

"کیا ناشتے کے دوران گفتگو کرنے پر پابندی ہے؟"

"نہیں۔"

"تو مسٹر نامعلوم سے پہلا سوال کرلوں؟"

"ضرور کرو۔" فجر ہنس کر بولی۔

"سر جو سوال میں آپ سے پوچھنا چاہتا تھا وہ پہلا سوال یہ ہے کہ آپ مسلمان ہیں؟"

"الحمدللہ۔" میں نے جواب دیا۔

"کلمہ پڑھنا پسند کریں گے؟"

"یقیناً کیوں نہیں میں نے کہا اور پھر خلوص دل کے ساتھ تین بار کلمہ پڑھا، راحیل نظری نے میرا ہاتھ اٹھایا۔ اس کی پشت کو بوسا دے کر آنکھوں سے لگایا اور بولا۔"

"میری اس گستاخی کو معاف فرمائیے گا جناب اس کے بعد اصل میں کسی شے کی گنجائش نہیں رہتی اور بات کو مخلصانہ طور پر آگے بڑھانے کے لیے مطمئن ہونا بڑا ضروری ہوتا ہے۔"

"جی۔"

"آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟"

"پاکستانی ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

"نام پوچھ سکتا ہوں؟"

"دانش منصور۔"

"ماشاءاللہ، ہمارے نام تو آپ کو معلوم ہو ہی چکے ہیں۔ میرا نام راحیل نظری ہے اور یہ عرشیہ فجر۔"

"جی ہاں، آپ لوگوں نے دوران گفتگو اپنے نام مجھ پر واضح کر دیئے ہیں لیکن اس سے پہلے بھی مجھے آپ کے نام معلوم تھے۔"

"کیسے؟"

"اس کے بارے میں ناشتے سے فراغت کے بعد بتاؤں گا، پہلے کچھ اور بات کرنی

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے آپ سے۔"

"جی......جی۔"

"کتنا عرصہ ہو گیا آپ کو یہاں قید ہوئے؟"

"خاصا وقت ہو چکا ہے۔"

"آپ بہت مطمئن نظر آ رہے ہیں۔"

"ہاں اپنی کاوشیں ناکام ہو گئی ہیں اور اب اللہ کے فیصلوں پر انحصار کر رہے ہیں۔"

"ویری گڈ، بات ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اللہ کے فیصلے یقیناً ہر لحاظ سے بہتر ہوں گے۔"

"آپ کا یہ زخم اور آپ کی یہاں آمد کس سلسلے میں ہے؟"

"بتاؤں گا آپ کو تفصیل سے۔" میں نے کہا اور اس کے بعد ہم خاموشی سے ناشتا کرتے رہے تھے۔ ناشتے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد میں نے کہا۔

"یہاں آپ کو یہ چیزیں فراہم کرنے کے لیے کون آتا ہے؟"

"دو افراد ہیں۔"

"آپ نے فرار کی کوشش نہیں کی؟"

"بہت کوششیں کیں لیکن ناکام رہے۔"

"یہ نشانات کیسے ہیں؟" میں نے فجر کے چہرے کے نشانات کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"سگریٹ سے داغا گیا ہے۔ فجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور میرے منہ سے ایک سسکی سی نکل گئی۔ فجر ہنس کر بولی۔"

"نہیں ایسی سسکی، راحیل کے ہونٹوں سے بھی نہیں نکلی۔ یہ تو محبت کی یادگاریں ہیں وطن کے پیار کی نشانیاں ہیں۔ وطن کو خراج تحسین ہے۔ بڑے اچھے لوگ ہیں یہ جنہوں نے ان چھوٹے چھوٹے داغوں پر اکتفا کی۔ اگر میرے چہرے پر پیٹرول چھڑک کر یا تیزاب ڈال کر میرا چہرہ مکروہ کر دیتے یہ لوگ تب بھی میں سمجھتی ہوں میرے لیے مسکراہٹوں کے سوا اور کچھ نہیں تھا وطن کے لیے تو ہم پاؤں کے ناخن سے لے کر سر کے بالوں تک اپنے آپ کو وقف کر چکے ہیں جب کسی شئے پر ہمارا اپنا حق ہی نہیں رہا تو وطن دوستی کے لیے ہمارے ساتھ کچھ بھی ہو جائے۔ راحیل بھی اسی نظریئے کے حامل ہیں۔"

"خدا آپ کو آپ کے ارادوں میں قوت عطا فرمائے۔" میں نے خلوص دل سے کہا پھر بولا۔

"ویسے آپ لوگوں کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟"

"اس کا جواب میں دیتا ہوں آپ کو۔" راحیل نے کہا۔

"جی۔"

"بہت سے رشتے ہیں، ذرا ترتیب بتا دوں۔ نمبر ایک مذہب کا رشتہ، ہم ایک مذہب کے پیروکار ہیں، نمبر دو انسانیت کا رشتہ، نمبر تین رشتہ وطن کا ہونا چاہیے تھا لیکن اتفاق سے میرا تعلق مصر سے ہے جب کہ فجر فلسطین کی رہنے والی ہے چنانچہ ہم تین نمبر کو درمیان سے نکال دیتے ہیں چوتھے نمبر کا معاملہ یہ ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے منسلک ہیں اور یہ بات ہے کہ جس دن ہم میں سے ایک اس دنیا سے جائے گا دوسرا خود بخود اس دنیا سے رخصت ہو جائے گا پیچھا کسی صورت میں نہیں چھوڑیں گے ہم ایک دوسرے کا کیوں فجر۔" راحیل نظری بولا۔

"ہاں، فجر نے نگاہیں نیچے کر کے جواب دیا اور میں مسکرا دیا۔"

"میری دعائیں ہیں کہ آپ زندہ رہیں۔ زندگی کی تمام لطافتوں سے روشناس ہوں اور بس۔"

"اب آپ اپنے بارے میں بتایئے؟"

"پاکستانی ہوں مسلمان ہونے کے بارے میں آپ پہلے ہی تصدیق کر چکے ہیں بس یوں سمجھ لیجیے کہ آوارہ مزاج ہوں۔ دل میں جو آتا ہے کر لیا کرتا ہوں۔ یونہی ان علاقوں کی جانب آ نکلا اور کچھ لوگوں کے شبے کا شکار ہو گیا۔ اپنے دل میں آپ لوگوں کے مقاصد کے لیے بڑا گداز رکھتا ہوں اور یہ آرزو رکھتا ہوں کہ کاش میں بھی آپ کے مقصد میں کام آ سکتا ہم لوگ ناشتے سے فارغ ہو گئے تو میں نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش ہونے کا اشارہ کیا اور پھر بولا۔"

"کچھ تھکن محسوس کر رہا ہوں اگر آپ اجازت دیں تو کچھ دیر آرام کر لوں۔ بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ فجر نے جلدی سے کہا۔"

"ہاں۔ ہاں ضرور آپ براہ کرم آرام کر لیجیے اور بتایئے کسی شے کی حاجت تو نہیں

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے۔"

"نہیں بے حد شکریہ۔"

"تو آپ آرام کیجئے وہ بولی اور میرے پاس سے دونوں ہٹ گئے لیکن میں اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کے قریب پہنچا تھا اور ایک بار پھر میں نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔ پھر میں اس پورے تہہ خانے کی ایک ایک چیز کا جائزہ لینے لگا۔ وہاں موجود بستر دیواریں، چھت، استعمال کی ایک ایک چیز وہ لوگ تعجب خیز نگاہوں سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ میں دراصل یہاں کوئی ایسا ڈکٹو فون تلاش کر رہا تھا، جس پر یہ گفتگو کہیں اور سنی جارہی ہو لیکن حیرانی کی بات تھی کہ یہاں کوئی ایسی چیز موجود نہیں تھی دیواروں وغیرہ میں موجودگی کا اندازہ ہوتا پھر مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ کروشین قبائل کے اس علاقے میں ایرش واش کو اس چیز کا موقع نہیں مل سکا اور یہ تہہ خانہ اس قسم کی کسی شے سے محفوظ ہے۔ میرے اس عمل سے فجر اور نظری خاصے پریشان تھے۔ جب میں رک گیا تو وہ بولے۔"

"آپ کچھ تلاش کر رہے ہیں؟"

"ڈکٹو فون یا کوئی ایسی چیز جس سے یہ اندازہ ہو کہ ہماری یہ گفتگو کہیں اور بھی سنی جائے گی۔"

"آپ اس سلسلے میں مجھ سے پوچھ لیتے، ہم لوگوں نے ایک ایک انچ کی چھان بین کر لی ہے۔ ایسی کوئی چیز یہاں موجود نہیں ہے۔ ہم بے دھڑک ہر طرح کی گفتگو کر سکتے ہیں۔"

"ٹھیک، آپ کو معلوم ہے آپ کس کے قیدی ہیں؟"

"ہاں ہم یہودیوں کے قیدی ہیں۔" اس نے جواب دیا

"ایرش واش کو جانتے ہیں؟"

"ہاں، پہلے نہیں جانتے تھے اب جانتے ہیں۔"

"کیا چاہتا ہے وہ آپ سے؟"

"یہ ایک طویل کہانی ہے۔" نظری نے جواب دیا اور میں مسکرانے لگا پھر میں نے کہا۔

"یہ کہانی اگر آپ میری زبان سے سنیں گے تو کیا آپ کو حیرت نہیں ہوگی۔"

"آپ کی زبان سے؟"

"ہاں۔"

"یقینی طور پر اس کہانی کے بارے میں آپ کی معلومات کا کوئی ذریعہ ہوگا۔"

"ہاں۔"

"لیکن کیا کہانی ہے آپ بتائیے اور جواب میں، میں نے ایرش واش کی بتائی ہوئی داستان دہرانا شروع کر دی وہ دونوں غور سے میری باتیں سن رہے تھے۔ میں آخر تک پہنچا تو عرشیہ نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔"

"ہاں، یہی پوری بات ہے آپ کو کہاں سے معلوم ہوئی اور یہ معلومات آپ کو فراہم کرنے کی کوئی خاص وجہ تھی؟"

"ہاں، وہی وجہ میں بتانا چاہتا ہوں۔"

"پہلے یہ بتائیے کہ یہ معلومات کس نے فراہم کیں؟"

"ایرش واش نے۔" میں نے جواب دیا اور محسوس کیا جیسے ان دونوں کے ذہن کو جھٹکا سا لگا وہ تعجب خیز نگاہوں سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ پھر راحیل نظری نے آہستہ سے کہا۔

"ایرش واش سے آپ کا کیا تعلق ہے؟"

"اب چونکہ صورت حال بہتر محسوس ہو رہی ہے مجھے، اس لیے میں ساری تفصیل تم لوگوں کو بتا رہا ہوں۔"

"جی۔"

"اصل میں میرا تعلق جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ پاکستان سے ہے، میرے اور ایرش واش کے درمیان ایک جھگڑا چل پڑا۔ جس کی تفصیل ہفتوں میں بھی نہیں بتائی جا سکتی۔ ایرش واش نے میری بیوی رخسار کو اغواء کر لیا اور اس کے ذریعے مجھے اپنے آپ سے تعاون پر آمادہ کیا۔ میں اپنی بیوی کے حصول کے لیے بڑے مشکل مراحل سے گزر چکا ہوں اور مسلسل اس کی تلاش میں سرگرداں ہوں، ایرش واش مجھے بلیک میل کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے یہ نئی ذمہ داری میرے سپرد کی ہے۔ کروشین قبائل کے پاس وہ اسلحہ موجود ہے جو اس نے فرانس کی چوری شدہ کشتیوں سے حاصل کیا ہے اور اسرائیلی چور اسے فرانس سے چرا کر لے جا رہے تھے اس نے مجھے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ کچھ عرب جہاز کروشیہ کے اس حصے میں جہاں یہ ندی کی شاخ سمندر سے ملتی ہے گردش کرتے رہتے ہیں اور آپ لوگ اسی چکر میں ان لوگوں

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے ہاتھ لگے ہیں ایریش واش نے ایک سازش کی ہے۔ جس میں اس نے مجھے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور سازش یہ ہے کہ میں آپ دونوں کو یہاں سے فرار ہونے میں مدد دوں کچھ لوگوں کو اس پر آمادہ کیا جائے گا کہ وہ ہمارا ساتھ دیں۔ ہم یہاں سے فرار ہو کر کروشین قبائل کے علاقے میں پہنچیں گے اور پھر آپ لوگ اس اسلحے کو لے کر سمندر میں جائیں گے۔ اسلحہ جہاز میں بار کیا جائے گا۔ میں اس سلسلے میں مسلسل آپ کی مدد کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ اسلحے کا جہاز روانہ ہو جائے گا پھر راستے میں ایک اور جہاز ہم تک پہنچے گا اور میں سازش کے تحت جہاز کے عملے کے افراد کو بے ہوشی کی دوا پلا دوں گا۔ یہاں تک کہ دوسرے جہاز سے کچھ کشتیاں ہم تک پہنچ جائیں گی اور اس جہاز کو قابو میں کر لیا جائے گا اور پھر اسے نئے عملے کے ساتھ تل ابیب پہنچا دیا جائے گا مجھے اس منصوبے کے ساتھ یہاں بھیجا گیا ہے۔“

فجر اور نظری کے چہرے آگ کی طرح سرخ ہو گئے تھے میں محسوس کر رہا تھا کہ ان کے سر چکرا رہے ہیں۔ وہ اس بات پر یقین کرنے کو تیار نظر نہیں آ رہے تھے کہ میں نے ان سے جو داستان بیان کی ہے وہ سچ ہے اور اس کے پس منظر میں کچھ نہیں ہے۔ کچھ لمحوں کے لیے میں انسانی فطرت سے مجبور ہو کر ان کی اس حیرت سے لطف لینے لگا تھا۔

فجر اور راحیل نظری تصویر حیرت بنے رہے۔ میں نے بھی ان کی اس خاموشی میں خلل انداز ہونے کی کوشش نہیں کی تھی۔ میں ان کی آنکھوں میں حیرت کے نقوش پڑھتا رہا اور اگر نگاہ میں تھوڑی سی وسعت ہو اور انسانی خیالات کا تجزیہ کرنے میں تھوڑی سی بھی مہارت حاصل ہو تو آنکھیں زبان کا بدل ہوتی ہیں اور کبھی کبھی جب زبان الفاظ کی ادائیگی سے عاری ہوتی ہے تو نگاہوں میں زبان کا مفہوم پڑھا جا سکتا ہے۔ ویسے تو قدرت نے پورے جسم کو ایک دوسرے سے منسلک کیا ہے۔ چہرے کے تاثرات، عضلات کا انتشار سب کا سب لا تعداد حقیقتوں کا غماز ہوتا ہے لیکن آنکھوں کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ عام طور سے سچ ہی بولتی ہیں لوگ زبان سے جھوٹ بول لیا کرتے ہیں لیکن اگر کسی کو آنکھوں سے جھوٹ بولنے کی مہارت حاصل ہو جائے تو ہم اسے بڑا ماہر فن کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ انتہائی مشکل کام ہے لیکن میرے سامنے دو افراد تھے اگر وہ اپنی کاوشوں میں تیز طرار ہوں تو الگ بات ہے اور یقیناً ایسا ہوگا ورنہ تنظیم آزادی فلسطین میں اتنی نمایاں حیثیت کے حامل نہ ہوتے لیکن اپنی عام صورت میں وہ انتہائی سادہ لوح تھے اور ان کے چہرے کا ہر نقش ان کے اندرونی جذبات کی چغلی کھا رہا

تھا۔ فجر کہنے لگی۔

”مسٹر دانش منصور بہت سی باتیں ایسی ہوتیں ہیں جن کا الفاظ میں تجزیہ نہیں کیا جا سکتا مثلاً ہم اپنی زبان پر ایک ایسی لذیذ شے رکھتے ہیں جس کے لطف کا ہمیں پہلے سے علم ہوتا ہے اور چونکہ ہم اس لذیذ شے سے پوری طرح سے لطف اندوز ہونے کے خواہشمند ہوتے ہیں اس لیے ابتدائی طور پر ہم اپنے ذہن کو ذائقے کی جانب مائل نہیں کرتے کیونکہ وہ ذائقہ ہمارے لیے بہت انوکھا ہوتا ہے ہم اس سے بڑے پیمانے پر لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں بلکہ اسی طرح اس وقت آپ کے اس انکشاف نے ہمیں اسی کیفیت کا شکار کر دیا ہے دل چاہتا ہے کہ آپ کے قدموں میں سر رکھ دیں آپ سے کہیں کہ ہماری زندگی ہزار بار موت کے حوالے کر دیجئے لیکن ہمارے مقصد کی تکمیل کروا لیجے لیکن ہم سوچ رہے ہیں دیکھ رہے ہیں کہ تقدیر نے واقعی ہمارے لیے اتنا بڑا اور اتنا حسین موقع مہیا کر دیا ہے اور اگر ایسا ہو گیا ہے دانش منصور صاحب تو پھر تو ہم یہ کہیں گے کہ اب تک قید میں ہمیں جن اذیتوں سے دو چار ہونا پڑا ہے ان کا صلہ ان سے کہیں زیادہ ہے۔ فجر خاموش ہوئی اور میں انتظار کرنے لگا کہ اب راحیل نظری صاحب اپنے نظریات کا اظہار کریں لیکن راحیل نظری کی قوت گویائی اس وقت ختم ہو گئی تھی بس اس کا چہرہ بول رہا تھا آنکھیں بول رہی تھیں بدن کی جنبشیں بات کر رہی تھیں وہ فرط مسرت سے کچھ کہہ نہیں پا رہا تھا تو میں نے کہا۔“

”سب سے پہلے تم دونوں یقین کی منزل میں آؤ جب تم یقین کی منزل پر پہلا قدم رکھ لو گے اور مجھے تمہارے بدن کی جنبشیں حقیقتوں کی جانب بڑھتی ہوئی نظر آئیں گی تو اس سے آگے کی بات کروں گا۔“

”خدا کے لیے خدا کے لیے جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ اس کے بعد ہم سے کوئی انتظار کروانا، ان اذیتوں سے کہیں زیادہ اذیت ناک ہوگا جو اس قید کے دوران ہمیں دی گئیں ہیں آخر کار راحیل نظری کی زبان بھی کھل ہی گئی میں ایکدم سنجیدہ ہو گیا اور میں نے کہا۔“

”سنو راحیل اور فجر تم دونوں نے ایک دوسرے سے ایسی گہری محبت کا اظہار کیا ہے جو غیر حقیقی نہیں ہے۔ قدرت نے انسان کو محبت کے جذبے دیئے ہیں اور جو کچھ قدرت نے انسان کو دیا ہے اس سے انحراف تو ممکن ہی نہیں دماغ کی سوچ، آنکھوں کا دیکھنا، دل کا محسوس

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

رنا، بہر حال میں زیادہ منطق بگھارنے کی کوشش نہیں کروں گا، بس تم لوگ یوں سمجھ لو کہ میرے سینے میں بھی محبت کا ایک سمندر پوشیدہ ہے میں بھی کسی کو چاہتا ہوں اور جسے میں چاہتا ہوں وہ میری محبوبہ ہی نہیں بیوی بھی ہے لیکن کچھ بے رحم ہاتھوں نے اسے مجھ سے چھین لیا ہے۔ میں اس کی تلاش میں سرگرداں ہوں بلکہ یوں سمجھ لو زندگی نجانے کتنے مراحل سے گزری ہے اور اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب وہ ایک محور پر آ گئی ہے اور میری مکمل حیات کا محور شاید اب رخسار ہے۔ رخسار میری بیوی کا نام ہے جسے میں چاہتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی بچپن سے ایک انوکھی دیوانگی کا شکار رہا ہوں اور وہ دیوانگی وطن سے میری محبت ہے اپنے آپ کو فرشتہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مجھے اس کا احساس ہے لیکن خدارا میرے الفاظ کو یہیں تک محدود رہنے دو میں تم سے یہ نہیں کہوں گا کہ مجھ پر یقین کرلو بس یوں سمجھ لو جو کچھ میں نے تمہیں بتایا ہے وہ سچائی ہے دل چاہے تو اسے قبول کرلو اریش واش نے میری بیوی کے حصول کے لیے میری مدد کرنے کا وعدہ اسی شرط پر کیا ہے کہ میں اس منصوبے کی تکمیل کر ڈالوں جس کی تفصیل میں نے تمہیں بتائی ہے۔ لیکن بہر حال میرے اور رخسار کے درمیان ایک معاہدہ رہا ہے اور وہ یہ کہ اگر کبھی ہمارے کسی عمل سے ہمارے ہم مذہبوں کو اور اس کے بعد انسانیت کو کوئی نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو تو ہم کبھی اس پر عمل نہ کریں اور بات ذات باری تک پہنچا دیں۔ ہم اپنی قوتوں کا احمقانہ اظہار نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سامنے وہ قوتیں بے معنی ہیں میرا خیال ہے میں بہت زیادہ بول گیا ہوں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گا دل چاہے تو مجھ پر یقین کر لینا اور اگر دل تسلیم نہ کرے تو خاموشی اختیار کر لینا میں بھی وقت کے فیصلوں کا انتظار کروں گا۔ یہ الفاظ ادا کرنے کے بعد میرے دل پر ایک بوجھ سا طاری ہو گیا تھا چنانچہ میں نے خاموشی اختیار کر لی۔ راحیل نظری اور عرشیہ فجر مسلسل مجھے عجیب سی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

پھر اچانک راحیل نے جھرجھری سی لی اور عرشیہ کو دیکھ کر بولا۔''

''فجر ہم لوگ کیا کر رہے ہیں، کیا کہہ رہے ہیں، کیا تم بھی اس وقت عقل و خرد سے عاری ہو گئی ہو جو کچھ ہمارے سامنے آیا ہے کیا نعمت خداوندی نہیں ہے اور ہم اس نعمت سے گریز کر رہے ہیں۔''

''نہیں، اسے گریز تو نہیں کہہ سکتے ہم.......... کیا کسی انہونی بات پر اظہار حیرت انسانی عمل نہیں ہے۔

''بے شک ہے مگر دانش منصور صاحب نے جو کچھ کہا ہے حقیقی پرکھ کیا کہتی ہے اس کے بارے میں۔'' میرے لیے بولنا ضروری ہو گیا تھا۔

''اگر عقل کی پرکھ سے کام لو گے راحیل تو شاید عقل میرے الفاظ کے حق میں فیصلہ نہ دے سکے سنو میں اس کا انتظار نہیں کرنا چاہتا کہ تم اپنا کیا فیصلہ دیتے ہو میں نے ایک صورت حال تمہارے سامنے پیش کر دی ہے اس کے بعد اگر تم چاہو تو اس کے بارے میں فوری طور پر اپنا کوئی فیصلہ سنا سکتے ہو اور فیصلہ فوری طور پر سنانا ہی از حد ضروری ہے کیونکہ بہر حال مجھے اس کے بعد بھی آگے کام کرنا ہے۔''

''میں جانتا ہوں جناب۔''

''تو پھر ایک پہلی اور آخری بات تو بتاؤ کہ تم میرے ساتھ میرے منصوبوں پر عمل کرنے کے لیے تیار ہو۔''

''خلوص دل سے۔'' راحیل نظری نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر کہا اور عرشیہ فجر کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

''اور تم کیا کہتی ہو۔''

''وہی جو تم نے کہا راحیل۔''

''بات ختم ہو گئی، ہم بہت زیادہ ایک موضوع پر بات نہیں کریں گے سنو راحیل اریش واش کی جانب سے جو منصوبہ پیش کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ ہم تینوں کو یہاں سے فرار کا موقع دے گا۔ مجھے ایک بات کا جواب دو کہ جب تم لوگ یہاں آئے تھے تو تمہاری ملاقات کسی ایسے فرد یا شخصیت سے ہوئی تھی جو یہاں کروشین قبائل میں کسی نمایاں حیثیت کا مالک ہو اور ایسی شخصیت رکھتا ہو جس سے ہم اس سلسلے کو منسوب کر سکیں۔''

''ہاں، کیوں نہیں، رامش ہاس کروشین قبائل میں ایک بڑا نام ہے اور یہ وہ شخص ہے جسے ہم مکمل طور پر اس مشن کا سربراہ تو نہیں کہہ سکتے لیکن کروشین قبائل اس پر پورا پورا بھروسا کرتے ہیں اور یہ ان کا کمانڈر ہے اور ہمیں اسلحے کے سلسلے میں رامش ہاس سے ہی ملاقات کرنی تھی اور ہماری اس سے ملاقات ہو چکی تھی۔''

''پھر۔''

''وہ ہمارے ہر منصوبے پر عمل کرنے کے لئے تیار تھا تفصیلی میٹنگ اس سے کی تھی لیکن

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہم اس تفصیلی میٹنگ کو نہیں کر پائے تھے کہ اپنی نادانی سے ان لوگوں کے ہاتھ آ گئے اصل میں ہم سیر و سیاحت کے لیے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ حالانکہ رامش ہاس نے ہم سے کہا تھا کہ صورت حال مناسب نہیں ہے جب تک ہم اپنے کام کی تکمیل نہ کرلیں ان علاقوں کو ذریعہ تفریح نہ بنائیں لیکن کبھی کبھی انسان تمام باتوں کو بھول کر کوئی ایسا احمقانہ عمل کر ڈالتا ہے جس کی بناء پر اس کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ہم ایرش واش جیسے آدمی کے ہاتھ لگ گئے بات اگر مقامی حکومت کے افراد کی ہوتی تو شاید ہمارا ان کے ہاتھ لگنا اتنا آسان نہ ہوتا لیکن ایرش واش کیونکہ اس سلسلے میں مداخلت کرنے کے لیے آ چکا تھا اور اس نے جو جال بچھایا تھا ہم اس جال میں پھنس گئے اور اس کے بعد سے اب تک اس کی قید میں ہیں۔''

''رامش ہاس کا ٹھکانہ جانتے ہو؟''

''ہاں اگر ہم تھوڑی سی کوشش کریں تو اس تک پہنچ سکتے ہیں۔''

''تو سنو کسی بھی وقت میں ایرش واش کے کسی آدمی کو اشارہ دے سکتا ہوں کہ میں اس منصوبے پر عمل کرنے کے لیے تیار ہو گیا ہوں اور تم لوگوں کو میں نے اپنے اعتماد کے جال میں پھانس لیا ہے اور ہم یہاں سے فرار ہونے کے لیے تیار ہیں ہمیں دو تین افراد کو قتل بھی کرنا پڑے گا یہ ایک مجبوری ہے۔ اصل میں ایرش واش ہمارے فرار کو حقیقت کا رنگ دینا چاہتا ہے تاکہ کروشین قبائل کے سربراہان کو اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ تم فجر اور میں قید سے آزادی حاصل کرنے کے بعد آئے ہیں۔ اصل میں کروشین قبائل کے افراد بھی مقامی حکومت میں اسی طرح شامل ہیں کہ ساری صورت حال سے آگاہی رکھتے ہیں۔ اب کون کہاں کس عالم میں پوشیدہ ہے اس کے بارے میں نہ میں جان سکتا ہوں نہ تم اس کے لیے ہمارے پاس ایک ہی حل ہے وہ یہ کہ ہم لمحہ لمحہ محتاط رہیں، کیا تم اس بات کے لیے تیار ہو؟''

''ہاں ہم دونوں تیار ہیں۔''

''سوچنے سمجھنے کا کوئی عمل؟''

''بالکل نہیں۔''

''مجھے وہ جگہ بتاؤ جہاں ہماری ملاقات رامش سے ہو سکتی ہے۔''

''ایک علاقہ ہے یہاں فارا کے نام سے پکارا جاتا ہے، فارا میں ایک ہوٹل ہے، جھونپڑا نما ہوٹل اس ہوٹل کا مالک ذریعہ اطلاعات ہے اور وہ ضرورت مندوں کو آسانیاں بھی

فراہم کر دیتا ہے۔''

''گڈ، کافی ہے ہمیں جس طرح بھی بن پڑا اس ہوٹل میں پہنچنا ہے ویسے کیا مقامی حکومت کی نگاہوں میں وہ ہوٹل ہے۔''

''نہیں وہ انتہائی خفیہ جگہیں ہیں بلکہ فارا ہوٹل کا مالک آپ یوں سمجھ لیجئے ایک طرح سے ڈبل کام کرتا ہے یعنی ایک طرح وہ حکومت کا مخبر بھی ہے اور کئی بار اس نے کروشین قبائل کے سربراہان کی اجازت سے حکومت کو کچھ ایسی خبریں بھی فراہم کیں ہیں جن سے کافی نقصانات ہوئے ہیں لیکن اصل میں ہوٹل فارا کو ذریعہ اطلاعات بنانے کے لیے ایسے نقصانات برداشت کرنا ضروری سمجھا گیا ہے اور ان کا ایک الگ بجٹ رکھا گیا ہے۔ انسانی زندگیوں کا بجٹ بھی اور مالی بجٹ بھی۔''

''خدا کی پناہ۔'' میں نے آہستہ سے کہا اور پھر بولا۔

''تو اب تم لوگ تیار رہو کوئی بھی لمحہ ہماری کارکردگی کا لمحہ ہو سکتا ہے۔''

''ہم دونوں تیار ہیں۔'' میں نے دل ہی دل میں خوشی محسوس کی تھی کہ ان دونوں کو راہ راست پر لانے کے لیے مجھے بہت زیادہ جدوجہد کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اور کام اس انداز میں ہو گیا ہے جس انداز کا میں خواہش مند تھا جو طریقہ کار مجھے بتایا گیا تھا اس طریقہ کار کے تحت اس رات جب میرے لیے کھانا آیا اور کھانے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد جب برتن لینے کے لیے لوگ واپس آئے تو میں نے وہ انگوٹھی اتار کر اس ٹرے میں رکھ دی جو ایرش واش نے مجھے دی تھی اور جس کا مقصد یہ تھا کہ اب ہم اپنے کام کی تکمیل کے لیے تیار ہیں اور وہ کرلیا جائے جو ہمیں کرنا ہے۔ ویسے احتیاطاً میں نے اس انگوٹھی کا بھی جائزہ لے لیا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ میرے لیے موت کا پھندا بن جائے لیکن ایرش واش یہ بات ضرور جانتا تھا کہ دانش منصور اس قدر احمق آدمی نہیں ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہیں رکھے گا۔ اصل میں رخسار کے بارے میں اس نے تمام تر تفصیلات معلوم کرلیں تھیں اور یہ بات جانتا تھا کہ رخسار کے بغیر میری زندگی ادھوری ہے اور میں رخسار کی زندگی کی قیمت پر کوئی خطرناک عمل نہیں کر سکتا اگر ایرش واش کو میرے معاملے میں تھوڑا سا کوئی دھوکا ہوا تھا تو وہ بس یہی تھا ورنہ باقی معاملات میں اس نے واقعی میرے گرد مضبوط جال بنا ہوا تھا اور میں نے بارہا محسوس کیا تھا کہ یہ جال اپنے ہر پھندے سے مضبوط ہے اور میرے لیے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی بہرحال اب

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

مجھے اس کے نتائج کا پتا چلنا تھا چنانچہ دوسرے صبح کو کوئی خاص بات نہیں ہوئی دوپہر کو بھی کھانا آیا کھانا لانے والے اجنبی لوگ تھے لیکن شام کو جب ہمارے لیے چائے پہنچائی گئی تو ایک بڑا سا خوان تھا جس پر سرپوش ڈھکا ہوا تھا، یہ تھوڑی سی اجنبی بات تھی لانے والا یہ خوان رکھنے کے بعد خاموشی سے واپس چلا گیا۔ فجر اور نظری نے بھی حیران نگاہوں سے اسے دیکھا تھا پھر اس نے کہا۔

''نئی بات ہے۔'' میں نے خوان اٹھایا تو ان دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں جب کہ میں کسی حد تک اس بات کا متوقع تھا۔ خوان میں چائے کا سامان تھا اس کے ساتھ ساتھ ہی تین پستول رکھے ہوئے تھے اور فالتوں راؤنڈ بھی تھے۔ ساتھ ہی ایک چھوٹا سا پرچہ بھی جس پر پنسل سے لکھا ہوا تھا۔

''آج رات گیارہ بجے دوسری چیز کرنسی تھی مقامی کرنسی کی ایک گڈی جو ہماری ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی تھی۔ ایرش واش نے اپنے طور پر تو بہت مستحکم عمل کیا تھا لیکن انسان اگر غلطی نہ کرے تو انسان نہیں ہوتا اور اس سے آگے کچھ کہنا ان الفاظ کی توہین ہے کیونکہ بات معمولی نوعیت کی حامل ہے غلطی اس سے یہ ہوئی تھی کہ میں نے اس سے اب تک راحیل نظری یا عرشیہ فجر کو یہ نہیں بتایا تھا کہ یہاں میری مدد کے لیے کوئی اور بھی موجود ہے یہی غلطی ایرش واش سے ہوگئی تھی اگر اتفاق سے یہ لوگ اس بارے میں مجھ سے سوالات کرڈالتے یعنی ایسے عالم میں جب میں تمام صورت حال سے آگاہ نہ کرچکا ہوتا تو کیا ہوتا میں نے اس ٹرے کو دیکھا جس میں یہ سامان لایا گیا تھا اسے پلٹ کر دیکھا اس میں تین پائے لگے ہوئے تھے اور ایک پائے میں باریک باریک جالیاں تھیں جنہیں دیکھ کر میں ایکدم ساکت ہوگیا میں نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر ان لوگوں کو اشارہ کیا کہ زبان سے کچھ الٹا سیدھا لفظ نہ نکالیں کیونکہ وہ خطرہ سر پر ہے اس وقت جس کی پہلے توقع تھی۔ میں نے چائے کی اس تھالی یا پلیٹ میں سے سارا سامان نکال کر اسے الٹا کر کے راحیل نظری اور عرشیہ کو دکھایا اور وہ دونوں صورت حال کو سمجھ گئے تب میں نے کہا۔''

''تم لوگوں پر سکتہ کیسے طاری ہوگیا۔''

''یہ یہ یہ سب کیا ہے، یہ پستول یہ کرنسی اور یہ فالتو راؤنڈز۔'' راحیل نظری چونکہ اب تمام صورت حال سے واقف ہوچکا تھا اس لیے اس نے یہ الفاظ کہے تھے۔

''اصل میں مسٹر راحیل میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں۔ یہاں میں نے کچھ ایسے ہمدرد پیدا کرلیے ہیں جو میرے راستے ہموار کریں گے۔ آپ ان لوگوں کو بے وقوف سمجھتے ہیں جنہوں نے ہمیں گرفتار کر کے قید کردیا ہے ہمیں اس مشکل سے نکلنا ہے۔''

''لیکن یہاں یہ سب کچھ پہنچا دینا آسان تھا۔''

''کیا آپ لوگوں کو وہ آسانیاں حاصل ہوسکی ہیں؟''

''اگر ہمیں آسانیاں حاصل ہوتیں تو ہم یہاں قیدی نہ ہوتے۔''

''بس تو یہ سمجھ لیجئے گا کہ یہ آسانیاں حاصل کرنے کے لیے یہ جدوجہد کی گئی ہے وہ بڑی اہمیت کی حامل ہے بس آپ یوں سمجھ لیجئے کہ آج رات آپ کی قید کی آخری رات ہے۔ لیکن اس کے بعد ہمیں جو جدوجہد کرنا پڑے گی وہ بہت مشکل ہوگی۔''

''مجھے حیرت ہے مسٹر دانش منصور آپ واقعی باکمال شخصیت ہیں آپ نے وہ کرڈالا جو ایک طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود تنظیم آزادی فلسطین نہیں کرسکی تھی۔''

''خیر چائے پیجئے بہت زیادہ جذباتی ہونا آسان نہیں ہے۔ پھر ہم نے چائے آپس میں تقسیم کرلی گفتگو کو بھی جاری رکھنا تھا چونکہ پہلی بار ہماری گفتگو کے سننے کا بندوبست کیا گیا تھا اور جس ذہانت سے کیا گیا تھا وہ بے مثال تھا اس مخصوص دھات کی ٹرے میں ایک پایا ایسا لگایا گیا تھا جو یقینی طور پر ایک طاقت ور ڈکٹوفون تھا اور اس پر تمام گفتگو کہیں اور سنی جارہی تھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ باریک باریک سوراخ بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے بناوٹ میں رہ گئے ہوں ڈکٹوفون کے مائیک ہیں راحیل نظری نے کہا۔''

''آپ کو یقین ہے کہ ہم اپنی ان کاوشوں میں کامیاب ہوجائیں گے۔''

''یقین پر زندگی کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو انسان کے لیے جینا مشکل ہوجائے اور وہ بے یقینی کے عالم میں ایک بے مقصد زندگی گزارے۔''

''آپ کا کہنا ہے کہ باہر آپ کے مددگار موجود ہیں۔''

''ہاں اور وہ ہمارے لیے فرار کے راستے استوار کریں گے میں نے جواب دیا اور پھر راحیل کو اشارہ کیا کہ بہت زیادہ گفتگو کرنا بھی خطرناک ہوسکتا ہے کوئی ایسا جملہ منہ سے نکل سکتا ہے جو اس شیطان صفت آدمی کو ہوشیار کردے اس لیے زیادہ گفتگو نہ کرنا ہی مناسب ہے تو راحیل بھی خاموش ہوگیا اور اس کے بعد ہم نے صرف چند ہی باتیں کیں برتن آج یہیں

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

چھوڑ دیئے گئے تھے یہاں تک کہ جب رات کا کھانا ہمیں پیش کیا گیا تو وہ برتن اٹھائے گئے اور میں نے رات کے اس کھانے میں بھی ہر چیز کا اچھی طرح جائزہ لے لیا تھا۔ اس لیے رات کے کھانے کے ان برتنوں میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی تاہم اشاروں کی زبان میں ہم نے ایک دوسرے کو سمجھا دیا کہ اب کسی ایسی گفتگو سے پرہیز کیا جانا ہے جو اس سلسلے میں ہو البتہ ذرا سا ایک احساس میرے دل میں ضرور تھا وہ یہ کہ ہمیں یہاں سے نکلنے کے لیے کچھ ایسے لوگوں کو قتل کرنا ہوگا جنہیں یقینی طور پر یہ ہدایت کردی گئی ہوگی کہ وہ ہمارے خلاف کوئی جدوجہد نہ کریں وقت گزرتا رہا اور وقت مقررہ پر میں نے بے چینی سے باہر کا منظر دیکھا۔ کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی لیکن اچانک ہی عرشیہ فجر نے سرسراتی ہوئی آواز میں کہا۔

''مسٹر دانش۔'' میں نے چونک کر اسے دیکھا تو وہ بولی۔

''ذرا دروازے کی جانب دیکھئے۔'' میں نے قید خانے کے دروازے کی طرف دیکھا۔

اور یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ دروازے کا تالا کھلا ہوا تھا۔ غالباً یہ کارروائی اس وقت کر ڈالی گئی تھی جب رات کا کھانا لانے والے برتن واپس لے گئے تھے ہم نے اس کارروائی پر غور نہیں کیا تھا پھر مطلوبہ وقت پر ہمیں اچانک ہی کچھ مدھم مدھم سی چیخیں سنائی دیں۔ یہ میرے لیے ذرا اجنبی بات تھی میں نے دروازے کے باہر آ کر دیکھا تو ایک شخص سینہ پکڑے ہوئے لڑکھڑاتا ہوا آتا نظر آیا اور اس کے بعد وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا پھر زمین پر ڈھیر ہوگیا مدھم روشنی میں ہم نے اس کا ہاتھ خون میں رنگین دیکھا تھا ایک لمحے کے اندر اندر ساری صورت حال میرے علم میں آ گئی ظالم ایرش واش نے ذرا سی ترکیب بدل دی تھی یہ رسک بھی ختم کر دیا تھا اور میرے مددگاروں کے حوالے سے خود اپنے ہی آدمیوں کو قتل کر دیا تھا۔ بہرحال اس پر تبصرہ آرائی بے مقصد سمجھ کر میں نے فجر اور راحیل کو اشارہ کیا اور اس کے بعد ہم لوگوں کو قید خانے کا دروازہ کھولنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی ہم باہر نکل آئے تھے اور باہر نکلنے کے بعد سب سے پہلے میں نے جھک کر اس شخص کو دیکھا جو اوندھا زمین پر گرا ہوا تھا اور اس کے سینے کے پاس سے خون بہہ رہا تھا اور یہ خون بہہ بہہ کر چکنے فرش پر دور تک پھیلتا جا رہا تھا ہم لوگ باہر جانے والے راستے کی جانب چل پڑے زیادہ فاصلہ نہیں طے کیا تھا کہ ہمیں ایک اور شخص نظر آیا جو اسی طرح دیوار سے ٹکا ہوا کھڑا تھا یہ بھی مر چکا تھا نکاسی کے دروازے تک ہم

نے چار افراد کو دیکھا جن کی ظالم ایرش واش نے زندگی چھین لی تھی اور اس کے بعد باہر کا منظر جسے غالباً فجر اور نظری نے بہت عرصے کے بعد دیکھا تھا۔ باہر بھی خاموشی اور سناٹے کا راج تھا یہاں آنے کے بعد نظری اور فجر مستعد ہوگئے اور ہم تینوں برق رفتاری سے ایک جانب چل پڑے خاصا فاصلہ طے کرنے کے بعد میں نے نظری سے کہا۔

''اور اب ماحول کی باگ دوڑ تمہارے ہاتھ میں ہے تمہیں اندازہ لگانا ہے کہ ہمیں کس سمت جانا ہے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے ہر چند کہ کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرے گا اور جگہ جگہ ہماری حفاظت کی جائے گی لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے۔ نظری نے کوئی جواب نہیں دیا ہم لوگ فاصلے طے کرتے رہے کافی دور نکل آنے کے بعد نظری نے ایک ٹیکسی روکی اور ہم اس ٹیکسی میں بیٹھ کر چل دیئے نظری نے ٹیکسی ڈرائیور کو راستہ بتا دیا تھا یہ الگ بات ہے کہ یہ سفر تقریباً سوا گھنٹے تک جاری رہا تھا سنسان راستوں سے گزرنے کے بعد ہم ایک چھوٹی سی آبادی میں داخل ہوگئے اسے چھوٹی سی آبادی بے شک کہا جا سکتا تھا لیکن میں نے یہاں قیام کرنے کے دوران اس علاقے کی آبادیوں کو دیکھ لیا تھا بعض جگہیں تو انتہائی پس ماندہ تھیں اور وہاں انسانی زندگی بڑی مجہول اور مضمحل نظر آتی تھی اور بعض جگہیں زندگی سے بھرپور تھیں یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے انسانوں نے آپس ہی میں اپنے طبقات بنا لیے ہوں۔ کس کا ذریعہ آمدنی کیا تھا یہ کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا البتہ ہم جس جگہ رکے تھے وہ زیادہ خوبصورت نظر آ رہی تھی، حسین ترین دکانیں اور شوروم اور ان کے عقب میں مکانات بنے ہوئے تھے میں نے اس دوران ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی جو ان لوگوں کی جدوجہد میں رکاوٹ بن سکے بلکہ اب چونکہ میں نے تمام معاملہ راحیل نظری کے ہاتھ میں سونپ دیا تھا اس لیے وہ پیچ در پیچ گلیوں سے گزر رہا تھا یہاں تک کہ وہ ایک چوڑی سڑک پر نکل آیا چوڑی سڑک کی دوسری جانب ڈھلان تھی اور تقریباً سو کلومیٹر چلنے کے بعد پھر روشنیاں نظر آ رہی تھیں میں سمجھ گیا راحیل نظری نے ٹیکسی کا یہ سفر احتیاط سے کیا ہے اور یقینی طور پر وہ ایک ذہین نوجوان تھا کیونکہ اس نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی پوری پوری کوشش نہیں کی تھی۔ وہ اپنے معاملات میں بہت مستعد نظر آ رہا تھا سڑک عبور کی گئی اور اس کے بعد وہ ڈھلان پھر وہ میدان اور میدان کے بعد کچی آبادی کے کچے مکانات اور ان مکانات کے اختتام پر ایک کچی دیواروں سے بنا ہوا ہوٹل جسے بس ہوٹل کہا جا سکتا تھا اگر اسے صحیح الفاظ دیئے جاتے تو اسے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

غریبوں کی ایک نشست گاہ کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جاسکتا تھا اور بہت سے غریب اپنی اس نشست گاہ میں بیٹھے مختلف مشروبات سے شغل کر رہے تھے۔ ہم لوگ اندر داخل ہوئے تو کچھ نگاہیں ہماری جانب اٹھیں میں نے ایک گہری نگاہ کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے اس بھاری بھرکم بدن والے شخص پر ڈالی تھی جس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح صاف شفاف تھا اور مونچھیں چنگیز خان کی طرح تھوڑی سی نیچے لٹکی ہوئی تھیں دیکھنے میں وہ اچھی خاصی مضحکہ خیز شخصیت کا مالک نظر آتا تھا لیکن اس کی آنکھوں کی باریک لکیریں پھیل گئی تھیں اور میں نے ایک لمحے میں محسوس کرلیا تھا کہ راحیل نظری اور عرشیہ فجر کو دیکھ کر وہ بری طرح چونکا ہے۔ ہم لوگ کسی میز کی تلاش میں آگے بڑھے تھے اور پھر ایک میز پر بیٹھ گئے تھے میں نے ایک لمحے کے اندر محسوس کیا کہ کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے شخص نے ایک ویٹر کو قریب بلایا ہے اس سے آہستہ سے کچھ کہا ہے ابھی ہم اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہی تھے کہ وہ ویٹر ہمارے پاس پہنچ گیا اور اس نے ادب سے گردن جھکا کر میز کو کپڑے سے صاف کرتے ہوئے کہا۔"

"آپ کے بیٹھنے کے لیے جگہ موزوں نہیں ہے جناب، آپ براہ کرم اس طرف چلے جائیے ادھر میزیں خالی ہیں اور ماحول پرسکون بھی ہے۔" اس نے ایک جانب اشارہ کیا تھا چنانچہ ہم تینوں کرسیوں سے اٹھ کر ویٹر کی رہنمائی میں چل پڑے جن لوگوں نے چند لمحوں کے لیے ہم پر توجہ دی تھی وہ اب اپنے اپنے مشغلوں میں مصروف ہوگئے تھے جس جگہ لاکر ہمیں میز پر بٹھایا گیا وہ واقعی خالی پڑی ہوئی تھی اور ادھر ایک بھی آدمی نہیں تھا جب کہ میزوں کے تین سیٹ لگے ہوئے تھے جن کے گرد چار چار کرسیاں پڑی ہوئیں تھیں ہم ان کرسیوں پر بیٹھ گئے ویٹر نے چاروں طرف دیکھا اور اس کے بعد آہستہ سے بولا۔

"کیا پینا پسند کریں گے آپ؟"

"کوئی بھی گرم مشروب۔"

"بہتر۔" وہ چلا گیا ہم لوگوں نے مکمل خاموشی اختیار کیے رکھی تھی۔ پھر اچانک کیا ہوا ری کرسیاں پیچھے کھسکنے لگیں، ہم تینوں بری طرح بوکھلا گئے تھے لیکن میں نے اپنے عقب میں دیوار کو کسی سلائیڈنگ دروازے کی طرح پیچھے کھسکتے ہوئے دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ جیسے ہماری کرسیاں کھسک کر اس دیوار سے اندر داخل ہوئیں زمین سے تین اور کرسیاں نمودار ہوئیں اور اس میز کے گرد پھیل گئیں بس ایک لمحہ پھر اس کے بعد ہمارے سامنے والی دیوار برابر

ہوگئی لیکن جس کمرے میں ہم پہنچے تھے وہ اچھا خاصا بڑا تھا اور ہم تینوں کرسیوں پر ہی بیٹھے ہوئے تھے یہاں پہنچنے کے بعد ہم تینوں اچھل کر کرسیوں سے کھڑے ہوگئے راحیل نظری نے خوفزدہ سی آواز میں کہا۔

"خدا کرے یہ کوئی اور عمل نہ ہو، ورنہ ہم ایک بار پھر قید ہوگئے۔"

"نہیں جناب، خاکسار کی مجال ایسا کوئی عمل کرسکے یہ تو آپ کے تحفظ کے لیے کیا گیا ہے آپ براہ کرم تشریف رکھیے اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے جناب تو آپ راحیل نظری ہیں اور یہ محترمہ عرشیہ فجر یہ الفاظ اس شخص نے ادا کیے تھے وہ ایک دوسرے دروازے سے نمودار ہوا تھا قد ساڑھے چار فٹ سے زیادہ نہیں تھا اور یہ وہی کاؤنٹر مین تھا جسے ہم نے چند لمحوں قبل دیکھا تھا راحیل نظری کہنے لگا۔"

"میں تمہیں بالکل نہیں پہچانتا۔"

"آپ مجھے کوئی بھی نام دے سکتے ہیں اپنی پسند کا بے شک آپ مجھے نہیں پہچانتے ہوں گے لیکن رامش ہاس نے ہم لوگوں کو آپ کی اتنی تصویریں فراہم کردی ہیں کہ اگر آپ بوڑھے بھی ہوجاتے اور ہمارے سامنے آتے تو ہم آپ کو پہچان لیتے ہاں البتہ یہ تیسرے صاحب جو ہیں یقینی طور پر ان کا شناسا نہیں ہوں۔"

"تم رامش ہاس کے آدمی ہو۔"

"میں آپ کے مشن کے بارے میں بھی پوری طرح جانتا ہوں۔ مسٹر راحیل نظری اور کچھ لمحوں کے اندر اندر میں آپ کی رامش ہاس سے گفتگو بھی کراؤں گا۔ میرے بارے میں شکوک وشبہات کا اظہار کرکے اپنے وقت کو بالکل ضائع نہ کیجیے بلکہ یہ بتائیے کہ میں آپ کی ابتدائی خدمت کیا کرسکتا ہوں۔" راحیل نظری نے میری جانب دیکھا تو میں نے کہا۔

"اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مسٹر نامعلوم کہ آپ فوری طور پر رامش ہاس کو راحیل نظری اور عرشیہ فجر کی رہائی کی اطلاع دیجیے اور یہ بھی بتادیجیے کہ ہمیں فوری طور پر ان کی مدد درکار ہے۔ ورنہ اس بات کے امکانات بھی ہیں کہ حقیقت کا علم ہونے کے بعد ہمیں چپے چپے پر تلاش کیا جائے گا۔" موٹے بدن والے آدمی نے گردن خم کی اور منہ سے ایک لفظ ادا کیے بغیر وہ کمرے سے واپس نکل گیا تھا اور راحیل نظری میری صورت دیکھنے لگا تھا پھر اس نے کہا۔

"اصل میں ہوٹل قارا بہت محفوظ جگہ تصور کی جاتی ہے اور چونکہ کروشین گو لیے یہاں

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اپنا مضبوط اقتدار قائم کیے ہوئے ہیں اس لیے تمام تر سرکاری کارروائیوں کے باوجود ہمارے کچھ پوائنٹس ایسے ہیں میرا مطلب ہے ان لوگوں کے جن پر بھروسا کیا جاسکتا ہے یہ آدمی دیکھنے میں عجیب نظر آتا ہے یقینی طور پر کردشین گوریلوں کے لیے بہت بڑی شخصیت ہوگی میں یہ سمجھتا ہوں دانش صاحب کہ ہم ان پر بھروسا کر سکتے ہیں۔''

''جس طرح وہ شخص ہمارا مطالبہ سن کر خاموشی کے ساتھ واپس چلا گیا ہے اسی طرح میں بھی تمہاری بات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے خاموشی اختیار کیے لیتا ہوں میں نے مسکرا کر کہا اور وہ دونوں بھی مسکرانے لگے۔ پھر کچھ لمحوں کے بعد ایک ملازم ہمارے لیے ایک بڑی سی ٹرالی دھکیل کر اندر لایا جس پر کافی چیزیں سجی ہوئی تھیں چائے کا سامان، عمدہ قسم کے سینڈوچ، لیکن درمیان میں جو چیز رکھی ہوئی تھی وہ دلچسپ تھی یہ ایک بڑا ٹرانسمیٹر تھا جس کے اوپر دو سرخ بٹن اسپارک کر رہے تھے درمیان میں ایک سفید بٹن تھا ٹرالی لانے والے نے آہستہ سے کہا۔''

''بہت عمدہ کافی بنائی ہے سر میں نے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی آپ اس سفید بٹن کو بھی دبا دیجئے گا آپ کو بہتر محسوس ہوگا اور اس کے بعد وہ خاموشی سے وہاں سے واپس چلا گیا تھا۔ راحیل نظری نے زور زور سے سانسیں کھینچتے ہوئے کہا۔''

''اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمیں سب سے پہلے اس ٹرانسمیٹر پر رامش ہاس سے گفتگو کرنی چاہیے لیکن بہت عرصے کے بعد چائے کی اتنی عمدہ خوشبو آئی ہے کہ دل بے چین ہوگیا ہے اگر ہم اس گفتگو کے ساتھ ساتھ جلدی سے یہ چائے بھی پی لیں تو کوئی حرج تو نہیں ہوگا۔''

''میں بناتی ہوں۔'' فجر نے کہا اور برتن اپنے سامنے کھسکا لیے جب کہ راحیل نظری ٹرانسمیٹر پر مصروف ہوگیا تھا اس نے سفید بٹن دبایا اور ٹرانسمیٹر پر اسپارک کرنے والے دونوں سرخ بلب سرد ہوگئے پھر ایک آواز ابھری۔

''ہاں بولو۔''

''میں راحیل نظری بول رہا ہوں۔''

''آہ، میں تمہاری آواز پہچان رہا ہوں راحیل زندہ سلامت ہو کسی جسمانی نقصان کا شکار تو نہیں ہوئے۔''

''نہیں مسٹر رامش ہاس، رامش ہاس میں نے بھی آپ کی آواز پہچان لی ہے۔''

''میرے دوست شاید تم میرے الفاظ کو کاروباری الفاظ سمجھو لیکن یہ حقیقت ہے کہ تمہارے لیے میں جس قدر افسردہ تھا اتنا افسردہ میں اپنے چند ساتھیوں کے لیے ہوا ہوں تمہاری شخصیت میں نجانے میرے دل میں کون سی ایسی کیفیت پوشیدہ ہے خیر یہ سب فضول باتیں ہیں مجھے جلدی سے بتاؤ کہ اس بچی کا کیا حال ہے جس کا نام عرشیہ فجر ہے۔''

''میں راحیل نظری کے ساتھ موجود ہوں مسٹر رامش ہاس۔'' فجر نے کہا اور ایک لمحے کے لیے رامش ہاس خاموش ہوگیا۔ پھر اس کی آواز آہستہ آہستہ ابھری۔

''یقین نہ کرنے والے کبھی یقین نہ کریں گے اور نہ ہی میں کسی کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ تم لوگ فارا تک پہنچ گئے ہو میرا خیال ہے اس رات انتظار نہ کرو ہم ذرا بھی خطرہ مول نہیں لے سکتے۔''

''ہم آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں مسٹر رامش ہاس۔''

''پتا چلا ہے کوئی تیسرا شخص بھی تمہارے ساتھ موجود ہے۔''

''ہاں، بہتر ہے کہ اس کا تعارف تمہارے پاس آ کر ہی ہو۔''

''تو پھر میں یوں کرتا ہوں کہ اپنے مخصوص لوگوں کو بھیج رہا ہوں۔ وہ تمہیں گائیڈ کرے گا جس کا قد چھوٹا اور جسم موٹا ہے۔''

''بہت بہتر۔''

''اور تم چلے آؤ سیدھے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔''

''اور کچھ۔''

''بس کچھ بھی نہیں میں تمہارے لیے بے چین ہوں۔''

''بہت مناسب۔'' راحیل نظری نے جواب دیا اور اس کے بعد سلسلہ منقطع ہوگیا، راحیل نظری گہری نگاہوں سے میرا جائزہ لے رہا تھا پھر وہ بولا۔

''کوئی بات ایسی تو نہیں ہوئی ہے جو آپ کے لئے ناقابل قبول ہو اور جس سے آپ متفق نہ ہوں۔''

''نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔'' میں نے مختصر سے الفاظ میں کہا اور ہم ٹرانسمیٹر بند کر کے چائے سے لطف اندوز ہونے لگے پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد وہی پستہ قامت شخص

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اندر آیا تھا اور اس نے مشینی انداز میں کہا تھا۔

''گاڑی آچکی ہے جناب۔''

''ہم چلیں۔'' راحیل نظری نے پوچھا۔

''جی میں اسی لیے حاضر ہوا ہوں۔'' جب ہم سامنے والے دروازے کی جانب بڑھے تو وہ جلدی سے بولا۔

''بہتر نہیں ہوگا ادھر سے جانا، کچھ گاہک موجود ہیں براہ کرم آپ ادھر سے آجائیے راستہ یہ بھی مختصر ہے اور اس کے بعد ہم دوسرے راستے سے گزر کر ہوٹل کی عمارت سے باہر نکل آئے یہاں سبز رنگ کی ایک ویگن کھڑی ہوئی تھی جس کے اطراف آٹھ موٹر سائیکلیں تھیں دو اور کاریں کھڑی ہوئی تھیں ایک شخص نے ویگن کا آخری دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔''

''آپ اندر تشریف رکھیے۔ یہ ہمارے کمانڈوز ہیں جو آپ سے دو دو کلومیٹر آگے پیچھے دائیں اور بائیں سفر کریں گے اور یہ جو گاڑی ہے ان پر اینٹی ایئر کرافٹ نصب ہیں اگر ہیلی کاپٹر وغیرہ سے آپ کا تعاقب کیا گیا تو ان لوگوں کو بدترین نقصانات سے دوچار ہونا پڑے گا آپ بالکل بے فکر ہو کر یہ سفر جاری رکھیے۔ چلو اور اس کے بعد وین اسٹارٹ ہوگئی، ہم تینوں عقبی حصے میں بیٹھ گئے تھے وین سبک روی سے آگے بڑھ گئی اور ہم خاموشی سے اس سفر کے اختتام کا انتظار کرنے لگے۔ جس کی طوالت کا ہمیں کوئی اندازہ نہیں تھا لیکن ہم میں سے کوئی غیر مطمئن نہیں تھا اور یہ سفر خاصا پرسکون محسوس ہو رہا تھا کوئی الجھن ہی نہیں تھی چنانچہ سفر جاری رہا سبھی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اس سے بڑی بات اور کیا ہو سکتی تھی کہ ان لوگوں کو رہائی نصیب ہوگئی تھی اور غالباً وہ ابھی اسی سحر میں ڈوبے ہوئے تھے کہ مختصر وقت کے اندر یہ کیا ہوگیا ہے۔ سفر ہماری توقع سے کہیں زیادہ طویل تھا اور ہم اس بات کی امید نہیں رکھتے تھے پھر ویگن کسی ایسے راستے پر دوڑنے لگی جو خاصا ناہموار تھا اور اس پر خوب جھٹکے لگ رہے تھے۔ یہ سفر بھی تقریباً بیس منٹ جاری رہا اور یہ اس پورے مرحلے کا سب سے مشکل سفر تھا پھر جب ویگن رکی تو یوں محسوس ہوا جیسے زندگی کی بہت بڑی مشکل حل ہوگئی ہو ہم لوگ ویگن سے اترے اور ایک لمحے کے اندر اندر یہ پتا چل گیا کہ سفر اس قدر خراب کیوں تھا۔ تاحد نظر پہاڑیاں بکھری ہوئی تھیں اور یہ یقینی طور پر سڑک سے ہٹ کر راستہ تھا جس کی وجہ سے ویگن کو جھٹکے لگ رہے تھے۔ بہر حال ایک غار کے دہانے سے ہمیں اندر داخل ہونا پڑا حالانکہ

کروشین گوریلے یہاں اپنا مشن کافی عرصے سے انجام دے رہے تھے لیکن پھر بھی کچھ مخصوص جگہیں ایسی رکھی گئی تھیں جن پر اگر بمباری بھی کی جائے تو کوئی نقصان نہ پہنچنے پائے غار کے دہانے سے گزر کر ایک لمبی سرنگ کو عبور کر کے ہم ایک ایسے ہال میں پہنچ گئے جہاں تمام آسائشیں فراہم کردی گئی تھیں لیکن سب کی سب مصنوعی ذرائع سے اور اس میں کوئی وقت کی گنجائش نہیں چھوڑی گئی تھی۔ شمعدان رنگین شیشوں سے بنے ہوئے تھے جن سے مختلف رنگوں کی روشنیاں دیواروں پر ایک حسین کیفیت پیدا کر رہی تھیں، ایک چھوٹے سے غار کے دہانے سے اندر داخل ہوئے تو ایک اور غار نظر آیا جس کی آرائش کا تذکرہ اس وقت بے مقصد ہی ہے۔ یہیں رامش ہاس نے ہم سے ملاقات کی تھی اپنے نام کے برعکس وہ ایک چھریرے بدن کا دراز قامت آدمی تھا چہرے کے نقوش جاذب نگاہ تھے لیکن کروشین قبائل کے مخصوص انداز میں تھے۔ وہ ایک لمحے کے لیے راحیل نظری کو دیکھتا رہا پھر دونوں ہاتھ بڑھا کر آگے بڑھا اور راحیل نظری سے لپٹ گیا انتہائی شستہ انگریزی میں اس نے کہا۔

''اور وہ لوگ جو بہترین اداکاری کر لیتے ہیں کسی سے محبت کے اظہار کی میں سمجھتا ہوں دنیا کے سب سے زیادہ منافق لوگ ہوتے ہیں کیونکہ محبتوں کا اظہار صحیح انداز میں کیا ہی نہیں جا سکتا جب تک دل میں کسی کی محبت نہ ہو اور میرے دوست میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہے میں تم سے دوبارہ مل کر بے حد خوش ہوا ہوں اور یہی کیفیت تمہیں دیکھ کر میرے دل میں پیدا ہوئی ہے عرشیہ فجر۔ بس یوں سمجھ لو کہ ایک بڑے بھائی کے دل میں ایک چھوٹی بہن کو دیکھ کر جو جذبے سر ابھار سکتے ہیں کاش تم میرے ان الفاظ کا یقین کر لو میں نے عرشیہ فجر اور راحیل نظری کے چہرے پر اس طرح کے جذبات دیکھے جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ دونوں اس کی بات سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ راحیل نظری نے رامش ہاس کو دیکھتے ہوئے کہا۔''

''اور اگر تم یہ محسوس کرو رامش ہاس کہ تمہارے ان الفاظ پر ہم دونوں میں سے کسی کو کوئی شک ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہوگی۔''

''آہ تم نہیں سمجھے شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو۔ راحیل نظری کہ تمہاری تلاش کے لیے بھیجے جانے والے پانچ افراد زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ میں نے مختلف طریقوں سے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے پانچ افراد کو متعین کیا تھا لیکن ان میں سے ایک ایک کر کے سب اس شیطان کی نذر ہوگئے جس کا نام ایرش واش ہے یا پھر مقامی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

حکومت نے انہیں مختلف طریقوں سے ہلاک کر دیا۔ یہ سب تمہاری تلاش میں سرگرداں تھے۔"

"آہ، کیا واقعی۔" راحیل نظری نے درحقیقت افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، کم ازکم میں اپنے ساتھیوں کی موت کے سلسلے میں جھوٹ بولنے کا عادی نہیں ہوں۔ راحیل نظری اور عرشیہ کافی دیر تک گردن جھکا کر خاموش رہے تھے پھر اچانک ہی رامش ہاس نے کہا۔"

"گزری ہوئی اس بات کا تذکرہ مجھے ابھی وقت سے پہلے تم سے نہیں کرنا چاہئے تھا میں جانتا ہوں کہ تم ایک دردمند دل رکھتے ہو اور تمہارے لیے یہ خبر واقعی افسوسناک ہوگی لیکن نجانے کیوں میں اس کا تذکرہ کر بیٹھا خیر، اب ذرا اس نوجوان کا تعارف تو مجھ سے کراؤ جس کی شخصیت کو دیکھ کر میں کئی بار سوچ چکا ہوں کہ یہ کون ہے اور تمہارے ساتھ کس طرح ہے اور یہ نظریہ بھی قائم کیا ہے میں نے اس کے بارے میں کہ یہ کم ازکم مقامی شخص نہیں ہے بلکہ مشرق کے کسی ایسے علاقے سے تعلق رکھتا ہے جس کی شکلیں جانی پہچانی ہوتیں ہیں۔"

"ہاں، تعلق پاکستان سے ہے نام دانش منصور ہے اور شخصیت جو کچھ ہے مسٹر رامش ہاس شاید تم اس کے بارے میں مکمل طور پر نہ سمجھ سکو۔"

"دانش منصور، پاکستانی اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو مسٹر دانش منصور تو آپ کافی عرصے تک ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن سے پنجہ کشی کرتے رہے ہیں کیا میں نے یہ بات غلط کہی ہے۔" میں نے حیرت بھری نگاہوں سے رامش ہاس کو دیکھا اور پھر بولا۔

"چونکہ آپ نے اس بارے میں مجھ سے سوال کیا ہے مسٹر رامش ہاس یہ بات غلط تو نہیں ہے حقیقت ہے کہ ان دونوں اداروں سے میرا تعلق رہا ہے اور میرے اور ان کے درمیان ایک طویل عرصے سے جنگ چلی آرہی ہے۔"

"اور راحیل نظری کہتے ہیں کہ میں آپ کے بارے میں زیادہ تفصیلات نہیں جانتا، راحیل نظری جس شخصیت کو تم ساتھ لے کر آئے ہو اپنی مختصری معلومات کے مطابق اگر میں اسکی تفصیل بتانے بیٹھ جاؤں تو شاید تم اس پر یقین نہ کرسکو بشرطیکہ اس کے بارے میں تمہیں تمام تفصیلات معلوم نہ ہوں میں بھی بہت زیادہ نہیں جانتا لیکن اتنا جانتا ہوں بلکہ جو کچھ میں جانتا ہوں اس کے ذرائع بڑے عجیب سے ہیں۔ آہا کیا بات ہے بہت بڑی بات ہے بہت ہی بڑی بات ہے تم یہ سمجھو کہ شاید میں مسٹر دانش منصور کے بارے میں تمہیں کوئی کہانی

سنانا چاہتا ہوں لیکن اس وقت میں کوئی کہانی تمہیں نہیں سناؤں گا کیونکہ جس قدر وقت گزر چکا ہے اس کے بعد ایک عقل مند آدمی کے لیے ضروری ہے کہ وہ کم ازکم آرام کا موقع دے دن پڑا ہوا ہے ہم اپنی ناکامی کا اعتراف اس طرح سے کرتے ہیں کہ تمہیں آزاد کرانے میں ناکام رہے باقی تفصیلات کل دن میں مناسب رہیں گی چلو آرام کرو، پھر رامش ہاس نے کسی کو بلایا اور جو شخصیت یہاں آئی وہ ایک خوبصورت جسامت کی مالک نوجوان لڑکی تھی چہرے کے نقوش میں ایک عجیب سی ملاحت تھی لیکن یہ چہرہ اس قدر سنجیدہ تھا کہ بس الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا بس یوں محسوس ہوتا تھا پتھر کی کوئی مورت تراش دی گئی ہو ہر تاثر سے بے نیاز، وہ قریب آئی تو رامش ہاس نے کہا۔"

"ریتم جب میں تمہیں کوئی ذمہ داری سونپتا ہوں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ جن لوگوں کی ذمہ داری سونپی جارہی ہے وہ خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ میرے ان معزز مہمانوں کو آرام سے کسی بہتر جگہ ٹھہراؤ بس تم سے اتنا کہہ دینا کافی ہے اور جس غار میں ریتم نے ہمارے لئے آرام و آسائش کا بندوبست کیا وہ بس غار تو کہا ہی جاسکتا تھا وہاں انتہائی آرام دہ فرنیچر پڑا ہوا تھا۔ میں نے ریتم سے کہا۔"

"مس ریتم بہتر ہوگا کہ میرے لیے دوسری جگہ منتخب کی جائے۔"

"نہیں اگر تم ہم دونوں کے جذبات کی پذیرائی کر رہے ہو دانش منصور تو ہم بہت عرصے سے ایک ساتھ قید ہیں اور ہر اس موضوع پر گفتگو کرچکے ہیں جو ہمارے لیے پسندیدہ موضوع قرار پاسکتا تھا۔ چنانچہ آرام سے یہیں رہو بلکہ تمہاری قربت سے ہمیں زیادہ فائدہ ہوگا کیونکہ ہم اس موضوع پر گفتگو کرسکیں گے۔" بات سمجھ میں آنے والی تھی چنانچہ میں نے خاموشی اختیار کرلی ریتم نے کہا۔

"بلا تکلف فرمایئے آپ کو اگر کسی چیز کی حاجت ہو تو میں فراہم کردوں۔"

"نہیں مس ریتم اس کے لئے شکریہ، ہاں آپ کو ہماری میزبانی سونپ ہی دی گئی ہے تو کل صبح کو ہماری لیے عمدہ قسم کی چائے درکار ہوگی۔ اگر کوئی دقت پیش نہ آئے۔" ریتم نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے گردن خم کرکے باہر چلی گئی۔ اس کا انداز واقعی ایسا تھا کہ فجر کہے بغیر نہ رہ سکی۔

"مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ مشینی لڑکی ہو۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''اس کا چہرہ بے تاثر ہے۔''

''کیا کہا جاسکتا ہے، ہوسکتا ہے رامش ہاس نے کہیں سے ایسی روبوٹ لڑکیاں تلاش کرلی ہوں۔''

''نہیں اب ایسا بھی نہیں ہے رامش ہاس اس قدر صاحب اختیار نہیں ہے ورنہ کم ازکم اپنی بغاوت کے لئے وہ آگے روبوٹس کو بھیجتا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے راحیل نظری سے کہا۔

''ویسے ان لوگوں کی بغاوت میری سمجھ میں نہیں آئی۔''

''لمبا کھیل ہے رامش ہاس بہرحال ایک کارکن ہے اجتماعی طور پر کروشین قبائل موجودہ حکومت سے آزادی چاہتے ہیں اصل میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ان لوگوں کو زندگی کے وسائل سے محروم کردیا گیا ہے اور یہ موجودہ حکومت کے رویئے سے تنگ آکر سر ابھارنے پر مجبور ہوئے ہیں لیکن جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ان کا مشن انتہائی مضبوطی سے اپنے عمل کی جانب جارہا ہے اور مقامی حکومت خطرات محسوس کررہی ہے یہ بھی ایک ٹھوس سچائی ہے کہ حکومت اسرائیل حکومت کی مدد کررہی ہے اور اگر حکومت اسرائیل بھرپور طریقے سے کارروائی نہ کررہی ہوتی تو شاید کروشین قبائل کو موجودہ حکومت سے رہائی حاصل کرنے میں وقت پیش نہ آتی ویسے یہ قبائل عربوں کے ہمدرد ہیں اور باقی کہانی تو آپ کے علم میں ہے مسٹر دانش منصور۔''

''ہاں۔'' میں نے کہا اور اس کے بعد میں نے محسوس کیا راحیل نظری نیند کا شکار ہے چنانچہ میں نے اس کے بعد ان سے گفتگو کا سلسلہ جاری نہ رکھا اور خود بھی اپنی قوت ارادی سے کام لے کر سونے کی کوشش کرنے لگا ہر چند کہ جب بستر پر تنہائی محسوس ہوتی تھی تو خیالات کی یلغار ذہن پر ہوجایا کرتی تھی لیکن اب میں نے ان خیالات پر قابو پانا سیکھ لیا تھا۔ زندگی کا اگر سب سے بڑا دکھ تھا تو اس وقت وہ رخسار تھی اور رخسار کو یاد کرتے کرتے سوجانا میری عادت بن چکی تھی میں جانتا تھا بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ یہی عادت رخسار کی بھی ہوگی اور دنیا میں کچھ ایسے جذبوں پر یقین کیا جاسکے جو وہم اور مذاق کی حیثیت رکھتے ہوں تو کم ازکم میں اس مذاق کو دل سے تسلیم کرتا تھا کہ رخسار زندہ ہے کیونکہ میرا دل اس بات کی گواہی دیتا تھا۔ رخسار کو یاد کرتے کرتے سوگیا اور دوسری صبح مجھ ریتم نے جگایا تھا۔ میرے سینے پر بے تکلفی سے

ہاتھ رکھے جھکی ہوئی تھی میں نے چونک کر آنکھیں کھولیں تو اس کا دلکش چہرہ نگاہوں کے سامنے آگیا عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی میں چونک کر سیدھا ہوا تو اس نے ہاتھ اٹھادیا اور بولی۔

''زیادہ دیر ہوچکی ہے مسٹر نظری اور فجر ناشتے کے کمرے میں آپ کا انتظار کررہے ہیں اب جب کہ بہت وقت گزر گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا آپ کو جگادوں۔''

''سوری مس ریتم، واقعی بہت دیر سولیا۔''

''وہ غسل خانہ ہے۔ آپ براہ کرم تیار ہوجایئے میں دروازے کے باہر آپ کا انتظار کررہی ہوں۔''

''بس چند منٹ۔'' میں نے کہا اور پھرتی سے واش روم کی جانب چل پڑا کیا دلچسپ جگہ تھی پہاڑی پتھروں میں سے نجانے کیا کیا جتن کرکے پانی کا انتظام کیا گیا تھا لیکن سب کچھ بہت خوب تھا پھرتی سے منہ ہاتھ دھوکر بال سنوارے، حالانکہ شیو تک بنانے کا سامان وہاں موجود تھا لیکن اتنی دیر ہوچکی تھی کہ ان لوگوں کو ناشتے کے لئے زیادہ دیر انتظار نہیں کراسکتا تھا چنانچہ پھرتی سے باہر نکل آیا غار کے دہانے پر پہنچا تو ریتم وعدے کے مطابق کھڑی میرا انتظار کررہی تھی مجھے دیکھ کر حیرت سے بولی۔

''ارے آپ نے غسل وغیرہ نہیں کیا۔''

''نہیں مس ریتم ویسے ہی کافی دیر ہوچکی ہے براہ کرم میری رہنمائی کیجئے وہ خاموشی سے میرے آگے آگے چل پڑی اور کچھ لمحوں کے بعد غار کے ایک دہانے میں داخل ہوگئی جس کے دوسری جانب ڈائننگ ٹیبل پڑی ہوئی تھی اور ڈائننگ ٹیبل پر رامش ہاس، راحیل، فجر اور تین افراد موجود تھے جو کروشین ہی تھے اور ان کی شکلیں میرے لیے اجنبی تھیں لیکن خاصی پروقار شخصیت کے مالک نظر آرہے تھے میرا استقبال کھڑے ہوکر کیا گیا اور رامش ہاس نے کہا۔

''یہ تینوں افراد جن کا تعارف میں کسی مناسب وقت میں آپ سے کرادوں گا فی الحال ضروری نہیں ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ دانش منصور کی شخصیت سے واقف ہیں اور جب میں نے ان سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ دانش منصور ہمارے درمیان موجود ہے تو یہ یقین نہ کرپائے کیوں؟ اب تم لوگ اس بارے میں کیا کہتے ہو۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہم دانش منصور کو پہچانتے ہیں کیونکہ ہمارے ریکارڈ میں دانش منصور کی نو تصاویر موجود ہیں جنہیں ہم کسی بھی وقت دانش منصور صاحب کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔"

"آپ کے ریکارڈ میں۔"

"ہاں۔" انہوں نے جواب دیا میں ایکدم سمجھ گیا۔ اصولی طور پر میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ان کے پاس میرے لیے کس قسم کا ریکارڈ موجود ہے لیکن بہرحال یہ معلوم کرنا خلاف تہذیب تھا کیونکہ ہر ایک کے اپنے اپنے معاملات ہوا کرتے ہیں نجانے کس سلسلے میں انہوں نے میرا ریکارڈ اپنے پاس محفوظ رکھا تھا اس کے بعد خاموشی سے ناشتا لگایا جانے لگا بہترین ناشتا تھا ضرورت بھی محسوس ہو رہی تھی میں خاموشی سے ناشتا کرنے لگا اور ریتم الہ دین کے جن کی مانند میرے عقب میں کھڑی ہوئی تھی میں نے پہلے محسوس بھی نہیں کیا تھا لیکن اچانک ناشتا کرتے ہوئے مجھے اس بات کا احساس ہوا تو میں نے چونک کر گردن گھمائی اور رامش ہاس میرا مطلب سمجھتے ہوئے مسکرا کر بولا۔

"اصل میں مس ریتم کو یہ ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ مکمل طور پر آپ کی نگرانی کرے اور آپ کے ہر طرح کے مفادات اور ضرورتوں کا دھیان رکھیں۔ ہمارے ہاں یہی طریقہ کار رائج ہے آپ یوں سمجھ لیجئے کہ اس وقت تک جب تک آپ بستر پر لیٹ کر گہری نیند سو نہیں جائیں گے مس ریتم آپ کا ہر طرح سے خیال رکھیں گی۔" میں ہنس کر خاموش ہو گیا بات بڑی دلچسپ تھی اگر ذہن میں کچھ اور باتیں ہوتیں تو شاید ریتم کی قربت میرے لیے بڑی دلچسپ ہوتی لیکن غلط آدمی کے سپرد غلط شخصیت کو کر دیا گیا تھا ناشتے سے فراغت حاصل ہوئی اور اس کے بعد رامش ہاس نے کہا۔

"اب ہم وہ گفتگو کرنا چاہتے ہیں جس کے لئے تنہائی ضروری ہوتی ہے میں نے محسوس کیا تھا کہ ان تینوں میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں اٹھا تھا اور ریتم خاموشی سے باہر چلی گئی تھی ملازمین نے برتن ہٹائے اور اس کے بعد رامش ہاس نے کہا۔"

"ریتم بہت اچھی لڑکی ہے۔ اتنی اچھی کہ اس پر ہر طرح سے اعتماد کیا جا سکتا ہے لیکن کچھ اصول ہمیشہ نبھانے پڑتے ہیں مسٹر دانش منصور یہ تینوں افراد ایسے ہیں کہ انہیں ہمارے ہر مقصد اور مشن میں شریک ہونا ہے اس لیے میں نے انہیں اپنے پاس رکھا ہے۔ راحیل نظری سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تمہاری رہائی کیسے عمل میں آئی جب کہ یہ بات میرے علم میں تھی

کہ انتہائی محفوظ طریقے سے تمہیں ان لوگوں نے اپنی قید میں رکھا ہے۔"

"ہاں یہ ایک دلچسپ داستان ہے اور اب جب کہ میرے دوست اور میرے محسن کا تعارف جس طرح مجھ سے کرایا ہے تو میں خود حیران ہوں اور یہ سوچتے ہوئے شرمندہ کہ اب میں اس تعارف کے سلسلے میں مزید کیا کہوں۔"

"نہیں کیا دانش منصور نے اپنا نام آپ کو بتایا تھا مسٹر راحیل ہاں میں انہیں دانش منصور کی حیثیت سے جانتا ہوں جب کہ دوسرے لوگ انہیں پال مورس کہہ کر مخاطب کر رہے تھے۔"

"اس کا مطلب ہے کہ دانش منصور آپ سے مخلص ہیں۔"

"اور ان کا خلوص ہی یوں سمجھ لیجئے کہ مجھے اس وقت تمہارے سامنے لے آیا ہے مسٹر رامش ہاس ورنہ اپنی جیسی ہر کوشش کر کے میں ناکام ہو چکا تھا۔"

"آہ، مجھے اس بارے میں تفصیل بتاؤ پوری تفصیل میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔"

"اگر اس تفصیل کا ابتدائی حصہ آپ لوگ میری زبانی سن لیں تو زیادہ موزوں ہوگا اس کے بعد راحیل نظری آپ کو مناسب طریقے سے تفصیلات بتا سکیں گے۔" میں نے کہا۔

"بخوشی بلکہ دل وجان سے یہ الگ بات ہے کہ ہم براہ راست آپ سے اسکی فرمائش نہیں کر سکتے تھے کیونکہ یہ آپ کی اپنی مہربانی پر مشتمل ہے۔"

"ہوں ٹھیک اچھا مختصر طریقے سے یہ بتاؤں گا میں آپ کو بلکہ مجھے آسانی حاصل ہوگئی ہے یہ کہنے میں کہ ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن سے میرے جو معاملات چل رہے تھے ان دونوں اداروں نے مل کر اپنے وطن میں میری حیثیت ختم کر دی اور یوں سمجھ لیجئے کہ مجھے اپنے وطن کا غدار قرار دلوانے میں ان لوگوں کو کامیابی حاصل ہوگئی اور اس کے بعد زندگی میرے لیے ایک مشکل امر بن گئی۔ ایک لڑکی میری بیوی تھی جس سے میں محبت بھی کرتا تھا میں اس کے ساتھ مل کر زندگی کے خوشگوار دن لندن میں گزار رہا تھا کہ مجھے ایک پاکستانی شخص ملا جو اسرائیلی ایجنٹوں کے جال میں پھنسا ہوا تھا اسرائیلی ایجنٹوں نے میرے وطن سے کچھ ایسے کاغذات چوری کر لیے تھے جو میرے وطن کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتے تھے اور جن کا منظر عام پر آنا غیر مناسب تھا۔ یہ کاغذات اس شخص نے حاصل کر لیے تھے لیکن ایرش واش

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

نے اس پر زندگی تنگ کردی تھی اور اتفاقیہ طور پر وہ میرے ہاتھ لگ گیا۔ میرے دوستو! میرا تعلق جس مذہب سے ہے اس میں بنیادی طور پر ہمارے لیے کچھ ہدایات مقرر کی گئی ہیں ہم ان ہدایات پر مکمل طور پر پابندی تو نہیں کرپاتے کیونکہ بری دنیا میں برے حالات کا شکار ہیں لیکن میں اپنے الفاظ کی ادائیگی کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ ہماری پہلی محبت ہمارا مذہب، ہمارا دین ہے دوسری محبت ہمارا وطن اور اس کے بعد ہم انسانوں کو چاہتے ہیں جن سے ہمارا کوئی بھی رشتہ ہو۔ اصولی طور پر ایسا ہی ہے بے اصولی میں کچھ بھی کہا جاسکتا ہے وہ الفاظ جھوٹے ہوتے ہیں میں اپنی بیوی کو بے پناہ چاہتا تھا اور اس کے بعد میں نے اس مسئلے میں اس شخص کی مدد کی جس کے پاس وہ کاغذات محفوظ تھے۔ چنانچہ میں نے اسے لندن سے باہر نکال دیا اور ایرش واش میری زندگی کا گاہک بن گیا۔ مجھے وہ قبضے میں نہ کرسکا تو اس نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے میری بیوی کو اغوا کرلیا اور اس کے بعد اس نے مجھے بلیک میل کرنا چاہا یہ کہہ کر کہ اگر میں اپنی بیوی کو حاصل کرنا چاہتا ہوں تو وہ کاغذات جس طرح بھی بن پڑے ان کے حوالے کردوں۔ بہرحال وہ شخص نکل چکا تھا۔ میں نے ایک مخصوص طریقے سے ایرش واش تک رسائی حاصل کی اس کے لئے مجھے ایک بہت لمبا کھیل کھیلنا پڑا تھا اور میں ایرش واش کو ٹریپ کرنے میں کامیاب ہوگیا میں نے دانش منصور ہی کی حیثیت سے اسے یقین دلایا تھا کہ اب میرا تعلق اپنے وطن سے نہیں ہے کیونکہ وطن والوں نے میری قبر کھودی ہے ایرش واش کا کہنا ہے کہ میری بیوی کو ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن کے افراد نے حاصل کرلیا ہے اور اب وہ مجھے اسکے ذریعے بلیک میل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے اور میرے درمیان بہت طویل چپقلش ہے ایرش واش نے مجھے بتایا ہے کہ فیرولین نامی کوئی شخص یا گروہ رخسار کو حاصل کرچکا ہے اور رخسار ان کے قبضے میں ہے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر میں اس کا کام کردوں تو رخسار کے حصول کے لئے وہ بھرپور کوشش کرے گا اور اسے آخرکار میرے حوالے کردے گا اور جو کام اس نے میرے سپرد کیا ہے مسٹر رامش ہاس وہ یہ ہے کہ میں وہ اسلحہ جو فرانس سے حاصل کیا گیا تھا اور جو اس وقت کروشین قبائل کے پاس موجود ہے اور کروشین قبائل اسے عربوں کے حوالے کرنا چاہتے ہیں وہ اسلحہ میں حکومت اسرائیل تک پہنچادوں اور اسی مقصد کے لئے میں کام کررہا ہوں میں ایک لمحے کے لیے خاموش ہوا تو میں نے ان لوگوں کے چہروں پر شدید حیرت کے آثار دیکھے ان کے چہرے دھواں دھواں ہوگئے تھے بس راحیل نظری

اور عرشیہ فجر تھے جو مسکرا رہے تھے۔ رامش ہاس نے غالباً ان دونوں کی مسکراہٹ کو بھی حیرت بھری نگاہ سے دیکھا تھا اور کچھ لمحوں تک کچھ نہ بول سکے تھے تب راحیل نظری نے کہا۔"

"اور اس سے آگے اگر اجازت ہو تو میں کچھ کہوں مسٹر دانش منصور؟"

"ہاں میں محسوس کررہا ہوں کہ میرے الفاظ نے یہاں کافی سنسنی پھیلادی ہے۔ اصل میں کہانی کا یہ ابتدائی رخ بتانا ضروری تھا کہ مسٹر رامش ہاس اور ان کے یہ دست راست ساری حقیقتوں پر غور کرلیں شاید میں اس قدر تفصیل میں نہ جاتا کہ اگر مجھے یہ بات معلوم نہ ہوتی کہ یہ لوگ میرے اور روز آرگنائزیشن کے بارے میں اتنا کچھ جانتے ہیں۔ ڈان سینٹر کا نام میں اس وقت نہیں لوں گا کہ ڈان سینٹر روز آرگنائزیشن میں زعم ہوچکا ہے۔ وہ لوگ اب بھی کچھ نہیں بولے تھے۔ راحیل نظری نے چند لمحوں کے بعد کہا۔"

"میرا خیال ہے کہ میں کوئی نئی بات نہیں کہہ رہا جیسا کہ دانش منصور صاحب کہہ چکے ہیں کہ انہوں نے اپنی محبتوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے اور پہلا حصہ دین سے محبت ہے۔ وہ دنیا بھر کے مسلمان بھائیوں سے محبت اور عقیدت رکھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں کہتے ہیں کہ وہ ان کے لیے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے چکے ہیں یاد رہے ہیں لیکن ان کا کہنا یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے اس شخص کو ایک ایسے راز کے ساتھ باہر نکالا جو پاکستان سے تعلق رکھتا تھا جس کے نتیجے میں ان کی بیوی کو اغواء کرلیا گیا وہ وطن کے رشتے اور دین کے رشتے سے تھا اور اسی رشتے سے انہوں نے ایک فیصلہ کیا اور اس فیصلے کے تحت ایرش واش کے منصوبے کو قبول کرلیا۔"

"فیصلہ کیا تھا۔" رامش ہاس نے پوچھا۔

"فیصلہ یہ تھا کہ ایرش واش جس انداز میں چاہتا ہے وہ اس انداز میں کام کرنے کے لیے آمادہ ہوجائیں لیکن اس کے لیے انہوں نے اپنے ذہن میں ایک ایسا انوکھا منصوبہ ترتیب دیا جو ناقابل یقین تصور کیا جاسکتا ہے۔"

"آہ، جب تک مجھے اس کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم نہیں ہوجائیں گی میں اس قدر بے سکون رہوں گا کہ کوئی میری اس بے سکونی کا صحیح طور پر اندازہ بھی نہیں لگا سکے گا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ خدارا مجھے جلد از جلد اس منصوبے کے بارے میں بتایا جائے۔" رامش ہاس نے کہا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

”مسٹر رامش ہاس مجھے اور عرشیہ فجر کو جس مشن پر بھیجا گیا تھا وہ مشن یہ تھا کہ جو اسلحہ فرانس سے حاصل کیا گیا ہے اور جسے اسرائیل تل ابیب لے جانا چاہتا تھا اور جو آپ لوگوں کی مداخلت سے آپ کے ہاتھ میں جا پہنچا ہے اور جسے آپ کچھ مخصوص شرائط پر عربوں کے حوالے کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں اور جو شرائط آپ کی منظور کر لی گئی ہیں اور جس کے لیے کچھ ایسے جہازوں کا بندوبست کیا گیا ہے جو آپ کے علاقے کے ایک مخصوص حصے تک موجود ہیں اور وہاں گردش کر رہے ہیں اور جن پر حکومت اسرائیل کوئی جنگی کارروائی نہیں کر سکتی کیونکہ اس کے نتیجے میں انہیں بدترین مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ اسلحہ ہم یہاں سے لے جا کر دریا کے اختتامی حصے پر سمندر میں ان جہازوں پر لوڈ کر کے اپنے علاقے میں لے جائیں اور جس کے لئے اب تک کی ہماری تمام کوششیں ناکام رہی ہیں لیکن اسی طرح تل ابیب بھی اس اسلحے کے حصول کی ہر کوشش میں ناکام ہو چکا ہے اور اس ناکامی کی جھنجلاہٹوں کا شکار ہو کر وہ کروشین قبائل کے خلاف بہت سے خطرناک کام سرانجام دے چکا ہے۔ اس اسلحے کے تل ابیب تک پہنچانے کے لیے مسٹر دانش منصور کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔“

”کیا؟“ رامش ہاس اچھل پڑا۔

”ہاں دانش منصور کی بیگم رخسار بقول ایرش واش کے ڈان سینٹریا روز آرگنائزیشن کے سربراہوں کے قبضے میں ہے اور ایرش واش نے ان کے حصول کے لئے دانش منصور پر یہی شرط عائد کی ہے کہ وہ یہ اسلحہ تل ابیب تک پہنچانے میں ایرش واش کی مدد کریں۔ دانش منصور نے جیسا کہ آپ کے علم میں آ چکا ہے کہ اپنے جذبوں سے متاثر ہو کر رخسار کو قربان کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور بظاہر ایرش واش کی بات مان کر وہ اس تہہ خانے تک پہنچے ہیں لیکن یہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے سب سے پہلے مجھے اپنی آمد کی غرض سے مطلع کیا اور بتایا کہ میں کس طرح ان کے جال میں آ کر اس اسلحے کے حصول میں حکومت اسرائیل کی مدد کر دوں۔“

”آہ، خدا کی قسم دماغ کی رگیں تن گئیں ہیں اعصاب منتشر ہو گئے ہیں اور میں فیصلہ نہیں کر پا رہا کہ اب تک ہونے والی گفتگو کو کیا رنگ دوں۔ رامش ہاس نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر کہا اور راحیل مسکرانے لگا اور پھر بولا۔“

”لیکن مسٹر رامش ہاس کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ آپ میری جانب سے بددل ہو گئے ہوں اور یہ سوچنے لگے ہوں کہ ہم کسی جال میں تو نہیں پھنس گئے۔“

”موت کی قیمت پر بھی یہ بات نہیں سوچ سکتا میں، اس طرف سے بے فکر رہنا۔“ رامش ہاس نے کہا۔

”اس کے لیے اس اعتماد کے لیے میں شکر گزار ہوں ڈیئر رامش ہاس۔“ راحیل نظری ممنون لہجے میں بولا میں خاموشی سے اس گفتگو کو سن رہا تھا جو میرے خیال سے مختلف نہیں تھی اور میں اسی انداز میں اس گفتگو کو آگے بڑھانا چاہتا تھا۔ میرا اندازہ تھا کہ راحیل نظری نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ رامش ہاس کو اس بارے میں تفصیلات بتائیں تھیں۔ پھر رامش ہاس نے کہا۔

”اس پر اسرار گفتگو کی تمام تفصیل اگر اس وقت غیر مناسب نہ ہو تو مجھے بتا دیجئے مسٹر راحیل نظری۔“

”بات اس حد تک تو آپ کی سمجھ میں آ گئی کہ اب ہم اس مقصد کی تکمیل کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں جس کے لیے ہم یہاں تک آئے ہیں اور اس کے بعد ناکامی سے دو چار ہو گئے۔ خوش بختی ہی کہا جا سکتا ہے کہ مسٹر دانش منصور اس انداز میں اس جانب نکل آئے اور آخر کار انہوں نے ایسی منصوبہ بندی کی جس سے ہمیں کامیابی کی سو فیصد امید ہو گئی جیسا کہ آپ نے کہا مسٹر رامش ہاس کہ ہم جلد از جلد وہ صورت حال آپ کو بتا دیں جس کے تحت ہم اپنے کام کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے میرا اپنا اندازہ ہے کہ دانش منصور ہی اس پروگرام کی نوک پلک آپ کو بتا سکتے ہیں۔“

”میں مسٹر دانش منصور سے درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم وہ اس بارے میں مجھے تفصیل بتائیں۔“

”مختصر الفاظ میں آپ کو یہ تفصیل بتا دی گئی ہے اب تک جو کوششیں ہوتی رہی ہیں وہ یہی ہیں کہ وہ جہاز جو عربوں کی طرف یہ اسلحہ لے کر ایک مخصوص حصے کی طرف جانا چاہتے ہیں انہیں ٹریپ کر لیا جائے اور جس طرح بھی ہو سکے یہ اسلحہ یہاں سے نہ نکلنے دیا جائے اگر نکل بھی جائے تو پھر وہ تل ابیب کے قبضے میں ہو لیکن ابھی تک حکومت تل ابیب کوئی ایسی بہتر صورت حال دریافت نہیں کر پائی ہے اور ادھر اس نے کروشین قبائل کو حکومت کے جال میں الجھا کر کچھ ان کی توجہ اس طرف سے ہٹا دی ہے۔“

”ہاں، مسٹر دانش منصور لیکن اس کے علاوہ بھی ایک بہت مشکل مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے

WWW.PAKSOCIETY.COM
www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہ ہم ہر قیمت پر یہ اسلحہ اپنے دوستوں کے حوالے کر کے ان سے وہ مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں جو اس وقت ہمارے لیے انتہائی ضروری ہو گئی ہے ہم نے اسلحے کے حصول کے لیے معقول بندوبست کر رکھا ہے لیکن اس کے لیے ہمیں سرمایہ درکار ہے اور بہر حال اس سلسلے میں ہماری جو سودے بازی عرب نمائندوں سے ہوئی ہے ہم اس میں کوئی غلط عمل نہیں کرنا چاہتے۔ اصول اصول ہوتے ہیں جب تک یہ اسلحہ ان کے حوالے نہیں کر دیا جاتا ہم ان سے وہ امداد طلب کرنے کے حقدار نہیں ہیں جس کا انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہوا ہے اور اس کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ اسلحہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہاں سے منتقل ہو جائے۔ اب آپ اس سلسلے میں کوئی منصوبہ رکھتے ہیں تو فرمایئے گا ورنہ ایک بات میں آپ سے عرض کر دوں بات اصل میں اس چالاک حکومت کی ہے جس نے فرانس جیسے ملک سے یہ جنگی کشتیاں چوری کر لی تھیں اور بعد میں یہ مسئلہ اس بنیاد پر دبا دیا گیا تھا کہ دنیا کی معیشت پر یہودی چھائے ہوئے ہیں چاہے وہ امریکا ہو، برطانیہ ہو، فرانس ہو یا دنیا کے بیشتر ممالک ان کی دولت، ان کا سرمایہ ہر جگہ ان کا ساتھ دے رہا ہے اور وہ کسی کو اپنے اوچھے ارادوں سے آگے نہیں بڑھنے دیتے اور یہ ایک بہت بڑی مجبوری تھی ہے اس وقت دنیا جن مشکلات سے دوچار ہے اسکے تحت ہم ایک دوسرے کو مورد الزام قرار نہیں دے سکتے۔ خیر یہ ایک سیاسی گفتگو نہیں ہے اور نہ ہی اسے سیاسی شکل میں آگے بڑھانا چاہئے مسئلہ صرف یہ ہے کہ آپ کے ذہن میں کیا منصوبہ ہے۔"

"ہاں، میں وہی آپ کو بتانا چاہ رہا تھا کہ ایرش واش نے رخسار کے نام پر مجھے اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ میں اس قید خانے میں جاؤں جہاں مسٹر راحیل نظری اور عرشیہ فجر قید تھے۔ یہ بات مجھے ایرش واش نے بتائی تھی کہ یہ دونوں وہ افراد ہیں جن پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ دونوں کردشین قبائل سے اسلحہ حاصل کر کے کھلے سمندر تک دریا کے راستے پہنچائیں اور وہاں سے اس اسلحے کو جہاز پر منتقل کر دیں۔ منصوبہ بندی یہ ہے کہ جب یہ اسلحہ جہاز پر منتقل ہو جائے گا تو دو یا تین افراد ایک افتاد کے سہارے اس جہاز تک پہنچیں گے مثلاً ایک ایسی کشتی میں سوار ہو کر جو کسی ڈوبے ہوئے سمندری جہاز کی لائف بوٹ ہوگی ہم انسانی ہمدردی کی بنیاد پر انہیں جہاز پر [illegible] کر لیں گے اور ان کی امداد کریں گے۔ ان کے پاس اس [illegible] کی خواب آور ادویات ہوں گی جن کے تحت ہم سب ایک سازش کے تحت جہاز کے اس عملے کو بے ہوش کر دیں گے اور پھر ایک اور جہاز جو ہمارا تعاقب کر رہا ہوگا اور جس کا تعلق

اسرائیل سے ہوگا اس کے افراد اس جہاز تک پہنچ جائیں گے۔ جہاز میں موجود تمام عملے کے افراد کو قتل کر دیا جائے گا اور اسے سمندر میں پھینک دیا جائے گا اور پھر یہ جہاز ہماری رہنمائی میں مطلوبہ منزل تک پہنچنے کی بجائے حکومت اسرائیل پہنچے گا اور وہاں یہ اسلحہ وصول کرنے کے بعد اصل جہاز کو روپوش کر دیا جائے گا۔ یہ ایک مکمل منصوبہ ہے جس کے لیے مجھے یہاں تک بھیجا گیا لیکن بہر حال اب اس کے بعد مزید کچھ کہنا بے مقصد ہے میں اپنی ذمہ داریوں کو جس طرح بھی ممکن ہو سکا ہے پوری کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی میرے دل میں یہی آرزو ہے کہ اپنے دین، اپنے مذہب، اپنے وطن اور فلسطین کی آزادی کے لیے وہ سب کچھ کرتا رہوں جو میرے بس میں ہو بس اس سے زیادہ جذباتی گفتگو کر کے میں کوئی پر جوش تقریر نہیں کرنا چاہتا میں اسی لیے یہاں حاضر ہوا ہوں۔ رامش ہاس نے آنکھیں بند کر لی تھیں پھر کچھ لمحوں کے بعد اس نے کہا۔"

"آپ کے اس مشن کی تکمیل میں چونکہ راحیل نظری اور محترمہ فجر ساتھ ہیں اس لیے میں بھرپور مدد دینے کو تیار ہوں اور مستقبل میں آپ کی منصوبہ بندی کا منتظر بھی ہوں۔ براہ کرم تھوڑا سا آرام کرنے کے بعد تمام تر منصوبہ میرے علم میں لے آئیں اس کے لیے میں آپ کو ایسے لوگوں کا بندوبست کر کے دوں گا جن سے آپ جو منصوبہ بندی کریں گے ہم سب کردشین قبائل کی طرف سے اس پر عمل کرنے کے مجاز ہوں گے کیونکہ اس کے لیے ہمیں اجازت ہے۔

"

"ٹھیک ہے۔" اور اس کے بعد یہ گفتگو اس انداز میں ختم ہو گئی تھی گویا آگے عمل کے راستے کھل گئے تھے اور میں ان راستوں پر سفر کرنے کے لیے تیار تھا لیکن اس دوران ایک اور کردار نے میری توجہ اپنی جانب مبذول کر لی چونکہ اب معاملہ راحیل نظری اور عرشیہ فجر کے ہاتھوں میں تھا اور منصوبہ بندی انہوں نے کرنی تھی میں صرف ایک کمانڈر کی حیثیت سے انہیں کمانڈ کر رہا تھا جس کا فیصلہ کر لیا گیا تھا اس لیے وہ کردار میری جانب پوری طرح متوجہ ہو گیا تھا اور کچھ ایسا عمل کیا تھا اس نے جس کی بنا پر میں اس میں دلچسپی لینے میں مجبور ہو گیا غالباً آپ کے ذہن میں نہیں آیا ہوگا کہ وہ کردار کون تھا یہ وہ لڑکی ریتم تھی ویسے وہ کوئی اجنبی یا کوئی نئی بات نہیں تھی بعض لوگ اس طرح فرض شناس ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ذمہ داری انہیں سونپ دی جائے تو وہ دل و جان سے اسے انجام دیتے ہیں اور ریتم کی ڈیوٹی کیونکہ میری جانب ہی لگائی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

گئی تھی اس لیے وہ میرے ہر لمحے کا خیال رکھتی تھی اور ہر وہ عمل کرتی تھی جس کی مجھے ذرا برابر ضرورت ہو بلکہ ضرورت سے زیادہ ہی میرا خیال رکھتی تھی کچھ لمحوں کے لیے میں نے یہ بھی سوچا تھا کہ ممکن ہے یہ وہ صنف نازک اور صنف قوی والا معاملہ ہو لیکن کچھ ایسی بات بھی ذہن میں نہیں آتی تھی اس کے عمل میں کبھی کوئی ایسی لچک بھی پائی نہیں گئی ویسے اس کے چہرے پر کوئی تاثر کبھی نمایاں نہیں ہو سکا تھا لیکن اس شام اس نے اپنا ذہن میری سامنے کھول دیا۔ میں یونہی ٹہلنے کے سے انداز میں غاروں سے باہر نکل آیا تھا باہر کی دنیا بڑی پر فضا تھی اور ہم اکثر سیر و سیاحت کے لیے نکل آیا کرتے تھے دوسری جانب کیا ہو رہا تھا اس کے بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہ تھا۔ راحیل نظری اور عرشیہ فجر مجھ سے صبح شام ملاقات کیا کرتے تھے بس ایک بار ان سے اس موضوع پر گفتگو ہوئی تھی اور راحیل نظری نے مجھے یہ بتایا تھا کہ وہ رامش ہاس ہی نہیں بلکہ کردشین قبائل کے کچھ اور بڑے اور اہم نمائندوں سے مل کر تمام تر انتظامات کر رہے ہیں اور جب یہ انتظامات مکمل ہو جائیں گے تو ان کی تفصیلی رپورٹ مجھے پیش کر دی جائے گی میں نے بھی ان سے خلوص دل سے کہا تھا کہ وہ اپنے معاملات سے فراغت حاصل کرنے کے بعد ہی مجھے اس معاملے میں شامل کریں اس لیے ان کی جانب سے بھی بے فکری تھی اور اکثر میں تنہا ہی گھومنے پھرنے نکل جاتا تھا اور اس وقت بھی میں ایسے ہی نکلا تھا اور ایک بہت پر فضا خطے میں خود رو پھولوں کے کنج کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا کہ تھوڑے فاصلے پر ریتم نمودار ہو گئی وہ میری قریب پہنچی اور مشینی لہجے میں بولی۔

”سر موسم بہت خوبصورت ہے یہاں کے موسم میں ایک بڑی عجیب بات ہے ہلکی ہلکی پھوار پڑتی ہے اور کئی کئی دنوں تک اس پھوار کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بارش کی یہ ننھی ننھی بوندیں اس علاقے کو سیراب کر دیتی ہیں۔ اصل میں تیز بارش کی بنیاد پر زمینیں بے شک نم ہوتی ہیں اور پانی پی لیتی ہیں لیکن ہلکی بارش بس آپ یوں سمجھ لیجئے کہ شبنمی کیفیت رکھتی ہے اور شبنمی کیفیت میں پھولوں کو بڑی وسعت ملتی ہے شاید یہ سائنس آپ کے علم میں نہ ہو کہ شبنم اور ہلکے پانی کی پھواریں پھولوں کو رنگ بخشتی ہیں۔ کسی ماہر نباتات سے آپ اس بارے میں گفتگو کریں گے تو وہ آپ کو اس کی زیادہ تفصیل بتا سکتا ہے میں نے تو یہ چند الفاظ ایک کتاب میں پڑھے تھے۔ وہ ایکدم خاموش ہو گئی جیسے اچانک اسے یہ احساس ہوا ہو کہ جو گفتگو اس نے شروع کی ہے میرے لیے اس میں کوئی دلچسپی ہے یا نہیں لیکن چونکہ بے اختیاری میں اس نے

اس گفتگو کا آغاز کیا تھا۔ اس لیے میں بھی کسی انسان کی پذیرائی کے لیے اس کی جانب متوجہ ہو گیا اور میں نے چہرے پر حیرت کے نقوش پیدا کر کے کہا۔“

”کیا واقعی، مجھے تو یوں لگتا ہے مس ریتم آپ نے اس سلسلے میں خاصی ریسرچ کی ہو اور آپ کی کافی معلومات ہوں اس میں۔“ وہ عجیب سے انداز میں مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

”سوری سر، شاید میں نے کوئی غیر متعلق گفتگو شروع کر دی ہے اس کے لیے معافی چاہتی ہوں اصل میں، میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ موسم کی مناسبت سے اگر کوئی مشروب جیسے کافی یا کچھ اور درکار ہو تو میں پیش کروں۔“

”بیٹھ جاؤ ریتم۔“ میں نے کہا اور وہ جیسے اس بات کی منتظر ہی تھی اس نے ادھر ادھر دیکھا تو میں نے سامنے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”یہاں بیٹھ جاؤ۔“

”تھینک یو سر۔“ وہ بیٹھ گئی۔

”ریتم تمہیں کون سے میٹریل سے بنایا گیا ہے۔“ میں نے سوال کیا اور وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر ایسے نقوش نمایاں ہو گئے تھے جیسے وہ یہ جاننا چاہتی ہو کہ میرے سوال کا مقصد کیا ہے اور جب وہ نہیں سمجھ پائی تو اس نے آہستہ سے کہا۔

”سر میں سمجھی نہیں۔“

”میں نے اپنی زندگی میں بہت سے روبوٹس دیکھے ہیں مشینی انسان اس دنیا کے لیے اجنبی نہیں رہے ہیں انہیں مختلف طریقوں سے بنایا جاتا ہے کہیں کہیں انہیں بہت ہی حسین شکلیں دے دی جاتیں ہیں پرانے زمانے میں جادوگر ایسی شخصیتیں تشکیل کر لیا کرتے تھے جو انسانوں کو عجیب و غریب کیفیات میں مبتلا کر دیا کرتی تھیں لیکن نئے دور کے جادوگر جنہیں سائنسدان کہا جاتا ہے اپنے فن میں اس قدر آگے بڑھ گئے ہیں کہ ریتم جیسی لڑکی کی تخلیق کر سکتے ہیں ریتم کیا یہ غلط ہے کہ تم ایک غیر انسانی مخلوق ہو؟“

”جی۔“ اس کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

”ہاں، آج تک جس طرح میں نے تمہارا تجزیہ کیا ہے اس کا نتیجہ یہی نکلا ہے کہ تم شاید پلاسٹک اور فولادی کمانیوں سے بنی ہوئی ایک لڑکی ہو جس کے چہرے کے نقوش میں اس قدر جاذبیت بھر دی گئی ہے کہ انسان انہیں دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔“

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''پلیز، آپ مجھے سمجھا دیجئے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔''

''کیا تم واقعی انسان ہو رتیم۔''

''میں آپ کو کیا لگتی ہوں؟''

''ایک مشین۔''

''لیکن مشینیں تو مجھ سے بہت مختلف ہوتی ہیں۔''

''نہیں۔'' میں نے کہا۔

''کیوں؟'' وہ بدستور تعجب سی بولی۔

''اس لیے کہ میں نے کبھی تمہارے چہرے پر کسی طرح کے تاثرات نہیں دیکھے تم ایک مشین کی مانند زندگی بسر کر رہی ہو۔ سپاٹ اور جذبات سے عاری چہرہ لیے ہوئے میں نے کبھی تمہیں نہ مسکراتے دیکھا ہے اور نہ کسی مسکراہٹ کی بات پر تمہارے چہرے کے نقوش میں کوئی تبدیلی دیکھی ہے۔ رتیم اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ تم انسان ہو ہی نہیں۔''

''نہیں سر، میں انسان ہوں مکمل طور پر انسان ہوں آپ بہت بڑی شخصیت کے مالک ہیں میری کچھ ذمہ داریاں ہیں جو مجھے دی گئی ہیں میرا دل چاہتا تھا کہ کوئی ایسا لمحہ مجھے مل جائے جب آپ مجھے ایک انسان کی حیثیت سے مخاطب کریں کیونکہ اس کے بغیر خود میری لیے یہ عمل کرنا مناسب نہیں تھا۔ ہاں آپ نے مجھے اس کا موقع عطا کیا ہے تو اس سے میں پورا پورا فائدہ اٹھاؤں گی سر، میں انساں ہی ہوں اور میرے بارے میں آپ کا یہ نظریہ غلط ہے سر میں آپ سے کچھ گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔''

''بھئی واہ، یعنی آج ہم نے اس کا آغاز کر دیا تو آپ کے اپنے ذہن میں یہ خیال آ گیا کہ آپ ہم سے کچھ گفتگو کرنے کی خواہش مند ہیں۔''

''اگر یہ بات آپ کی پسند کے خلاف ہے تو سر اس کے لیے معافی چاہتی ہوں۔''

''ویسے تمہیں فرصت ہے نا۔'' میں نے پوچھا۔

''سر، میری تو زندگی ہی آپ سے وابستہ کر دی گئی ہے میرا مطلب ہے ان عارضی لمحات کے لیے جب تک آپ اپنے مشن کا آغاز نہیں کر لیتے۔''

''مطلب یہ کہ تمہیں فرصت ہے۔''

''جی سر، بالکل۔'' اس نے جواب دیا۔

''اوکے رتیم، اگر مناسب سمجھو تو مجھے اپنے بارے میں بتاؤ بلکہ اس بارے میں بتاؤ کہ تم کیوں ایسے لمحات کی خواہش مند تھیں جو تمہیں تنہائی میں نصیب ہوں۔''

''سر، اس کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ میں دانش منصور کو جانتی ہوں۔''

''گڈ مگر میں سمجھا نہیں کیونکہ دانش منصور کو جان لینا تو کوئی اتنی اہم بات نہیں ہے۔''

''سر، آج سے بہت عرصے پہلے سے جانتی ہوں میں آپ کو۔''

''اوہ کیسے؟''

''سر میں روز آرگنائزیشن کے بارے میں بھی جانتی ہوں اور ڈان سینٹر کے بارے میں بھی اور اس بات کا علم بھی ہے مجھے کہ روز آرگنائزیشن کے لیے دانش منصور کیا حیثیت رکھتا ہے یہ بھی جانتی ہوں سر کہ ڈان سینٹر صرف اور صرف دانش منصور کی وجہ سے ٹوٹا اتنی ساری باتیں تو رامش ہاس یا کروشین قبائل کے بڑے بڑے سربراہان بھی نہیں جانتے ہوں گے۔ سر اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک طویل عرصہ میں روز آرگنائزیشن میں رہ چکی ہوں۔''

''او۔'' میں نے آہستہ سے کہا اور پھر بولا۔

''لیکن تمہاری عمر تو اتنی نہیں ہے رتیم۔''

''جی سر، میری عمر واقعی اتنی نہیں ہے اور اگر میں اپنے آپ کو روز آرگنائزیشن سے متعلق کہتی ہوں تو اس دور کی بات ہو جاتی ہے یہ جب میری عمر صرف تیرہ سال تھی۔''

''تیرہ سال کی عمر میں تم......''

''میں نہیں سر، میرا ایک بھائی ہے میں مرتے دم تک اس کے لیے تھا کا صیغہ استعمال نہیں کروں گی اور جس وقت اس کی لاش میری نگاہوں کے سامنے آ گئی تو آپ یقین کیجئے کہ ایک لمحے کے لیے زندہ رہنا مجھے اس ساری دنیا کے لیے ایک گالی محسوس ہوگا۔'' رتیم کو میں نے پہلی بار جذباتی کیفیت میں دیکھا اور ان الفاظ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا لیکن وہ لمحوں میں اپنے آپ کو سنبھال لینے کا فن جانتی تھی اس نے اپنے آپ کو سنبھال کر کہا۔

''سہیل تھا اس کا نام سر، سہیل، وہ مجھ سے بڑا تھا اور دنیا میں چونکہ میرے علاوہ اس کا کوئی نہ تھا اور اس کے سوا میرا چنانچہ روز آرگنائزیشن میں شامل ہوتے ہوئے اس نے میری رکنیت کا فارم بھی بھرا تھا اور اپنے طور پر اس نے ان لوگوں کو میری شمولیت کے لیے متاثر بھی

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کرلیا تھا اور تیار بھی سر وہ بہت سے فنون جانتا تھا وہ ایک بہترین لڑاکا تھا اسلحے کے استعمال میں اس کا کوئی ثانی نہیں تھا خاص طور پر بارود کو اتنے مختلف طریقوں سے استعمال کرنا جانتا تھا کہ شاید ہی کسی اور کو اس کے بارے میں اتنی معلومات ہوں سر وہ کئی طرح کے بارود بنانا جانتا تھا یہ لوگ اس کی قدر بھی کیا کرتے تھے اور اس سے کام بھی لیا کرتے تھے بات اسی دور کی ہے سر کہ میری ملاقات ایک خاتون سے ہوئی اور خاتون کی زبانی مجھے دانش منصور کا نام معلوم ہوا۔''

''خاتون؟'' میرا دل دھڑک اٹھا۔

''جی سر۔''

''کون تھی کیا نام تھا اس کا؟''

''نادرہ، نادرہ تھا ان کا نام سر اور وہ اپنی تمام تر کہانی مجھے سنا چکی تھی۔ میرے ذہن کو اتنے زور کا دھچکا لگا کہ میرا سر چکرا گیا اور میں درحقیقت کافی دیر کے لیے معطل سا ہو گیا ایک ٹیس سی میرے سینے میں ابھری یہ ماضی کے اس دور کا نام تھا جس دور کو میں پتہ نہیں کیا اہمیت دیتا تھا۔ نادرہ، نادرہ، نادرہ جو مجھے جانتی تھی جو نہیں جانتی تھی جنہیں میں نے ذہن کے ان خانوں میں سے نکال ہی پھینکا تھا یعنی اپنے والدین کو جن کی تلاش اس کائنات میں میری سب سے بڑی خواہش تھی اس کے لیے میں نے کتنے جتن کیے تھے کہ اب میرے پاس کرنے کو کچھ نہیں رہ گیا تھا اور نادرہ نے مجھے بتایا تھا کہ وہ میرے بارے میں معلومات حاصل کر چکی ہے اس کے سینے میں وہ نام پوشیدہ تھے جو مجھے میری اصلیت بتاتے تھے یعنی میری ماں اور باپ کے نام، وہ محسوس کر رہی تھی کہ میں نادرہ کا نام سن کر بری طرح معطل ہو گیا ہوں اس نے خاموشی سے مجھے سوچنے کا موقع دیا تھا بہت دیر کے بعد جب میں نے اپنے آپ کو سنبھالا تو اس سے کہا''۔

''کیا نام بتایا تھا تم نے۔''

''نادرہ۔''

''کہاں ملی تھی وہ تمہیں؟''

''ہسپتال میں اور اس وقت جب مشعل شاہ کی ذمے داری اسے سونپی گئی تھی اور اس کے چند لمحوں کے بعد مشعل شاہ کو وہاں سے ہٹا لیا گیا تھا۔ ایک بار پھر میں عجیب سی کیفیت کا

شکار ہو گیا۔ ایک کے بعد ایک دھماکا ہو رہا تھا میرے دل و دماغ میں بہرحال مشعل شاہ کی کہانی اختتام تک پہنچ گئی تھی لیکن شہناز کا نام و نشان مٹ چکا تھا نجانے دل کی دھڑکنوں میں کیسی کیسی آرزوؤں کا اضافہ ہو گیا ہر دھڑکن ایک پکار بن گئی اور یہ آرزو کرنے لگی کہ کاش اچانک ہی سہی کسی زبان سے ہی سہی کچھ ایسے الفاظ میرے کانوں کو حاصل ہو جائیں جو میرا سرمایہ حیات ہوں مجھے میرے ماں باپ کے بارے میں کچھ معلوم ہو جائے ریتم اچانک ہی میرے لیے ایک عجوبہ بن گئی اور میں نڈھال نگاہوں سے اس کا جائزہ لینے لگا وہ میری اس کیفیت کو محسوس کر کے بولی۔''

''سر پلیز اپنے آپ کو سنبھالیے میں آپ کو نادرہ کے بارے میں مزید تفصیلات بتانا چاہتی ہوں اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس کا تعلق پاکستان سے ہے۔''

''ایک منٹ ریتم ایک منٹ۔'' میں نے اسے درمیان میں ٹوکتے ہوئے کہا اور وہ سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔

''جی۔''

''ریتم تمہاری اس سے ملاقات کب اور کس جگہ ہوئی۔''

''آگے چل کر وہی تفصیل بتانے جا رہی تھی جناب، جیسے پہلے آپ سے اپنا تعارف ہی کرا دوں میں نسلاً کروشین نہیں ہوں میرا تعلق ایک اور علاقے اور ایک قبیلے سے ہے اس قبیلے میں آپ یوں سمجھ لیجیے مہذب دنیا سے الگ ہٹ کر کچھ روایات تھیں۔ ہم لوگ روحانیت کے قائل ہیں اور اس سلسلے میں ہمارے قبیلے میں روحانیت کا دور دورہ ہے۔ ہر چند کہ ہم لوگ غیر مہذب نہیں ہیں اور افریقی قبائل کی طرح ہمارے عقائد وغیرہ خالص جادوگری یا لوگوں کو بے وقوف بنانے پر مبنی نہیں ہیں لیکن پھر بھی ہمارے ہاں جو رواج ہیں ان کا تعلق مہذب دنیا سے ذرا بالکل مختلف ہے۔ ہم لوگ جدید دنیا میں جدید انداز میں رہا کرتے ہیں۔ البتہ ہمارے ہاں کی ایک رسم ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم جس ملک سے تعلق رکھتے ہیں وہ غیر مہذب نہیں ہے جیسا کہ میں آپ کو بتا چکی ہوں لیکن ہمارے قبیلے کے رسم و رواج پوشیدہ ہیں۔ ہمارے ہاں نسل در نسل سرداریاں منتقل ہوتی ہیں اور بعض اوقات روحانیت کے سلسلے میں تصادم بھی ہو جایا کرتا ہے میں مختصر الفاظ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ میرے خاندان کا تصادم ایک ایسے خاندان سے ہو گیا جو روحانی پیشوائی کا دعویدار تھا اور جس کے نتیجے میں ہمیں بہت سے جانی نقصان اٹھا

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کر اپنے قبیلے سے فرار ہونا پڑا۔ لیکن یہ بھی بہت بڑی سچائی ہے کہ ہمارے قبیلے کے لوگ جو زیمر کہلاتے ہیں دنیا کے ہر ملک میں پھیلے ہوئے ہیں زیمر عجیب وغریب رسومات کے قائل ہیں جو آپ کی سمجھ میں نہیں آسکیں گی اور جیسا کہ میں نے کہا کہ کسی غیر قوم کے انسان کو ہم اپنے بارے میں کچھ نہ بتانے کے پابند ہیں بہر حال زیمر قبیلے کے منتشر لوگ جو دنیا کے مختلف ملکوں میں اعلیٰ مقام اور اعلیٰ حیثیت کے مالک ہیں اپنا کام مختلف طریقوں سے چلا رہے ہیں۔ میرے خاندان میں صرف میں اور میرا بھائی سہیل بچے تھے ہم دونوں جب اپنے قبیلے سے باہر نکلے تو عالم ہوش میں تھے البتہ ہمارے والدین ہمارا زیادہ عرصے ساتھ نہ دے سکے۔ ہمیں اپنے لیے کوئی مقام تلاش کرنا تھا۔ چنانچہ بالکل اتفاقی طور پر ہمارا تعلق ڈان سینٹر نامی ادارے سے ہو گیا اور آخر کار ہم نے ڈان سینٹر کے لیے لاتعداد کارنامے سرانجام دیئے دنیا کے بیشتر ممالک میں ہم نے مجرمانہ کارروائیاں کیں، یہاں تک کہ ڈان سینٹر روز آرگنائزیشن میں ضم ہو گیا اور دونوں اداروں کے لوگ منتشر ہو گئے۔ لیکن وہاں پر دو پورشن بن گئے صنعت کاروں کا ایک الگ پورشن بنا جو بظاہر امن پسند تھا لیکن دنیا کی سیاست میں اپنی مالی حیثیت استعمال کر کے اس نے تقریباً یوں سمجھ لیجئے کہ پوری دنیا پر قبضہ کر رکھا ہے مختلف ادارے قائم کر کے ان اداروں کے تحت دنیا کے پس ماندہ ممالک میں وہ اپنی من مانی حکومتیں قائم کراتا ہے اور انسانوں کے سینے میں اس نے ایک ایسا بوجھ قائم کر رکھا ہے جو عجیب وغریب کیفیت کا حامل ہے اس کے علاوہ اس کا ایک دوسرا پورشن بھی بنا ہے اس دوسرے پورشن میں اس نے دنیا کے خطرناک ترین لوگوں کا انتخاب کیا ہے اور دنیا کی سیاست پر اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لئے انہوں نے ایسے خطرناک افراد منتخب کئے ہیں جو جرم کی دنیا میں اپنا ثانی نہیں رکھتے اور مختلف انداز میں دنیا کے ہر ملک میں جرم کرتے ہیں وہ کسی کے پابند نہیں ہیں کسی ملک کے حق میں نہیں ہیں بلکہ دنیا کا کوئی بھی ملک اپنے مفادات حاصل کرنے کے لیے دوسرے ملک میں ہر قسم کی کارروائیاں کرا سکتا ہے اور خصوصی طور پر ایسے لوگ زبردست معاوضہ لے کر یہ کام سر انجام دیتے ہیں آپ یوں سمجھ لیجئے کہ اس وقت دنیا کے بڑے بڑے ممالک جن میں سے کچھ وہ ہیں جو بڑے اقتدار کے حامل ہیں اور اپنی دانست میں وہ ساری دنیا کو کنٹرول کر رہے ہیں لیکن روز آرگنائزیشن ان کے خلاف بھی عمل کرنے سے باز نہیں آتا۔ بلکہ دنیا کی سیاست میں وہ بدترین کردار ادا کر رہا ہے اور حقیقی طور پر اس وقت وہ دنیا کے ہر خطے پر اپنے اقتدار کا

خواہش مند ہے اور اس میں پیش پیش یہودی سرمایہ دار ہیں ویسے تو بڑے بڑے تمام سرمایہ دار روز آرگنائزیشن میں شامل ہیں اور اپنے طور پر عمل کر رہے ہیں لیکن خاص طور سے دنیا پر اپنی برتری کے خواہاں لوگ نسلاً یہودی ہیں اور اگر انہیں واقعی موقع مل جائے تو اس وقت وہ دنیا کی سیاست پر چھا جانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ خیر میں کسی ایک طبقے یا ایک نسل کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتی مسئلہ یہ تھا کہ روز آرگنائزیشن میں کام کرتے ہوئے ایک بار میرے اور میرے بھائی کے ہاتھ کچھ ایسے فائل لگ گئے جن میں ان لوگوں کی بنیادی کارروائیوں کے بہت سے منصوبے درج تھے اور یہ تفصیل اس میں موجود تھی کہ دنیا کے کون کون سے خطے میں یہ لوگ کون کون سے کام سرانجام دینا چاہتے ہیں یا انہوں نے جن لوگوں کو اپنے مقاصد کے لیے اکٹھا کیا ہے وہ کس حیثیت کے حامل تھے یہ تمام تفصیلات ہمارے ہاتھ لگ گئیں۔ میرے بھائی سہیل نے وہ فائل تو ان لوگوں کو واپس کر دیا لیکن اس فائل کی ایک مکمل نقل تیار کر لی گئی جو صرف اس لیے اپنے پاس محفوظ کر لی گئی کہ اگر کبھی ہمیں اس کی ضرورت پیش آئے تو ہم اپنے طور پر اسے استعمال کریں لیکن کسی طرح ان لوگوں کو اس بات کا علم ہو گیا اور میرے بھائی سہیل کو اغواء کر لیا گیا اس وقت وہ کہاں ہے مجھے کچھ پتا نہیں معلوم ہاں اتنا میں جانتی ہوں کہ سہیل کے ساتھ ساتھ انہوں نے میری بھی تلاش شروع کر دی تھی اور میں نے کافی دن تک ان سے اپنا بچاؤ اختیار کیا یہاں تک کہ میں کروشیا پہنچ گئی اور پھر ان کروشین قبائل میں اپنے لیے ایک مقام بنا لینا میرے لیے کوئی مشکل کام ثابت نہیں ہوا ایسا میں نے اس لیے کیا کہ عارضی طور پر مجھے روز آرگنائزیشن سے نجات مل جائے طریقہ کار میں نے ایسا اختیار کیا تھا کہ وہ لوگ اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ میں کہاں ہوں۔ یہاں میں ایک معمولی ملازمہ کی حیثیت سے زندگی بسر کرتی رہی ہوں اور اس طرح سے آپ یوں سمجھ لیجئے کہ خاموشی سے اپنا کام سرانجام دے رہی ہوں میرے ذہن میں بھی کوئی اور مقصد نہیں ہے جناب سوائے اس کے کہ میں اپنے بھائی سہیل کو تلاش کروں اور میں اس کے لیے تھوڑے سے وقت کا انتظار کر رہی ہوں یہ صرف ایک اتفاق ہے مسٹر دانش منصور کہ آپ کا نام میرے علم میں آیا اور میں حیران رہ گئی۔“

”میرا نام اس سے پہلے کس طرح تمہارے علم میں آیا تھا؟“

”میں نے آپ سے عرض کیا ہے نا کہ ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن میں آپ کا نام

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نمایاں حیثیت کا حامل ہے اور وہ لوگ آپ کو اپنے بدترین دشمنوں میں شمار کرتے ہیں وہ ہر قیمت پر آپ کے قتل کے خواہش مند ہیں اور انہیں اس بات پر یقین ہے کہ جتنی دفعہ بھی آپ کی موت کی اطلاعات نشر ہوئی ہیں یا سامنے آئی ہیں وہ سب غلط ہیں ان کے خیال کے مطابق یہ آپ کی اور آپ کے ملک کی سازش ہے اور وہ آپ کو منظر عام سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ یہ صورت حال ہے جہاں تک نادرہ کا معاملہ ہے تو اس کے بارے میں مختصراً اتنا عرض کر سکتی ہوں کہ روز آرگنائزیشن نے اس وقت جب میں ایک ممتاز حیثیت سے کام کرتی تھی میری ملاقات نادرہ نامی ایک نوجوان خاتون سے ہوئی وہ قیدی تھی لیکن کچھ ایسی نفیس طبیعت کی مالک کہ ان کی نگرانی کرتے ہوئے میں ان سے بہت متاثر ہو گئی مجھے یہ ذمے داری سونپی گئی تھی کہ میں ان سے دانش منصور کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں میں نے ان سے دانش منصور کے بارے میں پوچھا لیکن الٹا ان کی باتوں سے اس طرح متاثر ہو گئی کہ ایک طرح سے میں ان کی ہم آواز ہی بن گئی تو میں آپ سے یہ عرض کر رہی تھی مسٹر دانش منصور کہ نادرہ بے چاری کو اس بات پر مجبور کیا جاتا رہا کہ وہ دانش منصور کے خلاف کام کرے، طریقہ کار یہ رکھنا چاہتے تھے وہ لوگ نادرہ چونکہ دانش منصور کے لیے ایک الگ حیثیت کی حامل تھی۔ وہ اسے دانش منصور کے درمیان بھیج کر اس کے ذریعے دانش منصور کو قتل کرانا چاہتے تھے نادرہ عجیب وغریب عورت تھی حالانکہ اگر وہ چاہتی تو ان لوگوں سے یہ وعدہ لے کر باآسانی ان کے چنگل سے نکل سکتی تھی لیکن بعض لوگ اپنے اقتدار کی کوششوں میں حد سے زیادہ شدید ہو جاتے ہیں۔ اس نے ان لوگوں کے منہ پر تھوک دیا اور کہا کہ دانش منصور کے نام وہ کسی کو دھوکا بھی نہیں دینا چاہتی وہ کھل کر دانش منصور کے بارے میں یہ الفاظ کہتی ہے کہ وہ اس کے خلاف کام کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی اور نہ ہی کوئی ایسا احمقانہ وعدہ کر کے اپنی گلوخلاصی چاہتی ہے۔ آپ سمجھ رہے ہیں نا میری بات حالانکہ اس دور میں اس طرح کے صاحب اقتدار لوگ نقصان ہی اٹھاتے ہیں بہرحال اس کے بعد مجھے دوسرے کاموں میں مصروف کر دیا گیا میں ہٹ گئی اور تقریباً ایک سال کے بعد جب میں دوبارہ اس سے ملی تو..... تو..... تو۔“

”تو کیا؟“ میں نے بے صبری سے پوچھا۔

”ان لوگوں نے اس پر بے حد تشدد کیا تھا۔ وہ اپاہج ہو چکی تھی۔ اسے دونوں ٹانگوں سے معذور کر دیا گیا تھا۔ اعصاب بالکل کشیدہ ہو گئے تھے۔ سارے وجود میں ایک آگ سی

لگ گئی تھی ایک عجیب وغریب گڑگڑاہٹ میرے دماغ میں گونج رہی تھی مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میری رگیں پھٹی جا رہی ہوں دوران خون بے حد تیز ہو گیا تھا۔ کچھ لمحے میں خاموشی سے اس طرح بیٹھا رہا۔ ریتم کہنے لگی۔“

”کاش، میں یہ تفصیلات آپ کو نہ بتاتی لیکن میں سمجھتی ہوں کہ بتانا بھی ضروری تھا۔“

”ہاں اس کے بعد اس کے بعد ریتم۔“

”اس کے بعد اسے ان لوگوں نے کسی اپاہج خانے میں ڈال دیا۔ ان کے پاس ہر طرح کے انتظامات ہیں۔“

”انہوں نے اسے زندہ چھوڑ دیا تھا۔“

”بڑے بدبخت لوگ ہیں مجھے پوری پوری امید ہے کہ میرا بھائی سہیل بھی زندہ ہی ہوگا اصل میں وہ ایسے مہروں کو جو کسی بھی وقت ان کے کام آ سکتے ہیں کبھی ہلاک نہیں کرتے بلکہ انہوں نے اس طرح کے انتظامات کر رکھے ہیں کہ ان کے لیے زندگی گزارنے کا بندوبست ہو سکے اور وہ ان کے قیدی رہیں بقول ان کے اس بات کا انہیں تجربہ ہے کہ کبھی کبھی ایسے کھوٹے سکے بھی کام آ جاتے ہیں جن کی کوئی اوقات اور حیثیت نہیں ہوتی غالباً نادرہ کو بھی انہوں نے اس لیے زندہ رکھا ہے کہ اگر تم سے کبھی ان کا ٹکراؤ ہو جائے اور تمہیں بلیک میل کرنے کے لیے انہیں کسی کردار کی ضرورت پڑے تو وہ نادرہ کو استعمال کر سکیں۔ حالانکہ ان کے پاس اس کا متبادل موجود ہے یعنی رخسار۔“

”نہیں ریتم نہیں یہ الفاظ کہہ کر نادرہ کی توہین نہ کرو۔ رخسار کا بے شک اپنا ایک مقام ہے لیکن شاید رخسار کے عوض میں کوئی ایسی قربانی نہ دے سکوں جو مجھے نادرہ کے لیے دینی پڑ جائے کیونکہ نادرہ نے رخسار سے بہت پہلے میرے لیے قربانیوں کا آغاز کیا تھا اور، اور شاید زندگی میں پہلی بار مجھے اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کی نمی خود محسوس ہوئی تھی۔ نادرہ کو میں نے طویل عرصے سے نہیں دیکھا تھا لیکن وہ جس کیفیت میں پائی جا سکتی تھی اب مجھے اس کا پورا پورا احساس ہو رہا تھا آہ بے چاری نے گم نامی کی حالت میں بھی میرے لیے وہ کچھ کیا ہے جس کا انسانوں سے تصور نہیں کیا جا سکتا لوگ اس طرح کی قربانیاں بہت کم دیتے ہیں بہرحال میں بہت دیر تک سوچ میں ڈوبا رہا تھا پھر میں نے کہا۔“

”تمہاری کہانی بھی عجیب ہے ریتم، نادرہ کے بارے میں جو کچھ میں سن چکا ہوں اور

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس نے میرے اوپر جو اثرات مرتب کیے ہیں وہ ایک الگ نوعیت کے حامل ہیں لیکن تم مجھے یہ بتاؤ کہ یہاں کروشین قبائل میں زندگی گزارتے ہوئے تمہارے اپنے ذہن میں کیا تاثر ہے۔"

"دیکھو ہر انسان کی زندگی کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی اور تم اگر یقین کرنا چاہو تو کرلو کہ میں بھی زندگی سے اپنے تمام راستے منقطع کر چکی ہوں میں نے ہنسنا مسکرانا چھوڑ دیا میں اپنے دل میں کسی امنگ کو زندہ نہیں پاتی سوائے ایک امنگ کے اور وہ یہ ہے کہ ایک بار صرف ایک بار میں اپنے بھائی سہیل کو ان لوگوں کے چنگل سے آزاد کرالوں لیکن میں عقل و دانش کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہتی میں جانتی ہوں کہ اندھی آگ میں کود جانا بہت آسان کام ہے لیکن اسکا نتیجہ صرف اتنا ہی ہوسکتا ہے کہ انسان جل کر خاکستر ہو جائے میں خاکستر ہونا چاہتی ہوں لیکن اس وقت جب کہ میری موت کا کوئی مثبت نتیجہ ظاہر ہو۔ ایک بار صرف ایک بار میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا کر اپنے بھائی کی رہائی چاہتی ہوں میں نے اس سلسلے میں بہت کام کیا ہے مسٹر دانش منصور یہاں کروشین قبائل میں جتنے افراد موجود ہیں وہ میرے بارے میں ایک فیصد بھی نہیں جانتے انہیں مجھ پر اعتماد ہے کیونکہ میں نے ان کے لیے ایسے بہت سے کارنامے سرانجام دیئے ہیں جو شاید ایک لڑکی یا ایک عورت کے لئے ممکن نہ ہوں۔ وہ میری عزت بھی کرتے ہیں اور میری قدر بھی کرتے ہیں مجھ پر اعتبار بھی کرتے ہیں لیکن انہیں نہیں معلوم کہ میرے سینے کے اندر کون سی آگ پوشیدہ ہے میں اپنے کام بھی کرتی رہی ہوں اور میں نے ان کے بارے میں جس قدر معلومات حاصل کی ہیں وہ ایک الگ حیثیت کی حامل ہیں۔"

"کیا وہ معلومات تم صرف اپنی ذات تک رکھنا چاہتی ہو؟"

"نہیں وہ معلومات میری اپنی ذات کی حد تک ہی تھیں لیکن اس وقت تم مجھے ملے ہو میرے مشن کے ساتھی، کھل کر کہہ رہی ہوں میں تمہارا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوں اپنے بھائی سہیل کی آزادی کے لیے اس کی تلاش کے لیے میرے پاس وہ نام موجود ہیں جو ان کے لیے خطرناک کارنامے سرانجام دیتے ہیں بہت سے ایسے کردار ہیں جو عجیب وغریب نوعیت کے حامل ہیں ہم ان کرداروں کو اس لیے ختم کر سکتے ہیں کہ وہ روز آرگنائزیشن کے لیے ریڑھ کی ہڈی کا کام کرتے ہیں روز آرگنائزیشن کو نقصان پہنچانا میری زندگی کا اہم ترین مقصد ہے اور جہاں تک مجھے آپ کے بارے میں معلومات حاصل ہوئی ہیں مسٹر دانش منصور میں سمجھتی

ہوں کہ آپ کا بھی یہ نکتہ نظر ہے مسٹر دانش منصور ایک بات آپ اپنے ذہن میں محفوظ کر لیجئے گا جو کچھ کہہ رہی ہوں جھوٹ نہیں کہہ رہی ہوں بالکل سچ کہا ہے میں نے آپ سے اگر کبھی میری کسی بات میں کوئی غلطی ثابت ہو جائے تو آپ کو مکمل اختیار ہے وہ کریں جو میرے تصور سے بھی باہر ہو میں اس میں آپ کو حق بجانب سمجھوں گی۔"

"میں سمجھ رہا ہوں ریتم اور درحقیقت میں تم سے بہت متاثر ہوں میری بھی کسی بات کو فریب نہ سمجھنا یہ میری خوش بختی ہے کہ تم پہلے سے میرے بارے میں بہت کچھ جانتی ہو اور کم از کم تمہیں اتنا معلوم ہے جب وطن سے پیار کا تصور میرے ذہن میں ابھرتا ہے تو یوں سمجھ لو کہ دنیا کی ہر شے میری نگاہوں میں ہیچ ہو جاتی ہے اور ریتم میری زندگی کی کہانی بڑی عجیب ہے۔ بے شک تم نے مجھے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا نہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ ہر انسان کو اس کا وقار، اس کا اپنا ایک موقف عزیز ہوتا ہے لیکن میں تمہیں جو کچھ اپنے بارے میں بتانے جا رہا ہوں اس میں میری کسی انا کو کوئی ضرب نہیں پہنچتی۔ ایک ایسی کوٹھی میں آنکھ کھولی تھی جہاں جب ہوش آیا تو خود کو ایک ملازم کی حیثیت سے پایا جیسے گھر کا ایک چھوٹا سا بچہ نوکر ہوتا ہے فرنیچر کی صفائی ستھرائی، گھر کے دوسرے تمام کام جو میں کر سکتا تھا میرے ذمے تھے ایک نام نہاد ماں بھی تھی میری اور ایک باپ بھی لیکن وقت نے مجھے بتایا کہ میں ان ماں باپ کا بیٹا نہیں ہوں وہ ماں ایک ملازمہ کی حیثیت رکھتی تھی اور اس کے نام کے ساتھ کچھ غلاظتیں وابستہ تھیں میں جب ہوش و حواس کے عالم میں آیا اور مجھے یہ احساس ہوا کہ ماں ایک مقدس چیز ہوتی ہے اور اسکے نام کے ساتھ کوئی غلاظت برداشت کرنا کم از کم اولاد کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ ہو سکتا تھا کہ میں کسی غلط سوچ میں پڑ کر کوئی غلط قدم اٹھا لیتا لیکن مجھے یہ علم ہو گیا کہ یہ عورت میری ماں ہی نہیں ہے اور اس نے صرف میری پرورش کی ہے تب مجھے اپنے ماں باپ کی تلاش شروع ہوئی یہاں تک کہ اس کوٹھی سے نکل آیا پھر کچھ ایسے مہربان ہاتھوں میں پڑ گیا جنہوں نے میری تشکیل کر کے مجھے فیصل سے دانش منصور بنا دیا اور اس کے بعد دانش منصور نے جو کچھ کیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اس ذہنی بحران کا نتیجہ تھا جو اپنی شناخت کو نہ پانے میں میرے ذہن میں سرایت کر گیا تھا بعد میں تقدیر نے مجھے کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ نادرہ جو ہے نا ریتم نادرہ میرے ماں باپ کو جانتی ہے۔ اسے علم ہے کہ وہ کون ہیں اور ریتم ویسے تو زندگی میں، میں نے لاتعداد کام کیے ہیں اتنی طویل فہرست ہے ان کاموں کی کہ شاید کوئی انسان یقین نہ کر پائے

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

لیکن تمام تر ماحول پر حکمراں رہنے کے باوجود میں ایک کمزور انسان کی حیثیت سے اپنی ایک چھوٹی سی خواہش کو پورا کرنے میں ناکام رہا ہوں اور وہ چھوٹی سی خواہش یہ ہے کہ میں اپنے ماں باپ کو تلاش نہیں کر سکا۔ آج بھی اگر کوئی مجھ سے یہ سوال کرے کہ دنیا میں تمہاری خواہشیں کیا کیا ہیں تو میں اپنی بہت بڑی خواہشوں میں اس خواہش کا اظہار کروں گا کہ میرے وطن کی سلامتی، رخسار کا حصول اور اس کے بعد میرے ماں باپ کی تلاش، کم از کم مجھے یہ علم ہو جائے کہ وہ کون تھے جنہوں نے مجھے اس دنیا میں لانے کے بعد اس طرح اپنے آپ سے دور پھینک دیا کہ میں ان کی گرد بھی نہ پا سکا کتنے ظالم، کتنے سنگدل تھے وہ کم از کم کوئی نشان تو چھوڑ جاتے کہ میں بھی اپنے نام کے ساتھ ان کا نام لکھ سکتا اور کچھ نہ سہی ایک نام لکھ کر دل کو تسلی دے دیتا کہ یہ شخص میرا باپ ہے کسی سینے کے لمس کا تصور کر کے ہی میں یہ محسوس کر لیتا کہ یہی میری ماں کا سینہ ہے نا سہی کوئی گداز لمس پتھر کا ٹکڑا ہی ہوتا جس سے میں اپنے رخسار لگا دیتا اور یہ تصور کر لیتا کہ یہ عورت میری ماں تھی آہ کاش مجھے وہ قبریں ہی دستیاب ہو جاتیں جن کی مٹی کو میں اپنے سینے پر مل کر اپنے اس بے قرار دل کو سکون دے لیتا ریتم اتنا ہی تپش میں مبتلا ہوں میں ایسی ہی آگ میں جل رہا ہوں۔ تم نہیں سمجھتیں کہ انسان کا وجود جب اندر سے سلگتا ہے تو اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے، ریتم تمہارا بھائی زندہ ہے تمہارے علم میں ہے میرے ماں باپ کہاں ہیں؟ رخسار کہاں ہے؟ مجھے کچھ نہیں معلوم میری آگ تم سے زیادہ شدید ہے ریتم میں تم سے زیادہ جھلسا ہوا انسان ہوں، ریتم رحم بھری نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی پہلی بار اس کے چہرے پر میں نے کوئی تاثر دیکھا تھا ورنہ اس سے پہلے وہ ایک مشینی عورت ہی نظر آتی تھی میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا اس نے ایک قدم آگے بڑھایا میرے قریب پہنچی اور میرا سر اپنے سینے سے لگا کر بولی۔''

''ہر عورت کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس کی تخلیق ہی ماں کی حیثیت سے ہوئی ہے۔ دنیا کی ہر مخلوق بعد میں ہے پہلے ماں ہے اسے تسلیم کرو دانش منصور، عمر کوئی چیز نہیں ہوتی جذبے کسی بھی عمر میں کسی بھی دل میں کسی کے لیے پیدا ہو سکتے ہیں۔ آہ کاش میں اپنے سینے سے تمہارا سر لگا کر تمہیں اس لمس کا احساس دلا سکتی جو ایک ماں کا لمس ہوتا ہے کچھ دیر کے لیے میری تسلی کے لیے ایک انسان ہونے کے رشتے، ایک لمحے کے لیے صرف ایک لمحے کے لیے تم یہ سمجھ لو دانش منصور کہ تمہارا سر اپنی ماں کے سینے سے لگا ہوا ہے میں تمہیں تمہارے باپ کا

نام تو نہیں دے سکتی لیکن دانش منصور ممتا ہر عورت کا حصہ ہوتی ہے وہ سب سے پہلے ماں ہوتی ہے اس کے بعد دنیا کا ہر جذبہ جنم لیتا ہے سمجھ رہے ہو نا، دانش منصور پلیز زندگی میں بہت عرصے کے بعد جذباتی ہوئی ہوں مجھے دانش منصور کوئی ایسا لفظ اپنے منہ سے ادا نہ کرنا جو مجھے شرمندہ کر دے اس احساس کے ساتھ کہ جو جذبہ میرے سینے میں ابھرا ہے وہ بے مقصد اور بے معنی ہے۔'' میں ششدر رہ گیا تھا اس نے وہ قدم اٹھایا تھا جو ایک ناممکن عمل تھا لیکن کیا ہی عجیب بات تھی کہ ایک نوجوان لڑکی جس کے سینے کا گداز کسی کے دل میں ہیجان پیدا کر سکتا تھا جسے انسان اگر محسوس کرے تو صحیح معنوں میں اس کے دل سے شیطان ہمیشہ کے لیے مٹ جائے اور کچھ لمحوں کے لیے میں نے جو سرور حاصل کیا تھا اس سرور کو شاید میں زندگی بھر کوئی نام نہ دے سکوں۔ یہ ایک تصور کا سرور تھا ہاں ایک تصور کا کہ کسی نے مجھے ماں کے سینے کا لمس دیا ہے کم از کم حقیقی لمس نہ سہی لیکن ان الفاظ میں صداقت ہے ان الفاظ میں ایک زندگی ہے اور میرا دل بھی نہ چاہا کہ میں اس سینے سے اپنا رخسار ہٹاؤں، سو نجانے کتنی دیر تک مجھ پر یہ جذباتی کیفیت طاری رہی اور اس کے بعد میں آہستہ سے اس کے سینے سے الگ ہو گیا۔ میں نے اسے پراحترام نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''حیرت کی بات ہے شاید دنیا میں اس سے زیادہ حیرت ناک بات اور کوئی نہ ہو۔ وہ لوگ جو انسانی جذبوں سے ناواقف ہیں۔ ہمارے اس اقدام کو مضحکہ خیز نگاہوں سے دیکھیں گے۔ وہ سوچیں گے تم بھی پاگل ہو ریتم اور میں بھی پاگل ہوں لیکن بعض اوقات یہ پاگل پن انسان کو جذب کی اس منزل تک پہنچا دیتا ہے جہاں تک پہنچنے کے لیے صدیوں کی مسافت بے مقصد ثابت ہوتی ہے۔ انسان اس منزل کو پانے کا تصور بھی نہیں کر سکتا ریتم، ٹھیک ہے۔ ریتم میں آئندہ بھی تمہیں کسی جذباتی رشتے سے مخاطب نہیں کروں گا لیکن سہیل نہیں ہے نا تمہارے درمیان فکر نہ کرو ہم سہیل کو بھی تلاش کریں گے اور رخسار کو بھی اور ان سب کو جن سے ہمارا کوئی مقصد واضح ہو سکتا ہے۔ بس ریتم کچھ دیر کے لیے مجھے تنہا چھوڑ دو۔ خدارا مجھے کچھ دیر کے لیے تنہا چھوڑ دو۔ جو لمس تم نے مجھے دے دیا ہے کچھ لمحوں کے لیے تنہائی میں مجھے اس لمس کا لطف لینے دو۔ ریتم اتنی خاموشی سے اٹھ کھڑی ہوئی کہ اس پر بھی مجھے حیرت ہوئی اور پھر وہ آہستہ قدموں سے میرے پاس سے باہر نکل گئی تھی لیکن وہ تڑپ وہ پیاس جو میرے سارے وجود میں جگا گئی تھی مجھے تڑپانے لگی میرا دل چاہا کہ میں ٹھنڈے پانی کے نیچے جا کر بیٹھ جاؤں پانی

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اتنا ٹھنڈا ہو جو میرے جسم کو منجمد کر دے اور اس کے لیے میں نے باتھ روم کا ہی رخ کیا تھا اور پھر نجانے کب تک ٹھنڈے پانی کی پھواروں سے اپنے تپتے ہوئے وجود کو بھگوتا رہا تھا، تشنگی اور پیاس تو خیر کیا کم ہوتی ہاں میرا ذہن بٹ گیا تھا اور میں دوسری باتیں بھی سوچ سکتا تھا نادرہ کے تصور سے میں بہت زیادہ دلبرداشتہ ہو گیا تھا کہ اس بے چاری نے میرے لیے کیا کیا مصیبتیں نہیں سہی تھیں۔ بہر حال ایسے کردار بھی ہوتے ہیں جو گم نامی کی حالت میں بھی کسی کے لیے ایسے ایسے ایثار کرتے ہیں کہ انسان کے لیے سوچنا بھی مشکل ہو جائے میری زندگی سے بھی ایسے بہت سے کردار وابستہ تھے۔ لباس وغیرہ تبدیل کیا اور اس کے بعد اپنے آپ کو پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ ایک طرف عرشیہ فجر اور راحیل نظری تھے۔ بہر حال ان کے مشن سے بھی روگردانی نہیں کر سکتا۔ ایرش واش بھی سامنے تھا کرنے کو تو بہت سے کام تھے لیکن اس نے جو ذمے داری اچانک ہی میرے شانوں پر ڈال دی تھی اسے میں زیادہ اہمیت کا حامل سمجھتا تھا یقینی طور پر نادرہ زندہ ہے اور کہیں نہ کہیں وہ ضرور مجھے مل جائے گی اور کچھ نہیں تو صرف ایک بار اس کے مل جانے سے یہ تو پتا چل جائے کہ آخر کس ماں کی کوکھ سے میں نے جنم لیا ہے۔ یہ تو میری ساری زندگی کی آرزو تھی جو آج تک پوری نہ ہو پائی تھی اور آخر کار میں نے اس آرزو کو تھپک تھپک کر اپنے وجود میں سلا دیا تھا لیکن صرف ایک لمحہ، ایک آواز، کچھ الفاظ کسی بھی لمحے اس آرزو کو میرے سینے میں پھر سے زندہ کر سکتے تھے اور ایسا بھی اس وقت ہوا تھا بالکل ایسا ہی ہو گیا تھا کہ ایک بار پھر ایک تڑپ اور پیاس نے مجھے دیوانگی کی حد میں داخل کر دیا تھا اور میں پھر اپنے وجود کی تشنگی کو شدت کے ساتھ محسوس کرنے لگا تھا کافی وقت گزر گیا ریتم کا کردار بظاہر انتہائی معمولی تھا لیکن اب اس کے بارے میں جاننے کے بعد اس کی شخصیت میری نگاہ میں کچھ اور ہی حیثیت اختیار کر گئی تھی اور میں بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ دوسری جانب راحیل نظری اور عرشیہ فجر اس احساس کے ساتھ مجھے زیادہ پریشان نہیں کر رہے تھے کہ بہر حال وہ میرا مقصد نہیں ہے بلکہ میں تو صرف ان کے لیے کام کر رہا ہوں اپنے بہت سے مفادات کو نظر انداز کر کے ادھر یہ احساس بھی تھا کہ ایرش واش نے جس مقصد کے تحت مجھے یہاں بھیجا ہے اور جو اعتماد مجھ پر ظاہر کیا ہے اس کے لیے مجھے سنجیدگی سے کام کرنا ہے، بہر حال اپنے ذہن میں ایک منصوبہ ترتیب دیا ہوش وحواس سے کام لینا تھا۔ ریتم کے ساتھ زندگی کو جس رخ پر موڑنا تھا اس کے لیے الگ سے منصوبہ طے کر لیا تھا لیکن فی الحال

اپنے آپ کو تمام کام کے لیے تیار کرنا تھا بعد میں ریتم مجھے ملی تو اس نے بھی یہی کہا۔''

''دانش صاحب، آپ سے بہت زیادہ بے تکلف ہونے کی کوشش نہیں کر سکتی کیونکہ میں آپ کی حیثیت سے اچھی طرح واقف ہوں لیکن کچھ معاملات میں اگر میں آپ سے کچھ کہوں تو کیا آپ اسے منظور کر لیں گے۔''

''ریتم کہوں۔'' میں نے کسی جذباتی بات کے بغیر کہا۔

''میں چاہتی ہوں کہ پہلے ہم اپنے اس مشن کی تکمیل کر لیں جس کے لیے آپ نے یہاں تک کا سفر کیا ہے اور جس کے بارے میں مختصر تفصیل مجھے معلوم ہو چکی ہے۔''

''اس کے بعد۔'' میں نے سوال کیا۔

''اس کے بعد میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گی اور ہم اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے کام کریں گے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ایرش واش جیسے کمینہ صفت لوگ آپ سے اپنا وعدہ پورا کر سکتے ہیں تو آپ اسے اپنی بھول سمجھئے گا ایسا نہیں کر پائے گا وہ یہ ہم ہی ہوں گے جو اپنے طور پر کوششیں کر کے اپنا مستقبل تلاش کریں گے۔''

''میں جانتا ہوں ریتم۔''

''تو پھر ٹھیک ہے بات کو آگے بڑھایئے اور برق رفتاری سے بڑھایئے۔''

''تم بے فکر رہو۔'' پھر رامش ہاس سے ملاقات ہوئی۔ راحیل نظری اور عرشیہ فجر بھی ساتھ تھے۔ راحیل نظری نے کہا۔

''اب ہم آپ کی طرف سے ہونے والے اقدامات کے منتظر ہیں مسٹر دانش منصور، رامش ہاس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی یہاں شرکت کے لیے آ رہے ہیں جو بنیادی طور پر ہم سے مستقبل کے بارے میں گفتگو کریں گے میں آپ کو اولیت دیتا ہوں کیونکہ اب آپ کی ذات اس معاملے میں سب سے آگے بڑھ چکی ہے اور جب میری ملاقات کامیابی کے ساتھ ان لوگوں سے ہوگی جو اس سلسلے میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں تو میں قطعی اس بات پر بخل سے کام نہیں لوں گا کہ آپ کا نام اصل کام کرنے والے کی حیثیت سے پیش کر سکوں۔'' میں نے عجیب سی نگاہوں سے راحیل نظری کی طرف دیکھا اور پھر سرد لہجے میں کہا۔

''راحیل مجھے اتنا نام مل چکا ہے کہ اب اگر کوئی مجھے میرے نام کی پیشکش کرتا ہے تو مجھے ایک کراہیت کا احساس ہوتا ہے براہ کرم اس کے بعد مجھے کم از کم یہ لالچ نہ دینا۔'' راحیل

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نظری نے ہاتھ جوڑ دیئے تھے اور کہا تھا۔

"نہیں دانش صاحب بخدا میرے ذہن میں ایسی کوئی بات نہیں ہے، میں تو بس ...."

رامش ہاس مسکرانے لگا تھا پھر اس نے کہا۔

"ہاں، بعض لوگ ان تمام چیزوں سے مبرا ہوتے ہیں اور ان باتوں کو اتنی حیثیت نہیں دیتے جتنی حیثیت تصور کر لی جاتی ہے بہر حال مسٹر دانش منصور بات بڑی سنگین نوعیت کی حامل ہے لیکن ہمیں اسی انداز میں اسے سرانجام دینا ہے۔ ہم نے وہ تمام انتظامات اس دوران کر لیے ہیں جن کے لیے آپ سے مہلت مانگی تھی۔ اصل میں بات یہ ہے کہ اسلحے کی روانگی کے لیے تو ہم پہلے بھی تیار تھے لیکن جو اس عمل کا روح رواں تھا وہی ان لوگوں کے قبضے میں چلا گیا تھا یعنی مسٹر راحیل نظری تو اس کے بعد بھلا کیسے کر سکتے تھے اب راحیل نظری صاحب نے آنے کے بعد تمام انتظامات کیے ہیں اور اس سلسلے میں آپ کو ایک ایسی شخصیت سے ملانا چاہتے ہیں جو بہر طور بنیادی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ جو کچھ بھی ہے ہمیں ان لوگوں کے ساتھ عمل کرنا ہے۔"

"وہ کون ہیں؟"

"جہاز کا نام "سوان" ہے اور سوان کے کپتان فاروق شواخ ہیں۔ فاروق شواخ کا تعلق ازبکستان سے ہے اور وہ سوان کے کپتان ہیں۔ ہم نے انہیں دعوت دی ہے اور وہ اس سلسلے میں آپ سے تفصیلی گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔"

"راحیل نظری کیا تم اس سلسلے میں فاروق شواخ سے پوری طرح مطمئن ہو۔"

"جی اس شخص کو میں ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں ہمارے مفادات کا حامی اور آپ یوں سمجھ لیجیے کہ ہمارے مقاصد کے لیے اپنی زندگی قربان کر دینے کو تیار، ایک جذباتی انسان ہے۔"

"کب ملاقات ہو رہی ہے ان سے؟"

"انہیں بلایا جا چکا ہ، صرف آپ کی طرف سے اجازت کا انتظار ہے۔"

فاروق شواخ سے ملاقات ہوئی، بہترین شخصیت کا مالک تھا بڑے پرجوش انداز میں مجھ سے ملا اور اس نے کہا۔

"تمہید میں وقت ضائع کیے بغیر ہم اصل موضوع پر گفتگو کریں گے۔ مجھے کیونکہ ساری

تفصیلات بتا دی گئیں ہیں اس لیے کوئی ایسا عمل بالکل غیر مناسب ہوگا جس میں تمہید کی ضرورت پیش آ جائے۔"

"بہت اچھی بات ہے مسٹر فاروق، بس یوں سمجھ لیجیے کہ ہم لانچوں کے ذریعہ یہ اسلحہ لے کر دریا کے راستے اس سمندری شاخ تک پہنچیں گے جہاں سے گزرنے کے بعد یا تو آپ کے اسٹیمر یا اگر ہمارے پاس اس اسلحے کو منتقل کرنے کے لیے معقول ذرائع موجود ہیں تو ان کے ذریعے سوان تک پہنچا جائے گا اور پھر یہ اسلحہ سوان پر منتقل کر دیا جائے گا جیسے کہ آپ نے کہا کہ تمہید کی ضرورت نہیں کہانی آپ کو بتا دی گئی ہے تو آپ یوں سمجھ لیجیے کہ ہم سارا ڈراما ان لوگوں کی خواہش کے مطابق کریں گے یعنی کھلے سمندر میں ہم اس تباہ شدہ جہاز کی کشتی کے لوگوں کو خوش آمدید کہیں گے جو ایک مفروضہ ہے انہیں جہاز پر بلایا جائے گا پھر اس کے بعد ان سے تمام رابطے رکھیں جائیں گے جن کا ذریعہ میں ہوں گا اور ان رابطوں سے ہم اس جہاز کو قریب آنے کی دعوت دیں گے جسے بہر حال سوان پر قابو پانا ہوگا چونکہ وہ لوگ اس بات سے بالکل مطمئن ہوں گے کہ سوان کے عملے کے تمام افراد بے ہوشی کی نیند میں گرفتار ہیں لیکن ہمارا ایک ایک فرد اسلحے سے لیس تیار ہوگا اور ہمیں اس کے لیے تیار رہنا ہوگا کہ ہمیں ایک چھوٹی سی سمندری جنگ لڑنا پڑے گی۔ ہم اس جہاز کو تباہ کر دیں گے اور اس کے بعد ہماری رفتار تیز ہو جائے گی اور ہم اپنے جہاز کا رخ مطلوبہ منزل کی جانب کر دیں گے۔ یہ ہمارا منصوبہ ہے اور اس میں دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہمارا عمل بھی اہمیت کا حامل ہوگا۔ فاروق شواخ کچھ لمحے سوچتا رہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔"

"درحقیقت ایک طویل عرصے سے جو کچھ ہو رہا تھا میں سمجھتا ہوں اس کے بہترین نتائج اب سامنے آ رہے ہیں۔ اسطرح برائی کرنے والوں کو بدترین سبق بھی ملے گا اور وہ مقصد بھی پورا ہو جائے گا جسے بہر حال پورا ہونا چاہیے تھا۔"

"اس سلسلے میں ایک مکمل پروگرام کی تشکیل راحیل نظری کریں گے اور اب چونکہ یہاں خاصا وقت گزر گیا ہے ایرش واش اس بات کا منتظر ہوگا کہ میں اس سے رابطہ کروں۔ چنانچہ اب جب کہ ہمارے تمام معاملات طے ہو چکے ہیں مجھے مکمل طور سے وقت کا تعین کر کے یہ بتایا جائے کہ اس کام کا آغاز کب سے ہوگا۔"

"میں اس کی ذمے داری قبول کرتا ہوں، مجھے چوبیس گھنٹے کا وقت درکار ہے چونکہ اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

دوران ہم کام کرتے رہے ہیں۔ مسٹر فاروق شواخ اس دوا ن سوان پر پہنچ جائیں گے اور سوان کو ایسے پوائنٹ پر لے آئیں گے جہاں سے اس پر اسلحہ بار کیا جا سکے۔ اس کی مکمل نگرانی ہماری لانچیں کریں گی اور ہمارے پاس وہ تمام انتظامات موجود ہیں جن کے ذریعے ہم یہ اسلحہ براہ راست سوان تک پہنچا سکیں اور کوئی ذمے داری میرے سپرد کی جاتی ہے تو براہ کرم مجھے بتا دیا جائے تاکہ میں اس کا آغاز کردوں۔" رامش ہاس نے مخلصانہ انداز میں کہا۔

"نہیں، آپ جانتے ہیں مسٹر ہاس کہ ہمارا کام صرف اتنا ہی ہے کہ ہم اس اسلحے کو اس کی منزل تک پہنچا دیں۔"

"ٹھیک ہے، فاروق شواخ اپنے جہاز پر منتقل ہو جائیں گے اور اس کے بعد میں اپنے حکام سے گفتگو کرنے کے بعد فوراً اس اسلحے کو سوان تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ آپ کو اس سلسلے میں پہلے سے اطلاع دی جائے گی۔" میں نے یہ پروگرام منظور کر لیا تھا پھر مجھے اس بارے میں اطلاع دینے والی ریتم ہی تھی۔ ریتم نے سب سے پہلی بات مجھ سے یہ کہی۔

"دانش منصور صاحب آپ نے ابھی تک میرے سلسلے میں کوئی فیصلہ کن بات نہیں کہی اور نہ ہی میرے لیے کوئی کوشش کی آپ......"

"نہیں ریتم ایسی کوئی بات نہیں میں اب اپنے ہر مسئلے میں تمہیں شریک رکھنا چاہتا ہوں۔"

"تو سب سے پہلے آپ رامش ہاس سے یہ بات کہیں کہ آپ مجھے اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے اسے کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا۔"

"نہیں میں نے یہاں اپنے آپ کو کسی اہمیت کا حامل نہیں رکھا ہے اور وہ میں نے صرف اس لیے کیا ہے کہ کبھی کسی موقع پر میری کوئی ضرورت نہ محسوس کی جائے دیکھئے ہر کام ہر طرح کرنا پڑ جاتا ہے آپ کو مجھ سے اس لگاوٹ کا اظہار کرنا ہوگا۔ اگر ضرورت پیش آئے جس لگاوٹ کے اظہار کے بعد رامش ہاس بخوشی آپ کو اس بات کی اجازت دے دے کہ آپ مجھے اپنے ساتھ رکھیں میں نے کرب زدہ نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ بولی۔"

"دیکھو، ایک بات کہوں برا نہ ماننا، آنکھوں میں، چہرے پر، الفاظ میں، وجود کی ہر جنبش میں کتنی ہی صفائی پیدا کر لی جائے لیکن اگر دل کی گہرائیاں صاف نہ ہوں تو یہ صفائی بے

معنی ہوتی ہے۔ ہم لوگ دل کی گہرائیوں میں ایک دوسرے کے لیے اپنے رشتے قائم کر چکے ہیں بس اس کے بعد ہمیں دنیاوی پابندیوں کی پرواہ نہیں ہے اور نہ ہی ہم انہیں کوئی اہمیت دیں گے اگر کچھ لمحوں کے لیے کچھ نگاہیں مشکوک ہو کر مسکرانے لگیں تو ان مسکراہٹوں کو برداشت کرنا ہمارے لیے بے حد ضروری ہے ورنہ ہم اپنے مقصد کی تکمیل میں ناکام رہیں گے۔" میں ہنس دیا اور میں نے کہا

"نہیں ریتم، تمہارے الفاظ بھی سمجھ رہا ہوں اور تمہارا مقصد بھی مطمئن رہو۔ میں خود بھی اتنی کمزور ذہنیت کا مالک نہیں ہوں۔ پھر درحقیقت اس نے کہا تھا میں نے اسی پر عمل کیا لیکن رامش ہاس کی نگاہوں میں ریتم کی کوئی وقعت نہیں تھی نہ وہ مسکرایا نہ اس نے کسی طرح کے شبہات کا اظہار کیا بلکہ جب میں نے اس سے کہا کہ اس مشن میں ریتم کو اپنے ساتھ رکھوں گا تو وہ مخلصانہ لہجے میں بولا۔"

"بہتر، مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اس لڑکی نے اپنے آپ کو آپ کا خدمت گار ظاہر کر کے اپنا ایک مقام بنا لیا ہے۔ آپ بے شک اسے اپنے ساتھ لے جائیں باقی معاملات کے سلسلے میں یہ طے ہو گیا تھا کہ آج ہی رات اسلحے کی ترسیل کر دی جائے گی اور اب میرے لیے ضروری تھا کہ ایرش واش کو میں باقی معاملات سے مطلع کروں تو ایرش واش نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہوئی تھیں۔ کم بخت شیطان کی طرح چالاک تھا ایک ایسے شخص نے مجھ سے ملاقات کی جو یہاں صفائی کرنے والے کا کام کرتا تھا۔ میں نے کئی بار اس مجہول سے آدمی کو مختلف علاقوں میں صفائی ستھرائی کرتے دیکھا تھا۔ اس وقت میں اپنے کمرے سے باہر نکل رہا تھا کہ وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا میرے پاس پہنچ گیا۔ کوریڈور کی دیواریں صاف کر رہا تھا، مجھ سے کہنے لگا۔"

"میرا تعلق مسٹر ایرش واش سے ہے، میرا نام آپ کے لیے بے مقصد ثابت ہوگا۔ میں ان تمام حالات کی نگرانی کر رہا ہوں اور یہ اندازہ لگا چکا ہوں کہ مسٹر واش نے جو ذمے داری آپ کے سپرد کی تھی آپ اس کی تکمیل کر چکے ہیں کچھ ایسی ہنگامہ آرائیاں پائی ہیں میں نے جن سے یہ احساس ہوتا ہے کہ کام شاید اپنی آخری منزل میں داخل ہو گیا ہے۔ معاف کیجئے گا میں نے بغیر کسی تعارف اور تمہید کے آپ سے گفتگو شروع کر دی ہے بنیادی طور پر آپ یہ دیکھ چکے ہوں گے کہ میں نے کس حیثیت میں اپنا یہاں قیام کیا ہے اور یہ بے حد مشکل کام تھا۔ کیا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں اپنی سوچ میں حق بجانب ہوں۔''

''اگر میں فوری طور پر یہ بات تسلیم کرلوں تو تمہارا تعلق ایرش واش سے ہے تو پھر یہی کہہ سکتا ہوں کہ تم بالکل صحیح لائنوں پر کام کر رہے ہو اور بات تقریباً مکمل ہے۔''

''میرے سلسلے میں آپ کو ثبوت کی ضرورت نہیں براہ کرم یہ رکھ لیجئے۔ یہ ٹرانسمیٹر ہے اور آپ اس پر مسٹر واش سے فوری طور پر گفتگو کر سکتے ہیں۔'' اس نے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر میرے حوالے کرتے ہوئے کہا پھر کسی شک و شبے کی گنجائش ہی نہیں رہ گئی۔ دور سے کوئی آتا ہوا نظر آیا وہ صفائی کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ عمدہ کارکردگی کو میں نے ہمیشہ سراہا تھا۔ خود بھی دل سے اس کا قائل رہا تھا کہ انسان جو بھی کام کرے اس میں ایک نفاست ایک صلاحیت ہو واش یہودی نسل تھا اسے صرف شیطان کہہ دینا دل کو مطمئن کرنے کے لیے مناسب بات نہیں تھی جو انتظام اس نے کیا تھا وہ واقعی بے مثال تھا بلکہ ایک طرح سے ایک خوف دامن گیر ہو گیا تھا کہ اگر صفائی کرنے والا یہ شخص یہاں کام کی مکمل نگرانی کر رہا ہے پھر تو یہ بہت سی باتوں سے واقف ہوگا سب سے زیادہ مشکل کام جو ذرا باعث تشویش تھا وہ یہ تھا کہ مسٹر فاروق شواخ یہاں آئے تھے اگر اس شخص کو فاروق شواخ کی آمد کے بارے میں علم ہے تو یہ صورت حال خطرناک ہو سکتی ہے حالانکہ اس بات کے امکانات نہیں تھے کہ اس شخص کی رسائی وہاں تک ہوئی ہو لیکن پھر بھی کسی بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ موقع ملتے ہی میں نے ٹرانسمیٹر پر ایرش واش کو مخاطب کیا اور میری کال فوراً ہی موصول کی گئی۔

''ہیلو مائی ڈیئر دانش منصور، میرے علاوہ تمہاری کال کوئی اور موصول نہیں کر سکتا، میں نے اس کی ہدایات جاری کر دی تھیں اور نہایت بے چینی سے تمہاری طرف سے کسی اطلاع کا منتظر تھا۔''

''مسٹر واش اس فریکوئینسی کو کوئی خطرہ تو نہیں ہے، میرا مطلب ہے اس فریکوئینسی پر ہم پرسکون گفتگو کر سکتے ہیں۔''

''مکمل پرسکون گفتگو، یہ خالص ہماری فریکوئینسی ہے۔''

''تو پھر یہ سمجھ لیجئے کہ چند گھنٹوں کے اندر اندر اس کام کا آغاز ہونے والا ہے جس کی ذمے داری آپ نے میرے سپرد کی تھی۔''

''ویری گڈ، یہ بات میرے علم میں آچکی ہے کہ سوان نامی جہاز کا کیپٹن جس کا تعلق

غالباً ازبکستان سے ہے ملاقات کے لئے تمہارے پاس آیا تھا، ایرش واش کے ان الفاظ پر درحقیقت میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے لیکن میں نے خود کو سنبھالے رکھا اور بڑے پر اعتماد لہجے میں کہا۔''

''مسٹر ایرش واش کو اس قدر معلومات حاصل نہ ہوں تو اسرائیل کے ایک انتہائی مضبوط ادارے میں انہیں کوئی مقام بھی حاصل نہ ہو بلکہ ٹھیک اندازہ ہے آپ کا اس کا نام فاروق شواخ ہے اور میں نے اسے مکمل طور پر اس منصوبے کی بنیاد پر کام کے لیے آمادہ کر لیا ہے۔''

''میں جانتا ہوں یہ ٹرانسمیٹر تمہیں اپنے پاس حفاظت کیساتھ رکھنا ہوگا۔ اب تم اسے اپنی تحویل میں ہی رکھو گے۔ تو مائی ڈیئر سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ تم اسلحے کو احتیاط کے ساتھ جہاز پر منتقل کر دو اور پھر اس کے بعد منصوبے کے مطابق کام کرو۔ اصل میں ایرش واش کا بھی ایک اصول ہے جب دوست اعتماد کے ساتھ دوستوں کی مانند کام کریں تو ایرش واش بھی اپنے دوستوں کو نظر انداز نہیں کرتا، شاید تمہیں اس بات کا اندازہ نہ ہو کہ اس دوران میں نے فیرولین کے گرد ایک ایسا مضبوط جال قائم کرنا شروع کر دیا ہے کہ آخر کار وہ میرے جال میں پھنس جائے گا اور پھر اس کے بعد اس سے ایک شاندار سودے بازی کا آغاز ہو جائے گا یعنی رخسار کو ہمارے حوالے کرنا، شاید اس وقت جب وہ اسلحہ تل ابیب پہنچے گا تو رخسار تمہارے پاس پہنچ چکی ہوگی۔'' ایک لمحے کے لیے دل میں دھواں سا اٹھا تھا۔ ایرش واش بدبخت کے یہ الفاظ کسی اور ہی جانب اشارہ کرتے تھے ہو سکتا ہے یہ صرف جھوٹ ہو اور فیرولین کا ڈراما اور اس کے اپنے ذہن کی اختراع ہو لیکن کیا بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایرش واش سے مختصر گفتگو ہوئی۔ اصل میں جو اقدامات میں کر رہا تھا ان پر ایرش واش کو کسی طرح کا شبہ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ یہ سب کچھ منصوبے کے مطابق ہی تھے۔ درپردہ جو کچھ ہو رہا تھا اس کی نوعیت ذرا الگ تھی لیکن بہرحال میں اب اپنے مشن میں کامیابی کے ساتھ قدم بہ قدم آگے بڑھ رہا تھا زندگی میں بہت سے ایسے کردار آئے تھے جو نا بھولنے والے تھے اور اس وقت بھی ایسا ایک کردار میرے ساتھ منسلک تھا جو میری زندگی سے بہت گہرائیوں تک منتقل ہو گیا تھا یعنی ریتم، جس کے لیے بہرحال میں نے اجازت لے لی تھی اور یہ اچھا تھا کہ ایک ذمے داری میری شانوں پر آپڑی تھی۔ میں جانتا تھا کہ مجھے آگے کیا کرنا ہے۔ بہرحال ایک تصور تھا ذہن میں، ایک خیال تھا، ایک مقصد تھا اتنا تو مجھے معلوم تھا کہ جب اسلحہ تل ابیب کی بجائے عربوں کے قبضے میں پہنچے گا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

تو رخسار بھلا مجھے ایرش واش کے حوالے سے کیوں ملے گی لیکن بہرحال ہم دونوں کی تقدیر میں جو رکاوٹیں تھیں وہ کسی بھی شکل میں دور نہیں ہوسکتی تھیں۔ اب اپنے آپ کو ان باتوں میں الجھائے بغیر میں اپنے کام کی جانب متوجہ ہوکر اس مشن کی تکمیل کے بارے میں سوچنا چاہتا تھا جس کے لیے میں نے یہ چیلنج اور ذمے داری قبول کی تھی۔ چنانچہ میں نے ہر طرح کے خیالات ذہن سے جھٹک دیئے اور صرف اپنی سوچوں میں گم ہوگیا جن لوگوں کا تعاون مجھے حاصل تھا۔ میں نے ان کے بارے میں مکمل فیصلے کیے رامش باس نے اپنے وعدے کے مطابق تیاریاں شروع کردی تھیں ویسے کروشین قبائل کے معاملات میرے لیے دلچسپی کا باعث تھے اور اکثر بلکہ کئی بار میں اس طرح کے معاملات میں ملوث ہو چکا تھا لیکن وہاں ایک دوسرا مسئلہ تھا اب یہاں میرے سپرد جو ذمے داری تھی اس کی نوعیت بالکل مختلف تھی چنانچہ میں ان لوگوں کے ساتھ مل کر ان تمام تر کارروائیوں کو دیکھتا رہا جن میں ابھی میرا براہ راست کوئی دخل نہیں تھا حیران کن بات یہ تھی کہ کروشین قبائل کے پاس ہر طرح کے ذرائع موجود تھے اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس محدود خطے میں رہ کر وہ صرف اپنے طور پر ہی یہ کارروائیاں نہ کر رہے ہوں بلکہ اس سلسلے میں انہیں ہر طرح کی آسانیاں حاصل ہوں جن کشتیوں میں اسلحہ بار کر کے دریائی راستے سے سمندر کی کھاڑی تک پہنچایا جا رہا تھا وہ بہت جدید اور عمدہ ساخت کی تھیں اور ان پر کافی اسلحہ بار کیا جا سکتا تھا۔ ایک طرح سے مجھے اس سلسلے میں انچارج کی حیثیت حاصل تھی۔ چنانچہ میں مکمل ذمے داری کے ساتھ اس سارے کام کی تکمیل کرا رہا تھا اور ریتم کو میں نے اسسٹنٹ کے طور پر ساتھ رکھا تھا اور وہ بھی اس سلسلے میں بڑی کارآمد تھی باقی تمام تر معاملات راحیل نظری اور عرشیہ فجر کے سپرد تھے وہ لوگ بھی مکمل طور پر پوری ذمے داری کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے ادھر ہم نے کپتان فاروق سے رابطہ قائم کر رکھا تھا اور فاروق نے مکمل طور پر سارا بندوبست کیا ہوا تھا یہ ایک عجیب و غریب مشن تھا ایک ایسا خطرناک مشن جس میں دو بدترین دشمن مجھ پر انحصار کیے ہوئے تھے ایک جانب ایرش واش اس بات سے مطمئن تھا کہ میرا سرمایہ زندگی اس کے پاس یا اس کے پاس نہ سہی ایک ایسے گروہ کی تحویل میں تھا جس سے ایرش واش اسے حاصل کر سکتا تھا اور ایک زندگی کی ضمانت کے طور پر لاکھوں زندگیوں کی تباہی کا ایک منصوبہ میرے ذریعے عمل پذیر ہو رہا تھا۔ ساری باتیں اپنی جگہ اگر ایرش واش کو دانش منصور کا ماضی معلوم تھا تو اس بے وقوف کو اپنے طور پر یہ بات سوچ

لینی چاہئے تھی کہ جس شخص نے وطن کے پیار میں اور انسانوں کی دوستی میں اپنا سب کچھ لٹا دیا ہے وہ اپنی زندگی کی ایک تڑپ کو ہزاروں مسلمانوں کی زندگی سے زیادہ قیمتی کیسے سمجھ سکتا ہے لیکن ایسے ہی موقعوں پر خدا کی قدرت یا امداد غیبی ساتھ دیتی ہے کہ ایرش واش کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی اسے یقین تھا کہ اسلحہ اس جہاز پر پہنچے گا اور پھر با آسانی اسرائیلی جہاز اس اسلحے پر قبضہ کر لے گا جب کہ ازبکستانی کیپٹن مکمل طور پر ہمارے ساتھ تعاون کر رہا تھا اور کروشین عربوں سے حاصل ہونے والے مفادات کے تحت یہ ذمے داری بحسن خوبی پوری کر رہے تھے۔ میرے پاس ایک لمبا کھیل تھا اور اس کے بعد اس سے بھی زیادہ لمبا کھیل جو ریتم کی شکل میں میرے سامنے آیا تھا۔ زیمر قبیلے کی یہ لڑکی میرے لیے اجنبی تھی اور اس نے جو کچھ مجھے بتا دیا تھا وہ میرے لیے بڑا تعجب خیز اور دلچسپ تھا گویا اس کھیل کے ختم ہونے سے پہلے میری زندگی کے لیے ایک نئے کھیل کا آغاز ہوگیا تھا۔ بہرحال ساری باتیں اپنی جگہ میں بدل نہیں تھا اسلحہ واقعی عظیم تھا اصولی طور پر تو یہ حکومت فرانس کی ملکیت تھا لیکن حکومت فرانس یہ بات معلوم ہونے کے باوجود کہ کرمس کے موقعے پر فرانسیسی جنگی کشتیوں کی چوری اور اسلحے کے حصول میں اسرائیل ملوث تھا۔ اس نے حکومت اسرائیل کے خلاف کوئی موثر کارروائی نہیں کی تھی حکومت اسرائیل اس معاملے میں جھوٹ بھی بول سکتی تھی کہ وہ اسلحہ کسی دوسرے کے ہاتھوں لگ گیا۔ یہ ان کا ذاتی معاملہ تھا اور بہرحال اس بات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا تھا کہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اور ایک دوسرے کے معاون کار، چنانچہ اس بارے میں کچھ اور سوچنا مکمل بے مقصد عمل تھا آخرکار کئی گھنٹوں کی کاوشوں کے بعد اسلحے کا یہ عظیم الشان ذخیرہ سوان پر منتقل ہوگیا اور بڑی احتیاط کے ساتھ ایسی محفوظ جگہوں پر پہنچا دیا گیا کہ سمندر کے اندر اگر ایک باقاعدہ جنگ ہو تو کافی عرصے تک یہ اسلحہ دوسری طرف سے ہونے والی کارروائیوں سے محفوظ رہے، ویسے ایک سنسنی خیز مشن سامنے آ گیا تھا اور میرا دوران خون تیز تھا کیونکہ بہرحال اس مشن کا کمانڈر میں ہی تھا آخری کھیپ میں راحیل نظری، عرشیہ فجر میں اور ریتم آخری جنگی کشتی کے ساتھ سوان پر پہنچ گئے۔ رامش باس ہمیں رخصت کرنے آیا تھا اس نے راحیل نظری سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور آج بہت عرصے کے بعد کروشین اپنے اس قرض سے سبکدوش ہو رہے ہیں مسٹر نظری جس کے لیے وہ دن رات پریشان رہا کرتے تھے، آپ تنظیم آزادی فلسطین کے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سربراہان کو یہ بات ضرور بتائیں گے کہ کروشین قبائل نے اپنی ضروریات کو نظر انداز کر کے اس اسلحے کی حفاظت ایک امانت کے طور پر کی ہے اور کروشین قبائل کے لیے دوسری امانت عربوں کے پاس محفوظ ہے اور ہم اتنی ہی بے چینی سے اس کا انتظار کر رہے ہیں جتنی بے چینی سے آپ اس اسلحے کے اپنے وطن لوٹ جانے کا چنانچہ ہمارا پورا پورا خیال رکھا جائے۔'' اس کے بعد اس نے مجھ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

''میرا تجربہ اس معاملے میں بہت زیادہ وسیع نہیں ہے لیکن ہر انسان کی زندگی میں مختلف لوگ آتے ہیں خصوصاً ایسے انسان کی زندگی میں جو اپنی زندگی کو اہم مقصد بنا چکا ہو۔ میں دعوے سے یہ بات کہہ سکتا ہوں مسٹر دانش منصور کہ تم بہت آگے کی چیز ہو لیکن اپنے دوستوں کے لیے بہت اچھی، پھر ہم تمام ضروری امور سے نپٹنے کے بعد سوان پر پہنچ گئے۔ کپتان نے ہمارے لیے آرام گاہیں منتخب کر دیں تھیں صرف چار افراد تھے ہم اور جب مجھے اور ریتم کو ایک خوبصورت کیبن میں پہنچایا گیا جس میں ایک ہی بڑا بیڈ پڑا ہوا تھا تو ریتم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔''

''مسٹر دانش منصور'' جواب میں، میں نے قہقہہ لگایا تھا میں نے کہا۔

''ریتم کیپٹن فاروق شواخ سے کہنا پڑے گا کہ ہمارے لیے دوسرے کیبن کا بندوبست کر دے۔''

''ضرورت نہیں ہے مسٹر دانش منصور'' وہ بولی۔

''کیا مطلب؟''

''میں آپ کے بستر میں بھی سو سکتی ہوں اور یہاں کیبن کے فرش پر بھی مجھے آپ کے کردار پر اعتماد ہے اور اپنے آپ پر بھی۔''

''تم بہت اچھی لڑکی ہو ریتم، بہت اچھی لڑکی ہو تم، مجھے یقین ہے لیکن بہر حال نہ میں تمہیں اپنے بستر پر سونے کی اجازت دوں گا نہ فرش پر ایک بہت آسان سی ترکیب اور بھی ہے۔''

''کیا؟''

''تمہارے لیے ایک کیبن حاصل کر لیا جائے۔''

''میں میں آپ کے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہوں۔''

''تو اس کیبن میں اتنی جگہ موجود ہے کہ ہم ایک اور بستر منگوا لیں۔'' اور جب فاروق شواخ سے اسکی فرمائش کی گئی تو اس نے حیرت سے ہم دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

''کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی جھگڑا ہے۔''

''ہاں ہمارے درمیان بستر کا جھگڑا ہے مسٹر شواخ آپ براہ کرم وہ کر دیجئے جو ہماری خواہش ہے۔''

''ابھی چند لمحوں کے اندر اندر۔'' شواخ نے کہا اور یہ چھوٹا سا مسئلہ بھی حل ہو گیا چونکہ رات بھر کی تھکن ذہن پر سوار تھی ایک طرف نظری اور فجرا اپنے کیبن میں چلے گئے تھے تو دوسری جانب ہم لوگوں نے بھی کچھ دیر آرام کرنے کا فیصلہ کیا اور نیند بھی اس طرح سے آئی کہ ہم خود حیران رہ گئے کچھ لمحوں کے اندر اندر ہم دونوں گہری نیند سو گئے تھے اور اس وقت جاگے تھے جب صبح کی روشنی نمودار ہو گئی تھی میں نے ہڑبڑا کر قرب و جوار کے ماحول کو دیکھا۔ ایرش واش اس بات سے ناواقف نہیں ہوگا کہ اسلحہ سوان کے ذریعے چل پڑا ہے۔ جہاز کے لنگر اٹھا دیئے گئے ہیں اور اب وہ کھلے سمندر میں سفر کر رہا ہے منصوبے کے مطابق ہمیں اس کشتی کا انتظار کرنا تھا جسے اس منصوبے کے دوسرے مرحلے کے طور پر سمندر میں بھیجا جائے گا لیکن ظاہر ہے فوراً یہ کام نہیں ہو سکتا تھا اس لیے فی الحال آزادی تھی لیکن آزادی کے ان لمحات کو ضائع نہیں کیا جا سکتا تھا ایک جانب میرے پاس وہ ٹرانسمیٹر موجود تھا جس پر ایرش واش سے رابطہ قائم ہو سکتا تھا تو دوسری جانب مجھے جہاز پر ان انتظامات کا جائزہ لینا تھا جو اس اسلحے کو محفوظ طریقے سے مطلوبہ مقام تک پہنچانے کے لیے کیے جانے تھے فاروق شواخ کو صورت حال کا علم تو تھا لیکن بہر حال ہم اپنا اطمینان بھی چاہتے تھے چنانچہ سب اکٹھے ہو گئے۔ ایک دوسرے کو صبح بخیر کہا گیا، ناشتا کیا گیا اور اس کے بعد ہم فاروق و شواخ کے ساتھ بیٹھ گئے میں نے اس مشن کے کمانڈر کے طور پر فاروق شواخ سے جہاز میں موجود افراد کے بارے میں سوالات کیے تو فاروق شواخ نے بتایا۔

''تنظیم آزادی فلسطین کی جانب سے چونکہ ہم لوگوں کو یہ ذمے داری سونپی گئی تھی کہ ہم اس اسلحے کو مطلوبہ جگہ تک پہنچانے کے لیے کاوشیں کریں۔ یہ جہاز بظاہر عام جہاز ہے لیکن اس پر تارپیڈو بھی لوڈ ہیں اور ایسا جنگی اسلحہ بھی جسے نمایاں کرنے کے بعد آپ اس جہاز کو ایک جنگی جہاز کہہ سکتے ہیں عملے کے افراد میں ایسے تجربے کار لوگ موجود ہیں جو اس اسلحے کو بخوشی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اور بخوبی استعمال کر سکتے ہیں اور انہیں اس اسلحے پر تعینات کر دیا گیا ہے کیونکہ سمندر کھلا ہے اور یہ بات بھی مکمل طور پر اعتماد کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ عملے کے افراد میں ایک بھی غلط آدمی نہیں ہے ہم نے بڑی احتیاط کیساتھ ان لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کیا ہے جن پر مکمل اعتماد کرتے ہیں ہم لوگ آپ سمجھ رہے ہیں نا میری بات کو......... مطلب یہ ہے کہ بظاہر ہمیں کہیں سے بھی کوئی خطرہ نہیں ہے اور ہم بڑے سکون کے ساتھ اپنا یہ مشن سرانجام دے سکتے ہیں۔''

''کیا ہم ان تمام چیزوں کا جائزہ لے سکتے ہیں۔'' میں نے سوال کیا۔

''میں خود آپ کو اس کی دعوت دینے والا تھا۔'' فاروق شواخ بولا اور پھر ہم چاروں افراد سوان کا جائزہ لینے لگے۔ بلاشبہ کبھی کسی زمانے میں یہ ایک عام سمندری جہاز ہوگا لیکن بڑی کاوشوں کے بعد اسے ایک جنگی جہاز میں تبدیل کیا گیا تھا۔ بہت سی جنگی توپیں جن کے سائز مختلف تھے اس پر پوشیدہ تھیں نچلی منزل میں تارپیڈو فائر کرنے کا پورا انتظام تھا اور یہ ساری چیزیں چیک کر لی گئی تھیں تاکہ کسی وقت ان کے استعمال میں کوئی دقت پیش نہ آئے بظاہر تو کوئی ایسی کارروائی ذہن میں نہیں رہ جاتی تھی جس کے لیے کہا جا سکے کہ وقت پر مشکل ہو جائے گی پھر بھی ہر چیز کا جائزہ لے لینا ضروری تھا پھر ہم نے عملے کے ان افراد سے ملاقات کی جو اس تمام کارروائی کے لیے مستعد تھے اور اس کے بعد ہماری آخری میٹنگ اسی شام ساڑھے چار بجے اس وقت ہوئی جب آسمان پر بادل گھرے ہوئے تھے اور بہت ہی ہلکی ہلکی پھوار شبنم کی طرح فضا سے نیچے تک آ رہی تھی اس سے موسم انتہائی خوشگوار ہو گیا تھا اور ایک اوپن جگہ بیٹھ کر ہم سمندر کی لہروں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے آپس میں اس موضوع پر گفتگو کرنے لگے۔

''آپ کا کہنا ہے مسٹر دانش منصور کہ کچھ وقت کے بعد کچھ افراد بوسیدہ حال ایک ایسی کشتی پر سوار ہو کر آئیں گے جو کسی جہاز کی تباہ شدہ لائف بوٹ محسوس ہوگی ظاہر ہے سمندری قوانین کے مطابق انسانی ہمدردی کی بنیاد پر انہیں سوان پر خوش آمدید کہا جائے گا اور ان کی مدد کی جائے گی۔ وہ لوگ آپ کو وہ خواب آور دوا فراہم کریں گے جسے مقررہ وقت پر جہاز کے عملے کو پلا دیا جائے گا اور پھر وہ جہاز نمودار ہوگا جو اسرائیلی جہاز ہے یا اسرائیلی مفادات کا نگران اور اس کے افراد اس جہاز پر قبضہ کرلیں گے اور اسے تل ابیب لے جائیں گے۔''

''جی مسٹر فاروق شواخ یہی مکمل منصوبہ ہے اور اس منصوبے کا روح رواں اسرائیل سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ایرش واش ہے۔''

''اس سمندری جہاز پر کیا ہیلی کاپٹر وغیرہ بھی موجود ہوں گے یہ سوال میں اس لیے کر رہا ہوں کہ اگر ہمیں باقاعدہ جنگی حکمت عملی اختیار کرنی پڑے تو کیا فضائی حملے کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔''

''اس بارے میں بالکل کچھ نہیں کہہ سکتا ہیں۔''

''ہوسکتا ہے کہ ایسا ہو اگر ایسا ہوا تو ہمیں زیادہ خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس اسلحے کے ذخائر ہیں گو ہم نے انہیں انتہائی محفوظ جگہ رکھا ہے لیکن جہاز پر کوئی موثر حملہ کیا جائے گا تو وہ اسلحہ متاثر ہوسکتا ہے اور اگر اسلحہ متاثر ہوا تو آپ کو اندازہ ہے کہ اس جہاز کے ننھے ننھے ٹکڑے فضا میں تیرتے پھریں گے اور ہم کوئی بچت نہیں کر سکیں گے۔''

''اس کے لیے میرے پاس موثر منصوبہ ہے۔ جہاز جو ہمارے قریب اس شکل میں پہنچے گا ہم اس پر اتنا اچانک اور اتنا بھرپور حملہ کریں گے کہ ادھر سے کسی کارروائی کی گنجائش نہ رہے۔''

''ہاں بے شک لیکن ایسا جس قدر جلد ممکن ہو جائے بہتر ہے کیونکہ بہرحال سمندری روٹ پر دوسرے جہاز بھی سفر کرتے ہیں اور ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ کون کون ہمیں کیا کیا کرتے ہوئے دیکھے ایسی صورت میں ہمارے لیے بچت مشکل ہو جائے گی۔''

''شاید آپ کو مکمل تفصیل سے آگاہ نہیں کیا گیا ہے مسٹر فاروق شواخ، یہ جہاز جو آپ کی کمپنی کا ہے مکمل طور پر خرید لیا گیا ہے آپ اور آپ کے عملے کی ہر طرح کے تحفظ کی ذمے داری قبول کی گئی ہے۔''

''میں جانتا ہوں مسٹر راحیل نظری بالکل جانتا ہوں یہ بات میں۔''

''تو اس کے بعد آپ کو یہ الفاظ کہنے ہی نہیں چاہئے تھے۔''

''بس انسانی ذہن خدشات کا مسکن ہوتا ہے یونہی میں نے یہ بات کہہ دی تھی۔''

''آپ کو حوصلہ رکھنا چاہئے اور کامیابی کا یقین۔'' راحیل نظری نے کہا اور فاروق شواخ معذرت آمیز انداز میں خاموش ہو گیا۔ بہرطور ساری باتیں اپنی جگہ میرے اپنے خیال سے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

انتظامات مکمل تھے اور اب ہمیں انتظار تھا اس بات کا کہ دوسری جانب سے کارروائی کا آغاز کب ہوتا ہے۔ یہ پورا دن موسم کی خوبصورتی کے ساتھ گزر گیا۔ رات بھی اتنی ہی دلکش تھی رات کو تقریباً ایک بجے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور ریتم نے مجھے غنودگی سے چونکا دیا اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر مجھے ٹرانسمیٹر کی جانب متوجہ کیا اور میں نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آن کر دیا۔ اس پر آنے والی آواز واضح اور صاف تھی اور یہ آواز ایرش واش کے علاوہ اور کسی کی نہ تھی۔

''ہیلو مجھے یقین ہے تم سو رہے ہوگے دانش منصور۔''

''مسٹر ایرش واش رات کا ایک بجا ہے اصولی طور پر مجھے سونا ہی چاہئے تھا۔''

''مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں تم سے کوئی سوال کرنا چاہتا ہوں ویسے تمہارے لیے ایک خوشخبری ہے۔''

''کیا؟''

''فیرولین سے میرا رابطہ ہو گیا ہے اور میں ایسے ذرائع اختیار کر رہا ہوں جن سے ہمارے درمیان اچھے روابط پیدا ہو جائیں اور رخسار کے حصول کیلیے ہمیں کوئی سخت کارروائی نہ کرنی پڑے۔''

''آہ، آپ میرے لیے بہت کچھ کر رہے ہیں مسٹر ایرش واش اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میرے لیے اس بات کا شکریہ ادا کرنا ایک مشکل کام ہوگا۔''

''نہیں، تم تو یہ شکریہ ایڈوانس میں ادا کر رہے ہو جس خوبصورتی کیساتھ تم نے وہ کام کر ڈالا ہے جس کے لیے حکومت اسرائیل طویل عرصے سے پریشان تھی۔ اس کا کوئی جواب، کوئی ثانی نہیں ہے، میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ بہرحال ہم زیادہ طویل گفتگو نہیں کر سکتے کل دن کی روشنی میں غالباً اس وقت دن کے دس بجے ہوں گے جب تمہیں وہ لائف بوٹ نظر آ جائے گی۔ جس پر تین افراد سوار ہوں گے۔ تم سمجھتے ہو کہ آگے کا منصوبہ کیا ہے ہم موسمی کیفیات کو مدنگاہ رکھ رہے ہیں کل کا دن ہمارے اندازے کے مطابق ایک چمکدار دن ہوگا۔ ہمارا وہ جہاز دور نہیں ہے جس سے یہ تمام کارروائی ہوگی ہم بہت فاصلے سے تمہیں دیکھ بھی رہے ہیں مطلب یہ ہے کہ کل اپنے کام کو سرانجام دینے کے لیے مستعد رہو دن کو ساڑھے بارہ بجے تمہیں جہاز کا رخ تبدیل کر دینا ہے۔ اپنے کام کے لیے مستعد ہو اگر اس سلسلے میں کوئی اور

سوال ہو تو کر سکتے ہو۔''

''نہیں۔ ایرش واش گفتگو کی طوالت کبھی کبھی نقصان دہ بھی ثابت ہوتی ہے۔''

''اوکے'' ایرش واش نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا ریتم خاموش نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔ میرے چہرے پر بھی ایک لمحے کے لیے جذبات کے سائے لرزاں ہو گئے تھے اور ریتم کی آنکھوں میں بھی ایک عجیب سی کیفیت نمودار ہوگئی تھی۔ اب اس کے بعد نیند کا آنا آسان کام نہیں تھا۔ ریتم اپنے بستر پر بیٹھ گئی اور میں خاموشی سے اپنے بستر پر بیٹھا اس کا چہرہ دیکھتا رہا۔''

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

درحقیقت انسان چاہے کتنے ہی مشکل لمحات سے کیوں نہ گزرے اس کی زندگی میں ایک تجسس ہوتا ہے اور بہت سے کام ایسے ہوتے ہیں جنہیں چاہے کتنے ہی پرسکون انداز میں محسوس کرلیا جائے لیکن ان کی اپنی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ وہ مشکل ہی محسوس ہوتے ہیں یہی کیفیت اس وقت ہم دونوں پر طاری تھی' ابھی نہ تو راحیل نظری کو یہ بات معلوم تھی نہ عرشیہ فجر کو اور نہ ہی جہاز کا کپتان فاروق شواخ جانتا تھا کہ وہ اصل کام کس وقت شروع ہوگا' بات ہم دونوں کے علم میں آگئی تھی' کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد ریتم نے کہا۔

''کچھ بولو گے نہیں۔؟ دانش منصور''.........میں نے مسکرا کر اسے دیکھا اور کہا۔

''دل تو یہ چاہتا ہے ریتم کہ ساری رات جاگ کر صبح کا انتظار کریں لیکن ہمارے پاس وقت ہے' دن کے ساڑھے دس بجے تک ہم اپنے طور پر آزاد ہیں اور میرا نیک مشورہ یہ ہے کہ سونے کی کوشش کرو تا کہ کل ہم دن کی روشنی میں پرسکون ہوں۔''

''اور میرا دل یہ چاہتا ہے کہ میں باہر جاؤں' عملے کے افراد جو رات کی ڈیوٹی پر مستعد ہوں گے ان سے درخواست کروں کہ یا تو وہ ہمارے لئے کافی بنائیں یا پھر مجھے اجازت دیں اور کچن تک پہنچا دیں تا کہ میں عمدہ سی کافی لے کر آؤں اور ہم دونوں کافی پیتے ہوئے ایک دوسرے سے گفتگو کریں۔''

''ٹھیک ہے اگر تمہاری یہ خواہش ہے تو مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔''

''نہیں' اب یہ میری خواہش نہیں ہے میں نے پرانی بات کہی تھی۔ بے شک ہمیں سو جانا چاہیے لیکن ایک بات میں خاص طور سے کہنا چاہتی ہوں مسٹر دانش منصور۔''

''وہ کیا؟''

''اریش واش نے کہا ہے کہ وہ ہم پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ چنانچہ کل دن کی روشنی میں ہم اپنے اس پروگرام کی تکمیل کریں تو اس بات کو لازمی طور پر مدنگاہ رکھیں کہ بے ہوشی کا ڈرامہ شروع ہونے کے بعد ہر طرح کی جدوجہد ختم ہو جائے اور دن کی روشنی میں بھی' میرا مطلب ہے کہ صبح کو ایسی بھاگ دوڑ نہ کی جائے جیسے ہم خصوصی جنگی تیاریاں کر رہے ہوں' میں نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے ریتم کو دیکھتے ہوئے کہا۔''

''اس قدر ذہانت کا مظاہرہ نہ کرو ریتم' کہ تمہیں میری نظر لگ جائے' بالکل ٹھیک کہا ہے تم نے لیکن ہم انہیں بھی دن کی روشنی میں ہی صورت حال سے آگاہ کریں' چلو کروٹ بدلو اور سو جاؤ لیکن تمہیں سو جانا ہے بہانہ پسند نہیں کروں گا' تمہارے چہرہ کا رخ میری ہی جانب ہونا چاہیے'' ریتم نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

''گویا آپ جاگ کر میرا چہرہ دیکھتے رہیں گے۔''

''نہیں' ہم دونوں ہی سو جائیں گے۔'' میں نے ہنس کر کہا اور ریتم نے آنکھیں بند کرلیں' حالانکہ آنے والے لمحات بڑے سنسنی خیز تھے' لیکن اب آپ سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ مجھے نہ صرف حالات پر بلکہ اپنے آپ پر بھی کمانڈ حاصل تھی۔ چنانچہ سوئے اور دوسرے دن صبح آٹھ بجے جب جہاز پر زندگی رواں دواں ہوگئی تب ہی آنکھ کھلی۔ راحیل نظری اور عرشیہ فجر بہت صبح جاگ جانے کے عادی تھے اور ان کے ذہنوں پر کوئی بوجھ بھی نہیں رہا تھا۔ رات کو اس لئے وہ بہت تروتازہ نظر آرہے تھے ہم سب نے ناشتا بھی پرسکون حالات میں کیا اور ناشتے کے بعد کافی پیتے ہوئے میں نے فاروق شواخ سے کہا۔

''آج کا دن ہمارے لئے اس عظیم کارکردگی کا دن ہے جس کے بعد ہمارا یہ مشن کامیابی کی جانب رواں دواں ہو جائے گا۔'' میرے ان الفاظ پر سب نے چونک کر میری صورت دیکھی تو میں نے آہستہ سے کہا۔

''میں زیادہ تجسس نہیں پیدا کر رہا' دن کو ساڑھے دس بجے کے قریب ہمیں وہ کشتی نظر آئے گی جس پر تین افراد سوار ہوں گے اور اس طرح اس کھیل کی ابتدا ہو جائے گی۔'' ان سب کی آنکھوں میں شدید سنسنی کے آثار نمودار ہوگئے تھے بہت دیر تک کوئی مجھ سے اس بارے میں کوئی سوال بھی نہ کر سکا' لیکن پھر راحیل نظری نے سنسنی خیز انداز میں کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''کیا آپ کا رابطہ ہوا ہے اس سلسلے میں۔''

''ہاں' نظری ہمیں ٹھیک ساڑھے دس بجے اپنے عمل کے لئے تیار ہونا ہوگا' لیکن اس کے بعد ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہوگا۔ ساڑھے بارہ بجے وہ سارا کھیل مکمل ہو جائے گا جو منصوبہ بندی کے تحت کھیلنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔'' وہ خاموش نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگے تو میں نے کہا۔

''اور اب وہ تمام کام جو پچھلے وقت میں ہوتے رہے ہیں ہمیں سرانجام دینا ہوں گے' ایک مکمل منصوبہ بندی جو ہم نے اپنے طور پر کرلی ہے اسے جاری رکھا جائے گا۔ آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے مسٹر فاروق شواخ کہ آپ اپنے عملے کو مستعد اور متعین کرلیں اور کچھ لمحوں کے اندر یہ سارا کھیل مکمل ہو جانا چاہیے۔''

''ٹھیک ہے' ہو جائے گا۔'' فاروق شواخ نے کہا پھر اس کے بعد جو کارروائی دیکھنے میں آئی وہ واقعی دلچسپ اور سنسنی خیز تھی۔ ہر شخص اپنے طور پر مستعد نظر آ رہا تھا۔ یہاں تک کہ فجر اور نظری بھی ایک ایک کام میں پوری طرح مستعدی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ ریتم میرے ساتھ تھی' ویسے ریتم کے بارے میں بعد میں یہ اندازہ میں نے اچھی طرح لگا لیا تھا کہ در حقیقت رامش ہاس یا کروشین کے درمیان وہ انتہائی اہم اور معزز شخصیت کی حامل تھی اور اپنے طور پر بہت اعلیٰ کارکردگی کی مالک' جس کا مجھے بخوبی اندازہ ہو چکا تھا پھر ہم ایک ایک لمحے کے گزرنے کا انتظار کرتے رہے' یقینی طور پر اس اسرائیلی جہاز پر موسم سے متعلق ایسے سسٹم موجود ہوں گے جو یہ بتا سکتے ہوں گے کہ دن کی کیفیت کیا ہوگی' حالانکہ پچھلے دن سورج چھپا رہا تھا اور ابرآلود موسم نے سمندر کے حسن میں اضافہ کر دیا تھا لیکن آج کا دن چمکدار اور روشن تھا۔ سورج آہستہ آہستہ ابھر رہا تھا اور کرنوں کی تمازت کا احساس شروع ہو چکا تھا اندازہ یہ تھا کہ یہ ایک گرم دوپہر ہوگی' بہرحال وقت گزرتا رہا پھر برج سے کیپٹن کو اشارہ موصول ہوا اور کیپٹن نے وائرلیس پر فوراً ہی اشارہ موصول کیا۔

''کیپٹن ایک کشتی نظر آ رہی ہے جو بظاہر بوسیدہ عالم میں ہے۔ وہ لوگ چپواروں کے سہارے اسے آگے بڑھا رہے ہیں رخ ادھر ہی کی جانب ہے۔''

''میں برج پر آ رہا ہوں۔'' فاروق شواخ نے کہا اور ہم لوگوں کو بھی اشارہ دیا۔ ہم سب دوڑتے ہوئے کچھ وقت کے بعد سوان کے برج پر پہنچ گئے بڑی بڑی طاقتور دوربینوں کے

ذریعے ہم نے اس کشتی کا جائزہ لیا۔ منصوبے کے مطابق ایک بوسیدہ کشتی تھی جسے دیکھنے کے بعد یہ احساس ہوتا تھا کہ اسے سمندر میں کافی دن گزر چکے ہیں۔ تین افراد نظر آ رہے تھے اور چونکہ انہیں یہ احساس تھا کہ ابھی سوان سے انہیں بخوبی طور پر نہیں دیکھا جا رہا ہوگا اس لئے وہ آپس میں ہنس بول بھی رہے تھے لیکن پھر ان میں تبدیلیاں رونما ہونے لگیں۔ ان میں جلدی سے ایک شخص نے ایک لمبے بانس پر غالباً اپنے بدن کا گہرے رنگ کا لباس لٹکا دیا تھا اور دوسرے دو افراد ہاتھوں میں اپنے لباس لے کر انہیں لہرانے لگے تھے' سارا ڈرامہ اسی انداز میں ہو رہا تھا جس انداز میں ایسے ڈرامے کئے جاتے ہیں وہ سوان سے مدد مانگ رہے تھے' تھوڑے سے اور قریب آ جانے کے بعد فاروق شواخ نے کہا۔

''سمندری قوانین کے مطابق اب انہیں حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایک موٹر لانچ سمندر میں اتارنی پڑے گی۔''

''او کے۔'' شواخ نے کہا اور فوری طور پر لانچ کو کرین کے ذریعے سمندر میں اتارنے کے بندوبست کر لئے گئے۔ لانچ ڈرائیور کے ساتھ صرف میں تھا' حالانکہ راحیل نظری نے خود بھی بہت زیادہ چاہا کہ وہ میرے ساتھ جائے لیکن میں نے انکار کر دیا اور راحیل نظری خاموش ہو گیا۔ ہم لانچ کے ذریعے اس بوسیدہ کشتی کی جانب روانہ ہو گئے میں جانتا تھا کہ ان لوگوں کو بہترین اداکاری کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور ایسا ہی ہوا وہ زور زور سے اپنے لباس ہلا کر خوشی کا اظہار کر رہے تھے یہاں تک کہ اچھا خاصا فاصلہ طے کرنے کے بعد ہم اس کشتی تک پہنچ گئے تین افراد تھے' جنہوں نے اپنے چہروں پر ایسی مردنی طاری کر رکھی تھی کہ دیکھ کر یہ احساس ہوتا تھا کہ ان کم بختوں کو کئی دن سے بھوکا اور پیاسا رکھا جا رہا ہے تاکہ یہ اپنا رول بغیر کسی شبے کے ادا کرسکیں ان سے بولا تک نہیں جا رہا تھا' ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کچھ اشاروں کے ساتھ انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ وہ ایک تباہ شدہ جہاز کے مسافر ہیں جو عرصہ دراز سے سمندر میں بھٹک رہے ہیں۔ ہم جو گولیاں اپنے ساتھ لے گئے تھے اور جو فوری طور پر ایسے موقعوں پر استعمال میں آتی ہیں۔ ہم نے وہ گولیاں ان کو کھانے اور چوسنے کے لئے دیں اور اس کے بعد انہیں سہارا دیکر اپنی کشتی میں منتقل کر لیا' ان کا مختصر سا سامان جو بوسیدہ گٹھریوں کی صورت میں تھا حاصل کرلیا گیا حالانکہ اس سامان میں جو مہلک چیزیں تھیں میں ان کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا ان تینوں کو سہارا دیکر آخرکار موٹر لانچ میں منتقل کر دیا گیا اور بوسیدہ کشتی سمندر ہی میں چھوڑ دی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

گی۔ موٹر لانچ ان جعلی مظلوموں کو لے کر سوان کی جانب چل پڑی۔ ادھر سوان کے عرشے پر لوگ ہمارے منتظر تھے وہاں سے ان لوگوں کو اوپر پہنچانے کے لئے سیڑھیاں لٹکا دی گئی تھیں اور اس طرح کے انتظامات بھی کئے گئے تھے کہ اگر تباہ حال کشتی کے مسافر اس عالم میں نہ ہوں تو اپنے طور پر ان سیڑھیوں پر سوار ہو کر اوپر پہنچ نہ سکیں تو انہیں اوپر پہنچانے کے لئے دوسرا بندوبست کیا جائے اور ایسا ہی کرنا پڑا' وہاں پہنچنے کے بعد میں نے انہیں اطلاع دی کہ بہتر یہ ہوگا کہ لائف بوٹ کو چار ہک کے ذریعے اوپر اٹھایا جائے' بوسیدہ کشتی کے مسافر اس کیفیت میں نہیں ہیں کہ سیڑھیوں کے ذریعے جہاز کے عرشے تک پہنچ سکیں' تھوڑا سا انتظام کرنا پڑا' چند لوگ سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آئے' آخر کار لانچ اوپر اٹھالی گئی اور ان لوگوں کو سہارا دیکر فوراً ہی ایک بڑے کیبن میں پہنچایا گیا' جہاں معقول انتظامات کر دیئے گئے تھے آنے والوں کو فوری طور پر گرم دودھ اور ایسی دوائیں پیش کی گئیں جو سمندری سفر میں تباہ حال مسافروں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں' گویا ہم نے انہیں ایک لمحے کیلئے یہ احساس نہ ہونے دیا کہ ان کی شخصیت کو کسی بھی شکل میں مشکوک سمجھا جا رہا ہے' غالباً ان تینوں کو میری شناخت کرا دی گئی تھی چنانچہ میں نے محسوس کیا کہ ان کی نگاہیں جب بھی میری جانب اٹھتی ہیں اس میں شناسائی کا اظہار ہوتا ہے میں نے اپنے طور پر ان لوگوں سے کہا جو اس وقت میرے پاس موجود تھے۔

''ان کی نگرانی کے لئے میں موجود ہوں' آپ لوگ آرام کیجئے گا۔''

''ٹھیک ہے مسٹر دانش منصور براہ کرم آپ ان لوگوں کا خیال رکھیے گا اور کوئی بھی شے درکار ہو تو طلب کر لیجئے گا۔''

''آپ بالکل بے فکر رہیں۔'' میں نے کہا اور وہ سب چلے گئے میں نے کیبن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا تب ان میں سے ایک نے جلدی سے کہا۔

''ہمیں آپ کی شناخت کرا دی گئی تھی مسٹر دانش منصور۔''

''ہوں' سامان کہاں ہے۔''

''تین گٹھریوں میں سے ایک گٹھری میں ایک بوتل موجود ہے' اس میں ایک سیال بھرا ہوا ہے بس آپ یہ سمجھ لیجئے کہ آپ کو کسی ایسی جگہ وہ بوتل کھولنا ہوگی جہاں لوگوں کی آمدورفت ہو یہ ایک مخصوص چیز ہے جسے آپ اپنے چہرے پر اسپرے کر لیجئے اس سے آپ دھوئیں کے اس اثرات سے محفوظ رہیں گے جو آن کی آن میں' آپ یوں سمجھ لیجئے کہ تقریباً دس کلو میٹر کے

علاقے کو گہری نیند سلا سکتے ہیں۔ یہ اسپرے ہمارے پاس بھی موجود ہے اور یہ چوبیس گھنٹے تک کارآمد رہتا ہے۔''

''جہاز کے کسی بھی حصے میں اس بوتل کو کھول کر رکھ دیا جائے ہمارا کام ہو جائے گا۔''

''اگر اس بوتل کو تیز آندھی میں بھی کسی جگہ کھول کر رکھ دیا جائے تو اس کے اندر موجود سیال کا مہلک دھواں تیز ہواؤں میں بھی سانس لینے والا جانور یا انسان بے ہوش کر دے گا سوائے اس اسپرے کے' آپ براہ کرم اسے اپنے چہرے پر اسپرے کر لیجئے تاکہ ہم لوگ با آسانی اپنا کام سرانجام دے سکیں۔''

''لیکن ابھی وقت ہے۔''

''ہاں' بے شک ابھی کافی وقت ہے لیکن یہ وقت یہ بوتل کھولنے کے لئے ہے۔ یہ اسپرے اگر آپ اپنے چہرے پر کر لیتے ہیں تو صورت حال بہتر ہو جائے گی۔'' جو چھوٹی سی شیشی انہوں نے مجھے دی وہ لائٹر کی شکل کی تھی' انہوں نے مجھے اس کا طریقہ استعمال بتایا اور پھر ان تینوں نے اسے یکے بعد دیگرے اپنے چہرے پر اسپرے کر لیا' ننھی ننھی پھواریں ان کے چہروں سے ٹکرائیں اور میں اس کا طریقہ استعمال دیکھنے لگا' ایک ہلکی سی خوشگوار بو فضا میں پھیل گئی تھی بہرحال اتنا مجھے اندازہ تھا کہ جب انہوں نے یہ اسپرے اپنے چہرے پر کر لیا تو یہ میرے لئے بھی مضر نہیں ہوگا پھر بھی میں نے وہ لائٹر اپنے پاس محفوظ کر لیا اور ان سے کہا کہ میں اپنے طور پر استعمال کر لوں گا' وہ بے فکر رہیں۔''

''بوتل کو احتیاط سے رکھیئے گا' بے شک یہ شیشے کی نہیں فائبر کی ہے' لیکن اس کا کارک کھل جانا آپ سمجھتے ہیں کس حیثیت کا حامل ہوگا۔''

''ہاں' میں سمجھ رہا ہوں' لیکن مسٹر واش کی جانب سے میرے لئے کوئی اور پیغام ہے۔''

''بالکل نہیں' ہم اس کیبن میں موجود ہیں' جس وقت وہ تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو ہم مسٹر واش کو اطلاع دے دیں گے جہاز ہمارے پاس آ جائے گا اور پھر عملے کے ضروری افراد یہاں پہنچ جائیں گے ان لوگوں کے بارے میں مسٹر واش نے کہا ہے کہ ان کی زندگی بے مقصد رہے گی ہم ان کا بوجھ اٹھا کر یہ سفر نہیں کریں گے اس کی بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ راستے کے خطرات کو مدنظر رکھنا ہوگا' اگر انہیں زندہ رکھا گیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان میں سے کوئی ہمارے لئے خطرہ بن جائے۔''

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''ٹھیک' میں جانتا ہوں مسٹر ایرش واش خطرات مول لینے کے عادی نہیں ہیں۔'' میں نے کہا' لیکن دل ہی دل میں ایک شدید نفرت' ایک عجیب سی سنسنی محسوس کر رہا تھا' بہر حال ان لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے میں نے وہ اسپرے اپنے چہرے پر بھی کیا اور اس کے بعد وہ لائٹر نما شیشی انہیں واپس نہیں کی' بلکہ اپنی ہی جیب میں رکھ کر میں وہاں سے باہر نکل آیا' باہر آ کر میں نے کیبن کا دروازہ بند کر دیا تھا ان لوگوں کے سامان کا میں نے بخوبی جائزہ لے لیا تھا' ان کے پاس نہ تو ہتھیار تھے نہ اس بوتل کے علاوہ کوئی اور مہلک چیز جو جہاز میں موجود لوگوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہو باہر نکل کر میں نے کیبن کا دروازہ بھی بند کر دیا تھا جب میں باہر نکلا تو سب سے پہلے ریتم نے میرے قریب پہنچ کر مجھ سے کہا۔

''ہاں' مسٹر دانش۔''

''آ ؤ ریتم۔''

''یہ کیا ہے۔''

''ایک ایسی خطرناک چیز جس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا تم یوں سمجھ لو کہ اس بوتل میں ایٹم بم موجود ہے۔''

''او مائی گاڈ' کیا جہاز کے افراد کو ہلاک کرنے کے لئے۔''

''ہاں' وہ لوگ کہاں ہیں۔''

''آ ؤ۔'' پھر میں اس کیبن میں پہنچ گیا' جہاں شواخ وغیرہ موجود تھے' راحیل نظری بھی تھا' وقت کی رفتار اتنی تیز تھی کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے پنکھ لگا کر اڑ جائے گا میں نے وہ بوتل سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''یہ وہ خوفناک چیز ہے جسے ہم کوئی نام نہیں دے سکتے۔''

''کیا مطلب؟'' شواخ نے پوچھا اور میں اس بوتل کے بارے میں تفصیلات بتانے لگا۔ شواخ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا' راحیل نظری اس بوتل کو دیکھنے لگا تھا پھر اس نے کہا۔

''اگر آپ یہ مجھے دے دیں مسٹر دانش منصور تو آپ یقین کیجئے میں اسے ان بستیوں پر استعمال کروں جو ہم لوگوں پر مظالم ڈھا کر آباد کی گئی ہیں۔'' میرے ہونٹوں پر ایک مدھم سی مسکراہٹ پھیل گئی اور میں نے کہا۔

''کم از کم اس سلسلے میں میں آپ سے تعاون نہیں کر سکتا راحیل کیونکہ بہر حال جذبات

گناہ گار اور بے گناہ میں شناخت کرنے میں کبھی کبھی ناکام رہتے ہیں۔ اس مہلک بوتل کو سمندر کی گہرائیوں میں پہنچا دینا زیادہ بہتر رہے گا' اور میں اس کے لئے کوئی رسک نہیں لے سکتا۔''

''یعنی آپ اسے۔''

''ہاں' لیکن اس طرح پیک کر کے کہ یہ سمندر کی مخلوق کو بھی نقصان نہ پہنچا سکے۔'' وہ لوگ خاموش ہو گئے تھے حالانکہ مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ کم از کم وہ میری بات سے اتفاق نہیں کرتے لیکن میں نے اس پر کوئی تعرض نہیں کیا' ٹین کا ایک خالی بکس حاصل کر کے میں نے اس میں لوہے کے بہت بڑے بڑے ٹکڑے اور فولادی زنجیر کا ایک چھ یا سات کلو وزنی ٹکڑا رکھا پھر اس بوتل کو اس میں پیک کیا اور اس کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اسے سمندر کی نذر کر دیا۔ لوہے کا وزن اسے لے گہرائیوں میں اتر گیا۔ وہ سب شدید سنسنی کا شکار تھے۔ بہت دیر تک خاموشی طاری رہی تھی۔ پھر شواخ نے کہا۔

''ہاں۔ آپ کا اندازِ فکر ٹھیک تھا۔''

فاروق کے اس طرح اچانک بول پڑنے سے سب چونک کر اسے دیکھنے لگے تو فاروق شواخ بولا۔ ''ساری دنیا میں مہلک ہتھیاروں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ پوری انسانیت اس ہولناک تباہی کی زد میں ہے۔ بات آخر کار انسانیت کی ہے۔ اس میں کسی مخصوص ملک یا نسل کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔''

''آپ نے ٹھیک کہا مسٹر شواخ۔ کون جانے آگے کیا ہوتا اور یہ مہلک شئے کسے کیا نقصان پہنچاتی۔''

''بے شک۔''

''میرا نکتہ نظر یہی تھا۔''

''اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ راحیل نظری نے پوچھا۔

''تمہیں معلوم ہے نظری۔''

''براہ کرام ہمیں ہماری ڈیوٹی بتائیے۔''

''یہ تو اندازہ ہو گیا کہ وہ لوگ پوری کارروائی کے لئے مستعد ہیں اور صرف ہماری طرف سے اشارے کے منتظر ہیں۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''کیا برج سے کسی جہاز کو قریب دیکھا جا رہا ہے۔'' میں نے سوال کیا۔

''معلوم کروں؟'' شواخ بولا۔

''ہاں۔'' میں نے کہا اور فاروق مختصر حیطہ عمل کے ٹرانسمیٹر پر کسی سے رابطہ قائم کرنے لگا۔

''سیکنڈ آفیسر۔''

''ہاں۔'' مسٹر سائمن قرب و جوار میں کوئی جہاز نظر آ رہا ہے۔

''بہت فاصلہ ہے جناب۔'' مگر جہاز ہے۔

''روٹ پر ہے؟''

''شاید نہیں۔''

''تمہیں یقین ہے۔''

''جی سر۔''

''اوکے بس یہی معلوم کرنا تھا اور ہاں کسی سب میرین کے سگنل تو نہیں ہیں۔''

''کوئی رپورٹ نہیں ہے۔''

''اوکے!'' شواخ نے کہا۔ میں نے تعریفی نظروں سے شواخ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ تجربہ آپ کا ایک الگ مقام رکھتا ہے۔'' آپ کے ذہن میں سب میرین خوب آئی۔

اس کے بعد یہ سارے مرحلے مکمل ہو گئے۔ ان تینوں نے نہ اپنا کوئی نام بتایا تھا نہ اپنا کوئی تعارف کرایا تھا وہ مجھ سے تعاون کر رہے تھے' انہوں نے کہا۔

''کیا آپ نے اپنا کام کر لیا مسٹر دانش منصور۔''

''نہیں' ابھی نہیں' میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کے لئے کسی خاص وقت کا تعین تو نہیں کیا گیا ہے' میرا مطلب ہے اسے کس وقت شروع کرنا ہے۔''

''ابھی' کچھ لمحوں قبل ٹرانسمیٹر پر ہماری گفتگو ہوئی ہے وہ جہاز جسے اگر آپ چاہیں تو طاقتور دوربینوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے ملنے والی اطلاع کا منتظر ہے۔''

''اور میں آپ لوگوں سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ مجھے کتنی دیر کے بعد اپنے اس مرحلے پر عمل کرنا ہے۔''

''میرا خیال ہے کہ آپ اپنے کام کا آغاز کر دیجئے گا بعد میں ہم دیکھ لیں گے کہ اگر دیر بھی ہو جاتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔''

''کیا' بوتل سے خارج ہونے والے دھوئیں سے بے ہوش ہونے کے بعد وہ لوگ جلدی ہوش میں نہ آ جائیں گے' میرا مطلب ہے کہ اس وقت جب جہاز اپنا یہ سفر یہاں تک کے لئے مکمل کر لے۔'' ایک لمحے کے لئے وہ سوچ میں ڈوب گئے تھے پھر ان میں سے ایک نے حیرت بھرے انداز میں کہا تھا۔

''واقعی' آپ کا یہ کہنا بالکل درست ہے یہ صحیح صورت حال تو ہمارے بھی علم میں نہیں ہے۔''

''اس کا مطلب ہے میں اپنے طور پر جو کچھ سوچ رہا ہوں وہ مناسب ہے۔'' میں نے کہا اور وہ تینوں مسکرانے لگے پھر ان میں سے ایک نے کہا۔

''میں ابھی آپ کے سامنے رابطہ قائم کرتا ہوں۔''

''کیا مسٹر اریش واش اس جہاز پر موجود ہیں۔''

''اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا' آپ چاہیں تو خود گفتگو کر لیجئے۔''

''نہیں' یہ گفتگو تو تمہیں خود ہی کرنی ہے۔'' میں نے جواب دیا اور وہ شخص ایک ٹرانسمیٹر بکس اپنے ٹوٹے پھوٹے سامان سے نکال کر اسے آن کرنے لگا۔ ظاہر ہے یہ لوگ معمولی حیثیت کے حامل نہیں ہوں گے' کوششیں کی گئیں پھر کچھ لمحوں کے بعد دوسری طرف سے رابطہ قائم ہو گیا اور فوراً ہی کہا گیا۔

''کیا پوزیشن ہے۔''

''پوزیشن آپ سے معلوم کرنی ہے جناب۔''

''کیا مطلب۔''

''کام بہترین طریقے سے پایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے ہمیں آپ کی طرف سے ہونے والے پروگرام کے بارے میں معلومات درکار ہیں۔''

''دانش منصور اس سلسلے میں کیا کہتا ہے۔''

''مسٹر دانش منصور ہمارے پاس موجود ہیں اور اگر آپ چاہیں تو ان سے گفتگو کر سکتے ہیں۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

’’یہ اچھی بات ہے‘ اس کی مجھ سے بات کراؤ۔‘‘ دوسری طرف سے آواز آئی اور میں نے پہچان لیا کہ آواز کس کی ہے۔ میرے دل کی دھڑکنوں میں اضافہ ہوگیا تھا‘ ایرش واش کے علاوہ کوئی نہیں تھا‘ میں نے ٹرانسمیٹر پر کہا۔

’’مسٹر ایرش واش آپ کی ہدایت کے مطابق میں نے تمام اقدامات کیے ہیں اور میں اپنے اس عمل میں مخلص ہوں۔‘‘

آپ کو ابتدائی ڈیڑھ گھنٹہ نکالنا ہے جب ہم آدھے گھنٹے کے سفر میں رہ جائیں گے تو آپ باآسانی ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور مسئلہ پھر کچھ بھی نہیں رہے گا۔ ساری صورت حال واضح ہو جائے گی اور ہم اپنے طور پر بقیہ کام کرنے کے اہل ہو جائیں گے۔ تو مسٹر دانش منصور پروگرام کے مطابق عمل کیجئے گا۔‘‘

’’گویا ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کے بعد میں اپنے کام کا آغاز کروں۔‘‘

’’بالکل مناسب ہوگا۔‘‘ پھر اس کے بعد سلسلہ منقطع ہوگیا تھا اور وہ لوگ میری جانب دیکھ کر مسکرانے لگے تھے‘ ایک طرح سے سپاس گزاری کا انداز تھا۔ میں نے بھی ان کے ساتھ ایک بہترین رویہ اختیار کیا تھا‘ شک وشبہ کی گنجائش اس لئے نہ تھی کہ بہرحال یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کی زندگیاں بچائی گئی تھیں اور ایک طرح سے ہر شخص ہی ان سے ہمدردی رکھتا تھا اس لئے ان لوگوں کو بھی کسی قسم کا کوئی شک نہ ہوا کہ میں ان کے ساتھ جو رویہ اختیار کئے ہوئے ہوں اس پر کسی کو کوئی اعتراض کیوں نہیں ہے پھر کافی دیر ان کے ساتھ گزارنے کے بعد میں نے انہیں مکمل طور پر یہ اطمینان دلایا کہ میں اپنے عمل میں مستعد ہوں اور کسی بھی سلسلے میں وہ ذرا بھی پریشان نہ ہوں‘ ان کی خاطر مدارت کا بھی انتہائی معقول بندوبست کرلیا گیا تھا اور ایک طرح سے ان کی خاطر اس انداز میں بھی کی جارہی تھی کہ بیچارے کچھ گھڑیوں کے مہمان تھے اس کے بعد تو انہیں زندگی سے ہاتھ دھونا ہی پڑیں گے‘ ظاہر ہے اگر میں یہ عمل نہ کرنے کے بارے میں بھی سوچتا تب بھی راحیل نظری اور باقی افراد ان کی زندگی کی ضمانت نہ دے پاتے اور انہیں بہرحال موت سے ہمکنار ہونا پڑتا تو پھر یہ وقت جس انداز میں گزرا وہ خاصی سنسنی خیز کیفیت کا حامل تھا‘ یہاں تک کہ دور سے آنے والا جہاز ہمیں صاف نظر آنے لگا اور کچھ وقت کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں کو مستعد کیا اور پھر ایک بڑا ڈرامہ شروع ہوگیا یعنی یہ کہ جہاز کے عملے کے افراد ایک ایک کرکے دراز ہونے لگے‘ ہر شخص کو اداکاری کرنا پڑ رہی تھی

اور تھوڑی دیر کے بعد یوں محسوس ہوا جیسے پورے جہاز پر خاموشی طاری ہوگئی ہو‘ میں نے ان تینوں افراد سے کہا جواب باہر آگئے تھے۔

’’ابھی جہاز کے انجن چل رہے ہیں لیکن چونکہ وہاں بھی یہی کیفیت ہوگئی ہوگی کہیں ایسا نہ ہو کہ جہاز کو کوئی نقصان پہنچ جائے۔‘‘

’’بس چند لمحوں کے بعد وہ لوگ یہاں پہنچیں گے اور یہاں کا نظام سنبھال لیں گے‘ میں انہیں اطلاع دے دیتا ہوں۔‘‘ جس شخص سے میں نے یہ الفاظ کہے تھے اس نے مجھے جواب دیا اور اس کے فوراً بعد ٹرانسمیٹر آن کرکے ہدایات دینے لگا‘ اس نے کہا۔

’’ہیلو ہیلو مسٹر ایرش واش‘ مسٹر ایرش واش۔‘‘ ہاں میں بول رہا ہوں۔

’’عملے کا ہر شخص بے ہوش ہوگیا ہے‘ صرف ہم لوگ ہوش وحواس میں ہیں اب آپ ہمیں یہ بتایئے کہ ہمیں فوری طور پر کیا کرنا چاہیے‘ کیونکہ انجن روم کو کنٹرول کرنا ایک مشکل کام ہوگا‘ کیا یہ ممکن ہے کہ جہاز کو فوری طور پر انجن روم پر کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے نقصان پہنچ جائے۔‘‘

’’صرف چند لمحوں کے اندر اندر ہمارے آدمی ایک برق رفتار لانچ سے تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں مطمئن رہو۔‘‘

دوسری جانب سے جواب ملا اور ٹرانسمیٹر کا سلسلہ منقطع کردیا گیا۔ بس میرے لئے بھی یہ آخری لمحات تھے کیونکہ اس کے بعد صورت حال میرے بس سے بھی باہر ہونے والی تھی۔ چنانچہ اب اس کے علاوہ چارہ کار نہیں رہا کہ ہم اپنے آپریشن کا آغاز کردیں اور سب سے پہلے میں نے اسی شخص کو نشانہ بنایا جس کے پاس ٹرانسمیٹر موجود تھا‘ ایک لمحے کے اندر اندر وہ میرے ہاتھوں موت کے گھاٹ جاسویا‘ باقی دو جو نہتے تھے اور کچھ نہیں کرسکتے تھے حیرت سے منہ کھول کر رہ گئے لیکن میرے ہاتھ میں دبی ہوئی پستول نے ان دونوں کو بھی اپنا نشانہ بنالیا اور اس کے بعد ایک ایک فرد اپنی جگہ مستعد ہوگیا‘ جہاز برق رفتاری سے چلا آرہا تھا اور ہم اس کا جائزہ بھی لے رہے تھے‘ وہاں سے ایک بڑی لانچ کافی افراد کے ساتھ نیچے اتاری گئی اور اس کے بعد وہ تیزی سے ادھر سفر کرنے لگی لیکن ہم کسی قسم کا کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتے تھے‘ فوراً ہی ہتھیار جو کینوس سے ڈھک دیئے گئے تھے کھول لئے گئے اور سب سے پہلے بھاری گولوں والی توپوں نے اس لانچ ہی کو نشانہ بنایا اور ایک لمحے کے اندر لانچ کے پرخچے اڑ گئے‘ پھر جہاز

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

پر انتہائی خوفناک گولہ باری کی جانے لگی' ہر طرح کے ہتھیار استعمال کئے جا رہے تھے نیچے سے تارپیڈو بھی داغے گئے اور تارپیڈوز نے آنے والے جہاز میں بڑے بڑے سوراخ کر دیئے دوسری طرف سے ذرہ برابر کارروائی نہیں کی جا سکی تھی۔ وہ لوگ اس بات کو خواب و خیال میں بھی نہیں سوچ سکتے تھے کہ ایسا کوئی عمل اچانک یہاں سے ہو سکتا ہے چنانچہ مار کھا گئے' پورے جہاز پر جگہ جگہ آگ کے شعلے نمودار ہوئے ہر طرح کے ہتھیار استعمال کئے گئے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے سامنے سے آنے والا اسرائیلی جہاز بھیانک شعلوں میں گھر گیا' اس کے بے شمار ٹوٹے ہوئے حصے ہماری نگاہوں کے سامنے آ گئے تھے اور ہم انہیں افسوس بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے' بہرحال یہ دشمن تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی تھوڑا بہت جو انسانی عمل تھا وہ ذہنوں میں ضرور تھا ہم اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گئے تھے اور پھر سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے' کیونکہ سامنے والا جہاز غرق ہو رہا تھا اس میں برق رفتاری سے پانی بھرتا جا رہا تھا' تارپیڈو اس کے پیندے میں سوراخ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے اور وہ منصوبہ جو نجانے کب سے کھٹائی میں پڑا ہوا تھا پایہ تکمیل کو پہنچ گیا تھا اور اس کی ذمہ داری بہرطور کسی پر کو بھی ہو لیکن خوشی سب کو ہی تھی کیپٹن فاروق شواخ بھی فرط مسرت سے دیوانہ ہوا جا رہا تھا۔ راحیل نظری اور عرشیہ فجر کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہ تھا۔ بچوں کی طرح اچھلتے پھر رہے تھے اور میں ان سب کی خوشیوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے یہ سوچ رہا تھا کہ کاش ان میں میری خوشی بھی شامل ہوتی' پھر اس کے بعد کا سفر بغیر کسی دقت کے طے ہوا تھا اور جہاں اس جہاز کی پذیرائی کی جانے والی تھی وہاں جو انتظامات کئے گئے تھے وہ قابل دید تھے لیکن مجھے اور ریتم کو اس پذیرائی سے کوئی دلچسپی نہیں تھی' ہمارا تو مسئلہ ہی بالکل مختلف تھا۔ یہاں ایسے بے شمار افراد موجود تھے۔ جنہوں نے نجانے کیا کیا پیشکشیں کی تھیں۔

ریتم نے اس دوران مکمل خاموشی اختیار کی ہوئی تھی اور ہر طرح سے میرے ساتھ تعاون کر رہی تھی وہ پراسرار لڑکی اپنے طور پر ایک عجیب و غریب کیفیت کی حامل تھی' اگر اس کے کردار کا جائزہ لیا جاتا تو درحقیقت ایسی شخصیت تھی جسے فخریہ طور پر اپنا دوست کہا جا سکتا تھا یا اسے کوئی بھی رشتہ دیا جا سکتا تھا' پھر میں نے ریتم سے کہا۔

''ہاں ریتم ہم اپنا کام سرانجام دے چکے ہیں اور یہ بات میرے اور تمہارے درمیان طے ہوئی تھی کہ جب ہم یہ محسوس کریں گے کہ ہمارا کام مکمل ہو گیا ہے تو پھر آگے کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔''

''تو کیا تم یہ سمجھتے ہو مسٹر دانش منصور کہ ہمارا کام مکمل ہو گیا۔''

''ظاہر ہے جس کا بیڑا اٹھایا تھا ہم نے' اس کام کی تکمیل ہو گئی ہے اور اب اس میں کوئی دقت باقی نہیں ہے۔''

''اور' اور رخسار کے حصول کا معاملہ۔'' ریتم نے سوال کیا۔ ''نہیں' بھلا اب اس کی کہاں گنجائش ہے' اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو ایرش واش بھی ختم ہو گیا ہے اور باقی ہم کسی سے اس بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتے' ہاں فیرولین کا نام ابھی تک ذہن میں ہے جس کے بارے میں ایرش واش کہتا تھا کہ رخسار فیرولین کے قبضے میں ہے۔''

''فیرولین کا نام میرے علم میں نہیں ہے لیکن اس کا پتا کرایا جا سکتا ہے یہ بات تو تم پورے اعتماد کے ساتھ کہہ چکے ہو کہ روز آگنا ئزیشن سے تمہارا مستقل سلسلہ چل رہا ہے۔''

''ہاں' میرے قدیم دشمنوں میں سے ہے۔''

''اور میرے بھی' میرا بھائی سہیل بھی ان کے قبضے میں ہے' تم رخسار کی رہائی چاہتے ہو اور میں سہیل کی۔''

''ہاں۔''

''تو اس لئے دانش منصور کچھ ایسے معاملات ہیں جنہیں میں نے تم سے بھی چھپایا ہے اور یہ ضروری تھا انسان کسی کا کتنا ہی گہرا دوست بن جائے بعض معاملات اس قدر ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے گہرے سے گہرے دوست کو بھی نہیں بتائے جا سکتے' اگر کبھی کوئی ایسی بات سامنے آئے تو کیا تم اس بات کا برا مانو گے۔''

''ہرگز نہیں' میں تمہاری اس بات سے مکمل طور پر اتفاق رکھتا ہوں ریتم' جس کے بارے میں تم نے ابھی کہا ہے۔''

''شکریہ' اگر تم یہاں سے فراغت محسوس کرتے ہو اور یہاں تمہارے لئے دلچسپی کی کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے تو گویا تم ان لوگوں کے ساتھ ملکر مستقبل میں بھی کوئی کام نہیں کرنا چاہتے تو پھر میرے ساتھ قبرص چلو۔''

''کہاں۔''

''قبرص۔''

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اوہو تم نے خاص طور سے قبرص کا نام کیوں لیا۔"

"نکوسیا میں میرا گھر ہے۔" اور ریتم نے کہا اور میں اسے سنسنی خیز نگاہوں سے دیکھنے لگا' پھر میں نے چونک کر پوچھا۔

"نکوسیا میں۔"

"ہاں' قبرص کے دارالحکومت میں۔"

"خیر اتنا تو میں جانتا ہوں کہ نکوسیا قبرص کا دارالحکومت ہے۔"

"وہیں کی بات کر رہی ہوں۔"

"لیکن تم نے کبھی اس سے پہلے وہاں کا تذکرہ نہیں کیا۔" میں نے کہا اور وہ مسکرا دی اور بولی۔

"لیکن ابھی میں نے تم سے ایک بات کہی ہے کہ بعض باتیں بالکل خاص نوعیت کی ہوتی ہیں اور ان کے بارے میں کبھی کسی گہرے دوست سے بھی نہیں کہا جا سکتا۔"

"تب پھر ایک بات سن لو ریتم' اور میں اس کے بارے میں تمہیں بتانا بے حد ضروری سمجھتا ہوں۔" میں نے جس سنجیدگی سے کہا تھا اس سنجیدگی نے ریتم کو چونکا دیا وہ آہستہ سے بولی۔

"کیا۔"

"تم جانتی ہو کہ ترکی ایک مسلمان ملک ہے۔"

"ہاں۔"

"ترکی اور قبرص میں ایک مشکل مرحلہ آ چکا ہے۔"

"بالکل۔"

"اور اگر کوئی ایسی بات ہو جس کا تعلق۔"

"ارے نہیں' نہیں' بالکل نہیں ایسا بھول کر بھی نہ سوچنا دانش منصور' ہمارا مسئلہ بالکل مختلف نوعیت کا ہے' اس میں اس طرح کی کوئی سیاست ملوث نہیں ہے' بلکہ جو اشارات میں تمہیں دے چکی ہوں بات اس سے بالکل مختلف نہیں ہوگی اور جہاں تک تمہاری شخصیت کا تعلق ہے وہ تو میرے لئے جتنی قابل احترام ہے تو کم از کم اس پر یقین کر لو۔"

مشرقی بحیرہ روم میں ترکی سے ستر کلومیٹر جنوب میں اور شام سے سو کلومیٹر مغرب میں یہ

عظیم الشان جزیرہ جسے قبرص کہا جاتا ہے اپنی شان و شوکت کے ساتھ آباد تھا۔ نکوسیا ایک خوبصورت شہر تھا اور قبرص کا دل بھی' یہاں آنے کے بعد درحقیقت ریتم میرے لئے ایک اور پر اسرار کردار بن گئی تھی ویسے تو وہ ابتدا ہی سے میرے لئے ایک پر اسرار کردار تھی' کیروشین قبائل میں ایک معمولی سی ملازمہ کی حیثیت سے میرے سامنے آئی تھی اور اچانک ہی ایک پر اسرار اور انوکھا کردار اختیار کر گئی تھی بہر حال ہم لوگ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے اور پھر ریتم جس جگہ پہنچی وہ ایک ذرا منفرد نوعیت کی جگہ تھی' شہری آبادی سے تقریباً ساٹھ کلومیٹر کا سفر کیا گیا تھا اور پھر ایک ایسی جگہ ٹیکسی چھوڑ دی گئی جہاں کچھ عجیب و غریب عمارتیں بنی ہوئی تھیں زیادہ تر عمارتیں بلند پہاڑی ٹیلوں پر تھیں تھوڑے فاصلے پر ایک حسین جھیل نظر آ رہی تھی اور چاروں طرف سبزہ زار پھیلے ہوئے تھے۔ چھوٹی چھوٹی پگڈنڈیوں نما سڑکیں بچھی ہوئی تھیں جس میں سے کچھ پکی بنی ہوئی تھیں اور کچھ ایسی کہ بس انہیں پگڈنڈی ہی کہا جا سکتا تھا ان عمارتوں کی نوعیت کچھ سمجھ نہیں آئی تھی لیکن جب ہم بڑی سڑک سے ٹیکسی سے اتر کر ٹیکسی ڈرائیور کو بل ادا کرنے کے بعد آگے بڑھے تو ریتم نے ایسی ہی پکی پگڈنڈی کا رخ اختیار کیا تھا۔

"اور یقینی طور پر تمہاری خاموشی اس بات کا اظہار کرتی ہے دانش منصور کہ تم میرے بارے میں طرح طرح سے سوچ رہے ہو نجانے کیا کیا سوچ رہے ہو گے۔ تم' شاید یہ کہ میں کوئی پر اسرار وجود ہوں' شاید یہ بھی سوچ رہے ہو گے کہ تم کہ کہیں کوئی لمبی سازش تو تمہارے خلاف نہیں ہو رہی اگر ایسا سوچ رہے ہو گے نا تم تو جواب میں میری جانب سے یہ سن لو کہ جو شخص کیروشین قبائل میں داخل ہو کر دو ایسے کرداروں کو نکال لایا ہے جنہیں اسرائیل کے سب سے خطرناک محکمے کے بہت ہی نامور شخص نے گرفتار کیا تھا یعنی میں ایرچ واش کی بات کر رہی ہوں اور جس کے بارے میں یہ اندازہ ہے کہ شاید وہ موت کے گھاٹ اتر گیا' بہر حال میں کہنا یہ چاہتی تھی کہ اس وقت تک جب تک تمہیں میری نیت پر کوئی ایسا شبہ نہ ہو جائے کہ جس کا ثبوت تمہارے پاس موجود ہو' براہ کرم میرے بارے میں برے انداز سے نہ سوچنا میں جتنا کچھ تمہیں بتا چکی ہوں اس چھوٹی سی پگڈنڈی سے اس سامنے والی عمارت کا راستہ طے کرتے ہوئے اسے دوبارہ دوہرا دوں کم از کم راستہ کٹ جائے گا' میں اپنے بھائی سہیل کی تلاش میں ہوں' سہیل روز آرگنائزیشن کے قبضے میں ہے' زندہ ہے اور میں اس دوران روز آرگنائزیشن کے لئے جو کچھ کرتی رہی ہوں اس میں مجھے ایسے لوگوں کی تفصیلات کا علم ہے جو بظاہر اپنا تعلق

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

روز آرگنائزیشن سے ظاہر کرتے لیکن دنیا کے مختلف حصوں میں وہ پھیلے ہوئے ہیں۔

''اور کیا ہم بڑے لوگ نہیں ہیں' کیا ہم معمولی لوگ ہیں' کیا وہ نہیں کر سکتے ہم جس کی خواہش ہمارے دل میں ہے۔''

''کیوں نہیں۔''

''تو پھر ٹھیک ہے یہاں اس عمارت سے ہم اس کا آغاز کرتے ہیں اور میں تمہیں بتاؤں یہ سامنے جو عمارت نظر آ رہی ہے یہ میری اپنی ملکیت ہے' اس عمارت میں بظاہر کچھ نہیں ہے اس کا اوپر کا حصہ ایک ایسے دولت مند شخص کی رہائش گاہ ہے جو کبھی کبھی اس جھیل کے کنارے فرصت کے لمحات گزارنے کے لئے آ جاتا ہے یہ صرف ایک ایسا امر ہے جس کے بارے میں لوگ صرف اسی انداز میں جانتے ہیں یہاں جو عمارتیں پھیلی ہوئی ہیں تا ان میں سے زیادہ تر غیر آباد ہیں یا آباد بھی کچھ وقت کے لئے ہوا کرتی ہیں یعنی یہاں کے موسم کے لحاظ سے' البتہ عمارتوں پر چوکیدار ہوتے ہیں' بعض لوگ یہاں مستقل چوکیدار چھوڑ دیا کرتے ہیں میں نے ایسا نہیں کیا ہے جس کے نتیجے میں اس وقت اس عمارت کے صحن میں گھاس اور درخت بے ترتیب ہوں گے ہر چیز اوپر سے گرد آلود ہوگی اور اگر کوئی اتفاقیہ طور پر یہاں داخل ہو جائے گا تو اسے بھوت گھر سمجھ کر یہاں سے نکل بھاگے گا لیکن اس عمارت میں ایک عظیم الشان تہہ خانہ ہے اور وہ عظیم الشان تہہ خانہ بہت ساری ضرورتیں پوری کرتا ہے ویسے مجھے بتاؤ اگر میں یہ گفتگو نہ کرتی اور اس عمارت سے تمہیں اس طرح روشناس نہ کرا دیتی یا اب تک جو میں نے تمہیں واقعات سنائے ہیں ان کی تفصیلات نہ بتا دیتی تو کیا یہ سفر اس قدر مختصر ہوتا' گیٹ کی چابی میرے پاس نہیں ہے اندر ہے ہمیں اس گیٹ کو پھلانگنا ہوگا بعد میں اسے کھول لیں گے لیکن فی الحال آؤ اوپر چڑھ کر کود جائیں دیکھو ایسے اس نے کہا اور بڑے سکون سے ایک انتہائی پھرتیلی بلی کی مانند گیٹ پھلانگ کر اندر داخل ہوگئی' دلکش جسمانی نقوش کی مالک یہ لڑکی اپنی نئی صلاحیتوں کے ساتھ سامنے آتی جا رہی تھی اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ اب تک مجھ سے جو کردار آ کر ٹکرائے ہیں وہ کسی نہ کسی خاص نوعیت کے حامل ہوتے ہیں شاید اس لئے کہ میں اس داستان کا ہیرو ہوں' بہر حال میں خود بھی اندر داخل ہو گیا اس کا کہنا بالکل درست تھا عمارت ہر چند کہ بہت بڑی نہیں تھی لیکن پھر بھی خاصی وسعت میں تھی' دونوں طرف لان بنا ہوا تھا درمیانی جوڑی روش تھی جو آگے جا کر پورچ پر ختم ہو جاتی تھی اس کے بعد صدر دروازہ تھا لیکن لان پر

پھیلی ہوئی گھاس انتہائی بے ترتیب ہو رہی تھی پھولوں کے کنج تھے لیکن ان کے اطراف میں پیلے پتے بکھرے ہوئے تھے اور ان پر گرد جمی ہوئی تھی صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ عرصہ دراز سے اس عمارت کی دیکھ بھال نہیں کی گئی ہے' میں نے کوئی تبصرہ نہیں کیا وہ صدر دروازے تک پہنچی پھر اس نے دیوار میں ایک طرف سے بنے ہوئے ایک ٹائل کو دبایا اور ٹائل دبنے سے دوسری جانب کا دروازہ کھل گیا' اس کھلے دروازے سے اندر داخل ہو کر ہم لوگ ایک وسیع و عریض گول ہال میں داخل ہو گئے جہاں شاندار فرنیچر پڑا ہوا تھا یہاں زیادہ ابتری نظر نہیں آ رہی تھی لیکن ہر چیز سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ بہت عرصے سے اسے چھوا نہیں گیا ہے اور ریتم جو ایک معمولی خدمتگار کے طور پر کیروشین قبائل میں میرے لئے ایک ماحول کے تحت مہیا کی تھی اور جو ایک بالکل قابل ذکر کردار نہیں تھی جبکہ اس کی نسبت دوسرے کردار میرے سامنے آتے رہے تھے اور بڑی اہمیت کے حامل تھے بلکہ ایسے بھی تھے کہ میرے ذہن سے چپک جائیں اور ان کے بارے میں سوچ کر دل کو دکھ ہو جیسے ڈینی جو بہر حال ایک بہت اچھی لڑکی تھی اور جس طرح میری وجہ سے مشکل کا شکار ہوئی تھی اصولی طور پر مجھے چاہیے تھا کہ میں اس کی بھرپور مدد کرتا لیکن بہت بڑا مفاد نگاہوں کے سامنے تھا اور یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جا سکتی کہ انسان بڑا مفاد پرست ہے سب سے پہلے وہ اپنے بارے میں سوچتا ہے اور اس کے بعد باقی کسی اور کے بارے میں تو یہی ہوا تھا کہ ڈینی خود تو میرے لئے قربانی دیکر نجانے کس حال میں پہنچ چکی ہوگی اور میں اب ایک نئے کردار کے ساتھ مخلصانہ طور پر قدم بہ قدم آگے بڑھ رہا تھا کیونکہ اس میں مجھے اپنے مستقبل کے فائدے نظر آ رہے تھے' یہاں پہنچ کر ریتم نے کہا۔''

''میں تمہارے لئے مردانہ لباس بھی مہیا کر سکتی ہوں یہاں میرے پاس بہت ذخائر موجود ہیں کھانے پینے کا انتظام بھی یہاں ہو سکتا ہے لیکن تازہ نہیں ڈیپ فریزر بھرے ہوئے ہوں گے' اگر ان سے کام چل جائے تو اچھا ورنہ تھوڑی تیاریوں کے بعد ہم زندگی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے باہر نکلیں گے۔''

''سب سے پہلے تم مجھے اس عمارت کے بارے میں بتاؤ۔''

''اگر میں ذرا سا اختلاف کروں تو۔'' وہ بولی۔

''کیسا اختلاف۔''

''مثلاً یہ کہ پہلے میں تمہیں لباس نکال کر دوں' غسل خانے میں جاؤ اپنا حلیہ درست

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کر کے لباس تبدیل کر لو یہی کام میں دوسرے کمرے میں جا کر کروں اور اس کے بعد ہم باقی باتیں سوچیں تو کیسا رہے گا۔''

''حرج نہیں ہے لیکن لباس۔''

''آؤ'' اس نے کہا اور اس کے بعد ہم اس عظیم الشان گول ڈرائنگ روم میں بنے ہوئے چھے دروازوں میں سے ایک دروازے میں داخل ہو گئے' ایک پتلی سی راہداری کے دونوں سمت اور کمروں کے دروازے نظر آ رہے تھے' اس نے ایک دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گئی چھوٹا سا کمرا تھا جس میں ایک بیڈ اور تین کرسیاں پڑی ہوئی تھیں ایک جانب ایک ڈریسنگ الماری تھی اس نے اس کی جانب اشارہ کر کے کہا۔

''بے شمار لباس موجود ہیں اس میں اور یقینی طور پر مختلف سائزوں کے ہیں' تمہارے سائز کے جتنے لباس ہوں انہیں چھانٹ لو اور ادھر دیکھو وہ ٹوائلٹ ہے یہاں بظاہر ابتری نظر آ رہی ہے لیکن باقی ساری چیزیں ورکنگ آرڈر میں ہوں گی' میں کوئی کارنامہ سرانجام دینے کی کوشش کروں گی' اب تم ان میں سے اپنے لباس منتخب کر لو' میں چلتی ہوں۔'' وہ باہر نکل گئی تھی اور میں اس دلچسپ صورت حال سے لطف اندوز ہوتا ہوا باقی چیزوں کو نظر انداز کر کے وارڈ روب کی جانب چل پڑا' بہر حال وہ ایک پر اسرار لڑکی تھی اور یہاں جو کچھ بھی ہوتا اس پر حیرت کرنے کی بجائے بہتر ہے اس پر عمل کیا جائے وارڈ روب میں واقعی بڑے اچھے لباس ٹنگے ہوئے تھے کافی بڑی الماری تھی اور اس میں خاصے مختلف انداز کے لباس موجود تھے بہر حال میں نے اس میں سے ایک پتلون اور شرٹ منتخب کی اپنے جسم سے لگا کر دیکھا تھوڑی بہت فیٹنگ میں گڑبڑ ہو سو ہو لیکن بہر حال میرے لئے موضوع تھی جوتا اتارنے کے بعد میں یہ لباس لے کر واش روم میں داخل ہو گیا اور یہ دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی کہ وہاں شیونگ کا نیا سامان موجود تھا یعنی ایسا کہ جو پیکنگ میں تھا اور غیر استعمال شدہ' میں نے اپنا حلیہ مکمل طور پر درست کیا' نہایا اور ضرورت سے زیادہ ہی وقت صرف کر ڈالا لیکن اس وقت میں اصل شکل میں آ گیا تھا اور اتنا وقت جو میں نے غسل خانے میں برباد کیا تھا اس کے نتیجے میں میرا بدن پوری طرح ہلکا ہو گیا تھا اب نہ میرے چہرے پر کوئی میک اپ تھا نہ میرے وجود میں کوئی مصنوعی عمل' باہر نکلا اور اس کے بعد دروازے سے ہی باہر نکل آیا ایک عجیب سی خوشبو فضا میں تیر رہی تھی میں اس خوشبو کو سونگھتا ہوا آگے بڑھا کچھ آہٹوں اور آوازوں نے بھی میری مدد کی تھی چنانچہ اس

بڑے دروازے سے اندر داخل ہونے کے بعد میں نے ایک وسیع و عریض کچن دیکھا جس میں کئی چولہے جل رہے تھے' سامنے ہی ایک ٹرالی رکھی تھی اور ریتم اس ٹرالی پر طرح طرح کی چیزیں سجا رہی تھی مجھے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے رکی' پھر دیکھتی رہی پھر مسکرائی اور ہنس کر بولی۔

''میں نے کہا تھا نا میں تمہیں سرپرائز دینے کی کوشش کروں گی' ویسے لباس وغیرہ تبدیل کر کے حلیہ سنبھالنے کے بعد تم ایک انتہائی خوبصورت انسان نظر آ رہے ہو' سچ مچ مشرقی شہزادوں کی مانند اور اگر میں کوئی ارمان بھری اور ذہنی طور پر کوئی نابالغ لڑکی ہوتی تو اس وقت تم پر اس طرح عاشق ہوتی کہ باقی دنیا کی ساری باتیں بھول جاتی' لیکن میرے بارے میں تو تم جانتے ہی ہو جذبات کو میں نے ایک تیز دھار چھری سے قتل کر کے اپنے آپ کو ان کیفیتوں سے آزاد کرا لیا ہے' یقین کرو میرے بدن میں ان ضرورتوں کی خواہش سر نہیں ابھارتی جو کہ ایک حسین مرد کو دیکھ کر کسی عورت یا کسی حسین عورت کو دیکھ کر کسی مرد کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے بات اصل میں یہ ہے کہ میری ابتدا ہی غلط ہو گئی تھی کبھی زندگی میں موقع ملا تو اس کے بارے میں تمہیں تفصیل بتاؤں گی' ویسے اس آزاد اور بے باکانہ گفتگو پر معافی چاہتی ہوں' دیکھو میں نے تمہارے لئے کیا کیا تیار کیا گیا ہے' حالانکہ یہ ڈیپ فریزر میں رکھی ہوئی چیزیں ہیں لیکن اس طرح تر و تازہ کہ تمہیں حیرانی ہو گی' کچھ بند ڈبوں کا کمال ہے۔''

''پہلے تم مجھے ان تمام چیزوں کی تفصیلات بتاؤ کیونکہ ان ساری باتوں کے علاوہ ریتم میں تمہیں ایک بات بتا دوں کہ میرا نام دانش منصور ہے اور کم از کم اس سے تم میری قومیت کا اندازہ لگا چکی ہو گی۔''

''مچھلی' جھینگے یہ سبزیوں سے بنے ہوئے مختلف نوڈلس یہ ساری چیزیں ہیں باقی یہ پنیر وغیرہ کا کام ہے جو چیز تمہارے مذہب کے خلاف ہو اس کے بارے میں براہ کرم مجھے بتا دینا کبھی تمہارے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش نہیں کروں گی۔''

''شکریہ ریتم' اگر اس حد تک خیال رکھا جائے تو پھر دوستیوں میں کبھی رخنہ اندازی نہیں ہوتی۔'' وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی' عمدہ قسم کی کافی کی سوندھی خوشبو فضا میں پھیلی ہوئی تھی' پھر اس نے ٹرالی دھکیل کر ایک طرف کرتے ہوئے کہا۔

''اور جب تم یہاں آ ہی گئے ہو تو تکلف میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے مجھے بھی سخت بھوک لگ رہی تھی' بڑی تیزی سے میں نے غسل خانے وغیرہ سے فراغت حاصل کی اور دیکھ لو

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کتنے مختصر سے وقت میں کتنا سارا کام کر ڈالا ہے' وہ ادھر جو پتھر کی بنچیں بنی ہوئی ہیں وہ اسی لئے ہیں کہ کبھی جلدی میں کچھ کھانے کا ارادہ ہو اور بھوک کی شدت تکلف کی گنجائش نہ رکھتی ہو تو پھر پتھر کی یہ میز اور بنچیں کام آتی ہیں' آؤ ادھر چلتے ہیں۔'' سنگ مرمر کی سفید میز پر اس نے یہ سارے برتن سجا دیئے اور پلیٹیں وغیرہ میرے سامنے رکھ کر بولی۔

''اب بالکل اس بات کی پیشکش نہیں کروں گی کہ شروع ہو جاؤ۔'' اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی کھانا شروع کر دیا اور اس سلسلے میں کوئی تکلف نہیں کیا تھا البتہ لذیذ ترین چیزیں کھاتے ہوئے میں نے کہا۔

''ایک بات بتاؤ ریتم' اتنا بڑا کھڑاک پھیلا رکھا ہے تم نے اور تنہا ہو اس سلسلے میں کچھ نہیں کہو گی۔''

''نہیں تنہا تھی نہیں تنہا ہو گئی ہوں' سہیل میرا بھائی ہے تھا کا لفظ خدا کے لئے کبھی استعمال نہ کرنا کیونکہ مجھے اس کی زندگی کا یقین ہے وہ بے شک کچھ وقت کے لئے میری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا ہے لیکن' لیکن کھاتے رہو' ہاتھ روکنے کی ضرورت نہیں' جذباتی باتیں بعض اوقات کھانے پینے کا مزہ خراب کر دیتی ہیں' کہنے کا مطلب یہ تھا کہ یہاں میں سہیل کے ساتھ تھی اور سہیل بہت اچھا ساتھی تھا' ہم دونوں مستقبل کا ایک پروگرام رکھتے تھے لیکن انسان سے زیادہ ناپائیدار اور کوئی چیز نہیں ہے اگر غور کرو تو اپنے آپ پر ہنسی آتی ہے ہمارے پروگرام کوئی حیثیت نہیں رکھتے بے مقصد اور بے حقیقت باتیں سوچ کر ساری زندگی ان کی آرزو میں گزار دیتے ہیں اور کبھی کبھی یہ زندگی اس قدر مختصر ہو جاتی ہے کہ آرزو کا ایک لمحہ بھی تکمیل تک نہیں پہنچ پاتا' میں نے غلط تو نہیں کہا۔'' اس نے سوال کیا اور میں خاموشی سے کھانے کی دوسری اشیاء کی جانب متوجہ ہو گیا' ہر چیز میں ایک گہرا غم چھپا ہوتا ہے اور کبھی کبھی کسی ایک لفظ سے یہ غم ابھر آئے تو پھر نجانے کتنے عرصے تک ذہن کو دوبارہ اس لفظ سے ہٹانے میں دقتیں پیش آتی ہیں ریتم میں ایک بہت بڑی خوبی یہی تھی کہ وہ موقع شناس تھی بات کو سمجھ لیا کرتی تھی چنانچہ اس کے بعد وہ بھی دیر تک خاموش رہی پھر بولی۔

''اب میں تم پر بہت سے نئے نئے انکشافات کروں گی' اچھا لگ رہا ہے کیسی عجیب خواہش ہوتی ہے انسان کے اندر دوسرے کو حیران کر دینے کی لیکن ہر ایک کو نہیں بلکہ اسے جو اس کے دل کو بھائے اور جس کیلئے دل میں تھوڑی سی عزت' تھوڑی سی محبت' تھوڑا سا احترام بھی ہو

اسے کبھی کبھی اپنے کسی عمل سے متحیر کر دینے میں بڑا مزہ آتا ہے' پتا نہیں میری باتوں کو کیا سمجھ رہے ہو گے تم' ویسے ایک بات بتاؤں ذہنی طور پر مکمل طریقے سے بالغ ہوں بچوں کی سی باتیں اگر کبھی زبان سے نکل جائیں تو انہیں صرف فطرت کی جولانی سمجھ لینا یہ نہ سمجھنا کہ معصوم بننے کی کوشش کر رہی ہوں' سمجھ رہے ہو نا میری بات۔'' میں ہنس پڑا میں نے کہا۔

''سب سے بڑی معصومیت تو یہ ہے کہ تم مجھے وہ سمجھانے کی کوشش کر رہی ہو ریتم جو میں سمجھ چکا ہوں۔'' وہ کھاتے کھاتے رک گئی مجھے دیکھتی رہی' پھر اس کے چہرے پر شرمانے کے آثار نظر آئے پھر آہستہ سے بولی۔

''شاید ایسا ہو۔'' کھانے سے فراغت حاصل ہو گئی تو اس نے چونک کر میرے لباس کو دیکھا اور بولی۔'' ارے واہ' یہ تو تمہارے جسم پر بالکل فٹ ہے ویسے ایک بات بتاؤ۔''

''ہاں پوچھو۔''

''کیا تم نے کبھی جوڈو کراٹے میں دلچسپی لی ہے۔''

''زیادہ نہیں' تھوڑی بہت۔''

''میرا مطلب ہے کہ مارشل آرٹس کے متعلق کچھ جانتے ہو۔''

''میں نے کہا نا صرف لوگوں کو دیکھا ہے' مخصوص لباس پہن کر بلیک بیلٹ' براؤن بیلٹ' وائٹ بیلٹ اور پتا نہیں کیا کیا باندھ کر اوہا' ہوہا کر لیتے ہیں اور شاید تھوڑا بہت کسی کو مار پیٹ بھی لیتے ہیں' بس اتنا جانتا ہوں اس بارے میں۔''

''نہیں' اتنی معمولی چیز بھی نہیں ہے لیکن ابھی میں تمہیں اس کے بارے میں تفصیل نہیں بتاؤں گی' اصل میں یہاں میرا ایک کراٹے کلب ہے اور بہت عرصے سے اس سے الگ رہ کر میں بڑی مضطرب ہوں' وہ لوگ میرے بڑے خیر خواہ ہیں اور جیسا کہ میں نے تمہیں وہاں بتایا تھا میرا مطلب ہے کہ کیروشین قبائل میں کہ میرا تعلق ایک قبیلے سے ہے اور کراٹے کلب میں کچھ افراد میرے قبیلے کے افراد ہیں ایک لمبا جال بچھا رکھا تھا ہم لوگوں نے لیکن افسوس کہ اس جال میں کچھ بڑے بڑے سوراخ ہو گئے ہیں اور سہیل' سہیل میرا بھائی ہی نہیں بلکہ میرا دوست نجانے کس عذاب میں گرفتار ہو گا۔ خیر چھوڑو میں غیر مربوط گفتگو کر رہی ہوں ذرا ذہنی طور پر مضطرب ہوں' مطلب یہ ہے کہ اب میرا دوسرا قدم یہ ہو گا کہ میں تمہیں ساتھ لے کر اس کراٹے کلب میں چلوں گی۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

چنانچہ ایک ایسا وقت جس میں میں خود کچھ نہیں کر سکتا میں تمہارے لئے وقف کر چکا ہوں لیکن یہ بات ہمارے درمیان طے ہو گئی ہے کہ ہمارا سارا عمل' ہمارا سارا مشن روز آرگنائزیشن کے خلاف ہو گا تم جو کچھ کرو گی اس میں سہیل کی تلاش ہو گی' میں جو کچھ کروں گا اس میں رخسار کو تلاش کروں گا' چونکہ ہمارے راستے یکساں ہیں اس لئے تم یہ سمجھ لو کہ میں تمہارے ہر عمل اور ہر قدم میں دلچسپی لوں گا' لیکن ادھر ادھر وقت ضائع کرنے کی بجائے پہلے ہمیں سیدھا راستہ اختیار کرنا ہو گا۔''

''ایسا ہی ہو گا میرے دوست' تم بالکل فکر نہ کرو اور جو کچھ میں کروں گی اس میں یہ سمجھ لینا کوئی قدم غلط نہیں ہو گا۔''

''اور میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں تم پر اعتماد کرتا ہوں۔'' میں نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا پھر کچھ دیر کے لئے مکمل خاموشی طاری ہو گئی تھی' ہم دونوں گہری سوچ میں ڈوب گئے تھے یہاں ایک جو سب سے موثر پہلو تھا وہ یہ تھا کہ ریتم بھی روز آرگنائزیشن کا شکار تھی اور میں بھی اگر اندازہ غلط نہیں تھا تو ایرش واش کا کھیل ختم ہو چکا تھا اس کی زندگی بچ جانے کے امکانات نا ہونے کے برابر تھے' اب اتنے وسائل بھی نہیں تھے ہمارے کہ ہم اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لیتے جو صورت حال نگاہوں کے سامنے تھی اس کا بخوبی اندازہ تھا اور اب صرف یہ دیکھنا تھا کہ روز آرگنائزیشن کے اور ہمارے درمیان یہ جنگ کس طرح چلتی ہے اور ریتم بیشک ایک انوکھا کردار تھی اور میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس طرح ایک عجیب و غریب شخصیت کی مالک نکلے گی۔ یہ سب میرے لئے انتہائی حیرت ناک تھا۔ میں نے ریتم سے کہا۔

''اور جیسا کہ ریتم میں تمہیں اپنے بارے میں بتا چکا ہوں کہ لندن میں ایک مستقل قیام کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا میں نے اور میں اپنی بیوی کے ساتھ بڑی ہنسی خوشی زندگی کے دن گزار رہا تھا کہ اچانک تقدیر نے ہم دونوں کے درمیان رخنہ اندازی کی اور ایک بار پھر ہم اس مشکل کا شکار ہو گئے۔ جس میں عرصہ دراز سے مبتلا نظر آ رہے تھے' چنانچہ سب کچھ ختم ہو گیا۔ ریتم میں بڑی بددلی کا شکار ہو گیا ہوں' میری زندگی کی کہانی کیا ہے اور اس کے بارے میں تمہیں بتانے بیٹھ جاؤں تو شاید تم اس بات کا یقین نہ کرو کہ ایک شخص اپنی مختصر زندگی میں اتنے مسائل اور مراحل سے گزر سکتا ہے لیکن ریتم یہ سچ ہے ایسا ہوا ہے' میرے پاس بے پناہ دولت

ہے ہمارے پاس مالی وسائل کی کوئی کمی نہ ہو گی' لیکن سب کچھ میرے لئے بے مقصد چیز ہے میں اس دولت کا کوئی مصرف دریافت نہیں کر سکتا' اگر روز آرگنائزیشن کے خلاف اعلیٰ پیمانے پر عمل کرنے کا منصوبہ تمہارے ذہن میں ہے اور اس کے لئے دولت کی کوئی کمی ہے تو سمجھ لو کہ یہ رقومات جو بینکوں میں پڑی ہوئی ہیں یہ ہمارے کام آ سکتی ہیں' ریتم سحر زدہ ہو گئی تھی وہ دیر تک خاموشی سے مجھے دیکھتی رہی پھر بولی۔

''سنوز یمر قبیلے کے افراد اعلیٰ تعلیم یافتہ' اعلیٰ ذہانتوں کے مالک اور باصلاحیت لوگ ہیں ہم انہیں دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلا کر ان سے اعلیٰ درجے کی آسانیاں حاصل کر سکتے ہیں بجٹ کی کمی اور فنڈز کی غیر موجودگی ہمارے راستے روکتی رہی ہے۔ سوچ لو دانش منصور اگر اس مد میں دولت خرچ کرنے کے لئے تیار ہو تو میں سمجھتی ہوں کہ اس سے بہتر طریقہ کار کوئی نہیں ہو گا۔ ہم دنیا کے ہر اس ملک میں جہاں کے بارے میں میرے پاس تفصیلات موجود ہیں اور جہاں جہاں روز آرگنائزیشن کے خفیہ کام ہو رہے ہیں جو عام لوگوں کی سمجھ سے باہر ہیں اپنے نمائندوں کی ذمہ داریاں لگا سکتے ہیں اور اس کے بعد ان لوگوں کے خلاف کام کر سکتے ہیں' ہمارا اپنا کام بھی اس میں شامل ہو گا اور باقی ساری ضروریات بھی' ہم اپنے طور سے ان لوگوں سے بھی کام لیں گے اور خود بھی مصروف عمل رہیں گے۔''

''اگر بات دولت کے حصول کی ہے تو تم مطمئن رہو اور انتظام کرو بے شمار روپیہ غیر ملکی بینکوں میں پڑا ہوا ہے' میں تمہیں اس کی تفصیلات مہیا کر دوں گا اور تم اپنے طور پر ان کے حصول کے لئے کوششیں کر سکتی ہو۔''

''اوکے۔'' ریتم نے جواب دیا اور اس کے بعد خاموش ہو گئے پھر ریتم نے مجھے اپنا وہ کراٹے کلب دکھایا جس کے بارے میں تفصیلات بتا چکی تھی' غالباً کراٹے کلب کے افراد کو اس بات کا علم تھا کہ ان کی سربراہ کہیں باہر گئی ہوئی ہے کچھ لوگ وہاں کے انتظامات سنبھالے ہوئے تھے اور ریتم کا انداز بھی بڑا عجیب تھا' کراٹے کلب میں وہ جس طرح داخل ہوئی تھی وہ بھی میرے لئے انوکھا اور دلچسپ تجربہ تھا اس نے ایک زیر زمین راستہ بنایا ہوا تھا جو کراٹے کلب کے ایسے کمرے میں کھلتا تھا جو صرف ریتم ہی کھولنا اور بند کرنا جانتی تھی اور ایک انتہائی ڈرامائی سچوئیشن کے تحت ریتم نے ایک کراٹے کا لباس مجھے بھی دیا جو سیاہ رنگ کا تھا اور جس کی کمر پر سرخ بیلٹ بندھی ہوئی تھی بالکل ایسا ہی لباس اس نے اپنے جسم پر بھی پہنا تھا ویسے اس

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

لباس کے پہننے کے بعد یہ بات میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ پہلے سے بہت مختلف نظر آنے لگی تھی اور اس کے انداز سے یہ محسوس ہوتا تھا جیسے اچانک ہی اس کے اندر کوئی تبدیلی رونما ہوگئی ہو' بہرحال مارشل آرٹس کے ماہرین میں ایسی باتیں دیکھنے میں آجاتی ہیں میرے سابقہ تجربات یہ بات بتاتے تھے۔ زیرزمین راستوں سے گزر جانے کے بعد ہم اس کلب کے جس حصے میں داخل ہوئے اس کے بارے میں ریتم نے مجھے بتایا۔

''یہ میری خفیہ جگہ ہے۔ اصل میں اس دور میں ہر چیز اپنے اندر ایک ڈرامائی حیثیت رکھتی ہے۔ انسان کو اگر تم چونکانے کی صلاحیت رکھتے ہو تو وہ تمہاری برتری تسلیم کرلے گا ورنہ نہیں' میں خیر کبھی اپنے ساتھیوں سے یہ نہیں کہتی کہ میں روحانی قوتوں کی مالک ہوں یا میرے اندر کوئی ایسی روحانی طاقت پوشیدہ ہے جو عقل انسانی پر حاوی ہے لیکن بہرحال ایک ایک پر اسرار ماحول ان سب کے لئے قابل توجہ ہے اس لئے میں کبھی کبھی اس کمرے سے برآمد ہوتی ہوں جس میں بظاہر کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ وہ راستہ صرف میں اور صرف میں جانتی ہوں۔

''ویری گڈ' واقعی اس وقت جس لباس میں تم ملبوس ہو اور تم نے مجھے بھی جو بنا دیا ہے وہ میرے لئے بھی ایک دلچسپ تجربہ ہے۔''

''ایک بڑی عجیب و غریب بات ہے جب میں تمہیں تمام چیزوں سے آشنا کر رہی ہوں تو سمجھ لو کہ تمہارے لئے یہ معلوم کرنا بھی بے حد ضروری ہے اور جیسا کہ میں تمہیں کہہ چکی ہوں کہ تم واقعی ایک حیرت انگیز آدمی ہو جس سے کوئی بات چھپانے کو دل نہیں چاہتا۔'' میں نے عجیب سی نگاہوں سے ریتم کو دیکھا پھر آہستہ سے کہا۔

''ریتم تم ایک سمجھ دار لڑکی ہو' بار بار مجھ سے یہ کہلوانے کی کوشش مت کرو کہ مجھے دنیا کی کسی شے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں کسی کے ذاتی راز معلوم کرنے کے لئے پریشان نہیں ہوں کیونکہ خود میری ذات میں ایسا راز چھپا ہوا ہے جسے میں آج تک نہیں معلوم کر سکا' اگر میرے لئے کسی چیز میں کوئی دلچسپی ہے تو صرف وہ راز ہے باقی لوگوں کی باتیں مجھے ذرا بھی متاثر نہیں کرتیں تم ایک اچھی دوست' اچھی ساتھی ہو بار بار یہ الفاظ کہہ کر میرا ذہن خراب کرنے کی کوشش نہ کرو۔''

''سوری دانش منصور' میں صرف یہ کہنا چاہتی تھی کہ بعض معاملات میں مرد کا سہارا لینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ کراٹے کلب اور مارشل آرٹس کے کچھ قوانین ہیں ان قوانین میں کوئی

بھی عورت مارشل آرٹ کی آخری سیڑھی تک پہنچ سکتی ہے لیکن مقام ایک مرد کو ہی حاصل ہوسکتا ہے اور میرا مرد شیمرک ہے شیمرک جو صرف ایک نام ہے اس کا کوئی وجود نہیں ہے' چنانچہ شیمرک کو میں نے صرف استعارے کے طور پر رکھا ہوا ہے۔ تمہیں یہ بتا دینا بے حد ضروری ہے بہرحال اس کا کوئی اہم مقصد نہیں ہے شیمرک ہمارا گرینڈ ماسٹر ہے ویسے میں اس کی نائب ہوں اب بات تمہاری سمجھ میں آگئی ہوگی ہم لوگ سیڑھیاں عبور کرکے اوپر پہنچے اور تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد آخر کار اس چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوگئے جو تانبے کا بنا ہوا معلوم ہوتا تھا نیچے سے اوپر تک ایک ہی رنگت' اس کی غالباً کوئی خاص وجہ ہوگی لیکن حیران کن بات یہ تھی کہ سامنے کی دیوار سے ایک وسیع و عریض ہال اس طرح نظر آتا تھا جیسے یہ دیوار موجود ہی نہ ہو۔ میں حیران نگاہوں سے ہال کی دوسری جانب دیکھنے لگا تو ریتم بولی۔

''یہ کمرا ہے۔ ان تین دیواروں پر' میرا مطلب ہے کہ تین سائیڈوں پر ایسا پینٹ کیا گیا ہے جس نے اس کمرے کی اصلیت کو چھپا رکھا ہے' سامنے کے حصے کی دیوار جو ہے اس پر بھی ایسا ہی پینٹ کیا گیا ہے لیکن باہر سے دیکھنے پر یہ ایک عام سی دیوار نظر آتی ہے جبکہ یہ ٹرانسپرنٹ ہے اور دوسری طرف سے صاف دیکھا جاسکتا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو لیکن او ہو' یہ کیا' اوہ اس کا مقصد ہے واقعی کوئی ڈرامہ ہو چکا ہے اور ایسے ڈرامے اکثر ہوا کرتے ہیں ذرا دیکھو' منو کیا ہو رہا ہے کمرے کی دیوار نا صرف ٹرانسپرنٹ تھی بلکہ یوں لگتا تھا جیسے اس کا کوئی وجود ہی نہ ہو کیونکہ باہر کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں ایک عجیب و غریب مارشل آرٹس کی جنگ جاری تھی کوئی سولہ سترہ جوان اور کوئی آٹھ یا دس لڑکیاں بری طرح جنگ کر رہے تھے اور خون میں ڈوبے ہوئے تھے اور جنگ بھی ہر طرح سے ہو رہی تھی یعنی کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے ڈنڈے تھے' کچھ ننچکو سنبھالے ہوئے تھے' کنگ فو' جوجسو تو تمام ہی داؤ پیچ استعمال کئے جا رہے تھے' میں حیران نگاہوں سے اس منظر کو دیکھنے لگا جس کے بارے میں میرا یہ اندازہ تھا کہ یہ صرف ایک مشق نہیں ہے بلکہ باقاعدہ جنگ ہے تب میری نگاہ ایک طرف کھڑے تین افراد پر پڑی ان میں سے ایک شخص بڑا دراز قامت اور بھیانک صورت کا مالک تھا اس کا رنگ تو سفید تھا اور خدوخال یورپین لیکن اسٹائل چینیوں جیسا تھا' باریک مونچھیں تھوڑی سی نیچے لٹکی ہوئی اور بھنوئیں مخصوص طریقے سے اوپر کی جانب مڑی ہوئی بڑی بھیانک شخصیت کا مالک معلوم ہوتا تھا قد بھی ضرورت سے زیادہ ہی تھا جب کہ اس

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے دونوں طرف کھڑے ہوئے لوگ بھی اچھے خاصے دراز قامت تھے لیکن اس کے سامنے خاصے چھوٹے محسوس ہوتے تھے اور ریتم نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کا نام لیگون ہے۔ وہ جو درمیان میں کھڑا ہے ایک اور مارشل آرٹ کلب چلاتا ہے' اصل میں یہ بھی ایک عجیب وغریب زندگی ہے۔ یہاں قبرص میں پہلے مارشل آرٹ کا اتنا رواج نہیں تھا لیکن کچھ عرصے سے جاپانی استادوں نے یہاں یہ فن پھیلانا شروع کر دیا اور اس کے بعد یہاں چار کلب کھل گئے' نکوسیا میں چار بڑے کلب ہیں جن کی برانچیں الگ الگ ہیں اصل میں ہر شخص اپنے آپ کو گرینڈ ماسٹر کہنا چاہتا ہے' میرے ساتھ یہ ٹریجڈی ہے کہ میں عورت ہوں ہر چند کہ میں نے بھی اچھی خاصی مشق اور تربیت حاصل کی ہے اور ایسی جنگوں میں میرا مطلب ہے ایسے مقابلوں میں جن میں عورت گرینڈ ماسٹر کی حیثیت سے حصہ لے سکتی ہے میں نے گرین اسٹار حاصل کیا جو تھرڈ ڈان ہوتا ہے لیکن قانون عورت کو گرینڈ ماسٹر تسلیم نہیں کرتا' میں اس وقت ان چاروں کلبوں میں گرینڈ ماسٹر ہوں لیکن عورت ہونے کی وجہ سے میرے پاس ریڈ اسٹار نہیں ہے۔ ریڈ اسٹار کے لئے میں نے شیرک کا نام تراشا ہوا ہے' ویسے چونکہ گرین اسٹار میرے پاس ہے اس لئے ریڈ اسٹار کسی کو بھی نہیں مل سکا ہے اگر کوئی مجھ سے گرین اسٹار چھین لیتا ہے تب ریڈ اسٹار کے لئے اس کا راستہ صاف ہو جاتا ہے' بہت عرصے سے میں گرین اسٹار سنبھالے ہوئے ہوں۔'' میں نے دلچسپ نگاہوں سے ریتم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ویسے ریتم تمہارے اندر یہ صلاحیتیں ہیں کہ تم کسی انسان کو پاگل کر دو' ایک کے بعد ایک انکشاف کرتی چلی جاتی ہو تم اور سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارے بارے میں آخری فیصلہ کیا جائے۔'' اس نے میری جانب دیکھا پھر متفکر لہجے میں بولی۔

''باہر جا کر مجھے اس کمین آدمی سے مقابلہ کرنا پڑے گا' میرے ساتھیوں کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ میں یہاں سے بالکل ہی غائب ہوں' اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کبھی کبھی بدقماش قسم کے مارشل آرٹس کلب والے چیلنج کر دیا کرتے ہیں اور دوسرے کلبوں کو یہ چیلنج قبول کرنا ہوتا ہے اب یہ جنگ ہو رہی ہے اور اس کا اگر کوئی فیصلہ ہو بھی جائے تو گرین اسٹار کا فیصلہ اسی وقت ہوگا جب کوئی مجھے شکست دے دے گا۔ میرا خیال ہے کہ لیگون بہت عرصے کی تیاریوں کے بعد یہاں آیا ہے اور میں جانتی ہوں ایسا کیوں ہوا ہے عرصے سے میں نے اس کام میں

مصروف ہونے کی وجہ سے باقاعدہ مارشل آرٹس کے کسی مقابلے میں حصہ نہیں لیا ہے سوری ڈیئر دانش منصور تمہیں یہاں رکنا ہوگا' باہر کا منظر تو تم دیکھ ہی رہے ہو میں کوشش کرتی ہوں کہ اس میں بہتری پیدا ہو جائے' ویسے اس وقت میراان کے سامنے نمودار ہونا میرے آدمیوں کا حوصلہ بڑھا دے گا کیونکہ یہی ہوتا ہے گرینڈ ماسٹر اس وقت منظر عام پر آتا ہے جب اس کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے میں دلچسپ نگاہوں سے یہ منظر دیکھنے لگا اور کچھ نہیں تو کم از کم ایک تفریحی مشغلہ تھا' تب ریتم نے ایک بٹن دبایا اور ایک سلائیڈنگ ڈور کھل گیا' میں سامنے کا منظر دیکھ رہا تھا دروازے کھلتے ہی ہر شخص اپنی جگہ پتھر کی طرح ساکت ہو گیا بالکل ایسے جیسے مشینیں چلتے چلتے رک جاتی ہیں یا لائٹ چلی جاتی ہے البتہ سب کی گردنیں اس وقت گھومی ہوئی تھیں اور ریتم کا انداز دیکھنے کے قابل تھا ایک ایک قدم نپے تلے انداز میں رکھ رہی تھی پھر اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور مخصوص انداز میں جنبش دی ہاتھوں کو سیدھا کرکے جھکی تو وہاں موجود ہر شخص جھک گیا یہاں تک کہ آپس میں لڑنے والے بھی' گویا گرینڈ ماسٹر کو تعظیم دی گئی تھی' البتہ میں نے ان تینوں افراد کو بری طرح چونکتے ہوئے دیکھا تھا جن میں سے درمیان والے کا نام لیگون تھا' لیگون کینہ توز نگاہوں سے ریتم کو دیکھ رہا تھا پھر اس نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔''

''میں نہیں مانتا' میں بالکل نہیں مانتا' یہ کوئی اور شخصیت بھی ہو سکتی ہے' کوئی اور شخصیت بھی ہو سکتی ہے یہ جو ڈرامائی انداز میں گرینڈ ماسٹر بن کر سامنے آئی ہے' اگر یہ گرینڈ ماسٹر ہے تو میں اس کا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔'' ریتم خاموشی سے کھڑی رہی' پھر اس نے چند لمحات خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''لیگون کیا تم نے اپنے آپ کو گرینڈ ماسٹر ثابت کرنے کے لئے میرے کلب پر حملہ کیا ہے۔''

''ہاں یہ تو قانون ہے تم نے تین مقابلوں میں حصہ نہیں لیا مس ریتم' اور ان تین مقابلوں میں حصہ نہ لینے کا مطلب ہے کہ گرین اسٹار کیلئے راستہ خالی ہے' ویسے بھی تم نے گرین اسٹار کے لئے کتنے عرصے سے دوسروں کو روکا ہوا ہے۔ ریڈ اسٹار کی باری ہی نہیں آنے دی جبکہ نا صرف میں بلکہ ہمارے دوسرے ساتھی بھی جانتے ہیں کہ باہر کا کوئی بھی شخص آ کر ریڈ اسٹار کے لئے مقابلہ کر سکتا ہے اور ریڈ اسٹار جیت کر لے جا سکتا ہے ہم اپنی تشویش ختم کرنا

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

چاہتے ہیں' پہلی تو یہ ہے کہ تین مقابلہ نہ کرنے کے بعد گرین اسٹار کی مالک تم نہیں رہ سکتیں اور تمہیں گرین اسٹار کے لئے چیلنج کیا جاسکتا ہے' میں باقی مارشل آرٹس کلب کے سربراہوں کو شکست دے چکا ہوں اور تم آخری شخصیت رہ گئی ہو' اس وقت ہم لوگ یہاں اس لئے آئے تھے کہ تمہارے آدمیوں کو زیر کرکے آخر کار تمہارے کلب پر قبضہ کرلیں چونکہ تین مقابلوں میں تمہاری غیر موجودگی اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ تم نکوسیا میں موجود ہی نہیں ہو' لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تم ریتم نہ ہو بلکہ ان لوگوں نے عین وقت پر جب انہیں شکست ہونے والی تھی تمہاری شکل میں کسی کو پیش کرکے اس ڈرامے کو رکوانے کی کوشش کی ہو گی' لیگون کی بات کے جواب میں ریتم کا قہقہہ سنائی دیا اور اس نے کہا۔

''بیوقوف لیگون' پہلی بات تو یہ کہ میں ڈرامہ نہیں ہوں' دوسری بات یہ کہ اگر میں ڈرامہ ہوں بھی تو کیا تجھے مجھ سے مقابلہ نہیں کرنا ہوگا' کیا تو میرا مدمقابل نہیں بنے گا''

''ہاں یہ ہے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔'' لیگون نے جواب دیا اور اس کے بعد میں نے تبدیلیاں دیکھیں۔ جو لوگ آپس میں لڑ رہے تھے وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہوتے چلے گئے اور دو صفوں میں تقسیم ہو گئے' دو الگ حصوں میں بٹنے کے بعد درمیان میں خاصی وسیع جگہ ہو گئی اور اب یہاں صرف ریتم کھڑی ہوئی تھی۔ میں اسے دیکھ رہا تھا اور اس کے بارے میں عجیب و غریب انداز میں سوچ رہا تھا کیروشین قبائل میں وہ ایک عام ملازمہ کی حیثیت سے موجود تھی لیکن اس کی اصلیت کیا نکلی تھی۔ کبھی کبھی انسان ایسی باتوں کو محض افسانہ قرار دے سکتا ہے لیکن افسانے حقیقت بن کر آنکھوں کے سامنے آجائیں تو اپنے آپ کو اندھا ہی کہا جاسکتا ہے یا پاگل' کیونکہ جو کچھ میں دیکھ رہا تھا نہ اس میں اندھا پن شامل تھا نہ پاگل پن' ایک انوکھا ہی منظر میری نگاہوں کے سامنے تھا' لیگون نے آگے دو قدم بڑھ کر کہا۔

''اور یہ بات تم جانتے ہو کہ جب استاد مقابلہ کر رہا ہوتا ہے تو شاگردوں کو اس وقت تک مداخلت کی اجازت نہیں ہوتی جب تک استاد انہیں نام لے کر طلب نہ کرے چنانچہ تم میں سے کوئی آخری وقت تک میرے معاملے میں مداخلت نہیں کرے گا۔

''اور یہی بات میں تم لوگوں سے کہتی ہوں' خبردار روایت کی خلاف ورزی نہ کی جائے کیونکہ یہ بھی قانون ہے کہ روایت کی خلاف ورزی کے بعد کلب بند کرنا پڑتا ہے اور یہ دو افراد جج کے طور پر موجود ہیں۔'' خاموشی طاری رہی تھی۔ میری دلچسپی بڑھ گئی تھی' لیگون نے

چند قدم آگے بڑھ کر کہا۔

''میں تیرے مدمقابل ہوں ریتم' اگر تو واقعی ریتم ہے تو کم از کم مجھے اپنا چہرہ تو دکھا دے تاکہ میں مطمئن ہو جاؤں۔''

''میں تجھے اپنا چہرہ دکھاؤں گی لیگون لیکن اس وقت جب تو زخموں سے چور زمین پر پڑا ہانپ رہا ہوگا۔''

''ریتم تیری غیر موجودگی میں کافی مشق کی ہے میں نے اور اپنی محنت سے میں نے تجھے زخمی کر دیا تو مجھے زیادہ خوشی نہیں ہوگی کیونکہ بہرحال میں کسی مرد سے مقابلہ چاہتا ہوں۔''

''تیری یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی گرینڈ ماسٹر میں نہیں بلکہ شیرک ہی ہے۔ شیرک اس وقت سامنے آئے گا جب تو مجھے شکست دے دے گا۔'' ریتم نے پراعتماد لہجے میں کہا جیسے اسے یقین ہو کہ لیگون اسے شکست دے ہی نہیں سکتا' پھر دونوں عجیب سے انداز میں ایک دوسرے کے سامنے جھکے اور سیدھے کھڑے ہو گئے ایک عورت اور ایک مرد کا مقابلہ تھا' ریتم بے شک ایک انوکھی شخصیت ثابت ہوئی تھی میرے لئے اب تک' لیکن اتنی بھی نہیں جتنی اس وقت میں دیکھ رہا تھا۔ آخر کار اس کے حلق سے ایک خونخوار بلی جیسی چیخ نکلی اور اس کے بعد اس نے پھرکی کی طرح گھوم کر لیگون پر وار کیا' اس کی ایک ٹانگ لیگون کے سر پر اور دوسری اس کے شانے پر پڑی اور سر اور شانے پر اپنا پورا وزن جما کر اس نے الٹی قلا بازی کھائی اور لیگون کی ٹانگوں میں ٹانگیں پھنسا کر اسے گرانے کی کوشش کی' بمشکل تمام لیگون نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائے اور پھر اپنے باقی پچھلے بدن کو گھما کر ریتم کی ضرب سے بچایا' ایک دلچسپ اور سنسنی خیز داؤ تھا یہ میرے لئے اب یہ بتانا تو ضروری نہیں ہے کہ جس وقت مجھے ایک مشینی انسان بناتے ہوئے روز آرگنائزیشن کے سائنس دانوں نے میری میموری تبدیل کی تھی اور میرے پورے وجود کو انسان ہونے کے باوجود ایک مشینی وجود یا روبوٹ بنا دیا تھا' اس وقت میری میموری میں مارشل آرٹ کے وہ تمام داؤ پیچ ڈال دیئے گئے تھے اور حقیقت یہ تھی کہ بیشتر ایسے مواقع آچکے تھے جب مجھے ایسی جنگوں سے واسطہ پڑا تھا اس وقت نہ میرا بدن اس قوت کا مظاہرہ کرتا تھا اور نہ دماغ بس وہ کمپیوٹر زیر عمل آجاتے تھے اور اعصابی طور پر میں ان کے کنٹرول میں ہوتا تھا اور وہی فیصلہ کرتے تھے کہ میری جنگ کیسی ہونی چاہیے ایسا چند ہی مواقعوں پر ہوا تھا لیکن ہو چکا تھا اور میں ان سے اچھی طرح واقف تھا لیکن یہ داؤ جو ایک

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

دوسرے پر لگائے جا رہے تھے درحقیقت بالکل نئے داؤ تھے اور میں انہیں زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا تھا لیگون جس نے ابھی کہا تھا کہ اس نے دوسرے کراٹے کلب کے سربراہوں کو ہرا دیا ہے اور اب گرین اسٹار کا خواہشمند ہے' ہر چند کہ جسامت اور طاقت میں ریتم سے دس گناہ زیادہ تھا لیکن ریتم ایک پھرتیلی بلی کی طرح ہی اس کا مقابلہ کر رہی تھی اور اس کے داؤ پیچ اتنے اجنبی اور نئے تھے کہ میں نے بھی خلوص دل سے یہ بات تسلیم کی کہ وہ برق رفتار ہے بجلی کی طرح تیز ہے اور اپنا کام کرنا بخوبی جانتی ہے اس نے کئی مہلک وار لیگون پر کر ڈالے تھے اور لیگون کو اس پر قابو پانے میں دقت پیش آ رہی تھی میں نے محسوس کیا کہ وہ بدحواس ہو رہا ہے اور کئی بار ریتم کے آدمیوں کے منہ سے تحسین بھری آوازیں نکلی ہیں وہ پرجوش ہو رہے ہیں لیکن اس کے بعد اچانک ہی ایک ایسا واقعہ ہو گیا اس نے صورت حال کو ایک دم تبدیل کر دیا' ریتم نے اس بار اچھل کر لیگون کی گردن میں اپنی ٹانگیں لپیٹ دی تھیں اور پھر پلٹ کر دونوں ہاتھ زمین سے اٹھا کر بیچ سکتی تھی اور ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتی تو شاید یہ اس کا آخری داؤ ہوتا' کیونکہ لیگون کی ریڑھ کی ہڈی متاثر ہوتی اور وہ اٹھنے میں دیر لگاتا اور اس دوران ریتم اسے مار مار کر ادھ مرا کر دیتی' لیکن اپنی جسامت اور وزن کی وجہ سے وہ بچ گیا اور ریتم جو اسے اپنی ٹانگوں کے بل پر اٹھا کر پھینکنا چاہتی تھی۔ اتنی طاقت اپنے وجود میں پیدا نہ کر سکی کہ اس کے قدم زمین سے اکھاڑ لیتی اور یہی ایک لمحہ لیگون کے لئے کارآمد ثابت ہوا اس نے پہلے اپنے جسم کو کنٹرول کی اور اس کے بعد فوراً ہی اپنے مضبوط ہاتھوں میں ریتم کی دونوں ٹانگوں کو جکڑ لیا' پھر اس نے ریتم کو سیدھا کیا اور منہ کے بل زمین پر دے مارا' ریتم نے بمشکل تمام اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹکا کر اپنا چہرہ زخمی ہونے سے بچایا تھا' لیکن اس کے پیٹ' پسلیوں اور سینے اور گھٹنوں کی ہڈیوں میں جو چوٹ لگی تھی وہ یقینی طور پر ناقابل برداشت ہو گی۔ وہ اپنی جگہ سے لوٹ لگا کر چند گز پیچھے ہٹ گئی اور پھر ہاتھوں کا سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش کرنے لگی' لیکن جس قوت سے وہ گری تھی اس سے اس کے ہاتھوں کو بھی ضرب لگی تھی اور وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی ایک لمحے کے اندر میرا دماغ بھک سے اڑ گیا مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس وقت اسے میری ضرورت ہو حالانکہ بہت عرصے سے اس سلسلے میں میری کوئی مشق بھی نہیں تھی' سادہ اور عام زندگی گزار رہا تھا لیکن نجانے کیوں اس وقت ذہن نے بس ایک ہی نعرہ لگایا کہ مجھے فوری طور پر ریتم کی مدد کے لئے پہنچنا چاہیے چنانچہ میں نے برق رفتاری سے دروازہ کھولا اور پھر باہر نکل

آیا ادھر ریتم کے ساتھی ریتم کو اٹھنے کے لئے شور مچا رہے تھے اور ادھر لیگون کے ساتھی فرط مسرت سے نعرے لگا رہے تھے اور ریتم اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جب میں اس دروازے سے داخل ہوا تو ایسی خاموشی طاری ہو گئی جیسے چلتی ہوئی مشین رک جاتی ہے' ایک لمحے کے اندر اندر گہرا سناٹا چیخنے لگا پھر کسی کے منہ سے آواز نکلی۔

"شیمرک"۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر ریتم کے قریب پہنچا' اسے سہارا دے کر اٹھایا لیگون اب بھی مجھے کینہ توز نگاہوں سے گھور رہا تھا پھر اس نے غرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اگر تم شیمرک ہو تو آؤ اور مجھ سے مقابلہ کرو اور اگر صرف اس کے مددگار ہو تو اسے تو خیر کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن تمہیں اس معاملہ میں مداخلت کرنے کی کوشش کی سزا ضرور دی جائے گی' اپنے بارے میں بتاؤ تم کون ہو۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا' خاموشی سے ریتم کو سیدھا کھڑا کر کے آگے بڑھا اور آہستہ قدموں سے چلتا ہوا لیگون کے سامنے جا کھڑا ہوا' لیگون ایک لمحے کیلئے کچھ خجل سا ہو گیا تھا لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور کہنے لگا۔

"میں تم پر حملہ کرنے جا رہا ہوں' ہوشیار ہو جاؤ۔" اس کے بعد وہ کئی قدم پیچھے ہٹ گیا اور میرے ذہن میں چرخیاں سی چلنے لگیں میرا دماغ درحقیقت میرے کنٹرول میں نہیں تھا لیگون نے دو چار پینترے بدلے اور اس کے بعد وہ ایک عجیب سی پوزیشن اختیار کر کے میری جانب لپکا' میں سیدھا کھڑا ہو گیا تھا لیگون نے اپنے سینے اور پیٹ کی ٹکر سے مجھے نیچے گرانے کے لئے وار کیا تھا لیکن میں نے دونوں ہاتھوں سے اسے روک دیا' سر سے اونچا کیا اور زمین پر دے مارا' لیگون نے جوجس ٹو کے داؤ کے مطابق پیروں کے استعمال کی کوشش کی لیکن جس قوت سے میں نے اسے مارا تھا اس نے اسے اس کے پیروں پر کھڑا نہ ہونے دیا وہ پچھلے پیروں کے بل پر کمر کے بل نیچے گر گیا' میں سیدھا کھڑا ہو گیا تھا لیگون نے ریتم ہی کی طرح کئی قلابازیاں کھائیں اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو میں آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھنے لگا ہال میں عظیم الشان سکوت طاری تھا لیگون نے تین چار بار پینترے بدلے اور پھر پے در پے مجھ پر وار کرنے شروع کئے' میں نے صرف اپنے بدن کی جنبشوں سے اس کے وار بچائے تھے اور پھر مجھے ایک بار موقع ملا تو میں نے کھڑا ہاتھ اس کی گردن کے پچھلے حصے پر رسید

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

گیا دوسرا اس کی ریڑھ کی ہڈی پر اور ایک بار پھر اسے سر سے بلند کر کے زمین پر دے مارا' لیگون میڑھا ہو گیا تھا اس بار اس کی ریڑھ کی ہڈی میں واقعی شدید چوٹ لگی تھی ادھر ریتم جیسے اپنے وجود کو بھول گئی تھی وہ میرا انداز جنگ دیکھ رہی تھی اور جانتی تھی کہ یہ میں ہی ہوں کیونکہ اسی کمرے سے برآمد ہوا تھا۔ لیگون دیر تک کھڑا نہ ہو سکا اس کی ریڑھ کی ہڈی یقینی طور پر متاثر ہو گئی تھی تب میں نے سرد لہجے میں ان لوگوں کی جانب دیکھا جو اس کے ساتھی تھے اور میں نے کہا۔

''اور اس سے پوچھو کیا یہ مجھ سے مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں ہے اگر نہیں ہے تو اس کو اٹھاؤ اور اس کے ساتھیوں سمیت باہر لے جاؤ۔'' ریتم خاموش کھڑی تھی وہ دونوں آگے بڑھے' لیگون نے آنکھیں بند کر لینے ہی میں عافیت محسوس کی تھی بجائے اس کے کہ وہ اپنی زبان سے اپنی شخصیت کا اعلان کرے وہ بے ہوش ہو گیا تھا تب اس کے ساتھیوں کی گردنیں لٹک گئیں اور وہ خاموشی سے واپس چلے گئے لیکن ان کے پیچھے ریتم کے ساتھی شیمرک' شیمرک کے نعرے لگا رہے تھے میں ریتم کے قریب پہنچا اور اس کے بازوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

''کیا تم اپنے قدموں سے چل سکتی ہو۔''

''اب چل سکتی ہوں۔'' وہ مسکرا کر بولی اور ہم دونوں واپس اس چھوٹے سے کمرے میں آ گئے' ریتم یہاں نہیں رکی تھی اس نے کہا۔

''آؤ واپس چلتے ہیں اب اس وقت یہاں رکنا مناسب نہیں ہے راستے میں میں نے اسے سہارا دینے کی کوشش کی تو وہ ہنس کر بولی۔''

''نہیں' کم از کم اتنی سکت ہوتی ہے ہم لوگوں میں کہ ایسی چوٹوں کی پرواہ نہ کریں' ہاں گھر واپس پہنچنے کے بعد مجھے تھوڑا سا ریسٹ کرنا ہوگا۔'' ریتم نے میرے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا زمین دوز راستے سے گزرتے ہوئے آخر کار ہم اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئے' یہاں پہنچ کر میں نے ریتم سے کہا۔

''میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔''

''صرف اتنی کہ مجھے کم از کم آٹھ گھنٹے کی مہلت دے دو۔''

''تم بے فکر رہو' ہاں ان آٹھ گھنٹوں میں اگر تمہیں کھانے پینے کی کوئی چیز درکار ہو تو مجھے طلب کر سکتی ہو۔''

''ایک درخواست ہے تم سے اپنی مدد آپ کر لینا' مجھے آٹھ گھنٹے تک بالکل مخاطب نہ کرنا۔''

''او کے۔'' میں نے کہا پھر میں نے اپنا لباس تبدیل کر لیا اور جو جگہ میرے آرام کے لئے منتخب کی گئی تھی وہاں لیٹ کر آنے والے وقت کے بارے میں سوچنے لگا' سب ٹھیک تھا' سب کچھ ٹھیک تھا سوچیں دکھ کے سوا کچھ نہیں دیتیں ماضی میں بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کی یاد آتی ہے تو اعضا مضمحل ہو جاتے ہیں' بہتر یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ حال ورنہ مستقبل کے بارے میں سوچا جائے اور اپنے دل میں ایک حسین مستقبل کا تصور جگا کر خود کو خوشیوں کی طرف مائل کیا جائے تو یہی مناسب تھا پھر آٹھ گھنٹے پورے بھی نہیں ہوئے تھے اور اس وقت میں اپنے کمرے میں تھا کہ ریتم میرے کمرے میں آ گئی' خوبصورت لباس پہنے ہوئے تھی خوبصورت لگ رہی تھی بالکل سچ مچ کی عورت حالانکہ جس کیفیت میں میں نے اسے دیکھا تھا اس میں دیکھنے کے بعد ایسی عورتوں کے بارے میں ذہن میں صرف ایک ہی تصور اٹھتا ہے کہ قدرت نے انہیں عورت کا رنگ روپ دے دیا ہے ورنہ عورت پن تو الگ ہی چیز ہوتی ہے' مجھے دیکھ کر وہ بڑے دل آویز انداز میں مسکرائی اور بولی۔

''کیا تم واقعی شیمرک ہو۔'' میں ہنسنے لگا اور بولا۔

''نہیں' میں اس نام کے الف سے بھی واقف نہیں ہوں۔''

''لیکن تم نے میری برسوں کی محنت کو بار آور کر دیا اور اس وقت شاید وہ بھی حیران ہوں جو میرے تھوڑے سے بہت راز دار ہوں اور جن کے ذہنوں میں یہ خلش تھی کہ اگر شیمرک کا واقعی کوئی وجود ہے تو وہ کب منظر عام پر آئے گا' بہر حال ایک عجیب و غریب بات ہوئی ہے کم از کم تم سے یہ پوچھ لینے میں تو حق بجانب ہوں کہ مارشل آرٹ سے کس حد تک واقف ہو۔''

''صرف اس حد تک کہ اگر کوئی اشد ضرورت پیش آ جائے تو اسے پورا کر لیا جائے۔''

''خیر یہ تو ہمارے درمیان طے ہے کہ جتنا کچھ ایک دوسرے کے بارے میں جانتے ہیں اس سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کریں گے' لیکن تم نے اس وقت جو میری عزت رکھی ہے اور جس حیرت انگیز طور پر تم ایک مارشل آرٹ کے ماہر کی حیثیت سے سامنے آئے ہو وہ ناقابل یقین ہے میرے لئے لیکن ٹھیک ہے جو ہے وہ ہے ایسا اس سے گریز یا اس کے بارے میں کسی وہم کا شکار رہنا اپنے آپ کو دھوکا دینے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ مائی ڈیئر میں تم سے بہت

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

زیادہ متاثر ہوگئی ہوں اور اب مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ مجھ سے زیادہ تم اس بات کے اہل ہو کہ اگر پسند کرو تو تو زیمر کا کنٹرول سنبھال لو۔ زیمر کے بارے میں میں تمہیں بتا چکی ہو کہ یہ میرا قبیلہ ہے اور اس سے بیشتر افراد مجھے اپنا روحانی پیشوا تسلیم کرتے ہیں اور میری ہدایت پر ہر طرح کا عمل کرنے کو تیار ہوتے ہیں یہ جاہل نہیں بلکہ تعلیم یافتہ لوگ ہیں' دنیا کے مختلف حصوں میں موجود ہیں اگر میں باقاعدہ ایک جرائم پیشہ انسان کی حیثیت سے جرم کی دنیا میں آ جاؤں تو یقین کرو بڑے بڑے کارنامے سرانجام دے سکتی ہوں یہ میرے لئے مشکل نہیں ہوگا لیکن میرا اپنا ایک طریقہ کار رہا ہے ایک حد مقرر کی ہوئی ہے میں نے اپنے لئے اور کبھی اس حد سے تجاوز نہیں کیا اب بھی میں اپنی حد ہی مقرر رکھنا چاہتی ہوں' حالانکہ اس وقت صورت حال مختلف ہے۔ میرا بھائی سہیل روز آرگنائزیشن کے قبضے میں ہے اور غالباً وہ اسے اپنے قبضے ہی میں رکھنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مجھے کنٹرول کرنا بے حد مشکل کام ہوگا ان کے لئے لیکن میں اپنے بھائی کی رہائی بھی چاہتی ہوں اور ان کے خلاف کام کرنا بھی اور اس کے لئے مجھے تم جیسی شخصیت کا سہارا حاصل ہوگیا ہے تو میں ہر قیمت پر سہارے کو برقرار رکھنا چاہتی ہوں کوئی ایسا مرحلہ پیش آ جائے جب کسی بات پر تم مجھ سے الجھن محسوس کرو تو براہ کرم مجھ سے علیحدگی نہ اختیار کر لینا بلکہ پہلے اپنی الجھن سے مجھے واقف کر دینا تاکہ میں اس کا حل نکال سکوں' تمہاری کسی ناراضگی سے تم سے معذرت کر سکوں میری بات اگر تمہارے لئے قابل قبول ہے تو براہ کرم کھل کر مجھے اس کا جواب دو' تمہارا مقصد' تمہارے نظریات مختلف ہیں تو دوسری بات ہے' پھر تمہیں مجبور کرنا میرے لئے ممکن نہیں ہوگا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔

''اور جب تم بار بار یہ تذکرہ کرتی ہو تو مجھے بڑا عجیب محسوس ہوتا ہے مجھے یوں لگتا ہے جیسے تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے۔''

''یہ بات نہیں ہے دانش منصور بلکہ تم یہ سمجھ لو کہ اس وقت میری کیفیت اس ننھے سے بچے کی سی ہے جس کے ہاتھ ایک ایسا نایاب کھلونا لگ جائے جس کے بارے میں اس نے کبھی خواب میں بھی سوچا نہ ہو یا سوچا ہو تو صرف ایک خواب کی مانند اور پھر اس کا دل چاہتا ہو کہ یہ خواب کبھی نہ ٹوٹے یہ کھلونا اس کی ملکیت رہے' تمہیں پانے کے بعد ایسا ہی احساس ہے میرے دل میں اگر میری بات سمجھ میں آ گئی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے زیادہ سمجھانے کے لئے میرے

پاس مناسب الفاظ نہ مل سکیں۔'' میں نے ہنس کر اس کا شانہ تھپتھپایا اور بولا۔

''میں نے تم سے جدا نہیں ہو رہا اور اس وقت تک تم سے علیحدگی اختیار نہیں کروں گا جب تک مکمل طور پر ہمارے درمیان اس سلسلے میں بات چیت نہ ہو جائے اور ہم مل کر یہ فیصلہ نہ کر لیں کہ ہمیں الگ ہونا ہے۔''

''شکریہ' اس کے بعد میری زبان پر ایسے الفاظ کبھی نہیں آئیں گے۔'' اور وہ وعدے کی سچی تھی اور اس وقت نکوسیا میں ہم دونوں مختلف قسم کی تفریحات میں مشغول رہا کرتے تھے' ویسے مارشل آرٹس کلب کے معاملات بڑے دلچسپ تھے بعد میں کوئی ایسی کوشش نہیں ہوئی تھی جو باعث الجھن ہوتی اور یہ اصول کی بات تھی کہ اپنے آپ کو شکست خوردہ تسلیم کر لینے کے بعد اس شخص نے کبھی کوئی اور غلط حرکت نہیں کی تھی۔ ریتم اکثر مجھے شیمرک کہہ کر مخاطب کرتی تھی اور پھر خود ہی ہنستی تھی ویسے طبیعت کی بہت صاف ستھری لڑکی تھی' کبھی کبھی بے لگام بول جاتی تھی۔ ایک دن کہنے لگی۔

''دانش منصور میں تمہاری ماں ہوں۔'' میری آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں' دل میں یہی سوچا میں نے کہ کسی وقتی جنون نے اس عورت کو پاگل کر دیا ہے ایسی فضول بات کی ہے اس نے میری حیران آنکھوں کو دیکھ کر وہ جلدی سے بولی۔

''یہ سمجھ لو کہ' کہ میں' میں' میرا مطلب ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں نہ وہ' اصل میں میرا مطلب' پلیز تم میری بات کو مائنڈ نہ کرنا ایک عجیب سے خیال کے تحت یہ بات کر گئی ہوں۔'' میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تو وہ کہنے لگی۔

''تب' بات اصل میں یہ ہے کہ جیسا کہ میں تمہیں بتا چکی ہو کہ شیمرک میرا ایجاد کردہ تصوراتی کریکٹر ہے وہ کوئی نہیں ہے بس یوں سمجھ لو کہ میں نے اسے اپنے ذہن میں جنم دیا تھا اور تم شیمرک کی حیثیت سے اچانک ہی سامنے آ گئے تو مطلب یہ کہ میں نے جو الفاظ کہے ہیں ان سے میری مراد یہ ہے کہ تم میرے وجود سے نہیں بلکہ میرے ذہن سے پیدا ہوئے ہو' آئی ایم سوری' بعض اوقات انسان جذبات میں کچھ ایسی باتیں کہہ جاتا ہے کہ۔'' اس نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا اور میرے حلق سے قہقہہ نکل گیا اور میں نے کہا۔

''اور مجھے لطف اس بات میں آ رہا ہے کہ تمہاری حالت تو ایک دم خراب ہوگئی ہے نجانے کیوں اس قدر پریشان ہوگئی ہو میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا تم سے۔'' وہ میری طرف دیکھنے لگی پھر

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسکرائی اور بولی۔

''میرے خدا' میرے خدا پتا نہیں کیوں؟ ایک دم سے میں خوفزدہ ہوگئی' پتا نہیں کیوں؟ چلو چھوڑو' اچھا اصل میں میں یہ کہہ رہی تھی کہ اب تمہارے بارے میں کوئی بھی کوئی لفظ پوچھتا ہے تو یہی پوچھتا ہے کہ مسٹر شیمرک کہاں ہیں کیا کر رہے ہیں۔ اب یوں کرو دانش ان سارے امور سے واقف ہو جاؤ جن کا تعلق مجھ سے ہے اور اس کے لئے تم نے وہ ریکارڈ روم دیکھ لیا ہے اب کونسی چیز تمہاری نگاہوں سے چھپی ہوئی ہے۔'' میں نے وہ ریکارڈ روم دیکھ لیا تھا لیکن اس میں داخل ہو کر یہ نہیں دیکھا تھا کہ وہاں کیا کیا موجود ہے اصولی طور پر یہ بات غلط تھی کیونکہ بہرحال ساری باتیں اپنی جگہ میری حیثیت ریتم کے ساتھ ایک مہمان کی سی تھی لیکن اب جب اس نے مسلسل مجھ سے اس قسم کے مطالبات کر کے مجھے اس حد تک پہنچا دیا تھا تو پھر میں نے اس میں کوئی دقت محسوس نہیں کی' ویسے بھی ریتم یہاں اپنے اور دوسرے معاملات میں مصروف رہتی تھی اور اس وقت مجھے تنہا ہی وقت گزارنا پڑتا تھا ویسے یہ ایک اچھی بات تھی کہ کم از کم اپنی اس رہائش گاہ میں ریتم نے کسی کو نہیں رکھا تھا اور اپنے کام خود کیا کرتی تھی اس طرح بہت سے معاملات اور الجھنوں سے نجات بھی مل گئی تھی اور سچی بات تو یہ ہے کہ تنہائی پسندی اب اس وقت میری فطرت کا حصہ بن گئی تھی چنانچہ عموماً میں تنہائی ہی پسند کرنے لگا تھا کیونکہ تنہائی میں یادوں کو سجا کر ان کے درمیان بیٹھ جانا ایک بڑا ہی دلچسپ مشغلہ ہوتا ہے کم از کم ان لوگوں کے لئے جو میری طرح اپنوں سے بچھڑے ہوئے ہوں' میں نے ریکارڈ روم میں وہ فائل پڑھنا شروع کر دیئے اور بہت سی یادداشتیں ذہن میں تازہ ہوگئیں اور ریتم کے پاس بھی روز آرگنائزیشن اور ڈان سنٹر کے ان بہت سے ممالک اور نمائندوں کی تفصیلات موجود تھیں جو اس سلسلے میں بنیادی حیثیت رکھتے تھے فیرولین کا نام بھی موجود تھا لیکن صرف ایک نام کی حد تک اس کے بارے میں تفصیلات موجود نہیں تھیں لیکن ان ناموں میں بیشتر نام ایسے تھے جن کا علم مجھے بہت پہلے سے ہوگیا تھا اور کتنی ہی بار میں نے ان کے بارے میں یہ منصوبے بنائے تھے کہ وقت اگر ملا تو کبھی اس سلسلے میں بھی کام کروں گا لیکن فیصلے وقت کے ہوتے ہیں اور وقت اپنے فیصلوں کے لئے خود راہیں متعین کرتا ہے میں اس دلچسپ کام میں مصروف تھا کہ ریتم نے مجھے ایک تجویز پیش کی کہنے لگی۔

''مسٹر دانش ایک بڑے ملک کی جانب سے ایک آفر ہوئی ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ ایک

تیر سے دو شکار کرنے والا معاملہ سامنے آگیا ہے' مختصر الفاظ میں تم سے کہوں گی کہ اس اسکارٹو کے بارے میں اچھی طرح ہی جانتے ہوگے' اسکارٹو کے مختلف علاقوں میں بھی کیروشین قبائل ہی کی طرح بغاوت پھیل گئی ہے اور وہ بہت بڑا ملک اس بغاوت کو کچل کر اسکارٹو کی مدد کرنا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں ایک بڑا ہی دلچسپ واقعہ ہوگیا ہے' اصل میں اس سلسلے میں اس بہت بڑے ملک کے ایک سربراہ کو اغوا کرلیا گیا ہے اور اس سربراہ کا یہ اغوا بھی صیغہ راز میں رکھا جارہا ہے کیونکہ اگر مسٹر کیسھال کے اغوا کے بارے میں تفصیلات معلوم ہو جائیں تو یوں سمجھ لو کہ اس بڑے ملک میں ایسی زبردست تباہی آسکتی ہے کہ اس کا حشر بھی روس ہی کی طرح ہوسکتا ہے چنانچہ اس کے موجودہ سربراہوں نے کئی ٹیموں سے رابطے کئے ہیں اور اس سلسلے میں ہمیں یعنی زیمرز کو بھی پیشکش کی گئی ہے کہ ہم لوگ بھی کام کریں۔''

''دوسرا فائدہ کیا ہے۔''

''ہمیں ایک ایسے نام سے واسطہ پڑ سکتا ہے جو ہمارے رجسٹر میں موجود ہے اور اسکارٹو کے اطراف میں چھپے ہوئے قبائلی اسکارٹو میں جو کچھ کرنا چاہتے ہیں ان میں جو شخص سب سے پہلے منظر عام پر آتا ہے اس کے نام کے نیچے میں نے سبز دائرہ بنا رکھا ہے۔''

''آہ میں سمجھ گیا' یعنی سابق ڈان سنٹر کا وہ سربراہ جس نے' جس نے۔''

''بس اتنا ہی کافی ہے' مجھے یہ بتاؤ کہ کیا ہم اس بڑے ملک کی پیشکش قبول کرلیں اور مسٹر کیسھال کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہو جائیں۔''

''میں سمجھتا ہوں یہ ایک دلچسپ کام ہے۔''

''تو پھر یہ سمجھ لو کہ ہمیں انتہائی برق رفتاری سے فوراً اس کام کو قبول کر کے مصروف عمل ہو جانا ہے ہم پر بہت زیادہ اعتماد کیا گیا ہے۔''

''میں تیار ہوں۔'' میں نے اپنے وجود میں سنسنی محسوس کرتے ہوئے کہا اور ریتم نے بے اختیار ہو کر میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑا اور اسے ہونٹوں سے لگا لیا۔

''اور تمہارے ساتھ یہ پہلا کارنامہ میری زندگی کا ایک انوکھا تجربہ ہوگا۔'' میں نے سرد نگاہوں سے ریتم کو دیکھا' پھر گردن ہلا کر کہا۔

''ہمیں اس سلسلے میں دوسرے اقدامات کے فوراً بعد منصوبہ بندی کرنا ہے کہ ہمارا طریقہ کار کیا ہوگا۔'' ریتم میرے الفاظ پر غور کرنے لگی۔ غالباً وہ ان جملوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جو میں

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نے ادا کیا تھے' پھر اس نے کہا۔

''ایک بات میں پورے خلوص کے ساتھ کہنا چاہتی ہوں دانش منصور۔''

''ہاں کہو۔''

''میری خواہش ہے کہ جو بات بھی تمہارے ذہن میں آئے اور تم یہ سمجھو کہ اس کا کرنا مناسب ہوگا تو براہ کرم ذرا وضاحت کے ساتھ مجھ سے کرلیا کرو میں اپنے طور پر تمہیں یہ یقین اور احساس دلانا چاہتی ہوں کہ میں تم سے قطعی طور پر مخلص ہوں اور تم ایک طرح سے مجھ پر اپنی برتری ثابت کرچکے ہو اس لئے ریمرز کی سربراہ ہونے کے باوجود میں یہ سمجھتی ہوں کہ تم مجھ سے افضل حیثیت کے حامل ہو اور تمہیں اس بات کا پورا پورا حق پہنچتا ہے کہ مجھ پر اپنے احکامات صادر کرو اور جو چاہو مجھ سے معلوم کرو لیکن اگر کبھی مجھ سے کوتاہی ہوگئی تو وہ صرف اس لئے ہو جائے گی کہ میں حقیقتوں کو نہ سمجھ پاؤں گی۔'' اس کے الفاظ بڑے مکمل تھے اور میں بھی کوئی ایسا وہم نہیں رکھنا چاہتا تھا جس سے بعد میں اس کے اور میرے درمیان کسی اختلاف کی گنجائش باقی رہے' میں نے کہا۔

''مجھے کسی ادارے یا کسی تنظیم کا سربراہ بننے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے' ریمرز تمہاری تنظیم ہے اور مجھے انتہائی خوشی ہے کہ تم ایک سربراہ کی حیثیت رکھتی ہوں لیکن اپنا مشیر سمجھ لو' اپنا معاون یا اپنا نائب جو کچھ بھی سمجھ لو لیکن ایک بات ذہن میں رکھو' مجھے ہر تفصیل الف سے لے کر یے تک معلوم ہونی چاہیے اس کے بغیر میں کوئی کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں اور ایک اور بات منصوبہ بندیوں میں اگر تمہارا منصوبہ میرے ذہن کو قبول نہ ہوا تو اس کے بدلے میں اپنا منصوبہ پیش کروں گا اور جو منصوبہ میں پیش کروں گا وہ آخری ہوگا' اس میں تمہاری مداخلت کی گنجائش بھی نہیں ہوگی یہ الگ بات ہے کہ وہ میرے اور تمہارے درمیان رہے اور تمہارے قبیلے یا گروپ کے افراد یہی محسوس کرتے رہیں کہ سربراہ تم ہو۔'' وہ میرے ایک ایک لفظ کو سمجھنے کی کوشش کررہی تھی' اس کے بعد اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی' پھر اس نے کہا۔

''مجھے منظور ہے۔ میں لفظی طور پر کوئی کہانی تراش کر تمہارے سامنے نہیں پیش کرنا چاہتی' بلکہ ایک جملے میں یہ بات کہہ کر ختم کررہی ہوں کہ چونکہ زیمر ایک قبیلہ ہے اور میری حیثیت اس قبیلے میں ذرا بالکل مختلف ہے اس لئے زیمر کی نگاہ میں سربراہ میں ہوں گی لیکن میرے سربراہ تم

ہوگے' لیکن پلیز اس پر کوئی تبصرہ نہ کرنا' ان الفاظ میں صرف خلوص ہے۔''

''گڈ' ویری گڈ تو پھر ایسا کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہم اپنے طور پر کارروائیوں کا آغاز کر دیتے ہیں چونکہ تمہیں اس معاملے میں۔''

''میں بتاتی ہوں' میں بتاتی ہوں۔'' اس نے درمیان میں سے میرا جملہ کاٹ دیا اور بولی۔

''جس بڑے ملک کا تذکرہ میں کررہی ہوں تم اس کے بارے میں سمجھ ہی گئے ہوگے' صورت حال کافی وضاحت کے ساتھ مجھے سمجھائی گئی ہے اور میں معلومات حاصل کرنے کے بعد ہی اس بات پر آمادہ ہوئی ہوں کہ اس سلسلے میں کام کروں۔''

''گڈ۔''

''بات اصل میں یہ ہے کہ وہ بڑا ملک جس کا وزیر اقتصادیات مسٹر کیسھال رومر ہے اسکارٹوں پر بہت عرصے سے اپنے اثرات قائم کئے ہوئے ہیں' اسکارٹو کی اپنی ایک حیثیت ہے وہ لوگ اس بڑے ملک کی برتری کو تسلیم نہیں کرتے اور اسے پسند بھی نہیں کرتے' اندرونی طور پر وہاں کافی انتشار ہے اور اس انتشار کو ہوا دینے کے لئے کچھ لوگوں نے بڑی زبردست کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں' اگر تم چاہو تو اخبارات میں اسکارٹو کی بغاوت کے بارے میں خاصی تفصیلات موجود ہیں' لیکن بہر حال ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے' جو اہم بات میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ اسکارٹو کی اقتصادیات پر مکمل طور سے روز آرگنائزیشن حاوی ہے۔ روز آرگنائزیشن کے سربراہان یہ چاہتے ہیں کہ اسکارٹو کی اقتصادی پالیسی وہ نہ ہو جو مسٹر کیسھال نے بنائی ہے' اگر اسکارٹو پر کیسھال کی پیش کی ہوئی اقتصادی پالیسی مسلط کردی گئی تو روز آرگنائزیشن کو ایک عظیم نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا' بات اسکارٹو ہی کی نہیں بلکہ اسکارٹو ایسے چار اور ممالک اس کی زد میں آتے ہیں کیونکہ وہاں کا اقتصادی نظام بالکل بدل جائے گا اور روز آرگنائزیشن وہاں اپنا مکمل طور پر تسلط قائم کرلے گا' لیکن وہ بڑا ملک اس سلسلے میں' اگر اسکارٹو میں روز آرگنائزیشن کا منصوبہ کامیاب ہو جاتا ہے تو ایک بہت عظیم خسارے سے دوچار ہوگا۔ یہ ایک ایسا الجھاوا ہے جو کافی عرصے سے ان لوگوں کے درمیان چل رہا ہے اور وہ دونوں اس کے خلاف مدافعت میں مصروف ہیں لیکن مسٹر کیسھال کا اغوا' اس بارے میں ایک انتہائی سنسنی خیز منصوبہ ہے' چونکہ ایک طرف تو وہ بڑا ملک مسٹر کیسھال کے اغوا کی داستان عام نہیں کرسکتا' اس طرح وہاں ایک بڑا پیچیدہ سیاسی مسئلہ پیدا ہوجائے گا کیونکہ مسٹر کیسھال کے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

نام کے ساتھ کچھ اور صورت حال بھی وابستہ ہے اور اس سلسلے میں حکومت کے اعلیٰ ترین ارکان پر حرف آسکتا ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر وزیر اقتصادیت مسٹر کیسھال کو اغوا کرا دیا ہے یا غائب کرا دیا ہے یوں ایک شدید سیاسی بحران اس بڑے ملک میں پیدا ہو جائے گا ایک طرح سے یوں سمجھ لو کہ روز آرگنائزیشن کی جانب سے اسکارٹو کے ذریعے اس بڑے ملک کے ساتھ بلیک میلنگ کی جا رہی ہے اور مسٹر کیسھال کا اغوا اس سلسلے میں انتہائی اہم نوعیت کا حامل ہے۔ اگر مسٹر کیسھال سے اقتصادی منصوبے کے کاغذات میں تبدیلی کرالی جاتی ہے اور اس کا اعلان کرنے پر انہیں مجبور کر دیا جاتا ہے تو بات وہیں آ جاتی ہے کہ ایک بہت مختصر وقت میں ہمیں مسٹر کیسھال کو اپنی جگہ سے برآمد کرنا ہے اور یہ کام وہ لوگ ہمارے سپرد کرنا چاہتے ہیں۔'' میں دلچسپی سے اس صورت حال پر غور کرنے لگا اور اسکارٹو کی بغاوت کا مسئلہ اپنی جگہ علیحدہ نوعیت کا حامل ہے لیکن اگر روز آرگنائزیشن کو اسکارٹو میں ناکامی ہوتی ہے اور ہمیں اس بڑے ملک کی حمایت حاصل ہو جاتی ہے تو آگے بڑھ کر روز آرگنائزیشن کے خلاف کام کرنا ایک بہت دلچسپ مشغلہ بن جائے گا کیونکہ بیشتر مواقع پر بڑے ملک نے روز آرگنائزیشن کی مدد بھی کی تھی اور ایک طرح سے اس وقت اسے اپنے قبضے میں لے لینے کا مقصد یہ ہے کہ روز آرگنائزیشن کے مختلف مفادات پر کاری ضربیں لگائی جا سکیں اس لئے میں نے فوراً یہ پیشکش قبول کرتے ہوئے کہا۔

''خیر میں تو تم سے خلوص دل سے تعاون کا وعدہ کر چکا ہوں ریتم لیکن مسئلہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر دوسری پارٹیاں بھی اس سلسلے میں کام کر رہی ہیں تو ہمارے درمیان ٹکراؤ بھی ہو سکتا ہے۔''

''ہرگز نہیں' بالکل نہیں چونکہ جو طریقہ کار ہم نے اختیار کیا ہے اور جس کے لئے اس بڑے ملک نے ہم پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیں کچھ ایسے انکشافات سے نوازا ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہیں۔''

''تو پھر تم اس مسئلے کو قبول کر لو۔''

''اس سے پہلے میں ایک چھوٹی سی تقریب کرنا چاہتی ہوں۔''

''تقریب۔''

''ہاں۔''

''وہ کیا۔'' میں نے ایک عجیب سی الجھن محسوس کرتے ہوئے کہا۔ نجانے کیوں میرے ذہن

میں یہ خیال آیا تھا کہ اس تقریب کا نام لے کر ریتم اپنے آپ کو مجھ سے کسی منسوبیت کا اظہار کرنا چاہتی ہے لیکن اس نے کہا۔

''اصل میں زیمر قبیلے کے چودہ سربراہان ہیں اور یہ چودہ سربراہان اس وقت یہاں موجود ہیں یہ خود بخود یہاں نہیں آگئے بلکہ میں نے ان کو بالکل ایمرجنسی کال پر بلایا ہے۔ ان چودہ سربراہان کے سامنے میں تمہیں اپنا دست راست اور اپنے برابر کا درجہ دیکر ان سے متعارف کروا دینا چاہتی ہوں تاکہ دنیا کے ان تمام ملکوں میں جہاں ان کی اپنی ایک حیثیت قائم ہے وہاں جب بھی مجھے اور تمہیں کام کرنے کا موقع ملے تو ہو سکتا ہے اس وقت میں تمہارے ساتھ موجود نہ ہوں لیکن یہ لوگ مکمل طور پر تم سے تعاون کریں اور تمہیں ان جگہوں پر کوئی دقت نہ ہو۔''

''گویا یہ تعارفی تقریب ہوگی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔''

''یہ تو ہونی چاہیے لیکن کس حیثیت سے۔''

''دانش منصور کی حیثیت سے۔''

''شکریہ ریتم۔''

''تقریب واقعی شاندار تھی اور مجھے رہ رہ کر حیرت ہونے لگتی تھی کہ ایک معمولی سی لڑکی جو میری ملازمہ کی حیثیت سے سامنے آئی تھی اور اسے کیروشین قبائل میں رامش ہاس نے میرے لئے مخصوص کیا تھا' اصل میں اتنی گہری روایتوں کی حامل تھی کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا لیکن بہرحال جس دنیا سے اب میرا تعلق تھا یہ سمجھا جائے کہ جس دنیا سے تعلق قائم ہو چکا تھا اور ایک طویل عرصے سے میں اس سے منسلک تھا اس میں اس قسم کی باتیں تعجب خیز نہیں ہوتیں بلکہ ان کا اپنا ایک مقام ہوتا ہے اور اس مقام کو چھین لینا بڑا مشکل کام' چنانچہ یہ سب کچھ ہو رہا تھا اور میں جانتا تھا کہ ایسا ہوتا رہے گا' پھر اس تقریب میں میری ملاقات ان تمام لوگوں سے کرائی گئی' بڑی تفصیلی ملاقات تھی یہ اور یہ تمام لوگ دنیا کے ایسے ایسے ملکوں سے تعلق رکھتے تھے جن کے بارے میں مجھے اس بات کا علم تھا کہ روز آرگنائزیشن کے بڑے اثرات تھے۔ میرے لئے ایک دلدوز وقت تھا یہ کیونکہ ایک زمانے میں میں اپنا ایک گروپ رکھتا تھا۔ رشید تاگی اور بہت سے ایسے کردار ڈائمنڈ سٹی اور نجانے کیا کیا' لیکن جو کہانیاں اب قصہ پارینہ بن چکی تھیں اور

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اب رخسار کا شیدائی ایک ایسا نوجوان جسے اس کے محبوب کے تصور کے علاوہ کچھ اور حاصل نہیں تھا پرانی باتیں' پرانی کہانیاں نظرانداز کر کے نئی کہانیوں میں زعم ہو جانا زیادہ مناسب تھا کیونکہ زندگی بہر حال اپنا ایک مقام رکھتی ہے اور ہمیں زندگی سے تعاون کرنا ہی پڑتا ہے' اپنی خوشی سے نا سہی زندگی کی خوشی سے ہی سہی' چنانچہ ان تمام لوگوں سے ایک تفصیلی ملاقات کے بعد یہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا اور ایک طرح سے میں زیر گروپ کا سربراہ نمبر دو قرار پایا' نمبر ایک میری درخواست پر ریتم ہی رہی تھی اور یہ پراسرار اور حیرت ناک لڑکی بہر حال ساری باتیں اپنی جگہ لیکن کم از کم ذہنی طور پر مجھ پر بوجھ نہیں بنی تھی یعنی ایک لڑکی کی حیثیت سے تب اس کے بعد ریتم کے ذریعے ہم نے اس بات کا اظہار کر دیا کہ ہم اس سلسلے میں کام کرنے کو تیار ہیں اور جب ہمیں تمام تفصیلات مہیا کر دی گئی تو ہم نے فوراً ہی کام کا آغاز کر دیا۔ ایک بہترین منصوبہ بندی کی گئی اور اس کے تحت ہم نے چند ناموں کا انتخاب کیا اور اس کے بعد ایک چھوٹا سا سفر جو اس سلسلے میں انتہائی ضروری تھا اور اس سفر میں ریتم میرے ساتھ تھی' جہاں ہم جا رہے تھے وہاں قبیلے کے افراد موجود تھے اور مجھے یہ سوچ کر ہی ہنسی آتی تھی کہ اس وقت میرا اپنا ایک قبیلہ بھی ہے اور وہ قبیلہ بھی ایسے لوگوں پر مشتمل جو انتہائی تعلیم یافتہ تھے لیکن ایسے عقیدت مند کہ اگر انہیں حکم دیا جائے کہ اپنی گردنیں کاٹ دو تو وہ صرف خنجر استعمال کرتے یہ سوچنے سے پہلے کہ گردن کاٹنے کے نتائج کیا ہوتے ہیں۔"

ہوٹل الاسکا فائیو اسٹار تھا' اپنی تمام تر روایتوں کے ساتھ ہم اسے ایک انتہائی خوبصورت اور جدید ہوٹل کہہ سکتے تھے منصوبے کے مطابق ہم نے اسی ہوٹل میں قیام کیا اور چونکہ ریتم نے اس سے پہلے ہی اس بڑے ملک کے اس شخص سے جس سے اس کا براہ راست رابطہ تھا اسے اطلاع دے دی تھی کہ ہم لوگ اپنے کام کو سرانجام دینے کے لئے پہنچ رہے ہیں اور اس نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ اس کا استقبال کیا تھا اور ہمارے اس اقدام کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا تھا کہ براہ راست وہ ہم لوگوں سے ابھی رابطہ قائم نہیں کرے گا لیکن درپردہ اس کا مکمل تعاون ہمیں حاصل رہے گا سو یہی ہوا کہ زیر قبیلے کے مقامی انچارج نے ٹیلی فون پر ہمارا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس وقت اپنے بیس ساتھیوں کے ہمراہ ہمارے ہر حکم کا منتظر ہے اور میں نے یہ محسوس کیا کہ ایک طویل عرصے کے بعد یعنی اس وقت کے بعد جب میں اپنے وطن عزیز میں ڈائمنڈ سٹی کا مالک تھا اور رشید ناگی کے علاوہ بے شمار افراد میرے لئے

کام کرتے تھے' اس کے بعد مکمل طور پر یہ پہلا موقع ہے جب میں کسی ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں' جہاں تک کوئین میکوویا کا تعلق تھا تو کوئین میکوویا تو ایک آفاقی کردار تھا جس میں مجھے اتنی مراعات دی تھیں کہ اس کے بعد میرے پاس اس سے کچھ لینے کے لئے باقی نہیں رہا تھا اور یہی وجہ تھی کہ میں اس سے الگ تھلگ ہو گیا تھا اس کے علاوہ کوئین میکوویا کو جس طرح کے حالات کا سامنا کرنا پڑا تھا اس کے بعد بھی اس کی گنجائش نہیں تھی کہ میں کوئین میکوویا کو اپنے کسی ذاتی سلسلے میں پریشان کروں یا اسے یہ اطلاع دینے کی کوشش کروں کہ رخسار ایک بار پھر مجھ سے چھن گئی ہے یہ بات تو خود میرے لئے باعث شرم تھی کیونکہ کوئین میکوویا نے تو انتہائی محنت کرنے کے بعد نا صرف مجھے کیا تھا بلکہ رخسار کو بھی حاصل کر کے مجھے دیا تھا۔ لندن میں اس نے جس طرح کے انتظامات میرے لئے کر دیئے تھے اس کے بعد میں اگر چاہتا تو ایک بار پھر اسے اطلاع دے سکتا تھا کہ رخسار مجھ سے چھین لی گئی ہے اور اس بار یہودی میرے سامنے آئے ہیں۔ کوئین میکوویا کا اس بارے میں کیا رویہ ہوتا یہ میں نہیں جانتا تھا بہر حال میرے دل نے اس بات کی گواہی نہیں دی تھی اور آج بھی میں اس بات پر اتفاق نہیں کرتا تھا کہ ایسا کوئی عمل کروں' بہر حال یہ ایک الگ تذکرہ نکل آیا ہے تو میں اس موضوع پر بات بھی کرنے لگا ہوں ورنہ کوئین میکوویا کو تو میں اپنے ذہن سے بالکل نکال چکا تھا خیر ہوٹل الاسکا میں ہم لوگ الگ الگ کمروں میں مقیم ہوئے اور ایک اور دلچسپ صورت حال پیش آ گئی۔ ہمیں مقامی سربراہ سے اطلاع ملی کہ ایک ایسا شخص جو ہمیں اس سلسلے میں معلومات فراہم کر سکتا ہے یعنی مسٹر کیسھال کے اغوا کے سلسلے میں وہ ہمیں یہاں ایک مخصوص علاقے میں ملے گا اور اس کے بارے میں ہمیں مکمل تفصیلات بتا دی گئی تھیں۔ غرض یہ کہ ایک مخصوص وقت میں اور ریتم چل پڑے اور وہ مخصوص علاقہ جس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا تھا ایک طرح سے بالکل محفوظ علاقہ تھا۔ یہاں پہنچنے کے بعد ہمیں اس مکان کی تلاش میں زیادہ وقت پیش نہیں آئی جس کے بارے میں ہمیں تفصیلات بتائی گئیں تھیں۔ یہ بہت پس ماندہ علاقے کے لوگوں کی بستی تھی اور یہاں ہمیں ایک ایسے مکان کے دروازے پر دستک دینا پڑی تھی جس کے باہر کا پلاسٹر جگہ جگہ سے ٹوٹا ہوا تھا دروازہ بھی ایسا تھا کہ دستک بھی احتیاط سے دینی پڑے کہ کہیں لکڑی گل کر خراب نہ ہو جائے اور ٹوٹ کر اندر نہ گر پڑے پھر جس شخص نے دروازہ کھولا تھا اسے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے میرے ذہن کو جھٹکا سا لگا تھا میں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

اس شخص کو جانتا تھا بہت عرصے پہلے میری اس سے ملاقات ہوئی تھی اور اگر میرا اندازہ غلط نہیں تھا تو ایڈرک نامی یہ شخص ڈان سنٹر کے اشتراک سے مجھے ملا تھا اور اس نے بھی مجھ پر مظالم کئے تھے اور یہ تو ایک یقینی امر تھا کہ یہ آدمی مجھے جانتا ہوگا اور چونکہ دانش منصور کی حیثیت سے ہی میں اس وقت کام کر رہا تھا اور میں نے کوئی شخصیت یا شکل اختیار نہیں کی تھی اس لئے ایڈرک نے مجھے لازمی طور پر پہچان لیا ہوگا میں نے اسے دیکھ کر کسی حیرت کا اظہار نہیں کیا لیکن میں اس کی کالی عقابی آنکھوں میں یہ تحریر پڑھ چکا تھا کہ وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہے کہ میں اسے پہچان پایا ہوں یا نہیں' اگر وہ یہ جان لیتا تو اس کا مقصد تھا کہ میں ذہنی طور پر بہت پس ماندہ ہو چکا ہوں اور اپنے کام کرنے کے قابل نہیں ہوں' اندر داخل ہوئے تو اس نے پرتپاک الفاظ ادا کئے مکان باہر سے جتنا خراب نظر آ رہا تھا اندر سے اتنا خراب نہیں تھا یا پھر نشست کے لئے اس کمرے کو صاف ستھرا کر لیا گیا تھا جس میں وہ ہمیں لے گیا تھا یہاں چند پرانے صوفے پڑے ہوئے تھے جو بہتر حالت میں تھے ایک جانب بیڈ تھا ایک طرف باتھ روم' ایک جانب فریج رکھا ہوا تھا یقینی طور پر کچن وغیرہ بھی ہوگا لیکن کم از کم اس کمرے میں نہیں' کچھ اور دروازے بھی نظر آ رہے تھے جن کی دوسری جانب کیا تھا یہ بات نہیں معلوم تھی۔ ایڈرک نے ہمیں بیٹھنے کی پیشکش کی اور ہم بغیر کسی تعارف کے بیٹھ گئے' ایڈرک کہنے لگا۔

''میڈیم ریتم مجھے معلوم ہے کہ زیمرز ہمارے ساتھ تعاون پر آمادہ ہو گئے ہیں اصل میں ہم جس ادارے سے تعلق رکھتے ہیں اس کے تحت ہمیں تھوڑی سی معلومات صرف اس حد تک فراہم کی جاتی ہیں جس حد تک ضرورت ہوتی ہے' میں آپ سے آپ کے ہوٹل پر بھی ملاقات کر سکتا تھا لیکن اصل میں یہ اندازہ لگانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اپنے ہوٹل سے یہاں تک آتے ہوئے اور یہ جگہ تلاش کرتے ہوئے کچھ نگاہیں تو آپ کی منتظر نہیں رہی ہیں اگر آپ کا یہاں تک تعاقب کیا گیا ہے تو یہ بات آپ کو ہیڈ کوارٹر سے ہی معلوم ہو سکے گی' میں یہ کم از کم نہیں بتا سکتا' البتہ میری جو ذمہ داریاں ہیں ان کے بارے میں تھوڑی سی تفصیل بتا سکتا ہوں۔'' میں خاموشی سے اسے دیکھتا رہا' گفتگو ریتم ہی کر رہی تھی' کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد ریتم نے کہا۔

''تمھارا نام''۔

''ایڈرک' میڈیم ایڈرک' وہ جلدی سے بولا۔

''ہاں' بالکل ٹھیک اور مجھے معلوم ہے کہ تم یہاں اس ملک کے مفادات کے لئے کام کرتے رہے ہو تمہارا عہدہ کیا ہے؟ یہ بات میں نہیں جانتی' بہر حال مجھے بتاؤ کہ تم اس سلسلے میں مجھے کیا کیا تفصیلات بتا سکتے ہو۔''

جیسا کہ میں نے آپ سے ابھی عرض کیا میڈم کہ ہم میں سے ہر شخص کو تھوڑی تھوڑی معلومات حاصل ہیں اور ہم اس سلسلے میں تھوڑا بہت علم فراہم کر سکتے ہیں مثلاً اگر آپ میری شخصیت کو قابل استعمال سمجھیں تو یوں سمجھ لیں کہ اسکارٹو میں زندگی کے تقریباً بارہ سال میں نے گزارے ہیں' میں اسکارٹو کے بارے میں بہت ساری تفصیلات جانتا ہوں کچھ ایسے نام بھی جانتا ہوں جن کے بارے میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ اگر مسٹر کیسھال کے اغواء میں اسکارٹو کے چند اہم افراد سے کام لیا گیا ہوگا تو ان میں کون کون شامل ہو سکتا ہے اس کی ایک یہ فہرست ہے جو میں نے تیار کی ہے آپ براہ کرام اس کو ذہن نشین کر لیں تو اس کے بعد اسے ضائع کر دیجئے چونکہ اگر یہ فہرست یکجا انداز میں کسی کے ہاتھ لگ گئی تو پھر مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔'' فہرست ریتم نے اپنے ہاتھ میں لی تھی' ایک نگاہ اسے دیکھا تھا پھر میری جانب بڑھا دیا تھا' میں نے بھی اس پر ایک نظر ڈالی پھر مطمئن لہجے میں بولا۔

''ٹھیک ہے آپ چاہیں تو یہ فہرست مسٹر ایڈرک کو واپس کر سکتی ہیں ویسے مسٹر ایڈرک آپ یہ بتائیے کہ آپ اچانک ہی مسٹر کیسھال کے معاملے میں دلچسپی لینے پر کیوں تیار ہو گئے جبکہ معاملہ تو اس سے بالکل مختلف ہے۔''

''میں سمجھا نہیں جناب''

''اچھا تو خیر چھوڑیئے' اب آپ یہ بتائیے کہ ہمیں اس سلسلے میں کیا کرنا ہے۔''

''ایک بہت ہی اہم نام جس کے بارے میں تفصیل بتانے کے لئے مجھے یہاں بھیجا گیا ہے۔''

''وہ کون ہے؟''

''اس کا نام لاٹرون ہے۔ مسٹر لاٹرون کے بارے میں مختصر تفصیلات نوٹ کر لیجئے گا یہ ایک طویل عرصے تک روز آرگنائزیشن اور ڈان سنٹر کے خلاف کام کرتے رہے ہیں ان کا تعلق ایک ایسے ادارے سے تھا جو ایک کاروباری ادارہ تھا اور دنیا کے کئی ممالک میں اپنے طور پر کارروائیاں کر کے اپنا ایک مقام ترتیب دے دیا تھا اس ادارے کو ختم کرنے میں روز آرگنائزیشن نے بہت بڑا کام سرانجام دیا تھا۔ خیر چھوڑیئے ان باتوں کو اس سے کوئی فرق

WWW.PAKSOCIETY.COM
Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں پڑا' میں آپ کو لاٹرون کے بارے میں بتا رہا تھا کہ لاٹرون نے اس سلسلے میں ہمیشہ ہی روز آرگنائزیشن وغیرہ کے خلاف کام کیا اور اس وقت وہ یقینی طور پر اس سلسلے میں کام کر رہا ہے' آپ کو مسٹر لاٹرون سے ملنا ہوگا بلکہ یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ آپ کو مسٹر لاٹرون کی تلاش کرنی ہے۔''

''ٹھیک' گویا لاٹرون سے ہمیں یہ بات معلوم ہوگی کہ ہمیں آگے کیا کرنا ہے۔''

''سرکاری طور پر نہیں بلکہ لاٹرون اپنے طور پر آپ کی مدد کر سکتا ہے۔''

''دراصل ایک اہم مسئلہ ہے اور وہ ہے لاٹرون کی تلاش۔''

''آپ لاٹرون کو تلاش کیجئے اس سلسلے میں نہ میں اور نہ مقامی حکومت آپ کی مدد کر سکتی ہے لیکن اتنی بات میں جانتا ہوں کہ لاٹرون یہاں مقیم ہے آپ لوگوں سے اس لئے ملاقات کر لے گا کہ آپ اس حکومت کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور وہ اپنے آپ کو آج بھی روز آرگنائزیشن کا مخالف سمجھتا ہے۔''

''آپ کا مطلب ہے کہ وہ ہمارے کام آ سکتا ہے۔'' میں نے سوال کیا۔

''ہاں۔''

''تو کیا آپ ایسا نہیں کر سکتے مسٹر ایڈرک کہ ہمیں لاٹرون کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔''

''آہ! اگر میں لاٹرون کے بارے میں تفصیلات بتا سکتا تو آپ کو ضرور بتا دیتا۔''

''یہ ٹھیک کہتے ہیں مس ریتم' انہیں تو خود واقعی لاٹرون کی تلاش ہے اور میں آپ کو بتاؤں' یہ بات تو خیر بعد میں ہی ظاہر ہو سکتی ہے کہ مسٹر ایڈرک مقامی حکومت کے لئے کس انداز میں کام کر رہے ہیں لیکن یہ ایک سچائی ہے کہ انہیں لاٹرون کی تلاش ہے۔'' میرے ان الفاظ پر ایڈرک کے چہرے پر نمایاں تبدیلی رونما ہوئی تھی اس نے اپنے آپ کو حیران ظاہر کرنے کی کوشش کی اور کہا۔

''میں نہیں سمجھا جناب آپ کیا کہہ رہے ہیں۔''

''میرا نام تو جانتے ہو نا۔''

''جی ہاں مسٹر دانش منصور۔''

''گڈ اور میں تمہارا نام بہت پہلے سے جانتا ہوں مائی ڈیئر ایڈرک' اس وقت سے جب تم ڈان سنٹر کے لئے کام کرتے تھے اور آج بھی تم روز آرگنائزیشن کے ایک زبردست کارکن ہو۔ کیا

میں نے یہ بات غلط کہی۔'' میرے ان الفاظ پر ریتم کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا' لیکن پھر اس نے جلدی سے اپنا منہ بند کر لیا' ایڈرک میری آنکھوں میں دیکھ رہا تھا میں نے اس کے پورے بدن میں تناؤ محسوس کیا تھا اور ایک لمحے کے اندر اندر میں جسمانی طور پر مستعد ہو گیا تھا کیونکہ اس انکشاف پر ایڈرک جو بھی کر لیتا وہ کم تھا۔

''آپ نجانے کیا کچھ کہہ رہے ہیں۔''

''مجھ سے اپنی ناواقفیت کا اظہار کر کے تم یہ سمجھتے ہو ایڈرک کہ میں بھی تمہیں بھول جاؤں گا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے' کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ ایک بار میری گرفتاری کے وقت تم نے مجھ پر شدید تشدد کیا تھا۔''

''آپ پر۔''

''ہاں' روز آرگنائزیشن اور ڈان سنٹر کی طرف سے۔''

''آہ' آپ کو واقعی کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہو رہی ہے' بات یہ نہیں ہے کہ میں۔''

''کہ میں آپ کو بتاؤں مائی ڈیئر مسٹر ایڈرک کہ اصل میں آپ کو ہمارے ذریعے لاٹرون کی تلاش ہے۔ لاٹرون واقعی ایک ایسا نام ہے جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ روز آرگنائزیشن کے خلاف کام کر رہا ہے اور آپ کی ذمہ داری یہ لگائی گئی ہے کہ آپ جس طرح بھی بن پڑے مقامی حکومت کا تعاون حاصل کر کے اور اسکارٹو کے باغیوں کے خلاف اپنے عمل کا اظہار کر کے لاٹرون کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور اس بیچارے کو ختم کر دیں۔ خیر' آپ کہتے ہیں کہ لاٹرون کے بارے میں یہ تفصیلات تو معلوم ہو ہی جائیں گی یعنی ہمیں اور ہمارے ذریعے آپ لاٹرون تک پہنچنا چاہتے ہیں۔'' وہ ٹھٹھرا گیا تھا کافی دیر تک وہ خاموش رہا اور اس کے بعد اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر دانش منصور آپ ذہنی طور پر کس قدر طاقتور ہیں مجھے اس بارے میں نہیں معلوم تھا' لیکن میرے لئے یہ نام واقعی حیرت انگیز تھا اور جب میڈیم ریتم نے اس سلسلے میں اپنی آمادگی کا اظہار کیا اور زیمر قبیلے کے افراد یعنی زیمرز گروپ اس سلسلے میں کام کرنے پر تیار ہوا تو مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ آپ لوگ لاٹرون سے ضرور رابطہ قائم کریں گے' بہر حال چونکہ میں درحقیقت مقامی حکومت کا ایک نمائندہ ہوں اب یہ الگ بات ہے کہ آپ لوگ کبھی یہ بات ثابت نہیں کر سکیں گے کہ میں درحقیقت روز آرگنائزیشن کا وفادار ہوں چاہے آپ اس سلسلے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں کتنی ہی کوشش کریں' اصولی طور پر ایک مسئلہ میں آپ کو بتاؤں کہ اسکارلو میں جو گیم کھیلا جا رہا ہے وہ اس قدر معمولی نوعیت کا نہیں ہے۔ مسٹر کیسھال کو اغوا کرنے کے بعد یہ اقتصادی بحران بے شک پیدا کیا گیا ہے لیکن درحقیقت یہ ایک بہت بڑا جنگی منصوبہ ہے جو آہستہ آہستہ اس بنیاد پر پہنچ جائے گا کہ دو ملکوں کو آپس میں جنگ کرنا پڑے گی اس چھوٹے سے مسئلے میں اس کے بعد روز آرگنائزیشن کے لئے ایک ایسا راستہ ہموار ہو جائے گا جو بہت ہی آسان ہوگا' سمجھ رہے ہیں نا آپ' گویا ایک لمبے مقصد کے لئے مجھے آمادہ کیا گیا ہے لیکن لاٹرون ہمارے راستے کی رکاوٹ ہے اور کیا ہی عمدہ بات ہے کہ میں آپ کو اس کے بارے میں بتا رہا ہوں۔ دیکھیں میں آپ لوگوں کے خلاف نہیں ہوں کسی طرح سے ایک پورا گروپ ہے جس کا تعلق اسکارلو سے ہے اور اس پورے گروپ میں کچھ افراد بے حد خطرناک ہیں ان میں ایک نام ہنڈون کا بھی ہے۔ ہنڈون سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کیجئے ہنڈون اس قدر خطرناک آدمی ہے کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں آپ کو یہ معلومات انعام کے طور پر دے رہا ہوں یا میری طرف سے اسے تحفہ سمجھ لینا۔''

''تم بات کو گھمانے کی کوشش کر رہے ہو ایڈرک' حقیقتاً لاٹرون کے بارے میں کچھ اور تفصیلات بتاؤ' کیونکہ یہ شخص میرے لئے باعث دلچسپی ہے۔''

''لاٹرون۔'' وہ ایک گہری سانس لے کر مسکرایا پھر کہنے لگا۔

''پچھلے سال سے وہ یہیں مقیم ہے لیکن مقامی حکومت نے اسے ایسی جگہ پوشیدہ کر دیا ہے کہ ہم اس تک نہیں پہنچ پا رہے' لیکن تم چونکہ اس سے بہت سی معلومات حاصل کر سکتے ہو اس لئے مقامی حکومت اس کے بارے میں معلومات فراہم کرنے میں تمہاری مدد کرے گی' سمجھ رہے ہو نا تم۔''

''اور اس کے بعد تم اسے تلاش کر کے ہلاک کر دو گے۔''

شاید ایسا ہو' لیکن یہ اس وقت ہوگا جب تم اس سے اپنا کام نکال چکے ہو گے۔'' اس نے [illegible]اب دیا۔ اس کی [illegible]یری کو میں نے بہت حیران نگاہوں سے دیکھا تھا' چند لمحے میں اسے دیکھتا رہا پھر میں نے کہا۔

''گویا تم نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ تم اسے ہلاک کرنے کا خواہشمند ہو اور روز آرگنائزیشن کے لئے کام کر رہے ہو۔''

''نہیں' یہاں تم غلطی پر ہو۔ میں بے شک روز آرگنائزیشن کے لئے کام کر رہا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی میں ایک اور لمبا گیم بھی کھیل رہا ہوں۔ ظاہر ہے ہر چیز بتا دینا ضروری نہیں سمجھا جاتا ہاں' یہ الگ بات ہے کہ تم اگر مجھ سے تعاون کرو تو تمہارا کام باآسانی ہو سکتا ہے لاٹرون کے بارے میں معلومات حاصل کر کے تم مجھے فراہم کرو اور میں تمہیں دوسری معلومات فراہم کروں گا' ویسے مجھے حیرانی ہے کہ تم نے بہت جلد صورت حال کو معلوم کر لیا حالانکہ مقامی حکومت تک کو اس بات کا شبہ نہیں ہے لیکن میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں مائی ڈیئر مسٹر دانش منصور اور میڈیم ریتم کہ انسان کو اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے آپ لوگ نہ اس حکومت کے وفا دار ہیں اور نہ ہی اس سے جذباتی رشتہ رکھتے ہیں جب کوئی جذباتی رشتہ نہیں ہے اور معاملہ صرف کاروباری ہے تو آپ اپنے کاروبار سے دلچسپی رکھیے اور مجھے میرا کاروبار کرنے دیجئے اس سے نہ آپ کو کوئی دقت ہوگی اور نہ مجھے کوئی دقت' کیا خیال ہے آپ کا' ویسے بہت ذہین آدمی ہو تم دانش منصور اگر کبھی دوبارہ روز آرگنائزیشن کے ہاتھ لگ گئے تو تم یقین کرو وہ ہر قیمت پر تمہیں قتل کر دے گی۔''

''ہاں یہ بات تو میں جانتا ہوں' اچھی طرح جانتا ہوں مائی ڈیئر ایڈرک۔''

''خیر اب یہ تمام معلومات تمہیں حاصل ہو گئی ہیں اب اس کے بعد تمہیں فیصلہ کرنا ہے کہ آگے کیا کرنا ہے۔''

''نہیں' جب بات تم سے تعاون کی ہو گئی ہے تو پھر ہم تم سے تعاون ہی کریں گے۔'' میں نے کہا۔

''گڈ' ویری گڈ' سمجھدار انسان ہو اگر تم کوئی ناسمجھی کی گفتگو کرتے تو مجھے حیرت ہوتی۔''

''نہیں ظاہر ہے اب جب ایک کام کا آغاز کیا ہے ہم نے تو پھر ہمیں اسی پر نگاہ رکھنا ہوگی۔ باقی ذاتی معاملات تو بہت سے ہوا کرتے ہیں۔''

''بڑی خوشی ہوئی اس فیصلے سے' لاٹرون کے بارے میں تمہیں یقینی طور پر معلومات فراہم کی جائیں گی کیونکہ وہ شخص اس سلسلے میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور وہ تمہارے بے حد کام آئے گا۔''

''ٹھیک' لاٹرون کے بارے میں معلومات حاصل کر کے تمہیں کہاں اطلاع دی جائے۔''

''اس سلسلے میں رابطہ تو قائم رہے گا تم سے میرا۔''

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''لیکن ایک بات کا تمہیں وعدہ کرنا ہوگا۔''

''کیا۔''

''یہ بات تم کبھی مقامی حکومت کو نہیں بتاؤ گے کہ لاٹرون کے بارے میں ہم نے تمہیں اطلاع دی تھی۔''

''ایک بہت ہی مختصر اور خوبصورت منصوبہ ہے۔ لاٹرون تمہیں مل جائے تو تم لاٹرون سے اس کے بارے میں گفتگو کرو' اور جب وہ تمہیں اس بارے میں تفصیلات بتا دے تو تم ان تفصیلات کے تحت کام کرو اور بعد میں مجھے لاٹرون کا پتا و نشان بتا دو بلکہ اس سلسلے میں تھوڑی سی مدد کرو کہ میں لاٹرون تک پہنچ جاؤں۔''

''اس کے نتیجے میں ہمیں کیا ملے گا۔''

''صرف یہ کہ میں اپنے اور تمہارے معاملات بالکل الگ الگ رکھوں گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کیا معاملات طے پائے ہیں یعنی تم اپنا کام کرو دیکھو' اگر مسٹر کیسھال بازیاب ہو جاتے ہیں اور اقتصادی پالیسی میں کوئی بھی ردوبدل ہوتا ہے تو اس کا ذمہ دار میں نہیں ہوں میرا کام بالکل مختلف ہے اور میں صرف اپنا کام کرنے کا پابند ہوں میں اسی سلسلے میں کام کر رہا ہوں تم سے صرف مجھے لاٹرون کا پتا درکار تھا اور ظاہر ہے یہ نام میں تمہارے سامنے لے آیا ہوں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ یہ شخص مسٹر کیسھال کے سلسلے میں بڑی کارآمد شخصیت ثابت ہوگا اور یہ بھی میرا وعدہ ہے کہ جب تک تم اس سے مل کر اپنے کام کی تکمیل نہیں کر لو گے میں اس پر ہاتھ نہیں ڈالوں گا بس یہ ہمارے درمیان ایک دوستانہ عمل ہے۔''

''او کے مسٹر ایڈرک' آپ بھی کیا یاد کریں گے کہ زندگی میں کبھی دو دشمنوں نے ایک معاہدہ آپس میں طے کیا تھا۔''

''اس معاہدے کی تکمیل کے بعد ہم لوگ دشمن تو نہ رہے نا۔'' اس نے کہا۔

''یقیناً۔'' اس کے بعد میں مسکرایا اور میں نے ریتم کی طرف دیکھ کر کہا۔

''اس بات پر انتہائی معذرت خواہ ہوں میں ریتم کہ ہم نے اپنے طور پر گفتگو شروع کر دی اور آپ کو خاموش ہی رہنا پڑا۔''

''نہیں' نہ یہ کوئی معذرت کی بات ہے اور نہ ہی میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس کے لئے کوئی اہم بات سامنے آئی ہے کام کی ایک بات ہونی تھی سو ہو گئی اس سے آگے پیچھے کچھ نہیں ہے' او کے بالکل

درست ہے یہ سب کچھ اور میں سمجھتی ہوں جو معاہدہ تم لوگوں نے آپس میں کیا ہے وہ غلط نہیں ہے میں اس سے اتفاق کرتی ہوں۔ ہمیں اپنے کام سے کام رکھنا ہوگا۔ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔''

''بس پھر ہمیں اجازت۔'' میں اٹھ کھڑا ہوا' ایڈرک بھی مسکراتا ہوا کھڑا ہو گیا تھا ریتم واپسی کے لئے مڑی تو ایڈرک میرے ساتھ قدم آگے بڑھاتے ہوئے بولا۔

''بہر حال مسٹر دانش منصور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ایک انتہائی ذہین آدمی ہیں جو آپ نے اپنے طور پر میرے ساتھ یہ منصوبہ مکمل کر لیا اور آپ کو آگے چل کر اندازہ ہو جائے گا کہ اس گفتگو سے ہمیں کتنا فائدہ ہوا ہے' آیئے کم از کم میں آپ کو دروازے تک چھوڑ دوں۔ وہ آگے بڑھا اور میں واپسی کے لئے مڑ گیا ریتم میرے برابر تھی اور وہ دو قدم پیچھے لیکن میں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ جو قدم میں نے اٹھانا ہے وہ اس قدر نپا تلا ہونا چاہیے کہ اگر اس میں کوئی دقت ہو گئی تو پھر ریتم کے سامنے مجھے پہلی بار ناکامی سے دو چار ہونا پڑے گا۔ میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور ریتم کا بازو پکڑا اور آگے بڑھنے لگا۔ ریتم نے مجھے چونک کر دیکھا تھا کیونکہ اس سے پہلے میں نے کبھی اس سے اس قسم کی بے تکلفی کا اظہار نہیں کیا تھا لیکن وہ تو یہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میں اس کے بعد کیا کرنے والا ہوں' میں نے مکمل اندازے کی بنا پر ایک بھرپور لات عقب میں آنے والے ایڈرک کے بدن کے نچلے حصے پر رسید کی اور اتنی طاقتور لات تھی یہ کہ وہ اچھل کر کئی فٹ دور جا گرا اور اس کے ساتھ ہی میں نے پلٹ کر اس پر چھلانگ لگا دی تھی ایڈرک کا چہرہ ایک دم زرد پڑ گیا تھا چونکہ جسم کے جس نازک حصے پر میری لات پڑی تھی اس نے اسے زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا کر دیا تھا لیکن ساتھ ہی میں اچھل کر اس کے سینے پر سوار ہو گیا' سب سے پہلے میں نے اس کے دونوں ہاتھ قبضے میں کئے اس کے حلق سے کراہیں نکل رہی تھیں جب میں نے اس کے دونوں ہاتھ موڑ کر پشت پر کر لئے تو دوسرے لمحے میں نے اس کی گردن پر اپنے ہاتھ جما دیئے مجھے اس سے اور کچھ نہیں معلوم کرنا تھا میں اس خطرناک شخص سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا' چنانچہ میرے ہاتھوں کی مضبوط قوت نے ایک لمحے کے اندر اسے زندگی سے محروم کر دیا اس کی زبان باہر نکل پڑی تھی اور آنکھیں ابل آئی تھیں اور ریتم جیسے پتھرا کر رہ گئی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ میں کوئی ایسا عمل کرنے والا ہوں میں نے جب یہ اندازہ لگا لیا کہ ایڈرک زندگی سے محروم ہو چکا ہے تو میں اس پر سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اٹھ گیا اور اپنا لباس درست کرنے لگا' ریتم اب بھی خاموش کھڑی ہوئی تھی میں نے مسکرا کر اسے دیکھا پھر آہستہ سے بولا۔"

"سوری ریتم لیکن زیمرز گروپ میں تم نے مجھے دوسرا نمبر دیا ہے' اتنے اختیارات مجھے حاصل ہونے چاہیں۔"

"کیسی باتیں کرتے ہو' میں بھلا اس بات پر اعتراض کروں گی۔" اس نے کہا لیکن یہ جملے اس نے جتنی دقت سے ادا کئے تھے میں جانتا تھا میں نے اس سے کہا۔

"اصل میں یہ شخص ہمارے لئے بے حد خطرناک تھا بہت ہی خطرناک' اتنا خطرناک کہ تم تصور نہیں کرسکتی' درحقیقت اس کا کام صرف اتنا ہی تھا کہ یہ لاٹرون کو تلاش کرے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس شخص نے جو نام ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاٹرون ہمارے لئے بڑا کارآمد ثابت ہوگا اور ہمیں ہر قیمت پر اس کی تلاش کرنا ہوگی ویسے آؤ تمہیں بتاؤں کہ میں نے یہ عمل کیوں کیا' ایک منٹ اس کے علاوہ یہاں اور کوئی نہیں ہے میں اندازہ لگا چکا ہوں اور ہمیں فی الحال کوئی خطرہ درپیش نہیں ہے میں اس شخص سے جو گفتگو کررہا تھا اور اس شخص سے میں نے جو مفاہمت کا اظہار کیا تھا اس کی وجہ جو کچھ تھی وہ میں بتاتا ہوں میں نے کہا اور وہاں پہنچ گیا جہاں چند لمحات قبل ہم بیٹھے ہوئے تھے میں نے اس کرسی کی جانب اشارہ کیا جس پر وہ بیٹھا ہوا تھا کرسی کے ہتھے مخصوص انداز میں بنے ہوئے تھے اور کوئی محسوس بھی نہیں کرسکتا تھا کہ وہ سیاہ رنگ کے ہتھے کوئی ڈیزائن نہیں دو سوراخ تھے جو دونوں ہتھوں پر لگے ہوئے تھے اور دونوں ہتھوں کے مخصوص سروں پر دو سیاہ بٹن نظر آرہے تھے میں نے ریتم سے کہا۔

"آؤ ریتم' اس طرف ہٹ آؤ' اس جانب آجاؤ' میں اسے اپنے قریب لے آیا اور اچانک ہی میں نے وہ دونوں بٹن دبا دیئے' نتیجہ جو کچھ بھی ہوا اس نے ریتم کو سکتے میں مبتلا کردی تھا ہتھے کے دونوں سوراخوں میں سے گولیوں کی بوچھاڑ نکلی اور سامنے والا حصہ اس طرح چھلنی ہوگیا کہ حیرت ہوتی تھی یہ مخصوص قسم کی گنیں تھیں جو گولیاں برسا رہی تھیں میں نے ایک چھوٹا سا برسٹ مارنے کے بعد دونوں بٹنوں پر سے ہاتھ اٹھا لئے اور مسکرا کر بولا۔

"اگر میں اس سے کسی قسم کا انحراف کرتا تو ہم دونوں کی لاشیں یہاں زمین پر تڑپ رہی ہوتیں اور یہ شخص بہرحال ہماری موت کے سلسلے میں مقامی حکومت کو کوئی نہ کوئی موثر اور مناسب

جواب دے لیتا' یہ کام اس کے لئے مشکل نہ ہوتا۔" ریتم کی زبان تو جیسے قوت گویائی کھو بیٹھی تھی وہ خشک ہونٹوں پر بار بار زبان پھیر رہی تھی پھر اس نے پھنسی پھنسی آواز میں کہا۔

"آہ' میں پانی کی شدید ضرورت محسوس کررہی ہوں۔"

"مل جائے گا۔ یہیں پر پانی مل جائے گا اوہ' وہ دیکھو وہ فریج ہے یقین کرو اس میں پانی ہوگا۔"

"پلیز۔" ریتم نے کہا اور میں نے اسے اجازت دے دی' پھر ریتم نے فریج میں سے بوتل نکالی اور آدھی سے زیادہ بوتل خالی کرگئی اس کے بعد گہری گہری سانسیں لینے لگی پھر اس نے کہا۔

"کوئی اور نہ آجائے۔"

"میرا خیال ہے کہ فی الحال یہاں کوئی نہیں آئے گا' چونکہ یہ صرف ہم لوگوں سے گفتگو کرکے ہمیں بیوقوف بنانے آیا تھا لیکن اگر کوئی آ بھی جاتا ہے تو ہم اس سے یہ سوال کریں گے کہ ہماری ملاقات سے پہلے اسے کسی نے قتل کردیا اور وہ کون دشمن تھے جو اس کی ہلاکت کا باعث بن گئے۔"

"او مائی گاڈ۔" ریتم نے آہستہ سے کہا۔

"اور اب مائی ڈیر یہی سوال کرنا ہے ہمیں کہ یہ شخص کیسے مرگیا' اس کی گردن پر سے ہم اپنے ہاتھوں کے نشانات صاف کردیں گے ہماری اس سے ملاقات ہی نہیں ہوئی بلکہ جب ہم یہاں پہنچے تو دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا اور ہم اندر داخل ہوئے تو یہ شخص زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا' معمولی سی ایک بات ہمیں کرنا پڑے گی یعنی آنے کے وقت میں تبدیلی۔"

"لیکن مقامی حکومت کے ارکان"

"ہم فوری طور پر انہیں ہدایت دیں گے کہ یہ مرچکا ہے۔"

"آہ' تو ہمیں پھر یہ کام کرنا چاہیے۔"

"میرا خیال ہے یہاں سے نہیں۔"

"یہاں سے باہر نکل کر ہوسکتا ہے یہ ٹیلی فون کہیں سے ٹریس ہوگیا ہو ہم یہ احمقانہ قدم نہیں اٹھائیں گے لیکن یہاں اس رہائش گاہ میں تھوڑی سی تلاشی ہمیں ضروری لینی ہوگی۔"

"پھرتی سے یہ کام کرلیا جائے۔" ریتم نے کہا۔ اس رہائش گاہ میں تلاشی لینے سے ہمیں کچھ

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

حاصل نہیں ہوا تھا پھر ہم باہر نکل آئے اور اس کے بعد ہم نے ایک پبلک کال بوتھ تلاش کر کے اپنے مخصوص نمبر پر رابطہ قائم کیا جس کے بارے میں ہمیں بتا دیا گیا تھا ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''ہاں، بولو سی ون، سی سی ٹو۔ یہ خفیہ کوڈ ورڈ تھا جو دہرایا گیا تھا ریتم نے کہا۔

''زیبرز۔'' دوسری طرف سے آواز آئی۔

''ٹھیک ہے، اطلاع یہ ہے کہ جس شخص کے پاس ہمیں بھیجا گیا تھا اس کی لاش اسی جگہ پڑی ہوئی ہے اسے گردن دبا کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہاں بڑی ابتری پھیلی ہوئی ہے ہم اس سلسلے میں باہر سے اطلاع دے رہے ہیں، اس جگہ سے نکل آئے ہیں، کچھ دیر کے بعد ہم ایک ٹیکسی میں بیٹھے ہوئے ہوٹل الاسکا جا رہے تھے۔

❁ ❁ ❁

ٹیکسی ہوٹل الاسکا کی جانب جا رہی تھی، میں سوچ میں گم تھا اور میں نے کئی بار نگاہیں گھما کر ریتم کی صورت دیکھی تھی۔ ریتم کے چہرے پر جو کیفیات مجھے نظر آ رہی تھیں ان کا مجھے بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔ بعض اوقات انسان اپنی زبان سے کچھ نہیں بولتا لیکن اس کا چہرہ اس کے احساسات کی تصویر بن جاتا ہے۔ ریتم اس وقت جو کچھ سوچ رہی تھی ایک طرح سے وہ الفاظ کی شکل میں میرے علم میں آ رہا تھا۔ وہ درحقیقت مجھ سے بے حد متاثر تھی اور تھوڑی بہت خوفزدہ بھی لیکن اس کے خوف کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ آخرکار ہم ہوٹل پہنچ گئے میں نے ٹیکسی ڈرائیور کو بل ادا کیا اور اس کے بعد ہم دونوں لفٹ کے ذریعے اوپر پہنچ کر اپنے کمرے میں داخل ہو گئے یہاں کوئی ایسی اہم بات نہیں تھی۔ اصل میں طریقہ کار کا معاملہ تھا اور یہ حقیقت تھی کہ جہاں ایک طرف ریتم ایک حسین لڑکی تھی اور اس کے نازک وجود سے اس بات کا ذرہ برابر احساس نہیں ہوتا تھا کہ اس کے اندر کوئی ایسی خوفناک اور پراسرار شخصیت چھپی ہوئی ہوگی تو دوسری جانب اپنے بارے میں کچھ کہنا ہی بیکار ہے دیکھنے والوں کو ایک خوبصورت جوڑے کی حیثیت سے دیکھے جاتے تھے اور یہ ہمارے حق میں بہت بہتر تھا خود ریتم شاید اس بات کو کئی بار محسوس کر چکی تھی الغرض یہ کہ کمرے میں آنے کے بعد ہم نے اپنے لباس وغیرہ تبدیل کیے اور میں نے ریتم سے کہا۔

''ویسے تو تم ہر لحاظ سے ایک ذہن لڑکی ہو ریتم اور یہ ایک بہت بڑا سچ ہے کہ تم نے کیروشین قبائل میں ایک ملازمہ کی حیثیت سے میرے سامنے آ کر مجھ پر کوئی تاثر نہیں چھوڑا تھا لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ تم نے جو رنگ بدلے ہیں میرا خیال ہے اس کے بعد رنگوں کی

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

تعداد ہی ختم ہوگئی ہے اور ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کے بعد تم کون سے رنگ میں میرے سامنے آؤ لیکن ان تمام رنگوں میں ایک رنگ نمایاں ہے۔'' میں خاموش ہوا تو ریتم مجھے سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

''بتاؤ کون سا رنگ۔''

''وہ یہ کہ تم ایک مخلص دوست اور اچھی لڑکی ہو۔''

''خلوص سے کہہ رہے ہو نا۔''

''اگر کسی شک کی گنجائش ہے تو بہتر ہے کہ تم خود اس کی نشاندہی کرو میں نے کہا پھر وہ آہستہ سے ہنس پڑی اور بولی۔

''نہیں میرا خیال ہے شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔''

''تو بس پھر یہ سمجھ لو کہ جو کچھ میں نے کہا وہی سچ ہے۔''

''اور اب اگر میں کچھ کہنا چاہوں تو تم اس کی اجازت دو گے۔''

''جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ تو ابھی تک کہہ ہی نہیں سکا میں نے کہا اور ریتم ایک بار لرز سی گئی اس نے گہری نگاہوں سے مجھے دیکھا پھر ہنس پڑی اور بولی۔

''چلو کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔''

''ریتم جو کچھ ہم کر کے آئے ہیں نا اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔''

''یہی تو اتنی لمبی بات ہے جو میں نہیں کرنا چاہتی کیونکہ اس کی طوالت بہت زیادہ ہوگی۔''

''اس بات کو تسلیم کرتی ہو نا۔''

''کیوں نہیں۔''

''میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ کچھ وقت کے لئے ہم ان حالات کو بھول جائیں اور اس طرح بھول جائیں کہ اس سے متعلق ایک لفظ بھی اپنی زبان سے ادا نہ کریں اس سے ہمیں ذہنی تازگی حاصل ہوگی اور پھر جب ہم اس کے بارے میں سوچیں گے تو تروتازہ ذہن کے ساتھ سوچیں گے۔''

''بالکل ٹھیک میں اس بات پر مکمل طور سے آمادہ ہوں۔''

''سناؤ اس وقت کیسے احساسات کا شکار ہو۔''

''یہ بھی کہو گے کہ سچ بولوں۔'' وہ کسی قدر بے تکلفی سے بولی اور میں اسے تعجب سے دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

''نہیں۔ میں یہ بات نہیں کہوں گا۔''

''کیوں کیا تم میری زبان سے سچ نہیں سننا چاہتے۔''

''مجھے اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہوتی ریتم کیونکہ میں نے تمہاری زبان سے ہمیشہ سچ سنا ہے اور اب اگر تم سے یہ بات کہوں کہ جو بات کہو سچ کہنا تو یہ سمجھنا کہ یہ ایک طرح سے تم پر بداعتمادی کا اظہار ہے یعنی میں یہ سوچوں گا کہ تم مجھ سے جھوٹ بھی بول سکتی ہو۔''

''اچھا مجھے اس کے بارے میں بتاؤ جس سے تم محبت کرتے تھے۔''

''بور ہو جاؤ گی سن کر۔''

''یہ کیا بات ہوئی یعنی میں تم سے کسی بات کی فرمائش کر رہی ہوں اور اس کے بعد تم اس خوف کا شکار ہو کہ میں اس بات کو سن کر بور ہو جاؤں گی۔''

''اس کا نام رخسار ہے۔ میری کہانی بہت عجیب ہے ریتم' بس بہت عجیب ہے۔ اسے اتنی بار دوہرا چکا ہوں کسی اور کے سامنے نہ سہی تو کم از کم اپنے دل و دماغ میں کہ اب خود اس سے ذہنی کوفت ہوتی ہے۔ ہاں ایک بات کہوں جو بڑی عجیب ہے اور جسے بار بار کہتے ہوئے مجھے کبھی برا نہیں لگا۔''

''کیا۔''

''ریتم انسان کو زندگی میں سیاروں تک پہنچنے کی قدرت حاصل ہو جاتی ہے وہ پہنچ جاتا ہے وہاں کی خبریں لاتا ہے لیکن اسے اپنی سانس کے ایک لمحے پر قدرت حاصل نہیں ہے وہ ایسا سب کچھ نہیں کر سکتا جو وہ چاہتا ہے کبھی کبھی وہ ایسی محرومیوں کا شکار ہوتا ہے جن پر اسے خود ہنسی آتی ہے جیسا کہ میں نے خود تمہیں اپنے بارے میں بتایا کہ میرے پاس ہر چیز موجود ہے ایک ایسی قوت بھی موجود ہے میرے پاس جسے اگر میں آواز دوں تو وہ میری بھرپور طریقے سے مدد کر سکتی ہے لیکن مجھے اپنے ماں باپ کبھی نہیں مل سکتے۔ ریتم بچپن سے ہی میں ان کی تلاش میں سرگرداں ہوں درجنوں بار اپنے آپ کو دھوکا دے کر بہلا چکا ہوں لیکن مجھے وہ کبھی نہیں مل سکے۔ ایک خاندان سے میرا تعلق تھا اور اس خاندان کی نوعیت بڑی عجیب سی تھی اور رخسار اسی خاندان کی لڑکی تھی' مجھ سے محبت کرتی تھی لیکن میں کبھی بھول کر بھی اس کے بارے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں نہیں سوچتا تھا اور اس سے نفرت کا اظہار کرتا تھا یعنی ایک طرح سے تم یہ سمجھ لو کہ میں اس سے بالکل بنا ہوا تھا اور اس کا بھی ایک پس منظر ہے جسے بیان کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن پھر ایک دن اچانک مجھے احساس ہوا کہ میں رخسار کو چاہتا ہوں۔ تم یقین کرو اس کے بعد وہ چاہت میری زندگی کے لئے آسمان بن گئی یہاں تک کہ میں اس کی طلب پر آمادہ ہو گیا اور پھر ہمارے راستوں میں اس قدر رکاوٹیں آئیں کہ ریتم تم تصور نہیں کر سکتیں لیکن وہی دلچسپ بات جو میں تم سے کہہ رہا تھا یعنی یہ کہ وہ میری زندگی میں ہوا کے خوشگوار جھونکوں کی مانند آتی تھی اور اس کے بعد فضا میں تحلیل ہو جاتی تھی۔ ریتم اب بھی وہ فضا میں تحلیل ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں رخسار کے بارے میں کہ کس طرح وہ میرے ہاتھوں سے نکل گئی ہے۔ بس یہ ہے میری کہانی۔''

''تمہاری اس سے شادی ہو چکی تھی نا۔''

''ہاں اور ہم نے زندگی کے لئے نجانے کیا کیا منصوبے بنائے تھے اور کتنی ہی بار بنائے تھے لیکن ہر بار ہمارے وہ منصوبے ناکام رہے اور ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے۔ ریتم حیرانی کی بات یہ ہے کہ رخسار بھی ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں جا کر پڑی اور بار ہا پڑی جو نا صرف میرے بلکہ اس کے بھی دشمن تھے لیکن نہ انہوں نے اسے نقصان پہنچایا اور نہ ہی مجھے اس سے جدا کر سکے یہاں تک کہ وہ جسمانی اور ذہنی طور پر مجھے حاصل ہو گئی اب یہ الگ بات ہے کہ ایک بار پھر انہوں نے اسے فضاؤں میں گم کر دیا ہے اور ایک بات میں تمہیں بتاؤں ریتم مجھے یقین ہے کہ وہ زندہ سلامت ہے اور آخر کار ایک دن ہم پھر یکجا ہو جائیں گے شاید دوبارہ ایک دوسرے سے بچھڑ جانے کے لئے۔'' ریتم کے چہرے پر عجیب سے آثار پھیل گئے تھے بہت دیر تک وہ گہری سوچ میں ڈوبی رہی پھر ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

''ہاں یہ واقعی سب سے دلچسپ اور سب سے عجیب بات ہے کہ وہ جو چاند پر پہنچ جانے کی تیاریاں کر چکے ہیں وہ جنہوں نے چاند پر آباد ہونے کے فیصلے کر لیے ہیں یہ نہیں جانتے کہ آخری لمحوں تک وہ چاند پر پہنچ بھی جائیں گے یا نہیں ہم اس بات سے یہ یقین کرتے ہیں کہ بہرحال وہ قوت ہم پر حاوی ہے جو ہماری خالق ہے اور وہی ہمارے ہر عمل کا تعین کرتی ہے۔''

''ہاں ریتم یہی بات ہے۔''

''بہرحال دعاؤں میں کوئی اثر ہوتا ہے دانش منصور۔''

''ہوتا ہے بالکل ہوتا ہے۔''

''اور کبھی کبھی کوئی ایسا شخص کسی کو دعا دے جو کسی کے لئے دل میں سچائی اور خلوص رکھتا ہو تو اس دعا کی کامیابی کے کچھ امکانات ہوتے ہیں۔''

''اگر دعا دل سے دی جائے اور اس میں کوئی فریب نہ ہو تو یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ وہ بہرحال کامیابی کی منزلوں کو چھو لیتی ہے۔''

''تو میری دعا ہے تمہارے لئے دانش منصور کہ رخسار تمہیں مل جائے اور اس بار اگر وہ تمہیں ملے تو اس طرح سے کہ پھر کبھی تم سے جدا نہ ہو۔''

''اور اس کے جواب میں' میں تمہیں صرف ایک دعا دے سکتا ہوں۔''

''وہ۔'' وہ عجیب سے لہجے میں بولی۔

''تمہیں تمہارا بھائی مل جائے۔'' میں نے کہا اور ریتم نے آنکھیں بند کر لیں۔ میں چہرے سے اس کے جذبات کا اندازہ لگا رہا تھا کچھ لمحوں کے بعد اس نے کہا۔

''بہت بہت شکریہ یہ واقعی میرے لئے اس سے قیمتی دعا اور کوئی نہیں ہے ایک بات جانتے ہو سمجھ تو گئے ہو گے' انسان ہو انسان ہر بات کو سمجھتا ہے۔''

''کیا۔'' میں نے سوال کیا۔

''دیکھو جس طرح کی ابھی ہمارے درمیان گفتگو ہوئی کہ ہم بہت سی ایسی چیزوں پر قادر نہیں ہیں جن کے بارے میں ہم سوچ سکتے ہیں کہ ہم ان پر قادر ہو سکتے ہیں۔''

''ہاں یہ ہماری سوچ کی غلطی ہے۔''

''عورت ایک کمزور شخصیت ہے اس بات کو تسلیم نہ کرنا فطرت سے بغاوت کرنے کے مترادف ہے بہت سے معاملات میں وہ ایک معمولی سے معمولی مرد سے پیچھے رہ جاتی ہے۔''

''ہاں بالکل' تم تو شاید جس ماحول کی پروردہ ہو اس کا تجزیہ نہ کر سکو مگر میرا تجربہ بالکل مختلف ہے ہم ایشیا کی عورتوں کی بات کرتے ہیں اور خاص طور پر میں اپنے وطن کی بات کرتا ہوں بعض اوقات ایسی ایسی قابل' ذہین اور حسین لڑکیاں بدقسمتی کے سہارے ایسے نوجوانوں کی زندگی میں شامل کر دی جاتی ہیں جو ذہنی اور عقلی طور پر ان سے بہت کمتر اور بہت

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

پیچھے ہوتے ہیں لیکن جانتی ہو میرے وطن کی عورتیں کیا کرتی ہیں۔''

''یقینی طور پر وہ ہنسی خوشی ان کے ساتھ زندگی گزار دیتی ہوں گی۔''

''ہاں ایسا ہی ہے۔'' میں نے ریتم کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''میں یہی کہنا چاہ رہی تھی اصل میں کہ تمام تر قوتوں کے حصول کے باوجود عورت کے اندر ایک محبوبیت ہے جو بہرحال اس کی فطرت کا ایک حصہ ہے اور کبھی کبھی جب وہ عورت بن کر اپنے بارے میں سوچتی ہے تو اپنی پسند کے مرد کی تلاش اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد بن جاتی ہے اور اس وقت وہ نجانے کیا کیا چھوڑ دیتی ہے ان اپنوں کو بھی چھوڑ دیتی ہے جن کے ساتھ وہ زندگی گزارنے کی آخری حد تک خواہش رکھتی ہو۔ میں تمہیں ایک دن کی بات بتاؤں جب میں تم سے کچھ گھنٹوں کی مہلت لے کر چلی گئی تھی اس وقت تم میرے دل میں ایک مرد کی حیثیت سے اس طرح جاگے تھے کہ میرا رواں رواں تمہیں پالینے کا خواہشمند ہوگیا تھا۔ دانش منصور برامت ماننا میری بات کا' میں اس وقت کی بات کر رہی ہوں پھر میں آٹھ گھنٹے تم سے جدا رہ کر عبادت کرتی رہی ہوں اور میری عبادت بالکل مختلف تھی تم سمجھ لو کہ میں اس وقت جنگ کر رہی تھی اپنے نفس سے اور ایسی شدید جنگ کر رہی تھی میں کہ اگر تم مجھے دیکھتے تو حیران رہ جاتے یہاں تک کہ میں نے اپنے نفس کو شکست دے کر خود پر قابو پالیا اور اس وقت میں تمہارے سامنے آئی تو میرے دل میں تمہارے لیے وہی جذبے تھے جو میرے دل میں سہیل کے لئے ہو سکتے تھے۔ میں نے اس وقت تم سے کہا تھا کہ میں تمہاری ماں ہوں' یاد ہے۔''

''ہاں۔''

''بس تو یہ سمجھ لو کہ میں تقدس کے ان تمام جذبوں کو سینے میں پروان چڑھا رہی تھی جس کے بعد انسان کے دل میں کوئی کھوٹ نہیں رہتی۔''

''بہت بڑی باتیں کر رہی ہو ریتم اس کے جواب میں' میں تم سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔''

''ہم یہ طے کر چکے تھے نا کہ کچھ وقت کے لئے ہم ایسی گفتگو کریں گے جو ہمارے ذہن سے اس تاثر کو ختم کر دے۔ اس میں مسئلہ یہ ہے کہ تم نے ہر لمحے مجھے حیران کیا ہے۔ وہاں سے تم نے میرا مطلب ہے کہ کیروشین قبائل سے جس طرح ایرش داش کو شکست دے کر وہ اسلحہ فلسطین پہنچایا وہ میرے لیے ایک ناقابل یقین سی بات تھی پھر میں نے خود کو تم پر ظاہر کیا

اور تم میرے ساتھ شامل ہوگئے یہ بات تم نے بالکل نہیں چھپائی کہ تم بھی روز آرگنائزیشن کے خلاف ایک محاذ بنائے ہوئے ہو اور تمہارے اس محاذ کا مقصد بھی بہت سخت اور پکا ہے میرا اپنا مسئلہ بھی یہی تھا ہم دونوں ذہنی طور پر مل گئے رفتہ رفتہ میں نے تم پر انکشافات کیے کہ کیروشین قبائل کے غاروں میں ایک ملازمہ جو تمہاری خدمت پر مامور کی گئی تھی آہستہ آہستہ کس حیثیت میں تمہارے سامنے آتی ہے لیکن جواب میں تم نے جس طرح اپنے آپ کو میرے سامنے پیش کیا اس نے خود مجھے شرمندہ کر دیا اور میں یہ سوچنے لگی کہ بہت بننے کی کوشش کر رہی تھی میں اور کیسی منہ کی کھائی۔''

''کیا مطلب۔'' میں نے مسکرا کر کہا۔

''شمیرک' زیبر قبیلے کے افراد کو یقین کرو یہ بات آج تک نہیں معلوم کہ شمیرک کون ہے کیا ہے؟ وہ صرف ایک نام تھا جسے میں نے تراشا تھا اور اس وقت جب میں اس بدبخت کے ہاتھوں شکست کھا گئی تھی شمیرک نمودار ہوا تم نے جس طرح اسے شکست دی میں معمولی انداز میں اس مارشل آرٹس کلب کے مالک کو جو گرین اسٹار حاصل کر لینے کی فکر میں تھا مکھی کی طرح مسل ڈالا وہ ناقابل یقین تھا۔ اب یہ تو نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی میں یہ کہہ کر اپنے آپ کو احمق ظاہر کرنا چاہتی ہوں کہ وہ سب ایک فریب تھا ایک کھیل تھا ایک اتفاق تھا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اس کے بعد تم جن ذہنی قوتوں کا مظاہرہ کرتے رہے مثلاً ایڈرک کا قتل ان تمام چیزوں نے ہر لمحے تمہاری شخصیت میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ بہرحال دانش منصور ہم بہت اچھے دوست' بہت اچھے ساتھی ہیں چلو اب سو جائیں۔'' اور ہم سو گئے' سچ مچ دوسری صبح جب جاگے تو ہمارے ذہن تازہ تھے رات کے واقعات ایک واقعے کی طرح یاد رہ گئے تھے جو کچھ ہم کر آئے تھے اس سلسلے میں ہم سے نہ تو رابطہ قائم کیا گیا تھا اور اگر کیا بھی جاتا تو شاید ہم اس وقت اسے قبول نہ کرتے اور ذہنی طور پر اپنے آپ کو اس سے بالاتر رکھتے لیکن ناشتے کے بعد ہم نے جس گفتگو کا آغاز کیا۔ وہ اسی سے متعلق تھی اور یہ طریقہ کار ہمارے لئے بہت کارآمد رہتا تھا چونکہ اس طرح ہم پرسکون ہو کر ہر موضوع پر بات کر لیا کرتے تھے اس وقت ریتم بھی بالکل سنجیدہ تھی اس نے کہا۔

''ایک نام ہمارے علم میں آیا ہے اور میرا خیال ہے ہم اس پر غور کرنے کے لئے مجبور ہیں تم کیا کہتے ہو اس بارے میں۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''ہینڈون۔'' میں نے سوال کیا اور ریتم نے آنکھیں بند کرلیں کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ بولی۔

''نہیں قسم کھا کر کہہ سکتی ہوں کہ یہ انسانی ذہن کا کارنامہ نہیں ہے۔ ساری دنیا کمپیوٹر کمپیوٹر چیخ رہی ہے کہ کمپیوٹر یہ کرسکتا ہے کمپیوٹر وہ کرسکتا ہے بلکہ بعض اوقات تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ انسان اب اپنی تمام کائنات کو کمپیوٹر کے حوالے کرنے پر تلا ہوا ہے لیکن انسان ذہن سے بڑا کمپیوٹر کوئی بھی نہیں ہے۔ تم یہ بتاؤ جو میں نے سوچا وہ تم نے کیوں سوچا۔'' میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی پھر میں نے کہا۔

''اب اتنی قربتوں کے باوجود یہ سوال نامناسب ہے میں جانتا ہوں کہ تمہارے ذہن میں بھی جو چیزیں گردش کررہی ہیں وہ زیادہ سے زیادہ کیا ہوسکتی ہیں۔''

''ویسے تمہارا کیا خیال ہے ایڈرک نے ہم سے کہا تھا کہ ہمیں اس نام سے ہمیشہ محتاط رہنا چاہئے ہینڈون ہمارے لئے بہت خطرناک ثابت ہوسکتا ہے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے یہ ہینڈون ہے کیا بلا۔''

''خیر اس بارے میں معلومات حاصل کرلینگے۔ اب یہ پتا نہیں کہ ایڈرک کی موت کے بعد مقامی لوگوں پر کیا اثرات مرتب ہوں یعنی ان لوگوں پر جو ہمیں اس سلسلے میں کنٹرول کر رہے ہیں۔''

''میں تمہیں یہ تو بتا چکی ہوں کہ اس سلسلے میں ہمارے سامنے سب سے پہلا نام جو ہے ہمیں اسی سے رابطہ قائم کرنا ہوگا اور اس پہلے نام کے ساتھ ہی بہت سے ایسے تصور ذہن میں آجاتے ہیں جن سے ہمیں آگے کے لئے کام کرنے کی نشانات ملیں گے اگر میں تم سے پوچھوں کہ وہ پہلا نام کون سا ہوگا تو کیا تم بتا سکو گے۔'' اس نے کہا اور مسکرانے لگی۔

''اب اگر تم مجھے عجوبہ ہی ثابت کرنا چاہتی ہو تو مجھے بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مارشل ویڈن تمہارے ذہن میں ہے۔''

''اوہ میرے خدا' اوہ میرے خدا' بالکل ٹھیک کہتے ہو اصل میں اس سلسلے میں جو شخص سب سے زیادہ مصروف عمل ہے اور جس نے ہمیں مخاطب کیا ہے' میرا مطلب ہے جو ہم سے صحیح طریقے سے کام لینا چاہتا ہے وہ مارشل ویڈن ہی ہے۔ اس نے بہت سے افراد اطراف میں پھیلا رکھے ہیں لیکن حقیقی طور پر خود انہیں کنٹرول کرتا ہے تو مارشل ویڈن نے

یہاں ابھی براہ راست ہم سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا لیکن بہرحال کیسھال کے سلسلے میں اسکارٹو کے باغیوں سے نپٹنا مارشل ویڈن کا ہی کام تھا۔ ایڈرک کی موت کی اطلاع کے بعد ان لوگوں پر کیا ردعمل قائم ہوا ہے۔ یہ ہم نہیں کہہ سکتے ویسے ایک بہترین طریقہ کار اختیار کیا ہے تم نے یعنی اپنے آپ کو اس موت کا ذمے دار قرار نہیں دیا۔''

''ان لوگوں نے اگر ہمیں رات کو پرسکون طریقے سے سونے دیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ خود بھی ششدر رہ گئے ہیں اور ابھی تک کوئی صحیح صورت حال کا اندازہ نہیں لگا سکے ہیں۔''

''سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کرنا کیا ہے۔''

''اس سلسلے میں' میں سوچ رہی ہوں کہ مقامی طور پر ایک شخص سے رابطہ قائم کروں۔''

''وہ کون ہے۔''

''ہم اسے لاشا کہتے ہیں۔ ایل لاشا' ایل لاشا یوں سمجھ لو کہ مقامی طور پر زیرز کو کنٹرول کرتا ہے اور وہ ہمیں تمام صورت حال سے آگاہ کرسکتا ہے۔''

''طریقہ کار کیا ہوگا۔''

''ٹیلیفون بہت ہی آسان طریقہ کار یعنی وہ ایک دوست کی حیثیت سے ہم سے گفتگو کرے گا لیکن جو کوڈورڈز میرے اور اس کے درمیان رہیں گے وہ آخر کار تمہیں بھی معلوم ہوجائیں گے۔'' اس سے پہلے کہ ریتم اپنے کار کن سے گفتگو کرے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تھی اور پھر اجازت ملنے پر ایک شخص اندر داخل ہوگیا تھا۔ یہ ایک دراز قامت آدمی تھا اور چہرے سے خاصا ذہین اور زیرک نظر آتا تھا۔ اس نے گردن خم کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''میڈم نے یہ سمجھا ہوگا کہ میں ویٹر ہوں اس لئے میڈم نے مجھے اندر آنے کی اجازت دے دی تھی۔ میرے دونوں ہاتھ بلند ہیں سب سے پہلے میری تلاشی لے لی جائے اور یہ اندازہ لگالیا جائے کہ میں کسی طرح سے مسلح نہیں ہوں اور میڈم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔'' ریتم نے ایک نگاہ میری طرف دیکھا میں اپنی جگہ سے اٹھا اور میں نے سب سے پہلے اس شخص کے قریب جاکر اس کے عقب میں قدم رکھا اور پھر بڑھ کر دروازہ اندر سے بند کردیا

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

لیکن دروازہ بند کرنے سے پہلے میں نے باہر راہداری میں جھانک لینا مناسب سمجھا تھا۔ اس دوران ریتم خاموش کھڑی ہوئی تھی میں یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر آنے والا کوئی غلط انسان ہے اور کسی غلط نظریئے سے آیا ہے اور ریتم کو تنہا پا کر وہ اسے قابو میں کرنے کی کوشش کر کے مجھے مجبور کرنا چاہے گا تو اسے اپنی زندگی کے بدترین تجربے سے دوچار ہونا پڑے گا چونکہ بہرحال میں نکوسیا میں ریتم کے کلب میں اس کی کارکردگی دیکھ چکا تھا۔ عام قسم کے دو چار آدمی تو اس کے سامنے کسی حیثیت کے حامل ہی نہیں تھے لیکن آنے والا واقعی ایک سنجیدہ شخص نظر آتا تھا۔ اس کے بعد میں نے معمولی پیمانے پر اس کی تلاشی لی اور پھر ریتم سے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“

”اب بتاؤ کون ہو تم اور کیا چاہتے ہو۔“

”ایک معمولی سا کارکن ہوں اور یہ سمجھ لیجئے کہ مجھے مارشل نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ رات کو مسٹر ایڈرک کی موت کے بارے میں ہم لوگ مکمل طور سے تفتیش کرتے رہے ہیں۔ درحقیقت مسٹر ایڈرک کے بارے میں جو انکشافات ہوئے ہیں اس کے لئے تو خیر مارشل ہی تفصیل بتا سکتے ہیں لیکن ایک بات آپ کو یہ بتانا بہت ضروری سمجھا گیا ہے کہ مسٹر فیڈرینو آج ایک اہم میٹنگ میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں اور ہمیں اطلاع ملی ہے کہ مسٹر فیڈرینو کے تحفظ کے لیے جو بندوبست کیا گیا ہے وہ اتنا معقول نہیں ہے کہ ہم اس سے مطمئن ہو سکیں چنانچہ فوری طور پر مارشل نے میرے ذریعے آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ مسٹر فیڈرینو کے اس سفر میں آپ ایک ساتھی کی حیثیت سے ان کے تحفظ کے لئے مستعد رہیں۔ مسٹر ویڈن اس سلسلے میں آپ کے شکرگزار ہوں گے اگر وہ اس قدر مصروف نہ ہوتے تو خود آپ سے رابطہ قائم کرتے لیکن آپ یہ سمجھ لیجئے کہ ان کا یہ پیغام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس سلسلے میں آپ لوگوں کو مدعو کیا گیا ہے۔“ فیڈرینو کے بارے میں مجھے کوئی خاص تفصیل نہیں معلوم تھی لیکن بہرحال میں نے فوری طور پر اس سلسلے میں کوئی سوال بھی نہیں کیا تھا آنے والے شخص سے ریتم نے پوچھا۔

”مجھے ان کا پورا پروگرام بتایا جائے اور اس شخص نے ایک پوری تفصیل ریتم کے سامنے دوہرا دی۔ میں ریتم کے ہر معاملے میں ٹانگ اڑانا نہیں چاہتا تھا ظاہر ہے وہ اس مشن پر کام کر رہی تھی اور اب ہم دونوں کے درمیان موجود معاہدے کے تحت سارے کام اسی

طرح ہوتے تھے کہ اگر ایک شخص کسی مسئلے کو آسانی سے سمجھ پائے تو دوسرا اس کے معاملے میں مداخلت نہ کرے۔ وہ شخص جب تمام تر ہدایات دینے کے بعد چلا گیا تو ریتم نے مجھ سے کہا۔

”آئی ایم سوری مائی ڈیئر دانش منصور بعض جگہ اس قسم کے معاملات آگے بڑھانا پڑتے ہیں یعنی اس کارکن سے میں نے ہی گفتگو کی چونکہ یہ بات تمہیں معلوم ہے کہ شیرک کا وجود کم از کم یہاں نہیں ہے اور جو کچھ بھی کیا جا رہا ہے ڈیمرز کی سربراہ کی حیثیت سے میرے ساتھ ہی ڈیل کیا جا رہا ہے۔

”اس کے بعد تمہیں یہ الفاظ دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں کسی مسئلے میں فوری مداخلت کی ضرورت پیش آئی تو میں اس میں ضرور کارروائی کروں گا لیکن عام معاملات میں یہ سب کچھ تم بخوشی کر سکتی ہو۔“

”شکریہ کیا ہی بہترین تعاون ہے ہمارے ساتھ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسٹر فیڈرینو کو تحفظ دینے کے لئے جو کارروائی کی جائے اس میں ہمارا کیا حصہ ہونا چاہیے۔“

”ایک بات کہوں اگر مجھ سے تم پوچھتی تو میں فوری طور پر یہ کہتا کہ اس سلسلے میں مکمل طور سے معذرت کر لی جائے اور کوئی ایسی ذمے داری قبول نہ کی جائے۔“ ریتم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور اس نے کہا۔

”اگر ایسی بات ہے تو میں اس کے لئے دوبارہ مسٹر مارشل سے رابطہ قائم کر سکتی ہوں ظاہر ہے جو کام نہیں کرنا چاہیں گے اس کے لئے ہمیں مجبور نہیں کیا جا سکتا۔“

”اس وقت معذرت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں یہ سوچنے کا موقع دیا جائے کہ درمیان میں تم بھی کسی سے مشورہ طلب کرنے کے لئے مجبور ہو اور یہ بات میں بالکل نہیں چاہتا لیکن یہ سمجھ لو کہ ہم اس معاملے میں بالکل پیچھے پیچھے رہیں گے چونکہ اسکارٹو میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ ہمارا ذاتی معاملہ نہیں ہے ہمارا ذاتی معاملہ صرف مسٹر کیسھال تھال کی بازیابی ہے اور مسٹر کیسھال کی بازیابی کے لئے ہم وہ سب کچھ کریں گے لیکن اس کے باوجود ہم وہاں ضرور چلیں گے اور یہ جائزہ لیں گے کہ وہ کون لوگ ہیں جو مسٹر فیڈرینو کی ہلاکت چاہتے ہیں ویسے فیڈرینو کے بارے میں تم جانتی ہو کہ یہ کون شخصیت ہے۔“

”ہاں مقامی وزیر داخلہ۔“

”اوہو کیا واقعی اور مسٹر کیسھال۔“

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ان کے بارے میں تو میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ وہ وزیر اقتصادیات ہیں۔"

"ہاں سوری میں بھول گیا تھا۔" میں نے کہا ریتم میری صورت دیکھتی رہی تھی پھر اس نے پرخیال انداز میں کہا۔

"یقینی طور پر ان کی پیشکش قبول نہ کرنے کی کوئی خاص وجہ تمہارے ذہن میں ہوگی۔"

"بالکل خاص وجہ ہے ہم ان کے کارکن تو نہیں ہیں۔ زیبرز کسی ایک چھوٹے سے مسئلے میں مصروف عمل نہیں ہیں بلکہ ان کا صرف ایک کام ہے جس کا وہ معاوضہ وصول کر رہے ہیں اب اگر وہ لوگ ہمیں اپنے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ ان کی غلطی ہے ہم اس قدر ان کے معاملات میں ملوث نہیں ہونا چاہتے کہ وہ چھوٹے چھوٹے سے کام ہمارے سپرد کرتے رہیں۔" ریتم نے پرخیال انداز میں گردن ہلائی اور بولی۔

"ٹھیک ہے مگر ہم مارشل کو اس بارے میں اطلاع دیدیں تو اس میں کیا حرج ہے۔"

"یہ تمہیں بتا چکا ہوں کہ یہ سوچا جائے گا کہ فوری طور پر اس فیصلے کی تبدیلی کی کوئی خاص وجہ ہے ویسے وہ لوگ ایڈرک کے قتل کے چکر ہی میں پھنس گئے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نہایت ناقص کارکردگی کے مالک ہیں اور کسی بھی معاملے میں کوئی خاص عمل نہیں کر سکتے۔"

"اوہو ایک بات میری سمجھ میں اور آتی ہے وہ یہ کہ مسٹر فیڈ رینو کے سلسلے میں وہ جو اس قدر متاثر ہوئے ہیں کہ مارشل ویڈن نے بھی اس سلسلے میں زیبرز سے مدد مانگی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یقینی طور پر ایڈرک کی موت سے انہوں نے کوئی خاص نتائج اختیار کیے ہیں۔"

میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی پھر میں نے آہستہ سے کہا۔

"ہمارے ذہن میں ایک بار پھر ہینڈوان کا نام آتا ہے۔ مسٹر ہینڈوان آخر کیا چیز ہیں اس کے بارے میں ہمیں تفصیلات معلوم کرنا ہوں گی۔"

"ایل لاشا اس بارے میں ہمیں خاصی معلومات فراہم کر سکے گا لیکن اس کے لئے ہم ہوٹل سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔" آخر کار ہم ہوٹل سے باہر نکل آئے

ہم ایک دلچسپ اور خوبصورت جوڑے کی حیثیت سے جو یہاں بغرض سیاحت آیا تھا مقبول ہو چکے تھے اور اب چونکہ ریتم بھی ایک خوش شکل لڑکی تھی اس لئے لوگ بعض اوقات دلچسپی کی نگاہوں سے ہمیں دیکھتے تھے لیکن یہ نگاہیں ہمارے لئے بڑی مہنگی ہوتی تھیں چنانچہ ہمیں خاصی دیر تک مختلف سڑکوں پر مارے مارے پھرنا پڑا اور اس کے بعد ایک پبلک کال بوتھ کے سامنے پہنچ گئے۔ ریتم رک گئی اس نے میری جانب دیکھا اور پھر کال بوتھ میں داخل ہوگئی۔ یہاں سے اس نے ایل لاشا سے گفتگو کی۔ میں ہر معاملے میں مداخلت پسند نہیں کرتا تھا چنانچہ میں کچھ فاصلے پر کھڑا ہو کر چاروں طرف دیکھتا رہا پررونق علاقہ تھا اور یہاں اسکارٹو میں یہ سب کچھ بڑا دلچسپ اور بڑا دلکش لگ رہا تھا خاص طور پر اس احساس کے ساتھ کہ یہاں خاصا ہنگامہ خیز ماحول تھا۔ ریتم نے ایل لاشا سے جو باتیں کیں وہ اس کا ذاتی معاملہ تھا لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آئی تو اس کے چہرے پر بڑی سنجیدگی کے آثار تھے پھر اس نے کہا۔

"ایل لاشا نے کچھ انکشافات مزید کئے ہیں لیکن میں تمہاری بات سے اصل اتفاق کرتی ہوں۔ ہم نے جو ذمے داریاں قبول کی ہیں ہم صرف انہیں سرانجام دینے کے پابند ہیں باقی اگر مارشل ویڈن ہمیں اور بھی بہت سے معاملات میں شریک کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے اس سے علیحدہ بات کرنا ہوگی ویسے جہاں تک میرا خیال ہے ہمیں کم از کم مسٹر فیڈ رینو کے سلسلے میں تھوڑی بہت دلچسپی ضرور لینا ہوگی کیونکہ یہ ایک دلچسپ واقعہ ہو سکتا ہے کہ مسٹر فیڈ رینو کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے جب کہ ان لوگوں کا خیال ہے کہ انہیں اغوا کیا جائے گا لیکن ایل لاشا نے اپنی معلومات کی بنا پر کچھ اور انکشافات کیے ہیں۔"

"وہ کیا۔"

"وہ کہتا ہے کہ بڑے سنسنی خیز حالات ہیں اور ممکن ہے کہ اسکارٹو کے باغی مسٹر فیڈ رنو کو ختم کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس سلسلے میں ایک دوہری کیفیت ہے جس کی تفصیل ابھی تک سامنے نہیں آسکی ہے۔"

"ہمارے پاس اس پروگرام میں شریک ہونے کا ذریعہ کیا ہوگا۔"

"ہاں میرا ساتھی یعنی ایل لاشا اس سلسلے میں تمام ذمے داریاں پوری کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہمیں ایک ایسی پرائیویٹ کار مل جائے گی جو رینٹ اے کار سے حاصل کی گئی ہوگی اس نے ہمیں اس کے لئے جگہ بتا دی ہے۔" میں نے مسکراتے ہوئے ریتم کی جانب

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

دیکھا اور بولا۔

''سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ لڑکی جو انتہائی سعادت مندی سے میرے لئے مختلف قسم کی خدمات سرانجام دے رہی ہے اتنی بڑی آرگنائزیشن کی سربراہ ہوگی اور وہ ایک ایسی عجیب وغریب شخصیت کی مالک ہوگی۔'' ریتم مسکرانے لگی پھر اس نے کہا۔

''اور میں نے بھی تو یہ بات نہیں سوچی تھی کہ جب وہ کمینہ شخص جس نے گرین اسٹار کے حصول کے لئے نجانے کتنی محنت کی ہوگی مجھے شکست دینے کے قریب ہو جائے گا تو ایک ایسا شخص نمودار ہوگا جو میری بہت پرانی بات کو عملی جامہ پہنا دے گا۔ شمیرک تو ایک پراسرار تصور تھا میرے ذہن میں اور کبھی کبھی میں نے خوابوں میں شمیرک کے بارے میں دیکھا تھا اور ایک ایسے وجود کے بارے میں سوچا تھا جس کے چہرے پر کوئی نقش نہیں تھا۔ میں نہیں جانتی تھی کہ اس کی صورت کیسی ہوگی بس وہ مجھے ایک بے خدوخال کا انسان نظر آتا تھا پھر پتلا' بے انتہا طاقت ور' ایسی عجیب وغریب صلاحیتوں کا مالک جن پر انسان خود غور کرے اور اسے یقین نہ آئے۔ تو تم نے اس طاقت ور شخص کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر اس طرح پھینک دیا تھا جیسے کوئی معمولی سے وزن کو اٹھا کر پھینک دیتا ہے ایک بھی نہیں چلنے دی تھی اس کی تم نے۔''

''اچھا لگتا ہے کہ میں تمہاری تعریف کروں اور تم میری اس طرح ہمیں کسی تیسرے وجود کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔'' میں نے کہا اور وہ مسکرانے لگی۔

بہرحال ہمارے پروگرام چل رہے تھے' جان بوجھ کر اس سلسلے میں مارشل ویڈن سے یہ بات نہیں کی گئی تھی کہ ہم کم از کم اس کام کے لئے تیار نہیں ہیں جس کے لئے اس نے ہمیں ہدایت بھجوائی ہے یا اس خواہش کا اظہار کیا ہے صورت حال معمول کے مطابق چل رہی تھی اور اس وقت جب وزیر داخلہ مسٹر فیڈ رینو کو سفر کر کے کسی جگہ تک پہنچنا تھا اور جس منصوبے کی اطلاع ان لوگوں کو دی گئی تھی اور جس میں وہ خاصے پریشان نظر آتے تھے تو اس وقت ہم بھی اس قافلے کے ہمراہ اس عمارت سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھے جہاں سے اس کام کا آغاز ہونا تھا۔ میری نگاہیں چاروں طرف بھٹک رہی تھیں' خوبصورت اور شاندار عمارت کے گرد سیکورٹی کے افراد خوبصورت لباسوں میں ملبوس اس طرح گردش کر رہے تھے جیسے کوئی بہت ہی قیمتی شو ہونے والا ہو' شاندار قسم کی طاقتور انجن والی موٹر سائیکلیں' گاڑیاں قطار در قطار کھڑی ہوئی تھیں قرب وجوار میں دوسری عمارتوں پر بھی سیکورٹی گارڈ نظر آ رہے تھے میں نے ایک نگاہ

چاروں طرف ڈالی بہرحال جن راستوں سے مسٹر فیڈ رینو کو گزرنا تھا یقینی طور پر وہاں بھی معقول بندوبست کر لیا گیا ہوگا۔ اسکارٹو کے بارے میں میری بہت زیادہ معلومات نہیں تھی اور ابھی تک ہمیں اس سلسلے میں بریف نہیں کیا گیا تھا لیکن جو کچھ میں دیکھ رہا تھا اس سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ جس بڑے ملک نے اسکارٹو کی پشت پر ہاتھ رکھا ہوا ہے اس نے اسکارٹو کو ہر طرح سے ایک جدید ترین ملک بنانے کی کوشش کی ہے اور شاید اس کی خاصی مالی اور اخلاقی مدد بھی کی ہے پھر مسٹر فیڈ رینو اس عمارت سے برآمد ہونے جس سے انہیں اس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے جانا تھا لیکن جو کچھ دوسری جانب سے کیا گیا اسے بھی قابل تحسین عمل کہا جا سکتا تھا کیونکہ جیسے ہی مسٹر فیڈ رینو عمارت سے باہر آئے اور انہوں نے سیڑھیوں کے آخری سرے پر کھڑی ہوئی کار کی جانب قدم اٹھائے اچانک کسی طرف سے مارٹر شیل آ کر ان کے قریب گرے تین مارٹر شیل یکے بعد دیگرے گرے تھے اور مسٹر فیڈ رینو کے بدن کے ٹکڑے فضا میں پرواز کر گئے تھے اور ان کے ساتھ ہی قرب وجوار میں موجود لوگ بھی انہی کی طرح خون کی چھینٹوں میں تبدیل ہو گئے تھے کئی افراد تھے جن کے جسموں کو ٹکڑوں کی شکل میں بٹتے ہوئے اور فضا میں پرواز کرتے ہوئے دیکھا گیا تھا اب یہ تو ہمیں نہیں معلوم تھا کہ وہ کون ہیں لیکن بہرحال یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ صورت حال بڑی سنگین ہو گئی ہے اور جو بھاگ دوڑ مچی تھی وہ دیکھنے کے قابل تھی۔ ریتم نے آہستہ سے کہا۔

''میرے خدا میرے خدا یعنی کمال ہے۔'' میں خاموشی سے سامنے کے مناظر دیکھتا رہا ریتم چونکہ خود اپنی کار کا اسٹیئرنگ سنبھالے ہوئے تھی چنانچہ وہ پیچھے ہٹی اور کار کو ریورس میں دور تک لیتی چلی گئی اس وقت ایک شخص نے ریتم کو ہاتھ سے اشارہ کیا اور ریتم رک گئی۔ وہ شخص جو وردی میں ملبوس تھا قریب آ کر بولا۔

''میڈیم میں آپ کو جانتا ہوں مجھے آپ کی مکمل طور پر شناخت کرا دی گئی تھی اگر آپ نے اس وقت یہاں سے جانے کی کوشش کی تو وائرلیس پر قرب وجوار میں پھیلی ہوئی سیکورٹی کو جو ہدایات کی گئی ہیں ان کے تحت وہ لوگ آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں کیونکہ اس وقت یہاں سے کوئی بھی نہیں نکل سکے گا جب تک کہ صحیح صورت حال کا علم نہ ہو جائے بہتر ہے کہ آپ کار سائیڈ پر کر لیجئے اور انتظار کیجئے کہ حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں۔''

''تم مجھے کیسے جانتے ہو آفیسر۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''یہ کارڈ پلیز آپ اسے دیکھ لیجیے۔'' اس شخص نے کہا اور اپنی جیب سے ایک کارڈ نکال کر ہمارے سامنے کیا یہ انتہائی محکمہ خصوصی کا ایک رکن تھا اور اس کا تعلق یہاں سے نہیں بلکہ اس بڑے ملک سے تھا چہرے مہرے سے بھی وہ اسکارٹو کا باشندہ نظر نہیں آتا تھا۔ بہرحال میں نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہتے ہو آفیسر اور اس امداد کے لئے میں تمہارا شکر گزار ہوں۔'' میری ہدایت پر ریتم نے کار ایک عمارت کے سائے میں کھڑی کر لی یہاں سے ہم سارے حالات کا جائزہ لینے لگے صورت حال بہتر نہیں ہوئی تھی بلکہ ایک دم سے گولیاں چلنے لگی تھیں اور تمام صورت حال ہمارے علم میں آتی جا رہی تھی وہ ایک خصوصی ٹرک تھا جس میں سیکورٹی کے افراد سوار تھے اور اس ٹرک کے پچھلے حصے پر ترپال پڑے ہوئے تھے' غالباً ان ترپالوں کے نیچے کچھ ایسا سامان موجود ہوگا جس کی موجودگی ضروری ہوگی'' ٹرک میں سیکورٹی کے تین افراد تھے جنہیں سائی لنسر لگے ہوئے پستولوں سے فوری طور پر ہلاک کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد وہیں سے تمام کارروائی کی گئی تھی۔ وہ کئی افراد تھے جو ٹرک کے پچھلے حصے میں پہنچ گئے تھے اور وہ تمام شیل اسی ٹرک سے پھینکے گئے تھے۔ ان لوگوں کے جسموں پر تو اسکارٹو کی فوجی وردی تھی لیکن اب تو یہ بات کھل کر کہی جا سکتی تھی کہ صورت حال اس سے بالکل مختلف تھی اور وہ اسکارٹو کے باغی تھے جنہوں نے یہ عمل سرانجام دیا تھا دس سیکنڈ میں یہ سارا کام ہو گیا تھا اور کئی شیل فائر کیے گئے تھے اس کے بعد ٹرک نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی لیکن آس پاس سیکورٹی کے چند افراد نے ٹرک کے پہیوں پر فائر کر کے انہیں برسٹ کر دیا اور پھر انہی میں سے ایک شخص نے اپنی کار ٹرک کے سامنے اس طرح کھڑی کر دی کہ وہ آگے نہ بڑھ سکے۔ لیکن ٹرک پر سوار افراد نے اس ایجنٹ کو رائفلوں سے اڑا دیا اور اس کے بعد زبردست فائرنگ ہونے لگی قرب و جوار میں موجود بہت سے افراد زخمی اور ہلاک ہوئے تھے اور اس ساری معرکہ آرائی میں یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ بات مسٹر فیڈ رینو کی نہیں بلکہ مسٹر فرینڈ رینو اپنے ساتھ بے شمار افراد کو لے گئے ہیں پتا نہیں سیکورٹی کے افراد نے ان باغیوں میں سے کسی ایک کو زندہ بھی گرفتار کر لیا تھا یا نہیں لیکن بہرحال یہاں ساری صورت حال بڑی ہنگامہ خیزی کی حامل تھی یہاں تک کہ ایک اور شخص ہمارے قریب آیا۔ یہ بھی سیکورٹی کا ایک آفیسر تھا اس نے اپنا کارڈ ہمیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''مارشل ویڈن نے آپ لوگوں کو دیکھ لیا ہے اور وہ آپ کو فوری طور پر طلب کر رہے ہیں۔ براہ کرم اس کار سے اتر کر میرے ساتھ آ جائیے۔'' ایک لمحے میں فیصلہ کرنا تھا کوئی سازش بھی ہو سکتی تھی لیکن بہرحال متحرک ہونے کے لئے ہر طرح کی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے چنانچہ میرے اشارے پر ریتم بھی تیار ہو گئی اور ہم دونوں اس شخص کے ساتھ آگے بڑھ گئے چند لمحوں کے بعد ہم ایک بڑی گاڑی میں بیٹھ گئے تھے اور یہاں پہلی بار ہماری ملاقات مارشل ویڈان سے ہوئی جس نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اس وقت یہ از حد ضروری تھا کہ آپ کو ہر طرح کی صورت حال سے آگاہ رکھا جائے آپ یہ سمجھ لیجیے کہ ہم آپ پر بہت بڑا انحصار کر رہے ہیں یہ واقعہ ہو گیا ہے بس یہ سمجھ لیجیے کہ ہمارے لئے انتہائی وحشت ناک عمل ہے اور ان لوگوں نے یہ مکمل طور پر کوشش کی ہے کہ ہم ان کے زیر اثر آ جائیں اور اس مسئلے میں ہمیں فوری طور پر جھکنے پر مجبور کر دیا جائے جب کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ اس وقت تیس لاشیں اٹھائی جا چکی ہیں اور باقی وہ ہیں جنہیں فوری طور پر نہیں سمیٹا جا سکتا آپ یوں سمجھ لیجیے کہ مسٹر فیڈ رینو کے چار سیکریٹری اور ٹیلیفون کے عملے کے متعدد افراد ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئے ہیں اور ان کے جسموں کے ٹکڑے یکجا کیے جا رہے ہیں باقی اس ٹرک کے سلسلے میں جو کوشش کی گئی ہے اس میں بے شمار افراد ہلاک ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بھی لیکن سنا یہ گیا ہے کہ ایک آدمی کو زندہ پکڑ لیا گیا ہے۔''

''آپ اس بات کی توقع رکھتے ہوں گے مسٹر ویڈن کہ ہم کوئی ایسا حادثہ نہ ہونے دیں گے اور اس سلسلے میں آپ کے بہترین مددگار ثابت ہوں گے۔''

''نہیں ایسی بات نہیں ہے اس وقت جتنے افراد مسٹر فیڈ رینو کے اردگرد پھیلے ہوئے تھے یہ چوہے نہیں انسان تھے اور ان سب کو مستعد کیا گیا تھا کہ وہ ہوشیار رہیں لیکن اس کے باوجود جو واقعہ ہونا تھا وہ ہو گیا اور اب ہم اپنے طور پر یہ عمل کر رہے ہیں آپ کو میں نے اس لئے طلب کر لیا ہے کہ اگر آپ ان معاملات میں خود شرکت کرنا چاہیں تو صورت حال سے واقف رہنے کے لئے میرے ساتھ رہیں یا پھر یوں کریں کہ میں آپ کو ایک ایسا کارڈ فراہم کیے دیتا ہوں جو آپ کو تمام صورت حال سے آگاہ رکھے کیونکہ ہمارے لئے بہت اوپر سے ہدایات ہیں کہ زیمرز کے ساتھ اتنا مکمل تعاون کیا جائے کہ انہیں کوئی شکایت نہ ہو۔ آہ بے چارے مسٹر فیڈ رینو اصل میں اس وقت اس میٹنگ کے لئے حکومت اسکارٹو کی جانب سے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اجازت نہیں تھی لیکن مسٹر فیڈ ریو کوئی ایسا انکشاف کرنا چاہتے تھے جو بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ انہوں نے خود یہ بات صدر مملکت سے کہی تھی کہ ہوسکتا ہے کہ اس انکشاف کے بعد تمام معاملات آسان ہو جائیں اور اسکارلو میں جو ہنگامہ خیزی ہو رہی ہے اس کا پس منظر سامنے آ جائے لیکن وہ چند ایسے ذمے دار لوگوں کے سامنے یہ بات کہنا چاہتے ہیں جن کے کانوں تک یہ سب کچھ پہنچنا ضروری ہے اور ان سے اس سلسلے میں مشورہ بھی لینا ہے اگر تنہائی میں یہ بات کر لی جائے کہ مسٹر فیڈ ریو کو ہلاک کرنے کی کوشش کی جائے اس بات کا اظہار مسٹر فیڈ ریو نے ہی کیا تھا کہ انہیں قتل کیا جاسکتا ہے اس لئے کانفرنس ہال تک جاتے ہوئے ان کے تحفظ کا معقول بندوبست کیا جائے اور اس وقت ان کی ہلاکت ہمارے منہ پر ایسا طمانچہ ہے جسے ہم کبھی بھی نظر انداز نہیں کر سکتے اور شاید ہمارے لئے بیان دینا مشکل ہو جائے۔ چنانچہ اب سب سے پہلے ہمیں اس شخص کا بیان لینا ہے جو اس سلسلے میں زندہ گرفتار ہو سکا ہے کیونکہ باقی افراد کچھ نامعقول اور جلد باز لوگوں کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔''

''اگر ایسا ہے مارشل تو کیا آپ ہمیں یہ مراعات دیتے ہوئے اس شخص کا جائزہ لینے کی اجازت نہیں دیں گے جسے زندہ گرفتار کیا گیا ہے۔''

''اب سے چند لمحات کے بعد مجھے یہی کام سرانجام دینا تھا چنانچہ اس سلسلے میں میرے تمام آدمی انتظامات کر رہے ہیں میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ وہاں چلیں........راستے طے کرتے ہوئے میں نے دل میں سوچا کہ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اتنے بڑے بڑے لوگ چند ایسے لوگوں پر اپنے ملک کی اتنی بڑی ذمے داری کا انحصار کر رہے ہیں جو بہرحال نہ ان کے ملک سے تعلق رکھتے ہیں اور نہ ہی وہاں کے سیاسی معاملات سے دلچسپی لیکن بہرحال اس وقت دنیا میں سب کچھ ہو رہا ہے بہت سے ادارے اور بہت سی تنظیمیں ملکوں کے لئے ایسے کام سرانجام دے رہی ہیں جنہیں خود ان کے اپنے ملک مکمل طور سے سرانجام نہیں دے سکتے چنانچہ اس بات پر اس قدر حیرت مناسب نہیں تھی۔

مارشل ویڈن جس اسپتال میں ہمیں لے کر گیا۔ وہ غالباً ملٹری اسپتال تھا اس قدر سیکورٹی تھی وہاں کے ایک ایک لمحے کا خیال رکھا جا رہا تھا۔ ہمیں ایک ایسی دیوار کے درمیان سے گزارا گیا جو شیشے کی بنی ہوئی محسوس ہوتی تھی اور اس میں جو کچھ نظر آ رہا تھا وہ شاید اس سے پہلے کبھی کسی نے نہ دیکھا ہوگا یعنی ہمیں ہمارے پورے بدن کا اندرونی نظام نظر آیا تھا۔ اس

سے زیادہ تحفظ کا بندوبست اور کہیں نہیں کیا جاسکتا تھا۔ پھر دروازے سے ایک سرنگ نما جگہ میں داخل ہونا پڑا جو تقریباً سو گز لمبی تھی نجانے اس میں بھی کیا کیا انتظامات کیے گئے ہوں گے اس کے بعد وہ دروازہ تھا جو بڑے ہال میں کھلتا تھا اور یہاں خاصی ہنگامہ خیزی نظر آ رہی تھی۔ مارشل ویڈن ان تمام جگہوں سے گزرتا ہوا آخر کار اس بستر تک پہنچ گیا جو بالکل صاف ستھرا تھا بڑے سے کمرے کے در و دیوار دواؤں کے بو کے علاوہ کسی دوسری بو سے مزین نہیں تھے۔ کمرے میں چار ڈاکٹر موجود تھے جن کے جسموں پر سفید لبادے نظر آ رہے تھے کمرے کی دیواروں کا رنگ بھی سفید ہی تھا سامنے والے بڑے بستر پر ایک شخص سیدھا سیدھا لیٹا تھا اور داہنے بازو کے قریب ایک ایسا برتن رکھا ہوا تھا جس میں خون کی بوندیں ٹپک رہی تھیں اس شخص کا داہنا بازو بالکل غائب تھا دوسری جانب بغل کے پاس کچھ ایسی رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی تھیں کہ وہ بستر سے نیچے نہ گر جائے اس کے دونوں پاؤں چمڑے کے تسموں سے کسے ہوئے تھے سینے پر ایک مخصوص ٹائپ کی بیلٹ بندھی ہوئی تھی۔ یہ سب کچھ انتظامات یقینی طور پر اسے زندگی کی جانب لانے کی خاطر کیے جا رہے تھے کیونکہ اس کا بازو جس جگہ سے اڑا تھا اس کا دل وہاں سے بس کچھ ہی فاصلے پر تھا اگر وہ شخص بے انتہا طاقت ور اور جوان نہ ہوتا تو شاید اس زخم کی تاب چند لمحوں کے لئے بھی نہ لا سکتا لیکن وہ زندہ تھا اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور چھت پر نگراں تھیں اس کے سانس کی آمد و رفت کا اندازہ بھی بخوبی ہو رہا تھا۔ مارشل ویڈن وہاں پہنچا تو ایک ڈاکٹر نے کہا۔

''اس کی دماغی کیفیت بالکل درست ہے ہم اس کے بارے میں مکمل دعویٰ کرتے ہیں لیکن جسمانی کیفیت کے بارے میں آپ یہ سمجھ لیجئے کہ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ ہم نے اس قدر طاقت ور دوائیں اس کے جسم میں پہنچا دی ہیں کہ اس کے بعد ہمارے پاس مزید کوئی ذریعہ نہیں رہا ہے لیکن باقی تمام سلسلہ جو کچھ ہے وہ آپ خود دیکھ لیجئے گا یعنی یہ شخص اگر کوئی بیان دینا چاہے تو دے سکتا ہے لیکن اسے مجبور کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ مارشل ویڈن اس پر جھک گیا اور اس نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے بتاؤ' مجھے بتاؤ تم لوگوں کو یہاں کون کنٹرول کر رہا ہے۔ تم' تم' تم نے مسٹر کیسھال کو کہاں رکھا ہے مجھے بتاؤ تمہیں بتانا ہوگا یہ بتانا ضروری ہے ہم تمہاری زندگی بچا لیں گے ہم تمہیں کسی قسم کی سزا بھی نہیں دیں گے کیونکہ تم ہمارے مددگار ثابت ہو گے۔ بولو بتاؤ

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ڈاکٹر تمہاری زندگی بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ وہ ہر طرح سے تمہیں بچانا چاہیں گے اور ہم ان کی مدد کریں گے لیکن شرط یہی ہے کہ تم سب کچھ صاف صاف بتا دو۔''

زخمی نے کوئی جواب نہیں دیا اس کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ جیسی چیز پھیل گئی تھی اور اس مسکراہٹ کو دیکھ کر میرے ذہن پر ایک عجیب سا تاثر قائم ہوا تھا یہ شدت تو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کسی بھی مقصد اور کسی بھی مشن کو اپنی زندگی کا مفہوم بنا لیا جاتا ہے۔ وہ شخص جس انداز میں مسکرایا تھا اس کرب اور تکلیف میں اس انداز میں مسکرانا کسی جنونی کا کام ہی ہو سکتا تھا۔ میں خود بھی اس پر جھکا ہوا تھا اور اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ مارشل ویڈن نے تیز لہجے میں کہا۔

''کیا نام ہے تمہارا۔''

''اس اس اس۔'' اس نے کہنے کی کوشش کی۔

''تمہارا نام کیا ہے اپنا نام بتاؤ۔''

''اسکارا۔ کارٹو وہ کرب زدہ لہجے میں بولا۔

''تمہاری تنظیم جس کے لئے تم کام کر رہے ہو اس کا آخری سربراہ کون ہے۔'' وہ ایک بار پھر مسکرایا اور خاموش ہو گیا۔ میں اور ریتم اس پر جھکے ہوئے تھے ریتم نے آہستہ سے کہا۔

''تم زندہ بچ جاؤ گے بے فکر رہو ہم آخر کار فتح حاصل کریں گے۔ بتاؤ تمہاری تنظم کا سرابرہ کون ہے۔''

''اسکارٹو دی گریٹ ہم فتح مند ہوں گے ہم آخر کار فتح حاصل کر لیں گے۔'' اس نے کہا اور اس کے بعد اسے ایک زور سے ہچکی آئی اور پھر اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا لاکھ سخت دل ہونے کے باوجود میں نے رخ تبدیل کر لیا تھا کیونکہ منظر کچھ ذرا عجیب سا تھا اور اس کے الفاظ نے احساسات میں کچھ تبدیلی رونما کر دی تھی۔ بہرحال یہاں جو کچھ معلوم کرنے کے لئے آئے تھے اس میں ہمیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکی تھی اور ایک طرح سے معاملہ پھر کھٹائی میں جا پڑا تھا۔ جب کہ وہ لوگ اپنا کام مکمل کر چکے تھے یعنی فیذ رینو کی موت اور اس سلسلے میں ظاہر ہے مارشل ویڈن کو بھی اپنی مصروفیات سرانجام دینی تھی وہ صرف اس سلسلے میں مصروف عمل تھا کہ شاید اس زخمی شخص سے کوئی صحیح صورت حال معلوم ہو سکے لیکن نہیں معلوم

ہو سکی تھی اور تمام تر باتیں صیغہ راز میں رہ گئی تھیں گویا اس طرح سے ان لوگوں نے قربانی دے کر ایک دوسرا کارنامہ سرانجام دے دیا تھا اور فیذ رینو کا قتل بہرطور حکومت اسکارٹو کے لئے بہت بڑی بات تھی جب کہ ایک انتہائی کارآمد شخصیت جس کے بارے میں بعد میں یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ اقتصادیات میں اتنی مہارت رکھتا ہے کہ اس کا ثانی ملنا مشکل ہے خیر چونکہ یہ ہمارا شعبہ نہیں تھا اس لئے ہم نے اس پر زیادہ توجہ نہیں دی اور ایک بار پھر اپنے ہوٹل واپس آ گئے لیکن میرا اور ریتم کا ایک ہی خیال تھا کہ یہ جو کچھ ہوا ہے وہ بہت بڑی حیثیت کا حامل ہے لیکن اس سلسلے میں ہمارے لئے اب ایک اہم ترین شخصیت بیڈون ہے جسے تلاش کرنا بے حد ضروری ہے۔ ریتم کہنے لگی۔

''میرا خیال ہے ایل لاشا اس سلسلے میں ہماری مدد کر سکے گا۔'' ایل لاشا نے ہم سے خود ہمارے ہوٹل میں آ کر ملاقات کی تھی یہ ایک اچھی شخصیت کا مالک تھا اور مجھے تعجب تھا کہ ایسے قبیلے جو روایتی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں ان میں بھی اس طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں جن کی شکل و صورت دیکھ کر کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ اس طرح کے کاموں میں بھی حصہ لے سکتے ہوں گے یعنی۔۔۔۔۔ لیکن پھر خود ہی میں نے اپنے اس خیال کی تردید دی مجھے ماضی کا ایک گوشہ یاد آ گیا تھا یعنی مشعل شاہ کے آستانے پر جو لوگ آیا کرتے تھے وہ ملک کے ایسے بڑے بڑے لوگ ہوا کرتے تھے جن کا کام زندگی بھر مشکل ترین رہا لیکن انسان کی فطرت میں شامل ہے کہ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے روحانیت کے سہارے بھی لیتا ہے بہرحال یہ ایک الگ بحث ہے ایل لاشا کی شخصیت کو دیکھ کر بہت سے احساسات میرے ذہن میں آئے تھے لیکن اس نے جس طرح ریتم کا احترام کیا تھا وہ بھی ایک قابل دید منظر تھا شاندار سوٹ میں ملبوس ہونے کے باوجود اس نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر ریتم کے پیروں کو چھوا تھا اس کے بعد گردن جھکا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ریتم نے آہستہ سے کہا۔

''بیٹھو ایل لاشا تمہاری اچانک آمد میرے لئے بڑی تسلی کا باعث ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم صورتحال سے مکمل واقفیت رکھتے ہو لیکن یہ بتاؤ اس ہوٹل تک آتے ہوئے کوئی ایسی شخصیت اپنے پیچھے تو نہیں لگا لائے جو بعد میں ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔''

''آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہونے والی شخصیت کو زمین کی گہرائیوں میں پہنچا دینے کی ذمے داری ہماری ہے میڈم یہ آپ کے سوچنے کی بات نہیں ہے۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''شکریہ ایل لاشا ویسے تمہیں یہاں آنے کے بعد ہماری مصروفیات کے بارے میں علم تو ہو ہی گیا ہوگا اور یہ بات بھی تمہیں تفصیل سے بتا دی گئی ہے کہ ہماری یہاں آمد کس مقصد کے تحت ہوئی ہے۔''

''ہاں مجھے میری ڈیوٹی کے بارے میں مکمل تفصیل معلوم ہو چکی ہے۔'' اور اس وقت اس نے رک کر کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا پھر بولا۔

''اور اس وقت میں آپ کے پاس بغیر کسی اطلاع کے آ گیا ہوں اور اس کی وجہ ایک میٹنگ کی کارروائی ہے جس کی تفصیل آپ کو سنانی ہے اس کے لئے میں نے بڑی مشکل سے انتظامات کیے ہیں۔''

''کیا مطلب؟'' ریتم نے حیرانی سے پوچھا اور ایل لاشا نے اپنی جیب سے ایک چوکور بکس نکال کر نیچے رکھا اور اس کے دوسرے حصے نکال کر انہیں جوڑنے لگا اور اس کے بعد اس نے بکس کے عین درمیان سے ایک لمبا ایریل باہر نکال کر اس بکس کے دو بٹن آن کر دیئے ایک ہلکی ہلکی سرسراہٹ فضا میں گونجنے لگی اور ایل لاشا اس سرسراہٹ کو سننے لگا اور پھر بولا۔

ابھی وقت ہے خود میرا بھی یہ انداز تھا لیکن جیسے ہی وہاں میٹنگ کی کارروائی کا آغاز ہوگا یہ گرین بلب اسپارک کرنے لگے اور ہمیں اس کا علم ہو جائے گا میں اسے آن کیے ہوئے ہوں۔'' ریتم نے کوئی جواب نہیں دیا اور ایل لاشا ہی کی طرف سے ہونے والی گفتگو کا انتظار کرنے لگی کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد ایل لاشا نے کہا۔

''مسٹر فیڈ رینو قتل ہو گئے ہیں اور بہرحال یہ ایک بہت بڑا نقصان ہے حیرت تو اس بات پر ہے کہ وہ بہت بڑا ملک جس نے دنیا بھر میں اپنے قدم جما رکھے ہیں اور اپنی دانست میں وہ دنیا کے ہر گوشے میں اپنا پاؤں پھنسائے ہوئے ہے اس لئے مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ اسکارٹو میں اس کے ایجنٹ مکمل طور پر ناکام ہیں اور انہوں نے آخر کار زیمرز کا سہارا لیا ہے کیا یہ تعجب خیز بات نہیں ہے میڈم۔''

ریتم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی اس نے آہستہ سے کہا۔

''تقدیر اگر اس طرح سے ہمارا ساتھ نہ دے ایل لاشا تو تمہارا کیا خیال ہے ہمارا اپنا کاروبار چل سکتا ہے۔''

''آپ نے بالکل ٹھیک کہا میڈم ایسی ہی بات ہے۔ بہرحال تقدیر ہمارا ساتھ تو دیتی ہے اب آپ دیکھیے میں نے اس خفیہ کانفرنس روم میں جس میں اس وقت بڑے ملک کے اہم ترین افراد جو سمندری ذریعے سے میرا مطلب ہے سمندر کی گہرائیوں میں سفر کرتے ہوئے اسکارٹو تک پہنچے ہیں اور اسکارنو کے چند ایسے افراد جو بہر طور پر اس سلسلے میں تعزیت کے لئے جمع ہوئے ہیں جب کہ ابھی بھی مسٹر فیڈ رینو کی لاش سرکاری اسپتال ہی میں موجود ہے اور اس کے ساتھ مضحکہ خیز کارروائیاں ہو رہی ہیں یعنی وہ کارروائیاں جو مرنے کے بعد کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں لیکن اسے اس سے گزرنا ہوتا ہے تو میں اس کانفرنس روم میں ایسے انتظامات کر کے آیا ہوں جن کے ذریعے اس ٹرانسمیٹر پر وہاں ہونے والی ساری گفتگو سنی جا سکے ہے نا تعجب کی بات اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ اگر اسکارٹو کے باغی عناصر تھوڑی سی ذہانت سے کام لیں تو اسکارٹو میں اپنا ہر مقصد پورا کر سکتے ہیں کیونکہ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ تمام لوگ ناکارہ ہو چکے ہیں اور سب ذہنی بحران کا شکار ہیں ایسی صورت میں صرف ایک ہی بات رہ جاتی ہے وہ یہ کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے اس مشن کے سربراہ کو اپنے قابو میں کر لیا جائے یہ بھی ایک دلچسپ بات ہے کہ کئی نام سامنے لائے گئے ہیں جنہیں اس مشن کا سربراہ کہا جا سکتا ہے اور یہ فیصلہ نہ تو وہ بڑا ملک کر سکا ہے اور نہ خود اسکارٹو کہ اس مشن کا سربراہ کون ہے۔ اس لئے ابھی تک وہ لوگ اپنا کام سرانجام نہیں دے سکے۔'' میں خاموشی سے لاشا کی شکل دیکھ رہا تھا آدمی ذہین معلوم ہوتا تھا بڑی اچھی اور مدلل گفتگو کر لیتا تھا لیکن اس کی شخصیت میں ایک اور بات بھی محسوس کی تھی میں نے اس دوران اس نے ایک بار بھی نگاہ اٹھا کر میری جانب نہیں دیکھا تھا اور صرف ریتم سے مخاطب رہا تھا اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ مجھ سے اجتناب برتنا چاہتا تھا بلکہ وہ اپنے سارے معاملات اپنے اور ریتم کے درمیان ہی رکھنا چاہتا تھا جب تک کہ ریتم اسے خود بھی مخاطب ہونے کی ہدایت نہ کر دے۔ ریتم نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''مسٹر فیڈ رینو کے قاتل ہلاک ہو چکے ہیں آخری آدمی جو زندہ بچا تھا اس نے بھی ایک دلچسپ بیان کے بعد اپنی جان دے دی ہے۔''

''دلچسپ بیان۔'' ایل لاشا نے چونک کر ریتم کر دیکھا۔

''ہاں اس نے صرف ایک بات کہی ہے کہ آخر کار فتح ہماری ہوگی اور بس اس سے

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

زیادہ اس نے کچھ نہیں کہا ویسے تم یہ بتاؤ کہ مسٹر ہینڈون کون ہیں اور ان کا اس تنظیم سے کیا تعلق ہے۔'' ایل لاشا سوالیہ نگاہوں سے ریتم کو دیکھنے لگا پھر ریتم نے چند لمحات کے بعد وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''یہ نام ہمارے علم میں آیا ہے اور بہرحال ہمیں اس شخص کو تلاش کرنا ہے۔ اس سے ہمیں خاصی معلومات حاصل ہوسکتی ہیں یا پھر کمانڈر کے بارے میں بات کرو کیا یہ شخص کمانڈر ہوسکتا ہے۔''

''میں نے کہا ناہنڈون کا نام ایک بار میرے علم میں آچکا ہے لیکن کمانڈر کی حیثیت سے نہیں ویسے تو یہاں کئی نام لیے جاتے ہیں مسٹر لاٹرون بھی اس سلسلے میں اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اب یہ الگ بات ہے کہ مسٹر لاٹرون کو کوئی بھی نہیں جانتا مسئلہ اس وقت صرف یہ ہے کہ مسٹر کیسھال ہمارے قبضے میں آئیں اور مسٹر کیسھال کی رہائش گاہ کا ہی کوئی پتا نہیں چل سکا ہے۔ ایک مشن ترتیب دیا جارہا ہے اور اس مشن کو ہم اپنے طور پر استعمال کریں گے۔''

''کیا مطلب۔''

''مطلب یہ ہے کہ ہم ان لوگوں سے کوئی تعاون نہیں کریں گے کیونکہ جب یہ ذمے داری ہمیں سونپ دی گئی ہے تو ہم اپنے طور پر یہ سارا کام سرانجام دیں گے۔'' میرے ذہن میں ایک بار پھر روز آرگنائزیشن کے لیے نفرت کے جذبات ابھر تے ابھی ریتم نے میرے لیے کوئی ایسی بات نہیں کی تھی اور میں سمجھتا تھا کہ ایل لاشا کو اس بارے میں کچھ بتانا بے مقصد ہی ہوگا لیکن میرا یہ خیال غلط ہی نکلا کیونکہ چندہی لمحات کے بعد ریتم نے اپنی طرف سے ایک بہتر کام کا آغاز کیا اس نے کہا۔

''خیر لاشا ہمیں اس سلسلے میں ویسے تو اور بھی بہت سے کام کرنے ہیں لیکن میں ایک خصوصی کام تمہیں سونپنا چاہتی ہوں۔''

''جی میڈیم آپ حکم دیجیے۔''

''کچھ وقت کے بعد تمہیں ایک تصویر دے دی جائے گی جو ہاتھ سے بنی ہوگی۔ میرا مطلب ہے کہ ہم تمہیں ایک تصویری خاکہ دیں گے یہ خاکہ ایک خاتون کا ہے اور ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ یہ خاتون روز آرگنائزیشن کے قبضے میں ہے دنیا کے ہر چپے میں ہر گوشے میں جہاں زیمرز موجود ہیں ان خاتون کو تلاش کیا جائے گا اور اگر ان کے بارے میں

کچھ معلومات حاصل ہوجائیں تو یوں سمجھ لو کہ یہ میری زندگی کا سب سے بڑا مشن ہوگا کہ میں اس خاتون کو تلاش کرکے اپنی تحویل میں لوں مجھے زندگی اور سلامتی کے ساتھ ان کی ضرورت ہے پوری عزت' پورے احترام کے ساتھ' تمہیں خاص طور پر اس لیے اطلاع دے رہی ہوں کہ اگر اسکارٹو میں یا اپنے کسی سفر یا مشن کے دوران کہیں سے ان خاتون کی جھلک بھی پاؤ تو سارے کام چھوڑ کر وہ کرو جو میں نے کہا ہے۔'' ایل لاشا نے سینے پر ہاتھ رکھ کر گردن جھکاتے ہوئے کہا۔

''میڈم کا حکم سر آنکھوں پر اور اب مجھے اس تصویر کی اشد ضرورت ہے۔''

''وہ تمہیں مل جائے گی۔'' ریتم نے کہا اور میں خاموشی سے یہ ساری باتیں سن رہا تھا تب اس نے اچانک ہی ہونٹوں پر انگلی رکھ کر ہمیں خاموش رہنے کے لیے کہا چونکہ گرین بلب اسپارک کرنے لگا تھا تب اس نے وہ سرخ بٹن بھی آن کردیا اور اس کے بعد ایک اور باریک سا بٹن جو سوئچ کی شکل رکھتا تھا اوپر کے حصے میں ایک باریک جالی سے روشنی جھلکنے لگی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہی قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں بہت دیر تک یہ آوازیں آتی رہیں بڑا پرسکون ماحول محسوس ہورہا تھا اور چشم تصور سے یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا تھا کہ میٹنگ میں شریک ہونے والے افراد آہستہ آہستہ آرہے ہیں پھر اس کے بعد ایک آواز ابھری۔

''دوستو سب سے پہلے ہم اس دردناک واقعے پر اظہار افسوس کرتے ہیں چونکہ اس میٹنگ کی کارروائی نہ تو اخبارات کو دی جارہی ہے اور نہ ہی ہم مسٹر فیڈرینو کے اہل خانہ کو اس بارے میں کچھ بتاسکتے ہیں لیکن مسٹر فیڈرینو کی ایک الگ حیثیت بھی تھی اور اس حیثیت کے تحت ہم مسٹر فیڈرینو کی اس دردناک موت پر دو منٹ کی خاموشی اختیار کرتے ہیں۔'' اس کے بعد ہمیں دو منٹ تک صرف کھانسیوں اور گہری سانسوں کی آوازیں سنائی دیتی رہی تھیں اس ہنگامی اجلاس میں مسٹر فیڈرینو کی موت کا سوگ منانے کے بعد مختلف موضوعات پر گفتگو ہونے لگی اور ہر شخص کے بارے میں اندازہ لگایا جانے لگا کہ کون کیا ہے ایک آواز ابھری۔''

''ہماری حکومت اپنی جانب سے مسٹر فیڈرینو کی موت پر افسوس کا اظہار کرتی ہے اور ہمارے ملک میں بھی اس وقت ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا تھا اور اس کے بعد اس کارروائی سے مجھے آگاہ کیا گیا تھا بات اصل میں یہ ہے کہ میرے ملک کا حکومت اسکارٹو سے پرانا تعلق

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہے اور شق نمبر سات سوتیرہ کے تحت میرا ملک اس ریاست کا دفاع کرنے کا بھی پابند ہے۔ ہم بات کرتے ہیں اسکارٹو کے باغی قبیلیوں کی جو کافی عرصے سے اس علاقے میں اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں وہ آزادی چاہتے ہیں اور ہم نے ہمیشہ ان کا سر کچلنے میں حکومت اسکارٹو کی مدد کی ہے لیکن اس پیمانے پر کام نہیں ہو سکا جس پیمانے پر ہونا چاہئے تھا لیکن اس کی بھی کچھ وجوہات ہیں اسکارٹو اصل میں ان یہودی اداروں کے شانوں پر سوار ہو کر اپنی ان حرکات میں مصروف ہے جو دنیا کے کسی بھی ملک سے مخلص نہیں ہیں خود ہمارے ملک میں انہوں نے جس طرح سازشوں کے جال بچھا رکھے ہیں حکومت اسکارٹو کو یقینی طور پر اس کا اندازہ ہوگا اور خود ہمارا ملک ان لوگوں کو احتیاط سے کنٹرول کرنے میں مصروف ہے اور اس کے لئے ہم نے ایک باقاعدہ گروپ بنا رکھا ہے۔ بہر حال مسئلہ یہ ہے کہ نا صرف مسٹر کیسھال کا اغواء بلکہ اپنے خلاف ہونے والی کارروائیوں کے نتیجے میں انہوں نے مسٹر فیڈرینو کو بھی ہلاک کر ڈالا یہ ان کی دہشت اور بربریت کی انتہا ہے لیکن اس کے باوجود ظاہری بات ہے کہ ہم ان کا کوئی بھی مطالبہ پورا نہیں کر سکتے فرض کیجئے ہم نے انہیں حکومت میں شمولیت کی دعوت دی اور کچھ ایسی آسانیاں اور آسائشیں ان کے سپرد کر دیں تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا دوسرے بہت سے ایسے ادارے تعمیر نہیں ہو جائیں گے جو اپنے اپنے مقاصد ہمارے سامنے رکھیں گے اور ہم سے میرا مطلب ہے حکومت اسکارٹو سے مطالبات کریں گے کیا حکومت اسکارٹو اس سلسلے میں ان کے مطالبات مان لے گی؟''

''اگر اس کا ایک فیصد بھی چانس ہوتا تو جناب والا تو کیا ہم اس کے لئے اتنا وقت انتظار کرتے۔'' غالباً یہ اسکارٹو کے کسی معزز انسان کے الفاظ تھے۔

''ہم جانتے ہیں کہ اگر اس طرح سے ان لوگوں کی بات مان لی گئی تو اسکارٹو بے شمار ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گا اور اس کے بعد کسی بھی طور اسے مضبوط مملکت کا درجہ نہیں دیا جا سکتا اس کا صرف یہی طریقہ ہے کہ ان لوگوں پر کسی ترکیب سے قابو پایا جائے اور اس سلسلے میں ظاہر ہے ہمیں یقینی طور پر ایسا ہی کوئی عمل کرنا ہوگا جو بظاہر پرامن ہو یعنی اس میں شدت کے ساتھ سختی استعمال نہ کرنی پڑے اگر بات اسلحے کی ہو تو ظاہر ہے ہم اس خون ریزی کا کوئی حساب نہیں کر سکتے جو اس کے نتیجے میں ہوگی اور اس خونریزی کے بعد ہمارے لئے حالات کو سنبھالنا بہت مشکل ہو جائے گا۔''

''اس وقت ہمارے سامنے جناب والا وزیر اقتصادیات کی بازیابی کا معاملہ ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اگر وزیر اقتصادیات کو ہلاک کر دیا گیا تو ہمیں ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑے گا۔''

''بہت مشکل ہے حالانکہ اگر آپ کی حکومت چاہے تو باآسانی اپنے میزائلوں کے رخ ان علاقوں کی جانب پھیر سکتی ہے جہاں پر انہوں نے اپنی مملکتیں قائم کر رکھی ہیں اور اس کوشش میں مصروف ہیں کہ وہیں سے اپنی سربراہی کے اعلان کا آغاز کریں بلکہ یہ سنا گیا ہے کہ ان کا ریڈیو اسٹیشن بھی زیر تعمیر ہے اور وہ اس سلسلے میں بہت جلد اس کی ٹرانس میشن کا آغاز کر رہے ہیں۔''

''وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے اپنی ان کاوشوں کا رخ تبدیل نہ کیا اور انہیں سخت پیمانے پر جاری رکھا تو پھر ہمارے لئے اس مجبوری کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں رہے گا کہ ہم ان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے اور ہمارے میزائل ان قبیلوں کو تباہ و برباد کر دیں۔''

''بالکل درست ہے تم اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لے سکتے کیونکہ بہرحال حکومت اسکارٹو سے ہمارے بہت قریبی تعلقات ہیں اور اگر ہم یہ کہیں کہ ان تعلقات کو قائم رکھنا بھی ہمارے لیے بے حد ضروری ہے اور ہمارے مقصد کی بقا کے لئے ناقابل نظر انداز ہے تو ہم اپنے اس کام میں حق بجانب ہیں۔

''تو پھر اس سلسلے میں نیا منصوبہ کیا ہونا چاہیے مسٹر فیڈرینو کے قتل سے ان لوگوں کے حوصلے بڑھ جائیں گے اور اس کے بعد ان کا نیا منصوبہ کیا ہوتا ہے اس کے بارے میں معلومات کی جائے گی۔''

''بات اصل میں وہی ہے کہ ان لوگوں کو تلاش کر کے ٹھکانے لگانا ہوگا ہمارے تمام ادارے اس کام کے لئے مصروف ہیں۔ میں یہ حیرت سے کہتا ہوں کہ آخر اب تک اس کے سربراہ کو تلاش کر کے قتل کیوں نہیں کیا جا سکا۔''

''اس کے لیے اپنے طور پر جو کچھ کارروائی ہو رہی ہے لیکن ہم نے کچھ اور انتظامات بھی کیے ہیں۔''

''مثلاً۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''ہم نے ایک قبیلے کو ہی اس سلسلے میں متعین کیا ہے اور آپ کو زیمرز کے بارے میں معلوم ہوگا۔''

''ہاں زیمرز گروپ بہت سے معاملات میں ہماری حکومت کا ساتھ دے چکا ہے اور ہماری گڈ بک میں ہے۔ آپ نے یہ کر کے اچھا کیا ہے لیکن بات صرف اسی تک محدود نہ رکھی جائے بلکہ اپنے طور پر بھی کارروائیاں جاری رہیں تو زیادہ بہتر ہے۔''

''تو اس سلسلے میں زیمرز گروپ کی جانب سے کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے۔''

''نہیں' وہ بھی مصروف ہیں اور اس بات کے امکانات ہیں کہ بہت جلد زیمرز گروپ کی جانب سے کوئی اطلاع ملے میں نے جیک مارٹن کو اس سلسلے میں ہدایات دی ہیں اور جیک مارٹن بہرحال ایک ایسا نام ہے جس پر ہم تھوڑا بہت اعتماد کر سکتے ہیں۔''

''ابھی تو یہ کہنا چاہئے کہ ہم صرف خلا میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور یہ دیکھ رہے ہیں کہ وقت کس طرح ہمارا ساتھ دیتا ہے اس کے بعد یہ فیصلہ کیا جا سکے گا کہ آگے کیا ہو۔''

''بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔''

''ویسے ایک بات مجھے بتائی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔''

''کیا؟''

''کیا اسکارٹو کے پس پشت کوئی ایسی قوت نہیں ہے جو اس کے شانے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ کیا ہم ایسی قوت کو نظرانداز کر سکتے ہیں؟''

''اس سلسلے میں' میں صرف ایک بات کہوں گا بداحتیاطی کا ایک لمحہ مصیبت کا باعث بن سکتا ہے' ہم کسی کا نام لیے بغیر یہ بات تو کہہ سکتے ہیں لیکن کسی کو نامزد کرنے سے پہلے ہمیں اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنا ہوں گی اور میرا خیال ہے ایلری جیک مارٹن اس سلسلے میں بھی ہماری مدد کر سکتا ہے کیونکہ۔۔۔''

''بس اتنا کافی ہے اور اس سلسلے میں اور کوئی بات ہو تو اس کا فیصلہ کیا جائے۔''

''نہیں یہ مسٹر فیڈ رینو کے سلسلے میں ایک تعزیتی میٹنگ تھی جس میں خصوصی طور پر ہم لوگوں کو نمائندہ بنا کر بھیجا گیا ہے باقی اس سلسلے میں اور کارروائیوں کی رپورٹ حکومت اسکارٹو ہی ہمیں دے گی اور ہم اس کے مطابق ہی عمل کریں گے۔ اس لیے فوری طور پر کچھ نہیں کیا جا سکتا اور اب یہ میٹنگ برخاست ہوتی ہے۔'' پھر یہ میٹنگ ختم ہوگئی اور اس کے بعد

قدموں کی پروقار چاپ تھوڑی سی کھڑکھڑاہٹ اور دوسری آوازیں سنائی دیں اور ایل لاشا نے سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کر دیئے لیکن اس کی آنکھوں میں ایک مسکراہٹ تھی چہرے پہ چمک اور ہونٹوں پر کپکپاہٹ جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو میں نے اور ریتم نے یہ بات محسوس کی تھی تب ایل لاشا نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اور یہ شخص جس کا نام ایلری جیک مارٹن ہے۔ ہمارا اپنا آدمی تو نہیں ہے لیکن یہ سمجھ لو کہ ہماری مٹھی میں ہے اور ہم ان لوگوں سے پہلے اسے حاصل کر سکتے ہیں۔''

''کیا مطلب۔''

''جب انہوں نے جیک مارٹن کا نام لیا تھا تو یہ بات میرے ذہن میں نہیں آئی تھی لیکن جب انہوں نے اس کا پورا نام لیا تو تب مجھے یہ یقین ہوا کہ مطلوبہ شخص وہی ہے جسے میں باآسانی حاصل کر سکتا ہوں۔''

''کس ذریعے سے؟''

''دوستانہ ذریعے سے یوں سمجھ لیجئے کہ وہ ہمارے لئے کارآمد شخصیت ثابت ہوگی حالانکہ وہ جس طرح کا انسان ہے لیکن خیر کوئی بات نہیں ہے آپ یوں سمجھے کہ اسے ہینڈل کرنا میرا کام ہے اور شاید میں بہت جلد آپ کو اس سلسلے میں دعوت دے ڈالوں اگر وہ شخص ہمیں زیادہ بہتر معلومات فراہم کر سکتا ہے یعنی وہ معلومات جو حکومت اسکارٹو اس سے حاصل کرنا چاہتی ہے اس بڑے ملک کی مدد سے' اس سے پہلے ہمیں حاصل ہو جائیں تو شاید ہم زیادہ عمدگی سے اپنا کام سرانجام دے سکیں۔''

''تب ٹھیک ہے مائی ڈیئر لاشا تم فوری طور پر جیک مارٹن سے ملاقات کا بندوبست کرو۔'' ایل لاشا کے چلے جانے کے بعد ریتم نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولی۔

''کبھی کبھی ایسے کام بھی سرانجام دینا پڑتے ہیں مائی ڈیئر دانش منصور جنہیں دل گوارہ نہیں کرتا لیکن جذبات اپنے طور پر بنیادی حیثیت رکھتے ہیں مگر کبھی کبھی انہیں نظرانداز بھی کرنا پڑتا ہے مثلاً مرنے والا وہ شخص ابھی تک میرے ذہن میں چپکا ہوا ہے' میں نہیں جانتی کہ اسکارٹو کے باغی اپنے طور پر کیا نظریے رکھتے ہیں لیکن جب کسی بھی مشن میں زندگی کو قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اسے آسانی سے کنٹرول نہیں کیا جا سکتا۔'' ''میں صرف ایک بات جانتا ہوں ریتم اور تمہیں بھی کسی موقعے پر جذباتی ہو کر اپنے اس نظریئے سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

منحرف نہیں ہونا چاہئے ہمارا ایک ہی مشن ہے اور وہ بھی دولت کے حصول کے لئے نہیں ہے یعنی میں رخسار کو حاصل کرنا چاہتا ہوں اور تم سہیل کو اور یہ بات تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اسکارٹو کی بغاوت صرف روز آرگنائزیشن کی جانب سے ہے اس بغاوت کی پشت پناہی ہو رہی ہے ہمیں روز آرگنائزیشن کے اس منصوبے کو ختم کر کے اس کنٹرولر کو حاصل کرنا ہے جو اس منصوبے کو کنٹرول کر رہا ہے کیا تمہیں مجھ سے اختلاف ہے۔'' ریتم نے آنکھیں بند کرلیں کچھ لمحے خاموشی سے اس طرح بیٹھی رہی پھر ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

''اچھے دوست انسان کی سب سے بڑی خوش قسمتی ہوتے ہیں کبھی کبھی حالات ذہن کو بھٹکا کر نجانے کہاں سے کہاں پہنچا دیتے ہیں۔ مثلاً یقیناً اس سلسلے میں جذباتی ہو رہی تھی مگر تم نے مجھے یہ یاد دلا کر کم از کم میری ذہنی کیفیت کو سکون دیا ہے اس کے لئے میں تمہاری بے حد شکر گزار ہوں۔ دانش منصور۔'' اور بعد میں بہت وقت تک ریتم کے انداز سے افسردگی جھلکتی رہی تھی ہم اس وقت ذہنی طور پر معتدل ہوئے جب ایل لاشا نے ہمیں ایک نامعلوم عمارت میں دعوت دی اور مقررہ وقت پر ہم اس عمارت میں داخل ہو گئے جو شہر کے ایک پررونق علاقے میں تھی سامنے کے حصے میں دکانیں بنی ہوئی تھیں اوپری منزل پر کمرا نمبر انیس جسکے قرب و جوار میں کمپنیوں کے دفاتر پھیلے ہوئے تھے کمرہ نمبر انیس کے دروازے پر بھی ایک دفتر کا بورڈ لگا ہوا تھا اور اس میں روشنی ہو رہی تھی جب کہ اس وقت دوسرے دفاتر بند ہو چکے تھے دفتر کے دروازے پر دستک دینے سے دروازہ فوراً کھل گیا اور دروازہ کھولنے والا خود ایل لاشا ہی تھا جس نے پر احترام انداز میں ہم دونوں کا خیر مقدم کیا تھا اور پھر وہ ہمیں ساتھ لیے ہوئے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا جہاں ایلری جیک مارٹن موجود تھا۔ دبلی پتلی قامت کے اس شخص کی عمر تقریباً تیس سال تھی چہرہ مٹیالا زرد تھا اور بدن خاصا کمزور اس کی آنکھیں اس کے پورے وجود میں سب سے جاندار حیثیت کی حامل تھیں اور ان آنکھوں سے مکاری کا ایسا عنصر جھلکتا تھا جس سے اس کی شخصیت کا پتا چل جاتا ہے۔ ویسے میرے خیال میں اس شخص کو اپنی آنکھوں پر چشمہ لگانا چاہئے تھا وہ بھی ڈارک کلر کے شیشوں کا اگر یہ ڈارک کلر کے شیشوں کا چشمہ اور استعمال کر لیتا تو یقینی طور پر اس کی شخصیت اس قدر قابل رحم نظر آتی کہ کوئی بھی اس کی جانب کم از کم تحت نگاہوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ایل لاشا نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اور یہ بات میں مسٹر ایلری سے طے کر چکا ہوں کہ وہ تم سے تعارف طلب نہیں کریں گے بلکہ صرف کام کی بات کریں گے اور یہ زیادہ بہتر ہوگا۔'' ایلری نے ہم دونوں سے مصافحہ کیا اس کی پیشانی چوڑی اور ناک لمبی تھی اس کے علاوہ جب میں نے اس سے مصافحہ کیا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں نے کسی مردہ شخص کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہو ٹھنڈا' بے جان اور سرد ہاتھ جو روئی کی طرح نرم و ملائم تھا۔ ایل لاشا نے آہستہ سے کہا۔

''اور اگر یہ محسوس کیا جائے کہ میری موجودگی اس وقت مناسب نہیں ہے تو میں باہر چلا جاؤں ویسے یہ فلیٹ میں نے خصوصی طور پر آپ لوگوں کی گفتگو کے لئے حاصل کیا ہے اور اس کے بارے میں پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ میں یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ یہاں ہونے والی گفتگو کا ایک لفظ بھی یہاں سے کہیں باہر نہیں جا سکتا اسے میں اپنی ذمے داری کے طور پر قبول کرتا ہوں۔''

''نہیں بیٹھو۔'' میں نے ایل لاشا سے کہا ریتم اس دوران جیک مارٹن کا مکمل جائزہ لیتی رہی تھی اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور میڈیم آپ چاہیں تو اپنی اس اونچی ایڑی کے سینڈل کے سامنے والے حصے کو اپنی پسند کے مطابق میرے سر پر برسا سکتی ہیں چونکہ میرے اندر ایک بہت بری عادت ہے کسی بھی حسین لڑکی کو دیکھ کر میں اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتا اور میرے منہ سے کوئی نہ کوئی بات ایسی نکل جاتی ہے جو بڑی عجیب و غریب ہوتی ہے مثلاً آپ کو دیکھ کر میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو مس پم پو یا پمپو کہہ کر مخاطب کروں۔'' ایل لاشا نے آگے بڑھ کر اس کی گردن کے نچلے حصے پر اپنا انگوٹھا چبھوتے ہوئے کہا۔

''اور اگر تمہارے منہ سے اس کے بعد ایک لفظ بھی نکلا تو ہم یہ سوچیں گے کہ ہماری تقدیر میں تم سے فائدہ اٹھانا مقصود ہی نہیں تھا یعنی یہ کہ تم یوں سمجھ لو کہ تمہاری موت ابھی اور اسی لمحے واقع ہو جائیگی۔ ایلری جیک مارٹن نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور بولا۔

''اور یہ بات بھی میرے لیے نئی نہیں ہے جب مجھے اس طرح کی دھمکیاں ملتی ہیں تو میں اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ مائی ڈیئر جیک زندگی ہر شے سے زیادہ قیمتی ہے اور اپنی پسند کا اظہار اگر کسی جگہ ممکن نہ ہو تو زندگی بچانے کی کوشش سب سے بہترین ہوتی ہے۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

”جیک تم سے کچھ سوالات کیے جائیں گے اور تم یہ طے کر لو کہ ان سوالات کے جوابات کے لئے تمہارا معاوضہ کیا ہوگا۔ ہم تمہیں وہ معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں اور معاوضہ جس شکل میں بھی ہو ادا کیا جائے گا۔“

”یہ بات مسٹر ایل لاشا جانتے ہیں کہ میرا معاوضہ کیا ہوگا۔“

”اس سے پہلے میں کچھ باتیں آپ کو بتا دوں میڈم‘ آپ کے لئے بڑی ضروری ہوں گی۔“

”ہاں بالکل۔“

”پہلی بات تو یہ ہے کہ اس شخص کے نقوش بالکل اسکارٹو کے ان قبیلے والے لوگوں سے ملتے ہیں جو اس وقت اس بغاوت میں حصہ لے رہے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ یہ اسکارٹو کی قبائلی زبان اس طرح بول سکتا ہے جیسے خود اسکارٹو کے اس قبیلے کے لوگ اور جب یہ ان کا لباس پہن کر ان میں شامل ہو جاتا ہے تو کوئی یہ شبہ نہیں کر سکتا کہ یہ اس خصوصی قبیلے کا ایک فرد نہیں ہے۔“

”ہوں‘ بالکل ٹھیک اچھا اب یہ بتاؤ کہ کیا تم ہمیں وہ باتیں بھی بتا سکتے ہو جنہیں کسی نے تم سے خفیہ رکھنے کو کہا ہو۔“

”پہلی بات تو یہ کہ ایسی کوئی بات اب تک نہیں ہوئی ہے جسے مجھے خفیہ رکھنے کے لئے کہا گیا ہو لیکن آپ جو کچھ پوچھنا چاہتی ہیں براہ کرم اس کے بارے میں سوال کیجئے۔“

”تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟“

”ایک ایسے ملک سے جسے آپ اس ملک کا حریف کہہ سکتی ہیں جس کے ایماء پر یہ کام ہو رہا ہے مثلاً آپ اس ملک کو ایکس کہہ سکتی ہیں جو وائی کے خلاف کام کر رہا ہے۔“

”ویری گڈ اس کا مطلب ہے کہ تم ایکس کے مفادات کے لئے وائی میں کام کر رہے ہو اور یہ بھی سنو میرے دوست کہ میرا اور تمہارا معاملہ بالکل مختلف ہے نہ مجھے ایکس سے دلچسپی ہے اور نہ وائی سے ہمارا سیکشن الگ ہے بالکل اسی طرح جیسے تم اپنے مفادات کے حصول کے لئے کام کر لیا کرتے ہو۔ ہاں اس بات کو تم اپنے ذہن میں اچھی طرح محفوظ کر لو کہ میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور میں تم سے جس قسم کی معلومات چاہتی ہوں وہ تم اپنے طلب کردہ معاوضے پر مجھے فراہم کر دو اور دوسری بات یہ کہ اگر تم نے مجھے راستے سے بھٹکانے

کی کوشش کی تو پھر تمہاری زندگی میرے لیے اس لئے نقصان دہ ہو جائے گی کہ میرا مقصد یہاں سے نکل کر کہیں اور تک جا سکتا ہے یعنی تمہارے اپنے ملک ایکس تک ہو سکتا ہے میری کوئی بات یا میرا کوئی سوال تمہارے ملک کے لئے فائدے مند ہو چنانچہ اگر مجھے اپنی مطلوبہ معلومات اپنی پسند کے مطابق فراہم نہ ہوئیں تو تمہیں قتل کر دینا میری مجبوری ہوگی۔“ ریتم کے لہجے میں جس قدر سختی تھی اسے میں نے بھی محسوس کیا تھا اور ایل لاشا نے بھی لاشا کے چہرے پر بالکل ایک پتھریلا پن پیدا ہو گیا تھا ظاہر ہے اس کا ریتم سے روحانی رشتہ تھا اور وہ اس کی روحانی ماں کی مانند تھی چنانچہ اس نے اگر کچھ الفاظ کہے تو اس کا مطلب تھا کہ لاشا پر ان الفاظ کا احترام فرض تھا لیکن ایلری جیک مارٹن کے ہونٹوں پر ایک دلکش مسکراہٹ پھیل گئی اس نے آہستہ سے کہا۔

”جب خوبصورت خواتین دھمکیاں دیتی ہیں تو کچھ اور خوبصورت لگتی ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسی باتیں کرتی ہیں جو ذرا مختلف انداز کی ہوتی ہیں لیکن میں آپ کو یہ بتا دوں میڈم کہ دنیا کا ہر انسان اپنے طور پر جیتا ہے اسے بے شک اپنے فرائض سے منحرف نہیں ہونا چاہئے جیسے میں یعنی آپ یہ سمجھ لیجئے کہ یہاں اسکارٹو میں میرا کام کچھ اور ہی ہے جس کا تعلق نہ آپ سے ہے اور نہ اسکارٹو کے باغی قبائل سے جو اسکارٹو کی حکومت کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں اور نہ ہی ملک وائی کے خلاف میں کسی مقصد کے لئے کام کر رہا ہوں باقی کیا کر رہا ہوں وہ ایک الگ چیز ہے لیکن اب جب کہ مسٹر ایل لاشا نے مجھے یہاں بلایا ہے اور اس اعتماد کے ساتھ بلایا ہے کہ ہمارے درمیان جو گفتگو ہوئی اس میں ایک دوسرے پر بھروسا بھی کیا جائے گا اور اس گفتگو کا معاوضہ بھی ادا کیا جائے گا تو زندگی گزارنے کا خواہش مند کون نہیں ہوتا اور جب زندگی گزارنے کی خواہش دل میں ہوتی ہے تو پھر بہت سے معاملات میں تعاون کرنا پڑتا ہے آپ بھی اس بات کو ذہن میں رکھیے گا کہ اگر میری کوئی بات آپ کو جھوٹ محسوس ہو تو نہ تو آپ مجھ پر تشدد کرنے کی کوشش کریں گی اور نہ ہی فوراً مجھے قتل کر دینے پر تل جائیں گی۔“

”ہوں سب سے پہلی بات تو یہ کہ کیا تم مسٹر فیڈ رینو کے قتل سے واقف ہو؟“ ریتم نے سوال کیا تو وہ ہنس پڑا اور بولا۔

”کیا یہ کوئی مستحکم سوال ہے۔“

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

"صرف جواب۔" ریتم نے ہونٹ بھینچ کر سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں میں جانتا ہوں کہ مقامی وزیر کو قتل کر دیا گیا ہے۔"

"اور قاتل کون ہو سکتے ہیں؟"

"اسکارٹوز صرف اور صرف اسکارٹوز۔"

"کیا ایسا تمہارے ملک کے ایماء پر ہوا ہے؟"

"مطلب قاتل ملک ایکس کے تربیت یافتہ تھے؟"

"سو فیصدی۔"

"یہ بات تمہارے علم میں تھی؟"

"ہاں۔" اس نے پرسکون انداز میں جواب دیا میں اس کی شخصیت پر غور کر رہا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے چند لمحوں کے لئے ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا تھا جس پر کسی قدر حیرت ہو رہی تھی کیونکہ جس انداز میں وہ بات کر رہا تھا وہ عام انداز سے بڑا مختلف تھا۔

"کیا تم بھی اس قتل کی کوشش میں شامل تھے؟"

"بالکل نہیں۔"

"کیا تمہیں اس کی دعوت نہیں دی گئی؟"

"بالکل نہیں اور نہ ہی یہ پروگرام میرے علم میں تھا۔"

"لیکن تم یہ جانتے ہو کہ قاتل تمہارے ملک کے تربیت یافتہ ہیں۔"

"ہاں یہ میں جانتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ میرے ملک کے لوگوں نے بڑا غلط قدم اٹھایا ہے اگر آج یہ بات منظر عام پر آ جائے جسے نہ آپ منظر عام پر لانا پسند کریں گی اور نہ ہی میں تو اس سے صرف یہ ہوگا کہ ایک بڑی جنگ چھڑ جائے گی اور اس کے نتائج نہ ایکس کے حق میں بہتر نکلیں گے اور نہ وائی کے حق میں اور جہاں تک اسکارٹوز کا تعلق ہے تو اگر ایسی جنگ منظر عام پر آ جائے تو اسکارٹوز کا مشن بھی تقریباً خطرے ہی میں نہیں بلکہ خاتمے کے قریب ہو جائے گا کیونکہ معاملہ بالکل دوسری شکل اختیار کر جائے گا۔ شروع میں جب اس سلسلے میں گفتگو ہوئی تھی اور صورت حال میرے علم میں آئی تھی تو میں نے مسٹر کیسھال کے اغواء کی بھی مخالفت کی تھی کیونکہ مسٹر کیسھال بے شک وزیر اقتصادیات ہیں لیکن بعض مواقعوں پر ان کے

اختیارات محدود کر دیئے گئے ہیں اور ایسا صرف اور صرف روز آرگنائزیشن کے ایماء پر ہوا ہے۔" جیک مارٹن جو الفاظ کہہ رہا تھا ان کا ایک ایک گوشہ دماغ میں فٹ ہو رہا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ میں کیا چیز ہوں اور نہ ہی میں اس سے اپنی شناسائی کا اظہار کرنا چاہتا تھا پھر ریتم نے چند لمحوں کے بعد کہا۔

"کیا تم ان لوگوں میں سے کسی کو جانتے ہو؟"

"کن لوگوں میں سے؟"

"وہ جنہوں نے یہ کارروائی کی تھی۔"

"دو کارروائیاں ہوئی ہیں مسٹر کیسھال کا اغوا اور مسٹر فیڈ رینو کی موت آپ دونوں میں سے کس کی بات کر رہی ہوں۔"

"فرض کرو میں کیسھال کے اغوا کی بات کرتی ہوں؟"

"نہیں میں ان میں سے کسی کو نہیں جانتا ہاں ایک آدمی میری نگاہ میں ہے اور وہ شخص بظاہر سو فیصدی اسکارٹو کے مفادات کے لئے کام کرتا ہے لیکن درحقیقت وہ اسکارٹو نہیں ہے اور انتہائی خطرناک آدمی ہے۔"

"کیا نام ہے کا؟"

"مسٹر ہینڈون۔" اس نے جواب دیا اور ریتم نے ایک لمحے کے لئے آنکھیں بند کر لیں۔ ہینڈون کا نام بڑا عجیب و غریب نام تھا بار بار سامنے آ رہا تھا۔ بہرحال ریتم نے فوراً خود کو سنبھال لیا اور بولی۔

"ایل لاشا نے یقینی طور پر ان تمام باتوں کے انکشاف کے لئے تم سے کچھ معاملات طے کیے ہوں گے میں ان میں کوئی مداخلت نہیں بلکہ اضافہ ہی کرنا چاہتی ہوں اور جو اضافہ میں کرنا چاہتی ہوں وہ یقینی طور پر اس کی تائید ہوگی۔ چنانچے ایسا کوئی اور نقطہ جس سے ہمارے مشن میں ہمیں فائدہ حاصل ہو سکے مائی ڈیئر ایلری اور میں بھی تمہیں ایل لاشا کی طرح اپنے دوستوں میں شامل کر سکوں۔" وہ پھر اسی انداز میں مسکرایا کم بخت کے چہرے پر اس قدر سکون تھا کہ انسان تصور بھی نہ کر سکے ایسے حالات میں تو پریشانی چہرے سے چپک جاتی ہے لیکن وہ لوگ جو ہر طرح کے حالات کو خندہ پیشانی سے برداشت کر کے اس انداز میں مسکرا لیتے ہیں اعصابی طور پر فولاد ہوتے ہیں اور ایسے فولاد بہت کم پائے جاتے ہیں پھر اس نے ایک دم

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

چونک کر کہا۔

''ایک شخص کو اور شامل تفتیش کرلیں اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ میں آپ کے کسی کام آیا اور اس معاملے میں مجھے شامل کر کے آپ کو کوئی فائدہ حاصل ہوا تو بس یہ سمجھ لیجئے کہ جو نام میں آپ کو پیش کر رہا ہوں وہ اس سلسلے میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔'' اس نے ہم لوگوں کے ذہنوں میں ایک دم سے ایک عجیب سی کشیدگی پیدا کر دی تھی اور ہم بہت زیادہ متاثر ہو گئے تھے اس کے باوجود میں نے خاموشی اختیار کیے رکھی اور ریتم نے پوچھا۔

''کیا تم وہ نام بتانا پسند کرو گے۔''

''اس کا نام برسٹل ہے برسٹل لاڈ۔'' اس نے جواب دیا اور ریتم کی پیشانی شکن آلودگی ہو گئی اس نے ایل لاشا کی جانب دیکھا تو لاشا نے گردن خم کرتے ہوئے کہا۔

''برسٹل لاڈ کے بارے میں' میں جانتا ہوں یہ شخص ملک ایکس کا سیکرٹ ایجنٹ ہے اور او ہو۔۔۔ ایک اور بات میڈم ایک اور بات۔'' اچانک ہی ایل لاشا نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا اور پھر ایلری کی طرف رخ کر کے بولا۔

''یہاں تم نے بددیانتی کی بات کی ہے مسٹر ایلری اور یہ بات تم سے کہہ دی گئی تھی کہ بددیانتی کی کوئی بات نہیں کرو گے چالاکی برتنے کی کوشش نہیں کرو گے کیونکہ اپنے آپ کو چالاک ثابت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم ہمیں بے وقوف سمجھتے ہو اور بھلا یہ کون پسند کرتا ہے کہ مدمقابل اسے بے وقوف سمجھے تمہارا کیا خیال ہے کیا تمہیں اس بددیانتی کی سزا نہیں دی جا سکتی۔'' ایلری جیک مارٹن نے پہلی بار سنجیدہ نگاہوں سے ایل لاشا کو دیکھا اور بولا۔

''تم نے جو الفاظ ادا کیے ہیں ایل لاشا مجھے ان کی توقع نہیں تھی تم کیا کہنا چاہتے ہو۔''

''یہ بات میں جانتا ہوں کہ اس کے اور تمہارے درمیان ایک طویل جھگڑا چل رہا ہے۔ اس کی وجہ بھی مجھے معلوم ہے اور اس وقت جو تم نے اپنی طرف سے ایک شاطرانہ چال چلی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم برسٹل کو تلاش کریں اور اسے ہلاک کر دیں تم صرف یہی چاہتے ہو نا یا پھر ہماری مدد سے تم اسے تلاش کرو اور اس سے اپنا انتقام لو یقیناً تمہارے ذہن میں ایسی ہی بات ہے۔'' جیک مارٹن کم بخت کے اندر سب سے بڑی خوبی یہی تھی کہ بدترین حالات میں بھی سکون سے مسکرانا جانتا تھا وہ اسی انداز میں مسکرایا' ور آہستہ سے بولا۔

''ہاں ایسا ہے میں اس کی ہلاکت کا خواہشمند ہوں اور تمہارے ذریعے اسے تلاش بھی کرنا چاہتا ہوں لیکن ذرا غور کر کے بتاؤ کہ اس میں میری بددیانتی کس طرح شامل ہوئی اگر یہ بات ثابت نہ ہو جائے کہ وہ اس وقت اسکارٹو کے چھاپہ ماروں کا سب سے بڑا تربیت کنندہ ہے تو تم ایسا کرنا کہ سب سے پہلے مجھے قتل کر دینا کیا سمجھے۔''

''برسٹل کی تلاش کے سلسلے میں تم کچھ مدد کر سکتے ہو۔'' ایل لاشا نے سوال کیا اور اس نے عجیب سی نگاہوں سے ایل لاشا کو دیکھا اور پھر بولا۔

''بچگانہ گفتگو کی اجازت بالکل نہیں اگر اس سلسلے میں' میں تمہاری کچھ مدد کر سکتا تو شاید اب تک وہ اس دنیا میں نہ ہوتا اور اس وقت تو خاص بات یہ ہے کہ وہ اسکارٹوز کو تربیت دے رہا ہے سمجھ لو اس کی حیثیت کیا ہو گی لیکن بہرحال یہ دو نام میں نے تمہارے سامنے لیے ہیں۔ ہینڈون اس کی تلاش کا ذریعہ بن سکتا ہے اور ہینڈون کو تم خود تلاش کرو۔'' ریتم نے میری جانب دیکھا انداز سوالیہ تھا جیسے وہ جاننا چاہتی ہو کہ اس کے بعد بھی ہمیں ایلری جیک مارٹن سے کچھ معلومات حاصل کرنی ہیں۔ میری خاموشی کا مطلب یہ تھا کہ کم از کم میں اس سلسلے میں اور کچھ نہیں معلوم کرنا چاہتا اور اس تمام تر وقت کے دوران کم از کم اور کچھ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن ریتم نے یہ جان لیا تھا کہ میری فطرت کیا ہے اور کس وقت میں کیا چاہتا ہوں کیا پسند کرتا ہوں چنانچہ اس نے ایل لاشا سے کہا۔

''میرا خیال ہے مسٹر ایلری جتنی معلومات ہمیں فراہم کر چکے ہیں اس سے زیادہ معلومات ہمارے لیے ممکن نہیں ہے اور بہرحال اس تعاون کے لئے ان کے ساتھ تمہارا جو بھی رویہ ہو وہ تم زیادہ بہتر سمجھتے ہو۔'' ایل لاشا نے گردن ہلائی اور مدہم لہجے میں بولا۔

''ٹھیک ہے میڈم میں کچھ وقت کے لئے اجازت چاہتا ہوں اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔''

''نہیں تم جو کرنا چاہتے ہو کرو۔''

''اب سے دو گھنٹے کے بعد میں دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضری دوں گا کچھ بہت ضروری کام سرانجام دینے ہیں مجھے۔'' ریتم نے سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھا اور میں نے شانے ہلا دیئے بہرطور میں اس کے معاملات میں اس قدر مسلط بھی نہیں رہنا چاہتا ایل لاشا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور بولا۔

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''آیئے مسٹر ایلری میڈم نے بھی اس کی اجازت دے دی ہے اور آپ کے اس تعاون کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں اس کے بعد جو بھی صورت حال ہوگی اس کا علم آپ کو خود بخود ہو جائے گا۔''

ایل لاشا نے ایلری جیک مارٹن کو ساتھ لیا اور اس کے بعد وہاں سے چل پڑا میں نے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔ ریتم بھی ایلری جیک مارٹن کے انکشافات پر غور کر رہی تھی لیکن میرا ذہن ذرا مختلف انداز میں سوچ رہا تھا اور غالباً اس وقت میرے ذہن کا وہ مخصوص دروازہ کھل گیا تھا جو ایک الگ ہی نوعیت کا حامل تھا اور اس سے بہت سے ایسے راز منکشف ہوئے تھے جو نئی جدت کے حامل ہوتے تھے نجانے کیوں میرے ذہن میں ایک عجیب سا تصور پیدا ہوا تھا بہت دیر تک میں اس پر غور کرتا رہا اور ایک طرح سے ذہن نیم غنودہ سا ہو گیا پھر ریتم کی آواز نے ہی مجھے چونکا دیا تھا۔

''اور تمہاری یہ غیر معمولی خاموشی مجھے یہ احساس دلا رہی ہے دانش منصور کہ اس وقت تم بہت اہم فیصلے کر رہے ہو یقینی طور پر اتنے اہم فیصلے کہ ماحول سے بے خبر ہو گئے ہو میں نے چونک کر ریتم کو دیکھا کم از کم اس سلسلے میں وہ بالکل سچ کہہ رہی تھی جو انوکھا تصور میرے ذہن کو کرید رہا تھا اس کے بارے میں اگر ریتم کو بھی بتاتا تو وہ حیران رہ جاتی میں پر خیال نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا اور پھر میں نے آہستہ سے کہا۔

''ریتم جو کچھ میں کہوں گا وہ تمہارے لیے بڑا حیرت ناک ہوگا لیکن بس کبھی کبھی میری ذہنی رو بھٹک جاتی ہے اور میں وہ سوچنے لگتا ہوں جو عام بات نہیں ہوتی۔''

''کیا مطلب یعنی جو گفتگو ایلری جیک سے ہوئی ہے اس سے کوئی مختلف بات سوچ رہے ہو۔''

''ہاں۔''

''کیا۔'' اس نے سوال کیا اور میں عجیب سی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا پھر میں نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔

''وہ کتنی دیر کے بعد واپس آئے گا۔''

''کون۔''

''ایل لاشا۔''

''دو گھنٹے کے بعد واپس آنے کے لیے کہہ گیا ہے لیکن ہمیں بہر حال اپنے طور پر اہم فیصلے کرنے ہیں کیونکہ صورت حال ابھی تک بالکل ہی غیر یقینی رہی ہے مجھے بتاؤ ڈیئر کیا ہم یہاں آنے کے بعد ایسا کوئی عمل کر سکیں ہیں جسے ہم کہہ سکیں کہ ہم نے کچھ کیا فیڈ رینو ہلاک ہو گیا۔ کیبھال کا ابھی تک نام و نشان نہیں ملا ہے گھوم پھر کر چند ہی نام ہمارے سامنے آ رہے ہیں جنہیں ہم اپنے طور پر اپنے ذہنوں میں رکھے ہوئے ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ اس کے لئے ابھی تک کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہیں۔''

''بہر حال دیکھتے ہیں کہ اس سلسلے میں کیا کیا جا سکتا ہے غور کریں گے۔'' میں نے ٹالنے والے انداز میں کہا ایل لاشا دو گھنٹے کا وقت دے کر گیا تھا لیکن اس نے واپسی میں بہت زیادہ دیر نہیں لگائی اور کچھ دیر کے بعد وہ واپس آ گیا اور آنے کے بعد ریتم سے اجازت لے کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے کہا۔

''ایلری جیک بے شک ایک برا انسان ہے اور ہم اس کی کسی بھی بات پر بھروسا نہیں کر سکتے لیکن ایک بات میں پورے اعتماد سے کہہ سکتا ہوں میڈم کہ برسٹل لاڈ کے بارے میں اس نے جو کچھ بتایا ہے وہ سچ ہے اور اگر ہم اسکارٹو کے دہشت گردوں کے ٹرینر برسٹل لاڈ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یوں سمجھ لیجئے کہ ہمارے پاس اس بغاوت کی چابی آ جائے گی یعنی وہ شخص جو اس سلسلے میں نمایاں حیثیت کا حامل ہے اور جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر صرف اس ایک شخص کو ختم کر دیا جائے تو اسکارٹو کی یہ بغاوت کم از کم دس سال کے لئے ختم ہو جائے گی کیونکہ وہ ایک واحد دماغ ہے جو اسکارٹو کے باغیوں کو تربیت دے رہا ہے اور وہی انہیں اس بغاوت پر اکسائے ہوئے ہے اور دونوں حکومتوں کو اس کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔''

''مگر برسٹل لاڈ کو تلاش کرنے کے لئے آخر کار ہمیں کون سا طریقہ کار اختیار کرنا ہوگا۔'' ریتم نے کہا میں اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا پھر میں ٹہلتا ہوا کمرے کے دروازے سے باہر آ گیا۔ ان دونوں نے مجھے بے شک تعجب خیز نگاہوں سے دیکھا تھا لیکن ظاہر ہے اس سلسلے میں وہ کچھ کہہ نہیں سکتے تھے چنانچہ میں باہر نکل کر اس جگہ کا جائزہ لینے لگا جہاں ہم موجود تھے میں نے دروازے کو اندر سے جا کر دیکھا مین دروازہ اندر سے لاک تھا پھر میں دوسری جگہوں کی تلاشی لیتا رہا تمام کمروں کے واش روم وغیرہ دیکھے کچن دیکھا اور اس کے بعد واپس اس

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کمرے میں آ گیا جہاں وہ دونوں غالباً میرے منتظر تھے یا ممکن ہے اس سے پہلے وہ کسی موضوع پر گفتگو کرتے رہے ہوں۔ ایل لاشا نے میری جانب دیکھا اور میں لاپروائی کے انداز میں سوچتا ہوا آگے بڑھنے لگا لیکن ایل لاشا کے قریب سے گزرتے ہوئے اچانک ہی میں نے جھک کر اس پر حملہ کر دیا میرا ایک ہاتھ اس کی گردن کی پشت پر پڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے شانے پر پھر اس کے ساتھ ہی میں نے اس کی دونوں کلائیاں پکڑے پکڑے کھڑا کیا اس وقت وہ کیونکہ صوفے کے پیچھے تھا اس لئے وہ عمل نہیں دوہرا سکتا تھا جو میں ایک بار دوہرا چکا تھا یعنی عقب سے پیٹ مکالات رسید کرنے والا عمل جس سے انسان کو فوری بے بسی ہو جاتی ہے اس کے بعد میں نے ریتم سے کہا۔

''وہ سامنے جو ایک موٹی رسی پڑی ہے ریتم اسے لے آؤ۔'' ریتم گونگوں بہروں کی طرح اپنی جگہ کھڑی تھی میں نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیا تم نے سنا نہیں ریتم یا تم میرے اس حکم پر عمل نہیں کر سکتیں۔'' ریتم جیسے ایک دم سنبھل گئی' وہ چونک کر دوڑی یہ مخصوص قسم کی ریشمی ڈوری غالباً کسی پردے کا ٹوٹا ہوا حصہ تھی۔ ایل لاشا شدت حیرت کی وجہ سے بول نہیں سکا تھا۔ میں نے بہت احتیاط سے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے موڑے کیونکہ گردن کی ضرب سے وہ اس طرح چکرا گیا تھا کہ کوئی مداخلت کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا اس لئے میں نے اس کے ہاتھ انتہائی مضبوطی سے باندھ دیئے تب اس کے بعد میں پلٹ کر سامنے آیا اور پھر اس کے بعد میں نے اس کے بال پکڑے اور اسے گھسیٹتا ہوا لے گیا اور مسہری پر ڈال دیا پھر رسی کے دوسرے ٹکڑے سے میں نے اس کے دونوں پاؤں کس دیئے ہاتھوں کی مضبوطی کا میں نے اچھی طرح جائزہ لے لیا تھا ریتم بالکل بے حواس ہو گئی تھی۔ ایل لاشا کے ساتھ یہ سلوک اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا میں نے ایل لاشا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ریتم کیا ہم ایک احتیاطی قدم اٹھانے کیلئے یہ ایک چھوٹا سا عمل نہیں کر سکتے اصل میں جس مقصد کے لیے ہم کام کر رہے ہیں اس میں ہمیں ہر شخص سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ کیا ایل لاشا کے ساتھ یہ جو سلوک کیا گیا ہے تمہاری نگاہ میں قابل معافی ہے۔''

''لل' لیکن ہم مسٹر۔'' وہ حیران لہجے میں بولی۔

''میں جائزہ لینا چاہتا ہوں کہ مسٹر ایل لاشا اصل ہی ہیں یا ان کے چہرے پر میک اپ ہے۔''

''میڈیم کیا آپ نے میری حیثیت کو اتنا ہی غیر مستحکم سمجھ لیا ہے کہ میرے ساتھ یہ سلوک روا رکھا جائے۔ ہم لوگ ایک گروپ کے تحت کام کر رہے ہیں بیشک میں آپ کا بے پناہ احترام کرتا ہوں چونکہ میرے اور آپ کے درمیان ایک روحانی رشتہ بھی قائم ہے لیکن رشتے قائم رکھنے کے لئے کیا ہر شخص کو ایک ہی لکڑی سے ہانکا جا سکتا ہے۔ میں اب بھی اس شخص کے بارے میں کوئی غلط بات اپنی زبان سے ادا نہیں کروں گا کیونکہ یہ آپ کے ساتھ یہاں آیا ہے اور آپ کا دست راست ہے لیکن کیا آپ اسے یہ حکم نہیں دے سکتیں کہ آپ کے محسنوں' دوستوں اور آپ کے حکم پر جان نچھاور کرنے والوں کے ساتھ کم از کم یہ سلوک نہیں کیا جا سکتا ہاں اگر کوئی بات ہے تو.....'' وہ غالباً ریتم کو اپنی باتوں میں الجھانا چاہتا تھا لیکن میں اس کے قریب پہنچ گیا اور میری نگاہیں اس کا جائزہ لینے لگیں پھر میرے ہونٹوں پر مدہم سی مسکراہٹ پھیل گئی اس سے پہلے میں نے اتنے غور سے اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔ اصل میں انسان کتنا ہی جدید ہو جائے وہ اپنے آپ کو کتنی ہی مہارت کے ساتھ ستر پردوں میں محفوظ کر لے لیکن قدرت نے جو کچھ اس کے وجود کو بخشا ہے مصنوعی طریقے سے اس میں کوئی نہ کوئی خامی رہ جاتی ہے۔ بعض چہرے بڑے دلکش اور سپاٹ ہوتے ہیں ان پر ذرہ برابر نشان نہیں ہوتے لیکن اس کے باوجود ان کے مسامات اپنی جگہ ایک الگ عمل رکھتے ہیں اور صرف گہری نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ مسامات اپنے قدرتی عمل میں مصروف ہیں یا نہیں ایل لاشا کے چہرے پر وہ مسامات موجود نہیں تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ اس کا چہرہ ماسک میں چھپا ہوا ہے اور یقینی طور پر اس ماسک کا کہیں نہ کہیں کوئی سرا ہوگا۔ چنانچہ میں نے اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھا دیئے اور اسکی گردن کانوں تھوڑی کے نچلے حصے کو ٹٹولنے لگا انہیں زور زور سے رگڑنے سے اچانک ہی مجھے ہلکی سی جھلی جیسی چیز کا احساس ہوا اور میرے ہونٹوں پر مدہم سی مسکراہٹ پھیل گئی پھر اس کے بعد اس کے چہرے سے ماسک اتارنا میرے لیے کوئی مشکل کام ثابت نہ ہوا ایک بالکل ہی نیا چہرہ نمودار ہو گیا تھا اور ریتم نہ حلق سے ایک عجیب سی آواز نکال کر کھڑی ہو گئی تھی اس کی پھٹی پھٹی آنکھوں میں اس وقت جو نقوش منجمد تھے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے اور چونکہ مجھے اپنے مقصد میں ایک نمایاں کامیابی حاصل ہوئی تھی اس لیے میرے ذہن میں خاصی شگفتگی پیدا ہو گئی تھی میں نے اس اجنبی شخص کی طرف اپنا رخ کرنے کی

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بجائے ریتم کو دیکھا اور آہستہ سے کہا

"اپنے چہرے کے نقوش بدل لو ریتم کیونکہ بہرحال کبھی کبھی کوئی ایسی ادا دل کو بھا جاتی ہے جو انسان کو بے بس کر دیتی ہے اور وہ کچھ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جس کے بارے میں اس نے کبھی نہیں سوچا اس وقت حیرانی کا جو انداز تمہارے چہرے پر نمودار ہوا ہے وہ مجھے بہت متاثر کر رہا ہے اور یقینی طور پر تم خود اس تاثر کو قبول نہیں کرو گی۔"

ریتم نے میرے الفاظ سنے سمجھے اور میں نے اس کے چہرے پر شرمندگی کے آثار دیکھے وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے گھور کر رہ گئی اور پھر بولی

"سمجھ رہی ہوں تمہاری شرارت کو اچھی طرح سمجھ رہی ہوں دانش تم میرے ذہن سے اس حیرت کے آثار کم کرنا چاہتے ہو لیکن ایسا کیسے ہوا اس کا مطلب ہے کہ میں اپنے اس عہدے اپنے اس منصب کے قابل نہیں ہوں جو مجھے حاصل ہے اور اسوقت یہ الفاظ میں ایک اجنبی شخص کے سامنے ادا کر رہی ہوں لیکن کیسے' آخر کیسے آہ میرے خدا میں کہتی ہوں آخر تمہیں اس کا شبہ کیسے ہوا اور اتنے اعتماد کے ساتھ تم اس شبہے کی تصدیق کیسے کر ڈالی۔" وہ شخص جسے ہم نے بے بس کر دیا تھا ہوش میں تھا سکتے کے عالم میں تھا اور خاموشی سے اپنی جگہ پڑا ہوا تھا بس یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس کے اعصاب پتھرا گئے ہوں وہ جنبش بھی نہ کر سکا ہو۔

"بات دراصل یہ ہے ریتم ہمیں اتنا وقت ہو گیا یہاں آئے ہوئے بقول تمہارے زیمرز تمہارے لیے مصروف عمل ہیں اور ایل لاشا کے ذریعے تم انہیں جو ہدایات کر رہی ہو وہ اس پر عمل کر رہے ہیں لیکن اس عمل میں ہمیں ابھی تک کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی یعنی وہ شخص قتل ہو گیا جس کے تحفظ کے لئے ہمیں مخصوص کیا گیا تھا یعنی فیڈریو میں مانتا ہوں کہ زیمرز کو اس سلسلے میں مکمل اختیارات نہیں دیئے گئے تھے پھر بھی کہیں نہ کہیں تو کچھ ہوتا ایل لاشا ہمیں مختلف طریقے سے سہولتیں فراہم کر رہا ہے۔ لیکن معمولی معمولی باتوں کے علاوہ اور کوئی بات اس مستحکم حیثیت سے ہمارے سامنے نہیں آئی جس سے آنی چاہیے تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے اب تک صرف مقامی طور پر زیمرز پر انحصار کیا تھا اپنے طور پر پوری طرح پریکٹیکل نہیں ہوئے تھے بس یہی سوچ کر ایک لمحہ میرے لیے بات الجھن بن گیا تھا اور یہ الجھن اس وقت پیدا ہوا تھا جب ایل لاشا ہم سے اجازت لیکر کچھ وقت کے لئے گیا تھا۔ میں نے اچانک ہی یہ بات سوچی اور اس پر عمل بھی کر ڈالا!! لیکن کامیابی کی اتنی امید مجھے بھی نہیں تھی۔"

"آہ مگر یہ کون ہے؟"

"جو کوئی بھی ہے ظاہر ہے آسانی سے ہمیں اپنے بارے میں نہیں بتائے گا اور اب پھر وہی درندگی کرنا ہوگی جو نہیں کرنی چاہیے۔"

"ہوں۔"

"چلو تم اس کی تلاشی لے ڈالو جو کچھ بھی اسکے پاس ہے اس سے حاصل کر لو کسی بھی چیز کے لئے ہم کوئی خطرہ نہیں لینا چاہتے۔" ریتم نے فوراً ہی میری ہدایت پر عمل کیا بلکہ اس سلسلے میں کچھ زیادہ ہی آگے بڑھ گئی۔ نے ایک تیز دھار چھری حاصل کی اور اس کے بعد بستر پر پڑے ہوئے شخص کے پاس پہنچ گئی سب سے پہلے اس نے چھری کو اس کے گریبان میں ڈال کر اس کا بنیان نیچے تک کاٹ دیا اور پھر اس کے بعد اس نے زیریں لباس کی بھی یہی کیفیت کی اور اس کے بدن پر صرف انڈر ویئر رہنے دیا میں خاموشی سے ریتم کی یہ کارروائی دیکھ رہا تھا اور اس کے اندر چھپی ہوئی وحشت کا بخوبی جائزہ لے رہا تھا۔ بپھری ہوئی ناگن کسی کے ساتھ کیا سلوک کر سکتی ہے اگر اس کا صحیح تجزیہ کرنا ہو تو اس وقت ریتم کا چہرہ دیکھا جا سکتا تھا۔ وہ شخص اب بھی سکتے کے عالم میں تھا۔ ریتم نے اچانک ہی اس کے بال پکڑے اور پھر ایک طاقت دار عورت کی تمام تر قوت حاصل کرتے ہوئے اسے بستر سے نیچے کھینچ کر فرش پر ڈال دیا اور اسکے بعد اسے بالوں سے گھسیٹتی ہوئی دروازے کی جانب چل پڑی اس نے میرے کام میں کوئی مداخلت نہیں کی تھی۔ چنانچہ میں نے بھی اس سے یہ سوال نہیں کیا کہ وہ اسے دروازے کی جانب کیوں لے جا رہی ہے البتہ جب وہ دروازے سے باہر نکلی تو میں خود بھی اسکے ساتھ ساتھ چل پڑا ریتم اسے ایک دوسرے کمرے میں لے گئی اور اس کمرے میں فرش وغیرہ نہیں قالین نہیں پڑا ہوا تھا اور فرش ننگا تھا ویسے بھی شاید یہ کم استعمال کیا جاتا تھا کیونکہ یہاں گرد کی ہلکی سی تہہ نظر آ رہی تھی۔ یہاں پہنچ کر ریتم نے اسے زمین پر ڈال دیا اور اس کے بعد خونخوار لہجے میں بولی۔

"میں نہیں چاہتی کہ فرش اس کے خون سے خراب ہو اور ہمیں ایک قیمتی قالین کا نقصان برداشت کرنا پڑے۔" پہلی بار اس شخص کے چہرے پر خوف کے آثار نمودار ہوئے اور پھر جیسے اس نے اپنے آپ کو ساکت کر لیا۔ وہ سرد نگاہوں سے ریتم کو دیکھنے لگا تو ریتم نے اس سے پہلا سوال کیا۔

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''ایل لاشا کہاں ہے؟''

''سمندر کی گہرائیوں میں اتنا نیچے کہ اب تم اس کا ڈھانچہ بھی دریافت نہیں کر سکو گی''

''کس نے ہلاک کیا اسے؟''

''میں نے۔'' اس نے جواب دیا

''تمہارا نام کیا ہے؟''

''اسکارٹوز میں سے ایک۔''

''ایل لاشا کو کیوں ہلاک کیا۔''

''کیونکہ یہ بات ہمیں معلوم ہو چکی تھی کہ زیمرز اسکارٹوز کے مشن کے خلاف ہیں اور ایل لاشا اس سلسلے میں کارروائی کر رہا ہے غالباً کئی کاموں میں ایل لاشا نے مداخلت کی ہے ہم حکومت کے افراد پر تو نگاہ رکھ سکتے تھے لیکن ایسی خفیہ تنظیمیں ہمارے علم سے باہر تھیں اور جب ہمیں اس بات کا علم ہوا کہ ایک خفیہ تنظیم کے لوگ یہ کام کر رہے ہیں تو ہم ان کی تلاش میں لگ گئے۔''

''کتنے زیمرز تمہاری نگاہ میں آ چکے ہیں۔''

''تقریباً تمہارا پورا گروہ۔''

''اس کے بارے میں اپنے سربراہان کو رپورٹ دے چکے ہو؟''

''ہاں۔''

''ایل لاشا کی حیثیت سے کیا تم نے ابھی تک زیمرز کو کوئی نقصان پہنچایا ہے؟''

''افسوس اس میں دیر ہوگئی کیونکہ ایل لاشا کی حیثیت سے میں بہت جلد ان کو طلب کرنے والا تھا اور جس جگہ ان کو طلب کیا جاتا وہاں ان کی ہلاکت کا تمام سامان موجود تھا۔ ہم ان میں سے ایک ایک کو چن چن کر ختم کر دیتے ایک زہریلی گیس تیار کر لی گئی تھی جو اس وقت اس کمرے میں خارج ہوتی جب وہ سب وہاں موجود ہوتے اور ان کے لئے باہر نکلنے کا کوئی راستہ موجود نہیں تھا پھر وہیں ان کو برقی بھٹی میں جلا کر ہلاک کر دیا جاتا لیکن میری کوتاہی کی وجہ سے یہ کام کچھ لیٹ ہو گیا اور میں اسے اپنی کوتاہی بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ انہی دنوں مجھے تمہاری یہاں آمد کی اطلاع ملی تھی اور میں نے سوچا کہ یہ میٹنگ تم ہی طلب کرو تا کہ یہ جھگڑا

ختم ہو جائے اور ہم اس خطرے کے شکار نہ رہیں کہ زیمرز کا سربراہ بعد میں ہمیں کوئی نقصان پہنچا سکے۔'' وہ اتنی صاف گوئی سے یہ تمام باتیں کر رہا تھا کہ مجھے حیرت ہو رہی تھی ریتم نے میری طرف دیکھا اور بولی۔

''تمہارا مقامی سربراہ ہلاک ہو چکا ہے اور تم نے بالکل صحیح اندازہ لگایا اچھا خیر مسٹر اسکارٹو ایک بات اور بتاؤ۔''

''ہاں پوچھو۔''

''تم نے جو نام لیے ہیں یعنی برسٹل لاڈ اور ہینڈون ان کی کیا حیثیت ہے؟''

''برسٹل لاڈ درحقیقت حکومت کا نمائندہ ہے اور یہ بات غلط تھی کہ وہ اسکارٹوز کو تربیت دے رہا ہے یہ ایک ڈبل گیم تھا جو میں نے کھیلا تھا ابھی کچھ وقت اور مہلت دینا چاہتا تھا میں کیونکہ برسٹل لاڈ خاصی تیز رفتاری دکھا رہا ہے اور ہینڈون کو اس سلسلے میں پریشانی ہو رہی ہے۔''

''ہینڈون کے بارے میں کچھ بتانا پسند کرو گے۔''

''اگرون اور ہینڈون ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں یوں سمجھ لو اس وقت ہینڈون ہی اسکارٹوز کا کنٹرولر ہے اور وہی تمام ہدایات جاری کرتا ہے۔''

''ایک سوال کا جواب اور دو۔''

''پوچھتے رہو جو دل چاہے پوچھتے رہو۔''

''یہ تمام باتیں تم ہمیں کیوں بتا رہے ہو۔''

''اس لئے کہ اس کے صلے میں تم سے صرف ایک کام چاہوں گا میں' میں جانتا ہوں جب اس طرح کے مشن کام کرتے ہیں تو کسی بھی ایسے شخص کو جو ایسے معاملات سے واقف ہو چکا ہوتا ہے زندگی نہیں دی جاتی یہ تمام معلومات بالکل مکمل ہیں اور اس کے نتیجے میں تم صرف میرے ساتھ ایک بہتر سلوک کرو جب مجھے ہلاک کرنے کے بارے میں سوچو تو میرے سینے کو عین دل کے مقام پر اپنی گول کا نشانہ بنانا کم از کم اتنا حق تو مجھے حاصل ہے کہ میں تم سے اپنی موت کے لئے رعایت طلب کر سکوں اور میں سمجھتا ہوں کہ انسانی نقطۂ نگاہ سے تمہیں یہ کام کرنا ضروری ہے۔''

''کیا تم یہ نہیں کر سکتے کہ زندہ رہ کر ہمارے لیے کام کرو۔'' ریتم نے سوال کیا اور

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی پھر بولا۔

''ایسی گھٹیا اور بے وقوفی کی گفتگو مت کرو جس پر تمہیں خود شرمندگی ہو کیا میرے کہنے پر تم اس شخص کو گولی مار سکتی ہو جو تمہارے سامنے کھڑا ہے اور جس نے سارا کھیل خراب کر دیا ہے۔ جب تم ایسا نہیں کر سکتی تو مجھ سے بھی اس بات کی توقع مت رکھو کہ میں اسکارٹوز کے خلاف کوئی قدم اٹھاؤں گا۔ میں اگر زندہ بچ گیا تو سب سے پہلا کام یہ کروں گا کہ ان تمام حالات سے ہینڈون کو آگاہ کر دوں اور ساری تفصیلات اس کے سامنے لے آؤں تاکہ اپنے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے وہ سب سے پہلے زیمرز کو نگاہ میں رکھے۔''

''کیسھال کہاں ہے۔''

''اس کے بارے میں جہاں تک میرا خیال ہے صرف مسٹر ہینڈون ہی بتا سکتے ہیں۔''

''کیا اسکارٹوز کو یہ بات معلوم ہے کہ مسٹر ہینڈون ہی اس مشن کو کنٹرول کر رہے ہیں۔''

''کچھ لوگ جانتے ہیں کچھ لوگ نہیں جانتے۔''

''تو تم نہیں جانتے کہ کیسھال کہاں ہے۔''

''ہاں مجھے اس بات کا علم نہیں ہے۔'' ریتم نے میری جانب دیکھا اور اس کے بعد اس نے بڑے اطمینان سے اپنے ہینڈ بیگ سے پستول نکالا اس پر سائی لنسر لگایا اور پھر انسانوں کا انسانوں کے ساتھ ایک اور تماشا دیکھنے میں آیا۔ ریتم نے اس کے دل کا نشانہ لے کر تین گولیاں اس کے سینے پر ماری تھیں اس کا منہ ایک دم تکلیف سے کھلا پھر بند ہو گیا ایک لمحے کے اندر اندر یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ اسے اس کی خواہش کے مطابق ہی موت دے دی گئی ہے اور ریتم کے چہرے پر ایک شگفتگی نظر آ رہی تھی۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

''ریتم میں اس کے بعد صرف ایک عمل چاہتا ہوں۔''

''کیا۔''

''میرے اور تمہارے درمیان اب تھوڑا سا فاصلہ ہو جائے تو ہم دونوں کے حق میں بہتر رہے گا۔ تم میری ضرورت کے مطابق راستے ہموار کرو گی لیکن کچھ دور رہ کر اور میں اس سلسلے میں کام کروں گا۔ زیمرز اسکارٹو میں اب کسی سربراہ کے بغیر ہیں اور اس بات کا تمہیں علم

ہو گیا ہے کہ اب ایل لاشا اس دنیا میں نہیں ہے چنانچہ زیمرز بے ترتیب ہوں گے تم ان کی ترتیب کرو۔''

''مگر تم دور کیوں رہنا چاہتے ہو۔''

''اس لئے کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص ہینڈون کو ہمارے بارے میں اور کیا کیا بتا چکا ہے ہو سکتا ہے اس نے کچھ باتیں پوشیدہ رکھی ہوں۔''

''اوکے میں سمجھ رہی ہوں یہ بات ہم جانتے ہیں کہ بہر طور ہر قیمت پر یہ کام سر انجام دینا ہے کیونکہ اس بات کو ہمیں اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ اس کارروائی کے پس پشت صرف اور صرف روز آرگنائزیشن کام کر رہا ہے۔ اس بغاوت کو ناکام بنا کر مقامی حکومت کی مدد کرنا روز آرگنائزیشن پر ایک ضرب لگانے کے مترادف ہے اور ہم اس ضرب کو لگانے سے گریز نہیں کریں گے۔''

''اور میں تمہارے ساتھ ہر طرح کا تعاون کروں گی مائی ڈیئر دانش منصور اگر تم اس عمل کو زیادہ مناسب سمجھتے ہو کہ ہم لوگ الگ الگ رہ کر یہ کام کریں تو پھر ایک شعبہ میرے سپرد کرو میں یہاں فوری طور پر ایل لاشا کی جگہ سنبھال لیتی ہوں اور تمہیں ہر اس جگہ مدد فراہم کروں گی جہاں تمہیں میری مدد کی ضرورت ہو۔ ہم یہ فیصلہ بہت بعد میں کریں گے کہ کون سی جگہ ہم یکجا ہو کر ایل لاشا کا بدل تلاش کرتے ہیں۔''

''اوکے۔'' پھر ہم نے اپنے اس پروگرام پر عمل کیا میں نے اپنی مخصوص پوزیشن میں آ کر سب سے پہلے اپنے چہرے پر ہلکا سا میک اپ کیا تاکہ میری اصل شکل کسی جگہ میرے لیے الجھن کا باعث نہ بن جائے پھر ایک فائیو اسٹار ہوٹل کے شاندار کمرے میں قیام کرنے کے بعد میں نے ان تمام منصوبوں کے مطابق جو میرے اور ریتم کے درمیان طے ہو چکے تھے عمل کا آغاز کر دیا چونکہ حکومت اسکارٹو اور اس بڑے ملک کی حکومت اس وقت سخت الجھن میں مبتلا تھی۔ کیسھال کی مسلسل گمشدگی اور عدم بازیابی اس کے علاوہ اسکارٹو کے وہ تمام معزز افراد جو حکومت اسکارٹو کو چلاتے تھے اس قدر دباؤ میں آ گئے تھے کہ وہاں ایک طرح سے سارے معاملات ادھوری حیثیت اختیار کر گئے تھے ایسی شکل میں انہیں زیمرز کے ہر طرح کے تعاون کے لئے تیار ہونا پڑا تھا اور جب اسکارٹو کے وزیر اعظم سے یہ درخواست کی گئی کہ ہم مسٹر برٹل لاڈ سے ملنا چاہتے ہیں تو وزیر اعظم کی جانب سے فوری طور پر برٹل لاڈ سے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ملاقات کا بندوبست کر دیا گیا اور یہ بات بعد میں معلوم ہوئی کہ خود برسٹل لاڈ نیشنل سیکورٹی کا چیف ہے اور اپنے عہدے پر کام کر رہا ہے۔ اس شخص کے بارے میں بڑے بڑے عجیب و غریب انکشاف ہوئے تھے جو ریتم نے مجھے ایک مخصوص ٹرانسمیٹر پر بتائے تھے اس نے کہا یہ شخص درحقیقت ایک ایسے ملک سے تعلق رکھتا ہے جس سے ایک زمانے میں اس بڑے ملک کے تعلقات بے حد خراب تھے اور اس شخص نے اس ملک میں سیاسی پناہ حاصل کی تھی لیکن سیاسی پناہ حاصل کرنے کے بعد اس نے اس ملک کے لئے جو نمایاں کارنامے سرانجام دیئے تھے ان کی وجہ سے اس پر مکمل بھروسا کرتے ہوئے آخرکار اسکارٹو میں اسے نیشنل سیکورٹی کے چیف کی حیثیت سے متعین کر دیا گیا اور یہاں وہ اس بڑی حکومت کے نمائندے کے طور پر بھی کام کر رہا تھا اس نے بہرحال اپنا ایک مقام بنایا تھا اور جب میری ملاقات مسٹر برسٹل سے ہوئی تو میں نے اس شخص کو واقعی ہی ایک عجیب و غریب شخصیت کا مالک پایا۔ اس نے میرا پرتپاک استقبال کیا تھا ویسے وہ ایک بھاری جبڑے اور سخت چہرے والا آدمی تھا جس کے بال گہرے سیاہ تھے لیکن یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس کی یہ شخصیت اصل نہ ہو ایک عجیب سی کیفیت اس میں پائی جاتی تھی بہرحال اس نے میرے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور یہ بات میں اچھی طرح جانتا ہوں مسٹر دانش منصور جیسا کہ مجھے آپ کا نام بتایا گیا ہے کہ اس وقت اسکارٹو زندگی اور موت کی جنگ پر آمادہ ہیں۔ انہوں نے اپنے مقصد کو ایک خصوصی مشن بنالیا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مقامی حکومت کو فوری طور پر تبدیل ہونا چاہئے اور انہیں اقتدار ملنا چاہئے حالانکہ یہ بھی بہت بڑی سچائی ہے اس لئے نہیں کہ میں اس حکومت کا وفادار ہوں بلکہ بنیادی طور پر یہ بات میں پورے اعتماد کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ اسکارٹو پر یہاں کے قبائل کا اقتدار قائم کر کے یہودیوں کا روز آرگنائزیشن درحقیقت اس بڑے ملک کو اپنے قدموں پر جھکانا چاہتا ہے اور وہ اقتصادی پالیسی جو اس بڑے ملک نے مسلمان ملکوں کے لئے تیار کی ہے اسے رکوانے کا خواہشمند ہے۔ وہ یہاں ان قبائل کی حکومت قائم کر کے اس ملک کو فوری طور پر بلیک میل کرنا چاہتا ہے یہ سارا پس منظر ہے اس پوری کہانی کا اور اس کے لئے اس نے ہینڈون نامی ایک شخص کو ٹریپ کیا ہے جو اسکارٹوز کا جنونی سربراہ اور بظاہر اپنے خطے کے لئے گوریلا جنگ لڑ رہا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں ان سب کا انداز پاگلوں جیسا ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ روز آرگنائزیشن کے کرتا دھرتاؤں نے ان کا برین واش کر دیا ہے اور ان میں ایسے جراثیم شامل کر دیئے ہیں جس کی وجہ سے وہ لوگ صرف یہ سمجھتے ہیں کہ ہر قیمت پر حکومت اسکارٹو کو ختم کر کے ہینڈون کو سربراہی دے دی جائے ویسے مجھے ہدایات دی گئی ہے کہ آپ کو مکمل طور پر فری ہینڈ دیا جائے اور یہ تمام اختیارات آپ کو دیئے جائیں کہ جس جگہ آپ چاہیں جو بھی کام کریں۔''

''بہرحال یہ پتا چلا کہ آپ ہینڈون کو ہی اس معاملے میں آخری آدمی سمجھتے ہیں۔''

''ہاں' بالکل ویسے ہینڈون بہت ہی خوفناک آدمی ہے وہ ایک دیوانہ شخص ہے اگر تم اس سے ملو گے تو محسوس کرو گے کہ زمانہ قدیم کی کوئی روح دوبارہ اس دنیا میں واپس آ گئی ہے اور یہاں مصروف عمل ہے۔''

''ایک بات اور مسٹر برسٹل لاڈ'' میں نے کہا۔

''تم جس طرح بھی چاہو مجھ سے سوال کر سکتے ہو؟''

''کیا ہمیں اسکارٹوز کے باغی ہیڈ کوارٹر کا پتا چل سکتا ہے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ ہینڈون ہمیں کہاں دستیاب ہوسکتا ہے۔'' میرے اس سوال کے جواب میں برسٹل لاڈ خاموش ہو گیا کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے کہا۔

''جہاں تک ہمارا اندازہ ہے وہ اسکارٹو کے شمالی علاقے میں رہتا ہے اور شمالی علاقہ ایک طرح سے نوگوایریا ہے اور اس نوگوایریا میں جانا بے حد مشکل کام ہے۔ وہاں کے رہنے والے یوں سمجھ لو کہ کسی بھی اجنبی کو اپنے درمیان قبول نہیں کرتے ایسی کوششیں کئی بار کی جا چکی ہیں بات صرف اتنی ہی نہیں کہ ہم اس علاقے کو اسکارٹوز سے پاک کرنا چاہتے ہیں بلکہ ایک طرح سے یوں سمجھ لو کہ ہمیں وہاں پہنچ کر ایسے بہت سے معاملات سرانجام دینے ہیں جن کی وجہ سے خود حکومت اسکارٹو پریشان ہے۔ بہرحال میں ہر طرح سے تمہیں آسانیاں فراہم کرنے کے لئے اپنی ذمے داریاں قبول کرتا ہوں۔''

''کیا اس شمالی علاقے میں جہاں آپ نے بتایا یہ صورت حال ہے بالکل ہی ایسی ہی صورت حال ہے کہ وہاں کوئی جا ہی نہیں سکتا۔''

''نہیں' ایسی بات نہیں ہے۔ ہم کوئی باقاعدہ مشن وہاں نہیں بھیج سکتے البتہ انفرادی طور پر کوئی شخص وہاں جانے کی کوشش کرے تو اس کے لئے میں ذرائع بتا سکتا ہوں لیکن ایک یا دو افراد بس اس سے زیادہ نہیں۔''

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"میں سمجھتا ہوں مسٹر برسٹل کہ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے بہت تسلی بخش ہیں فرض کیجئے کہ میں وہاں تنہا ہی جانا چاہوں۔"

"تو پھر رے چی آپ کا استقبال کرے گی۔"

"رے چی کون ہے؟"

"ایک چینی لڑکی جو اس کارٹو ہی میں پیدا ہوئی ہے اور شمالی علاقے میں اپنا ایک جنرل اسٹور چلاتی ہے لیکن درحقیقت وہ اسکارٹو کی وفادار ہے۔ میرا مطلب ہے مقامی وزیر اعظم نے خود اس کی پرورش کی ہے اور اس کے ساتھ انتہائی مہربانی کا سلوک کیا ہے ویسے ہم نے اسے بھی اپنا آلہ کار نہیں بنایا لیکن بارہا وہ ہمیں وہاں ہونے والی کارروائیوں کے بارے میں خبر دیتی رہتی ہے اور سچ پوچھو تو ہم نے اسے کیسھال کے سلسلے میں بھی مصروف کر رکھا ہے کہ وہ ہمیں یہ پتا لگا کر بتائے کہ کیسھال وہاں کس طرح ہمیں دستیاب ہوسکتا ہے یا اسے اس علاقے میں پہنچایا بھی گیا ہے یا نہیں۔" میرے علم میں ایک نیا نام آیا تھا پھر میں نے برسٹل لاڈ سے کہا۔

"تو پھر وہاں جانے کے لئے جو بھی ذریعہ اختیار کیا جائے میں وہاں پہنچنا چاہتا ہوں۔"

"تمہیں دریائی راستے سے وہاں پہنچایا جاسکتا ہے درحقیقت یہ ایک بہت بڑی مشکل ہے وہاں کے رہنے والوں کے لئے کہ ایک دریا جو یہاں سے بہتا ہے وہ اپنے بہاؤ کا رخ اسی سمت رکھتا ہے یعنی شمالی علاقے کی جانب' اس دریا میں چلنے والی کشتیاں یا چھوٹے جہاز تو ان کی نگاہ میں آسکتے ہیں لیکن اگر کسی ایک شخص کو کسی خاص طریقے سے وہاں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے اور وہ شخص ایسی اعلیٰ کارکردگی کا مالک ہو کہ دریائی سفر کرسکے جو تقریباً تین میل لمبا ہوگا تو پھر ان کے علاقے میں نکل سکتا ہے اب آپ یہ سوچ لیجئے مسٹر دانش منصور کیا آپ اس علاقے میں داخل ہونے کے لئے یہ دریائی راستہ پسند کریں گے۔" مجھے واقعی سوچنا تھا۔ یہ زندگی اور موت کا مشن تھا اور مجھے اکیلے ہی کارنامہ سرانجام دینا تھا لیکن بہرحال بات وہی تھی نا صرف میرا بلکہ ریتم کا بھی یہی مشن تھا اور ہم اس سلسلے میں ایک دوسرے سے مکمل تعاون کا وعدہ کرچکے تھے۔ چنانچہ مسٹر برسٹل لاڈ سے میں نے اس سلسلے میں وعدہ کرلیا اور مسٹر برسٹل لاڈ نے مجھ سے چوبیس گھنٹے کا وقت مانگا اور یہ کہ ان چوبیس گھنٹے کے اندر اندر وہ

شمالی علاقے میں میری روانگی کا بندوبست کردیں گے اور مجھے وہاں تک پہنچا کر دوسری سہولتیں بھی فراہم کریں گے جو رے چی کی معرفت ہوں گی۔ مسٹر برسٹل لاڈ سے ملاقات کے بعد یہ سلسلہ ختم ہوا لیکن میں نے اس بارے میں ریتم کو اطلاع دے دینا ضروری سمجھا ٹرانسمیٹر پر اس سے گفتگو کرتے ہوئے میں نے اس سے کہا۔

"مجھ سے علیحدہ ہوکر کیسا محسوس کررہی ہو ریتم۔" جواب میں دوسری طرف خاموشی طاری ہوگئی میں نے چند لمحے انتظار کرنے کے بعد اسے پھر آواز دی اور کہا۔

"ریتم کیا تم میری آواز سن رہی ہو۔"

"مجھ سے مل نہیں سکتے؟" اس نے عجیب سی آواز میں سوال کیا۔

"بولو کس طرح؟"

"مجھ سے ملاقات کرلو۔"

"تو پھر ایک ایسی درمیانی جگہ منتخب کرلی جائے جہاں تم بھی پہنچو اور میں بھی پہنچ جاؤں علاقہ ایسا ہو کہ ہم کھلی فضا اور آزادی کے ساتھ گفتگو کرسکیں۔"

"یہاں ایک گریمر پارک ہے جسے تلاش کرنا تمہارے لئے مشکل نہ ہوگا وہاں بہت خوبصورت جھے بنے ہوئے ہیں۔ ہم وہاں بیٹھ کر بات کرسکتے ہیں۔"

"تو پھر میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔" تھوڑی دیر کے بعد گریمر پارک میں ریتم کا انتظار کررہا تھا اور اس نے بھی پہنچنے میں دیر نہیں لگائی تب میں نے مسٹر برسٹل سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں اسے بتایا اور آخر میں یہ بھی بتایا کہ میں اس شمالی علاقے کی جانب دریائی راستے سے جارہا ہوں اور اس کے بعد وہاں جاکر میں اپنا کام کروں گا میں نے جان بوجھ کر اس کے سامنے رے چی کا نام نہیں لیا تھا کیونکہ بہرحال اب اتنا ناواقف بھی نہیں تھا میں عورت کی فطرت سے کہ ریتم کی تمام تر پاکبازی کے باوجود نہ سمجھ سکتا کہ ریتم کے اندر ایک عورت موجود ہے جو بہرحال رخسار کو تو قبول کرچکی ہے لیکن باقی کسی اور شخصیت کا میری قربت میں داخل ہونا شاید وہ اسے پسند نہ کرسکے ریتم نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"دریائی راستے سے جب کہ وہ کہتا ہے کہ کوئی بھی کشتی اور کسی بھی طرح کا ذریعہ سفر اسکارٹوز کو کسی بھی نئے آنے والے کی طرف متوجہ کردیتا ہے تو پھر تم وہاں اپنے آپ کو کیسے مدغم کرسکو گے۔"

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''یہی تو مسئلہ ہے ریتم میں بہرحال ہر قیمت پر کام کرنا چاہتا ہوں۔'' ریتم مجھے دیکھتی رہی پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

''اور اس وقت اس کے سوا کچھ اور نہیں کہہ سکتی کہ میں تمہارے لیے دعائیں کرتی رہوں گی۔'' اس کی آواز میں آنسوؤں کی نمی شامل ہوگئی تھی۔ میں نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ اس کے بعد میرے منہ سے نکالا ہوا کوئی بھی لفظ ریتم کی آنکھوں میں پیدا ہو جانے والی نمی کو سیال آنسوؤں کی شکل دے دے گا اور بہرحال انسانی ہمدردی اپنی جگہ لیکن ایسے جذباتی مناظر سے اب مجھے کوئی دلچسپی نہیں تھی میں جو کچھ کھو چکا تھا اسے یاد نہیں کرنا چاہتا تھا میں خود ایک جھنجھلایا ہوا انسان تھا اپنے آپ کو بہلا دے دینا ایک الگ بات ہے لیکن اگر مجھ سے پوچھا جاتا کہ کیا میرے سینے میں دل ہے تو میں اپنا سینہ کھول کر کہتا دیکھو دل جسے کہتے ہیں اب وہ میرے سینے میں ایک زخم کی حیثیت کے علاوہ اور کچھ نہیں اس طرح کافی وقت گزر گیا اور میں ریتم کی باتیں بالکل خاموشی سے سنتا رہا آخر میں ریتم نے کہا۔

''ہمیں بہت دیر ہوگئی' میں معافی چاہتی ہوں کہ نجانے تم سے کیا کیا کہہ گئی ہوں براہ کرام اپنے ذہن پر اس کا بوجھ نہ رکھنا میں اب اس وقت ہی تم سے ملوں گی جب یہ دقتیں ختم ہو جائیں گی سوچو گے تو سہی کہ کام کا آغاز میں نے کیا ہے اور انجام تم پر چھوڑ دیا ہے۔ براہ کرم اپنے دل پر ایسا کوئی بوجھ نہ ڈالنا۔ میں صرف مسکرا دیا اور یہ مسکراہٹ بے مفہوم تھی اس کا کوئی مفہوم نہیں تھا کیونکہ جو کچھ اس نے کہا تھا میں نے تو وہ سنا ہی نہیں تھا پھر میں ریتم سے رخصت ہو کر اس جگہ چل پڑا جہاں برسٹل لاڈ نے میرے لیے قیام کا بندوبست کیا تھا اور اس وقت تو صورت حال ہی بدل گئی تھی میری قیام گاہ پر میرا اس طرح انتظار ہو رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑی شخصیت کسی بہت بڑے مشن پر کام کر رہی ہو اور اس کے لئے ہر شخص محو انتظار ہو یوں لگتا تھا جیسے اچانک مسٹر برسٹل لاڈ کو میرے بارے میں کچھ خصوصی ہدایات ملی ہیں خود مسٹر برسٹل لاڈ تو موجود نہیں تھے لیکن ان کے کارکن جن کی تعداد اچھی خاصی تھی میرے آگے پیچھے پھر رہے تھے مسٹر برسٹل لاڈ نے ٹیلی فون پر مجھے بتایا کہ مقررہ جگہ میری روانگی کے لیے انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ میرا یہ سفر رات کو ایک بجے شروع ہوگا اور پھر تقریباً چار بجے تک جاری رہے گا گویا تین گھنٹے کا دریائی سفر وہ بھی کچھ عجیب وغریب جس کے بارے میں کچھ

ماہرین مجھے تربیت دیں گے اور ابھی تک کہ اس کے بارے میں مجھے کچھ معلومات حاصل نہیں تھیں کھانے پینے کے لئے بھی مجھے ہلکا سا کھانا دیا گیا اور اس سلسلے میں مجھے کھانا سرو کرنے والے ایک افسر نے کہا۔

''جناب عالی چونکہ آپ کو ایسی مشقت کرنی ہے۔ جو ذرا پریشان کن ہوگی اس لئے یہ ہلکا کھانا آپ کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔''

''لیکن مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ اچانک ہی میرے سفر کا یہ فیصلہ کیوں کیا گیا ہے اور اس سے پہلے مجھے اس کے بارے میں کیوں نہیں بتایا گیا۔''

''اس کے بارے میں ہمیں صرف اتنی اطلاع ہے کہ آج کا یہ سفر آپ کے لئے یوں مناسب ہے کہ وہاں ایک ایسی تقریب منائی جا رہی ہے جو رات کو منائی جاتی ہے اور جس جگہ آپ اپنے دریائی سفر کا اختتام کریں گے وہاں جشن کے طور پر لوگ گھوم پھر رہے ہوں گے اور کوئی بھی آپ کی جانب اس انداز میں توجہ نہیں دے گا کہ آپ کو ایک مشکوک شخصیت سمجھا جائے۔ ہمیں اتفاقیہ طور پر ہی اس بات کے بارے میں علم ہوا ہے اور مسٹر لاڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ اس موقعے سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔'' میں شانے ہلا کر رہ گیا تھا کوئی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی تھی لیکن بس اب سمجھنا بھی ضروری نہیں تھا جو کام شروع کر دیا ہے اسے آخری حد تک جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے' معاملہ روز آرگنائزیشن پر ضرب لگانے کا تھا تو اس بارے میں سوچنے کا مقصد یہ تھا کہ میں اپنے مشن سے مخلص نہیں ہوں البتہ اس کے بعد جو انتظامات کیے گئے وہ میرے لئے بھی باعث دلچسپی اور حیرت انگیز تھے۔ ایک ایسا عجیب وغریب لباس دیا گیا مجھے جو شاید فائبر کا بنا ہوا تھا لیکن ایک عجیب حیثیت کا حامل میرے بدن پر پورا لباس تھا لیکن پیروں کے تلوؤں سے لے کر سر کے اوپر تک مجھے یہ لباس پہننا پڑا اور اس کے بعد اندر ہی اندر تمام انتظامات' ایک چھوٹا سا سلنڈر جسے آن کرنے سے آکسیجن بننا شروع ہو جاتی تھی پھر یہ آکسیجن پورے لباس میں ایک مخصوص حد تک بھر جاتی تھی اور سانس لینے میں وقت نہیں ہوتی تھی اور پانی میں ڈوبنے کا خطرہ بھی نہیں تھا فائبر کا یہ لباس اس قدر مضبوط تھا کہ اگر میں کسی دریائی چٹان سے بھی ٹکرا جاتا تو لباس کے پھٹنے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ اس میں اس قسم کی لچک تھی کہ وہ ہر قسم کی نوکیلی ضربوں کو برداشت کر سکتا تھا جس سے میں باہر کے مناظر دیکھ سکتا تھا۔ میرے پاس اسلحہ بھی موجود تھا جو ضرورت پڑنے پر استعمال کر سکتا تھا لیکن

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

نہایت محدود شکل میں یعنی ایک ہلکا پستول جس میں ایک میگزین لگا ہوا تھا اور دو فالتو میگزین مجھے دیئے گئے تھے پھر کچھ کرنسی تھی جو میرے لئے ضروری ہوتی میں ان لوگوں سے معلومات حاصل کرنے لگا اور مجھے بتایا گیا کہ اس جگہ کی نشاندہی کس انداز میں ہوسکتی ہے کام مشکل نہیں تھا بس ذرا مستعد اور چوکس رہنے کی ضرورت تھی لباس کو اچھی طرح کئی بار مجھے استعمال کرایا گیا اور پھر باقی ہدایات دینے کے بعد میں اپنے سفر کے لئے تیار ہوگیا ایک لمبی سی کار میں بیٹھ کر میں ان کے ساتھ چل پڑا ایسے واقعات میری زندگی میں لاتعداد بار رونما ہوئے تھے جب میں نے ایسے عجیب وغریب حالات کا سامنا کیا تھا دریا کے کنارے پہنچنے کے بعد کار رک گئی اور وہ تینوں افراد جو مجھے لے کر یہاں تک آئے تھے نیک خواہشات کے ساتھ مجھے دریا برد کرنے آ گئے' میں نے اپنے لباس میں آکسیجن بھری اور درحقیقت اپنی زندگی کے سب سے عجیب وغریب سفر کے لئے تیار ہوگیا۔ پھر ان لوگوں نے مجھے توپ کے گولے کی طرح مخصوص ذریعے سے دریا کے بیچوں بیچ پھینک دیا' ذرا برابر احساس نہیں ہوا تھا کہ بدن کو کوئی جھٹکا لگا ہے عجیب وغریب لباس تھا خیر زندگی میں ایسی لاتعداد چیزیں مجھے حاصل ہوئی تھیں کوئین میکوویا کو تو میں نے یاد کرنا ہی چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ جب بھی ذہن میں آتی تھی لاتعداد احساسات کے ہمراہ آتی تھی اور اسے یاد کرنے کا مطلب تھا کہ اپنے آپ کو خوامخواہ ذہنی الجھنوں میں گرفتار کرلیا جائے اسے یاد نہ کرنا ہی زیادہ بہتر تھا۔ بہرحال دریا کا تیز بہاؤ مجھے اپنے ساتھ لے کر سفر کرنے لگا اور میں اس لباس کی افادیت پر غور کرنے لگا ویسے تو خیر سائنس کے ایسے ایسے قیمتی کارنامے دیکھ چکا تھا میں کہ حیرت اب میرے ذہن ہی سے نکل چکی تھی۔

قدرت نے انسانی دماغ کو جو کچھ بخش دیا تھا اس کے بعد کوئی کسر تو باقی نہیں رہ گئی تھی۔ یہ سفر جاری رہا گھڑی مجھے وقت کا احساس دلاتی رہی برٹل لاڈ نے جن لوگوں کو میری روانگی کے لئے تیار کیا تھا وہ اس سفر کے ماہر تھے اور انہوں نے ایک ایک لمحے کا حساب کیا تھا لیکن اس کے باوجود میں یہ بات جانتا تھا کہ برٹل لاڈ ہوتا یا اس کی جگہ کوئی اور شخص بہرحال وہ اپنا فرض ہی سرانجام دے سکتے تھے۔ میری زندگی کا ٹھیکہ تو کسی نے نہیں لیا تھا کامیابی ہوگئی تو ظاہری بات ہے کہ ریتم کے گروپ کو اس سلسلے میں سرخروئی حاصل ہو جائے گی اور اگر ناکامی رہی تو بہرطور وہ لوگ اپنی زندگی اور موت کے اس مشن سے نمٹ تو رہے ہی ہیں۔ اسکارٹوز کو کامیابی حاصل ہوتی ہے یا نہیں ہوتی یہ ایک الگ بات ہے۔ میں دریائی سفر کے درمیان یہ سوچتا رہا

کہ پانی کی رفتار کتنی ہی تیز ہو میرا اصل معاملہ تو گھڑی کی رفتار سے ہے۔ گھڑی کی رفتار اگر تیز ہو تو بات بنے اور اپنے آپ کو بہلانے کے لئے بہرطور سوچیں ہی ہمیشہ ساتھ دیتی ہیں جب کہ تنہائی میں اور اگر کوئی ساتھ نہ ہو چنانچہ میں نے اپنے آپ کو سوچوں کے درمیان اچھال دیا اور اس کے بعد نجانے کیا کیا تصورات ذہن سے گزرتے رہے کوئی ایسا تصور ذہن میں نہیں آنے دے سکتا تھا جو دل کو اداس کر دیتا کیونکہ اس وقت مستعد رہنے کی ضرورت تھی سوچوں کے دائرے ایک ایک فرد کو تلاش کرتے رہے اور میں تمام دردناک پہلو نظرانداز کرتا رہا میرے ذہن میں بہت سے ایسے کردار آئے تھے جو مجھے یاد آ کر دل کے لئے دکھ کا باعث بن جاتے تھے نجانے کس کس شخص نے کہاں کہاں میرا ساتھ دیا تھا بہت سے بچھڑ گئے تھے بلکہ سب ہی بچھڑ گئے تھے جو نگاہوں سے دور ہو اس کے بارے میں زندگی اور موت کا تصور کیا کیا جاسکتا ہے پھر میں نے سوچا کہ ابھی کچھ عرصے قبل کیروشین قبائل کی بغاوت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اور اب یہ اسکارٹوز' دنیا آزاد ہونا چاہتی ہے نجانے وقت نے اپنے بارے میں کیا کیا فیصلے کرلیے ہیں انسان کی پابندی نہیں کرنا چاہتا اور حقیقت بھی ہے۔ ہر شخص کو احساس ہے کہ زندگی چند سانسوں کے مجموعے کا نام ہے اور ان سانسوں کو بھی کس کی قید میں دے دیا جائے تو زندگی کا مفہوم ہی ختم ہو جاتا ہے جب یہ چند سانس ہی گزارنے ہیں اور آخرکار خاموشی اختیار کرکے اس مٹی کے وجود کو فنا ہو جانا ہے تو پھر اسے اپنی پسند کے مطابق کیوں نہ گزارا جائے اور آزادی اسی پسند کا دوسرا نام ہے۔ چنانچہ اس وقت دنیا کے بیشتر حصوں میں رہنے والے آزاد زندگی کو پسند کرتے ہیں ان پر ہونے والا تسلط آہستہ آہستہ بے اثر ہوتا جارہا ہے ان تمام سوچوں نے مجھے بڑا سہارا دیا تھا اور آخرکار ایک مشکل مرحلہ آخری منزل میں پہنچ گیا۔ مجھے روشنیاں نظر آنے لگی تھیں اور کلائی پر بندھی گھڑی یہ بتا رہی تھی کہ میں نے وہ سفر طے کرلیا ہے جو آخرکار ایسی جگہ ختم ہونا ہے جہاں رات کا جشن منایا جارہا ہے یہاں دریا کا بہاؤ بھی نہ ہونے کے برابر تھا مجھے یہ تمام باتیں بتا دی گئی تھیں چنانچہ میں نے کنارے کی جانب تیرنا شروع کر دیا اور کچھ لمحوں کے بعد میں ساحل پر پہنچ گیا بہت وسیع وعریض میدان تھا لیکن اس کے دوسرے سرے پر بلند وبالا عمارتیں نظر آ رہی تھیں جو روشنیوں سے جگمگا رہی تھیں یہ لوگ کوئی جشن منا رہے تھے۔ اس جشن کے بارے میں مجھے مختصر تفصیل بتا دی گئی تھی وسیع وعریض میدان میں جگہ جگہ الاؤ روشن تھے اور رقص وموسیقی کی آوازیں بھی ابھر رہی تھیں دریا میں بہت

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے لوگ موجود تھے کسی نے میری جانب توجہ بھی نہیں دی میں ساحل پر آ گیا اور اس کے بعد سب سے پہلے میں نے فائبر کے اس لباس سے چھٹکارا حاصل کیا اور اسے لپیٹ کر بغل میں دبا لیا ایسی ویسی جگہ پر پھینکنے کا مطلب یہ تھا کہ یہ لباس کسی کی نگاہوں میں مشکوک ہو جائے اور کوئی یہ سوچے کے اتنا قیمتی اور انوکھا لباس اس طرح کیوں پھینک دیا گیا یعنی کوئی اجنبی یہاں تک پہنچا ہے اب مجھے رے چی کی تلاش تھی لیکن رقص و موسیقی کرنے والوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے ایک جگہ کسی نے میرے شانے پر ہاتھ رکھا تو میں چونک کر پلٹ پڑا۔ میں اسے افریقی تو نہیں کہہ سکتا تھا لیکن کچھ عجیب سے نقوش تھے اس کے موٹے موٹے ہونٹ بھدے خدوخال مگر جسم بس ایسا توبہ شکن وجود بہت کم دیکھنے میں آتا ہے البتہ اگر اس کے چہرے پر نقاب ہوتا تو اسے دنیا کی حسین ترین عورت کہا جاسکتا تھا لیکن نقاب کے بغیر وہ ایک عجیب وغریب شے لگتی تھی آنکھیں بے حد خوبصورت لیکن بس باقی کیا کچھ تھا اس کے بارے میں کچھ کہنے کو الفاظ نہیں تھے کیا یہ رے چی ہے؟ کسی بدلی ہوئی شکل میں اور اس نے جیسے میرے چہرے سے میرے ذہن کو پڑھ لیا کہنے لگی۔

''نہیں رے چی اس وقت دوسری جگہ ڈیوٹی پر بھیج دی گئی ہے اور یہ ایک مجبوری ہے۔ تم مجھے بیوریٹا کہہ سکتے ہو۔ نام یاد رہے گا میرا بیوریٹا اور جو ذمے داری رے چی کو سونپی گئی تھی وہ اب میرے سپرد ہے۔'' میں نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی اور گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

''آؤ چلتے ہیں ویسے تم وقت سے کچھ پہلے پہنچ گئے غالباً دریا کا بہاؤ زیادہ تیز تھا یا پھر تمہارا ذریعہ سفر۔''

''تمہیں میرے بارے میں اطلاع دے دی گئی تھی۔''

''نہ دے دی گئی ہوتی تو اتنی آسانی سے تمہارے پاس پہنچ جاتی مسٹر دانش منصور۔''

اس نے میرا نام لے کر میرے ذہن سے آخری خدشہ بھی دور کر دیا اور میں پرسکون انداز میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ بہرحال مجھے اس کے چہرے مہرے سے کیا لینا تھا۔ رے چی ہوتی یا بیوریٹا البتہ اس بات کی تعریف میں دل ہی دل میں کیے بغیر نہیں رہ سکتا تھا کہ بیوریٹا نے جس طرح اپنے جسم کو خوبصورت بنایا تھا۔ دنیا کی شاید بہت کم عورتیں اپنے آپ کو اس طرح رکھ پاتی ہوں میں نجانے مادام بیوریٹا کی کیا کہانی ہے کہانی تو ہر شخص کے ساتھ منسلک ہوتی

ہے اب یہ الگ بات ہے کہ کسی کی کہانی میں خوشیاں ہوتی ہیں اور کسی کی کہانی میں درد اور آنسو مگر مجھے اس سے کیا لینا دینا تھا۔ میں اس کے ساتھ آگے بڑھنے لگا اس نے میری بغل میں دبے ہوئے لباس پر کوئی توجہ نہیں دی تھی گویا یہ لباس اس کے لئے باعث حیرت نہیں تھا۔ میں نے البتہ یہاں ہونے والے جشن کے بارے میں حیرت کا اظہار کرتے ہوئے اس سے کہا۔

''رات کا یہ جشن میرے لیے انوکھی چیز ہے کیا یہاں عموماً اس قسم کے جشن منائے جاتے ہیں۔''

''انسان کو خوش ہونے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ دن یا رات کا انتظار کرنا ہو خوشیاں کبھی اور کسی بھی وقت حاصل کی جاسکتی ہیں یہ صرف اپنی خواہش اور اپنی ذات پر منحصر ہے۔'' اس نے فلسفیانہ انداز میں کہا میں خاموشی سے اس کے ساتھ آگے بڑھتا رہا وسیع و عریض میدان عبور کرکے ہم عمارتوں کی بستی میں پہنچ گئے ساری ہی باتیں میرے لئے باعث حیرت تھیں۔ یہ دریائی سفر اسکارٹوز کا یہ علاقہ جس کے بارے میں کھلے الفاظ میں تو نہیں کہا گیا تھا لیکن یہ اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ اس علاقے میں اسکارٹوز کا مکمل اختیار ہے اور یہاں حکومتی ارکان بلا روک ٹوک آجا بھی نہیں سکتے اور انہیں اتنی بڑی آبادی میں داخل ہوتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ان کی آمد کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے۔

بہرحال ابھی میں نے اس بات کے بارے میں ریٹا سے کوئی سوال نہیں کیا تھا ساری باتیں ایک دم پوچھ لینا مناسب نہیں تھا البتہ عمارتوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے مجھے یہ احساس ضرور ہو رہا تھا کہ یہاں کے ماحول میں ایک سرکشی ہے ایک عجیب سی کیفیت ہے۔ نوجوانوں کی ٹولیاں سڑکوں پر جس طرح ہنگامے کرتی پھر رہی تھیں عموماً قانونی آبادیوں میں اس طرح کے ہنگامے نہیں ہوتے جگہ جگہ گندگی اور غلاظت کے ڈھیر لگے ہوئے تھے اور ان سے بدبو اٹھ رہی تھی پتا نہیں کیا چکر تھا۔ بہرطور تھوڑی دیر کے بعد بیوریٹا مجھے لیے ہوئے ایک بوسیدہ عمارت میں داخل ہوگئی۔ وہاں سے سیلن زیادہ بدبو اٹھ رہی تھی درودیوار بھی بہت گندے اور رنگ و روغن کے بغیر تھے' آگے بڑھ کر وہ ایک زینے سے اوپر چڑھنے لگی تو میں نے ایک لمحے کے اندر اپنے آپ کو سنبھال لیا کیونکہ زینے گندگی سے پھسلوان ہو گئے تھے اور اگر احتیاط سے ان کے اوپر قدم نہ رکھا جاتا تو پاؤں پھسل سکتا تھا۔

وہ مجھے لیے ہوئے دوسری منزل کے کمرے کے دروازے تک پہنچی اور اس کے

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

بعداس نے جیب سے چابی نکال کر دروازے کے تالے میں گھمائی' بہرحال اس کے بعد ہم اندر داخل ہوگئے اس نے ایک بلب جلا دیا چھوٹا سا کمرا تھا جس میں بستر پڑا ہوا تھا اس کے بعد ایک اور دروازہ تھا جو اندر جاتا تھا وہاں رک کر بولی۔

"ایک خوبصورت اور آرام دہ خواب گاہ' کیا تم اس بات سے انکار کرو گے ویسے چونکہ ساری رات کے سفر سے تھک گئے ہوگے اس لئے میں تو یہی کہوں گی کہ سو جاؤ بہت عمدہ نیند آئے گی۔" میں نے ایک لمحے کے لئے الجھی ہوئی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اس وقت واقعی یہی مناسب ہے لیکن یہاں کے دوسرے لوگوں کی مانند کیا تم نے اس جشن میں شرکت نہیں کی۔"

"اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں یہاں سلانے کے بعد میں خود بھی تمہارے بستر پر لیٹ جاؤں گی تو اس خیال کو بڑے آرام کے ساتھ اپنے ذہن سے نکال دو اٹھو یہ دروازہ اندر سے بند کرلو میں جارہی ہوں تمہیں یہاں تک لانا میری ڈیوٹی تھی اور اس کے بعد زندہ رہنا میرے لیے میری زندگی کی ڈیوٹی ہے اس وقت نہ تمہیں کچھ کھانے پینے کے لیے ملے گا اور نہ ہی میں تمہیں کسی دوسرے انداز میں خوش آمدید کہوں گی کیا سمجھے۔"

"اس کے لئے تمہارا دلی شکریہ میں نے کہا وہ یہ الفاظ ادا کر کے واپسی کے لئے پلٹی تھی لیکن جب میرے الفاظ اس کے کانوں میں پڑے اور اس نے اس کے مفہوم پر غور کیا تو چونک کر پلٹی مجھے کسی قدر ناخوشگوار انداز میں گھورا اور اس کے بعد باہر نکل گئی میں نے چند لمحے انتظار کیا کہ کہیں دوبارہ واپس نہ آئے اور اس کے بعد جلدی سے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔ پیلا بلب کمرے میں ناخوشگوار روشنی بکھیر رہا تھا آنکھیں جل رہی تھیں اور بدن اب اس بات کا احساس دلا رہا تھا کہ اتنی دیر تک ایک پرشور دریا کا سفر کرتے ہوئے بہرحال بدن کو تھکاوٹ تو ہوئی ہے اور میں کانوں کی اس سنسناہٹ کو بھی نظر انداز نہیں کرسکتا تھا جو اس لباس کے اندر بھی بہرحال پانی کے شور سے پیدا ہوگئی تھی البتہ اس سفر میں پانی کے ایک قطرے سے بھی محفوظ رہا تھا۔

لباس کو میں نے اس مسہری پر اپنے تکیے کے برابر رکھ لیا جس پر ایک اسپرنگ والا گدا بچھا ہوا تھا اور گدے پر ایک چادر لیکن پلنگ انتہائی تھرڈ کلاس تھا جگہ جگہ اسپرنگ نکلے

ہوئے تھے البتہ بدن کی تھکاوٹ جس طرح نیند لاتی ہے اگر انسان کی فطرت میں ایسی تمام چیزیں شامل نہ ہوں تو سچی بات ہے جینا ناممکن ہو جائے بستر پر لیٹنے کے بعد ایسی بے ہوشی طاری ہوئی تھی کہ دنیا کے سارے جھگڑے ختم ہوگئے کوئی مشکل' مشکل نہ رہی اور میں پرسکون ہوگیا۔ نہ جانے کتنے وقت کے لیے۔

❁ ❁ ❁

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

گزرے واقعات یاد آئے اب اس رہائش گاہ کا جائزہ ہی لینا تھا لیکن ایک بار پھر مجھے چونکنا پڑا باہر کون ہے؟ دروازے پر نظر ڈالی تو دروازہ اندر سے کھلا ہوا تھا جب کہ میں نے اسے لاک کیا تھا البتہ یہ لاک ایسا تھا جسے چابی کے ذریعے باہر سے بھی کھولا جاسکتا تھا چنانچہ میری حیرت رفع ہوگئی ادھر غالباً میری آہٹیں بھی سن لی گئی تھیں کیونکہ دروازے سے جھانکنے والی ہیوریٹا ہی تھی مجھے دیکھ کر مسکرائی اور بولی۔

''نیند پوری ہوگئی چلو آؤ ادھر آجاؤ غسلخانہ اس طرف ہے منہ ہاتھ دھولو ناشتا تیار ہے۔'' میں ایک ٹھنڈی سانس لے کر آگے بڑھ گیا ور پھر اس نے مجھے غسل خانہ دکھایا ویسے یہ عورت یہاں اکیلی رہتی ہے کون ہے؟ کیا ہے اور حکومت اسکارٹوز سے اس کیا تعلق ہے یہ باتیں نہ سمجھ میں آنے والی تھیں اور نہ پوچھنے والی لیکن شخصیت پراسرار تھی ظاہر ہے نہ ہوتی تو اتنی اہم ذمے داری نہ سنبھالے ہوئے ہوتی غسل خانے میں بھی بس جو کچھ ملا اس کا تذکرہ ایک طرح سے بے مقصد ہے کمرے ہی میں واپس آگیا تھا کچھ لمحوں کے بعد وہ سیاہ لکڑی کی ایک ٹرے اٹھائے ہوئے اندر داخل ہوئی انڈوں کے آملیٹ' مکھن' ڈبل روٹی اور کافی تھی جس کی خوشبو ہی سے لطف آرہا تھا۔ میں نے اخلاقاً اس سے کہا۔

''اورتم میرے ساتھ ناشتے میں حصہ نہیں لوگی۔''

''میں صبح کو ناشتہ کرتی ہوں اسے تو ہم دوپہر کا کھانا کہہ سکتے ہیں ویسے تمہیں اس فلیٹ میں لطف تو آیا ہوگا لیکن اگر تم نے یہ سمجھا ہے کہ یہ میری مستقل رہائش گاہ ہے تو اس بات کو

ذہن سے نکال دو میں معمولی حیثیت کی عورت نہیں ہوں میری رہائش گاہ دیکھو گے تو آنکھیں حیرت سے پھیل جائیں گی۔''

''کبھی دکھانا۔''

''بالکل نہیں تم نے اپنے آپ کو دوستوں کے انداز میں پیش نہیں کیا بلکہ اس طرح سے مجھے مخاطب کیا ہے کہ میں نے اسے اپنی توہین سمجھا ہے۔''

''سوری ڈیئر ریٹا اگر تمہیں ایسی کسی بات کا احساس ہوا ہے تو میں اس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ اصل میں تم نے اندازہ لگالیا ہوگا کہ میرا تعلق مشرق سے ہے اور ہم مشرق کے لوگ بہر طور عورتوں کا احترام کرتے ہیں اور ان سے ایسے الفاظ کہنے سے گریز کرتے ہیں جو انہیں ناپسند ہوں ایسی صورت میں تم خود سوچو مجھ پر یہ فرض عائد ہوتا تھا کہ میں تمہیں پر احترام نگاہوں سے دیکھوں اور ایک بھی ایسا لفظ نہ کہوں جو تمہاری پسند کے مطابق نہ ہو۔''

''اگر یہ بات ہے تو میں نے تمہاری معذرت قبول کرلی میں دل کی صاف عورت ہوں۔''

''ویسے کیا میں یہ بات معلوم کرسکتا ہوں کہ رے جی کو اچانک کس مشن پر بھیج دیا گیا ہے۔'' میرے اس سوال پر وہ ہنس پڑی اور پھر بولی۔

''اب اس قدر غیر معمولی شخصیت بھی نہیں ہے میری کہ مجھے اس قسم کے کام معلوم ہوں ویسے اور کچھ معلوم کرنا چاہو تو مجھ سے پوچھ سکتے ہو۔''

''کیا تمہیں اس بات کا علم ہے ہیوریٹا کہ میں یہاں کس مقصد کے تحت آیا ہوں۔''

''ہاں وہ کرنے کے لیے جو مقامی حکومت نہیں کرسکی ابتداء میں تمہیں سب سے پہلے یہ بات بتاؤں کہ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں ہر طرح سے تمہاری مدد کروں لیکن ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کرلو میرے یہ الفاظ بھی تمہاری مدد کرنے کے مترادف ہیں۔ وہ یہ کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اس علاقے میں اسکارٹوز کے خلاف کوئی موثر عمل کرسکتے ہو تو اس بات کو ذہن سے نکال دینا کیونکہ اس کارٹوز اس قدر کمزور نہیں رہے ہیں۔ میرا ہی نہیں بلکہ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اسکارٹوز اب تک نجانے کیا کچھ کرچکے ہوتے وہ تو ان کی قیادت کمزور ہے اور جو کچھ وہ کرسکتے ہیں اس سے ہزاروں گنا زیادہ عمل کرسکتے تھے اگر انہیں ایک مضبوط قیادت حاصل ہوجاتی قیادت کی جانب سے انہیں موثر پروگرام نہیں مل رہے یہ بات میں اپنے طور پر

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

کہہ رہی ہوں اور اپنے آپ ہی تک محدود رکھنا چاہتی ہوں کہ اصل میں ہینڈون صرف ایک غنڈہ ہے اور اس کے ساتھ غنڈوں کا ایک گروہ ہے اگر وہ کوئی سیاستدان ہوتا تو یقینی طور پر جس طرح اسے بیرونی امداد حاصل ہے وہ اسکارٹوز کی حکومت کو تبدیل کر لیتا لیکن پھر بھی دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہئے وہ بہر حال بہت بڑی قوت سے ٹکرایا ہوا ہے اور اسکارٹوز بے شمار علاقوں میں طاقت حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ بہر کیف دن کی روشنی کم ہوگئی ہے تم شہر کا ایک چکر لگا لو خود تمہیں اندازہ ہو جائے گا یہ اسکارٹوز یہاں کس کیفیت میں ہیں۔'' میں نے پرخیال انداز میں گردن ہلائی اور کہا۔

''کیا یہاں حکومت اسکارٹوز کا کنٹرول ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔'' میں نے سوال کیا تو وہ ہنس پڑی اور بولی۔

''مکمل طور پر اس علاقے پر حکومت اسکارٹو کا ہولڈ ہے یہ نہ سمجھنا کہ یہ علاقہ صرف اسکارٹوز کا علاقہ ہے لیکن جو لوگ یہاں حکومت کے نمائندوں کی حیثیت سے بھی ہیں وہ سب ذہنی طور پر اسکارٹوز ہیں اور ایک طرح سے حکومت کے باغی اس لیے تو ابھی تک کوئی ایسا موثر کام نہیں ہوسکا جسے ہم یہ کہہ سکیں کہ حکومت کو اس سے کوئی فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔''

''کیا.......... تمہارا تعلق حکومت سے ہے..........؟''

دیکھو جیسا کہ میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ یہ میری رہائش گاہ نہیں ہے۔ میں نے دوہری شخصیت اختیار کی ہوئی ہے اور یہاں میں جب آتی ہوں تو لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ ایک کال گرل ہے۔ جو بس کبھی کبھی اپنے گاہکوں کے ساتھ یہاں آجاتی ہے یہاں سے نکلنے کے بعد میری شخصیت بالکل مختلف ہوتی ہے چنانچہ میں در پردہ تمہاری ہر طرح سے مدد کرنے کے لیے حاضر ہوں اگر رے جی یہاں ہوتی تو زیادہ بہتر طریقے سے تمہارے کام آسکتی تھی۔ لیکن پھر بھی تم جو کچھ بھی مجھ سے معلوم کرنا چاہو میں اس کے لیے حاضر ہوں یہ جگہ جیسی بھی ہے میں سمجھتی ہوں تمہارے لئے محفوظ ترین ہے کیونکہ اس طرف کوئی ایسی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا جس میں شبہ ہو کیونکہ عام طور پر لوگوں کی نفرت بھری نگاہیں اس رہائش گاہ کی جانب رہتی ہیں۔ چنانچہ تم یہاں محفوظ ہو باقی اگر تم اس سلسلے میں مجھ سے کوئی سوال کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔''

''ہاں مجھے بہت سے سوالات تم سے کرنے ہیں۔''

''مثلاً''

''مثلاً یہ کہ میں پورے اسکارٹوز کو تو ختم نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس سلسلے میں مجھے ہدایات دی گئی ہیں لیکن اگر ہینڈون میرے قبضے میں آجاتا ہے تو یہ سمجھ لو کہ میرا ایک موثر کام ہو جاتا ہے۔''

''ہینڈون کے بارے میں ہماری جو تازہ ترین رپورٹس ہیں وہ یہ ہیں کہ روز آرگنائزیشن نے ہینڈون کو بہت بڑا مرتبہ سونپنے کا فیصلہ کیا ہے یعنی اگر یہ اسکارٹو پر ہینڈون کے ذریعے ہونے والی کارروائی کامیاب ہو جاتی ہے تو آئندہ اسکارٹوز کا چانسلر ہینڈون ہی ہوگا اسکارٹوز ہینڈون کو ہر طرح سے وی آئی پی حیثیت دیتے ہیں اور اس کے بڑے اختیارات ہیں اور اس وقت ہینڈون یہاں بڑی مستحکم حیثیت رکھتا ہے اور یہ جگہ بہت شاندار ہے ویسے میں تمہیں ایک نام اور بتاتی ہوں وہ شخص تمہارے لیے بے حد کارآمد ثابت ہوگا لیکن اس طرح کہ تم اس تک پہنچ خود حاصل کرو گے اس کا نام مارگو ہے تم صرف اسے مارگو کے نام سے ہی ذہن میں رکھو۔ کیونکہ اس کا نام بہت ٹیڑھا ہے۔ ویسے وہ کاسینو میں تمہیں مل جائے گا وہ اکثر وہاں آتا ہے اور تم یہ سمجھ لو کہ اس علاقے کی تمام بری لڑکیاں اس کے زیر تحت کاروبار کرتی ہیں۔

اگر شخصیت کا اندازہ لگا سکتے ہو تو مارگو تمہارے لیے ہینڈون تک پہنچنے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے۔ ہینڈون بہت پرانا آدمی ہے اور اندازہ یہ ہوا ہے کہ ایک طویل عرصے سے وہ روز آرگنائزیشن کے لیے بہت کارنامے سرانجام دیتا ہے۔

''مجھے کاسینو کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ اور وہ مجھے اس کے بارے میں بتانے لگی پھر اس نے کلائی پر بندھی گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا۔

''اور اس کے بعد تمہارا زیادہ ساتھ نہیں دے سکوں گی تم یہ بتاؤ کہ تمہیں یہاں مزید کسی شے کی ضرورت ہے۔''

''ہاں میرے پاس میرے لباس میں جو پستول ہے وہ میرے لیے غیر تسلی بخش ہے بس اس کے علاوہ مجھے اور کچھ نہیں درکار۔''

''وہ تمہیں یہاں اسی جگہ مل جائے گا میں اسے تمہارے حوالے کیے دیتی ہوں۔''

''میک اپ کا تھوڑا سا سامان جس سے چہرہ تبدیل کیا جاسکے۔''

''اس سلسلے میں واقفیت رکھتے ہو۔''

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

''تھوڑی بہت۔''

''اس وقت تمہیں نہیں ملے گا لیکن شام کو یہ میک اپ کا سامان تمہیں پہنچا دیا جائے گا۔''

''اوکے۔'' میں نے جواب دیا اور بس اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا تھا اسے اس نے مجھے ضرورت کی تمام چیزوں کے بارے میں تفصیلات بتائیں مقامی کرنسی کی پیشکش کی جو فی الحال میرے پاس موجود تھی پھر اس کے بعد وہ وہاں سے چلی گئی۔

اس سے مارگو کے بارے میں مجھے ابھی مزید تفصیلات درکار تھیں جن کے لیے میں نے اس سے کہا تو اس نے یہ بات کہی کہ یہ تفصیلات بھی مجھے شام کو مہیا کر دے گی تاہم کچھ دیر کے بعد میں وہاں سے باہر نکل آیا اور پھر اس علاقے کا اچھی طرح جائزہ لے لینے کے بعد میں ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر چل پڑا ٹیکسی ڈرائیور سے میں نے کہا تھا کہ وہ مجھے کاسینو لے چلے بس یہی ایک جگہ معلوم تھی مجھے لیکن راستے میں میں نے دکانوں پر لگے سائن بورڈ سے علاقوں کے بارے میں تھوڑے سے نام معلوم کیے ویسے ایک چیز بہت حیرتناک تھی جو مجھے جگہ جگہ نظر آئی ہر جگہ چاکنگ کی گئی تھی اور ایک ایسے فلیگ کے نشانات بنائے گئے تھے جو اسکارٹو کے باغیوں نے اپنے طور پر منتخب کیا تھا۔ یہ جھنڈے مجھے جگہ جگہ نظر آئے یعنی حکومت کے مقامی نمائندوں کی یہ جرات نہیں تھی کہ وہ ان جھنڈوں کو وہاں سے ہٹا سکیں اور وہ لوگ اپنے یہ فلیگ استعمال کر رہے تھے یعنی ایک طرح سے کم از کم اس علاقے پر جو شمالی علاقہ کہلاتا تھا اسکارٹو کے باغیوں کی مملکت قائم ہو چکی تھی اس طرح مجھے سوچنے کے بہت سے مواقع مل گئے تھے وہ عمارت جو یہاں کا واحد کاسینو تھی بہت خوبصورت تھی ٹیکسی سے اترنے کے بعد میں نے ڈرائیور کو بل ادا کیا اور اس کے بعد پیدل وہاں سے آگے بڑھ گیا اور پھر کاسینو کے سامنے سے گزرتا ہوا اس کے فٹ پاتھ پر چلنے لگا میں نے اپنے ذہن میں بہت سے فیصلے کیے تھے۔ ہینڈون روز آرگنائزیشن کا نمائندہ تھا مارگو کو قابو میں کرنے کے لیے مجھے بہت سے مراحل درکار تھے اور اس کے لیے میں نے اپنے ذہن میں منصوبہ بندیاں کر لی تھیں لیکن اب میری کیفیت میں خاصی تبدیلی رونما ہو گئی تھی ایک بار پھر میرے اندر وہ جرات بیدار ہو گئی تھی جو اس وقت میرے اندر موجود تھی جب میں کوئین میکوویا کے لیے کام سرانجام دے رہا تھا اور یہ ایک طرح سے حقیقت تھی کہ میں نے کوئین میکوویا کے لیے دنیا کے کئی ملکوں میں اس کے دشمنوں کا

خاتمہ کیا تھا اس وقت بھی میرے اندر وہی عزم اور وہی جنون تھا بلکہ ایک طرح سے اب تو یہ میرا ذاتی کام تھا اور اس کے بے شمار فوائد تھے رخسار کی تلاش، روز آرگنائزیشن کے خلاف ایک بڑے کام کا آغاز، ہینڈون کو اگر ہلاک کر دیا جائے تو اسکارنو کی بغاوت خود بخود ختم ہو جاتی ہے ان لوگوں نے یہی مجھ سے کہا تھا ریتم کا یعنی زیمرز کی معرفت یہی معاہدہ بھی ہوا تھا چنانچہ اس وقت میں سمجھتا تھا کہ میں جو کچھ بھی کروں گا وہ بڑی اہم نوعیت کا حامل ہے کچھ دیر کے بعد میں کاسینو کے سامنے والے فٹ پاتھ پر تھا اس کا ایک جائزہ لینے کے لیے میں پہلے اس کے سامنے سے گزرتا چلا گیا یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ آنے والے وقت میں مجھے کیسی کیسی دقتوں کا سامنا کرنا پڑے گا ہو سکتا ہے کہ حالات میری موافقت میں نہ رہیں ویسے تو میں اپنے طور پر تمام انتظامات کرنے کے بعد آیا تھا۔ اب ظاہر ہے اپنے ساتھ توپ یا میزائل تو لا نہیں سکتا تھا ریوالور کو بھی اگر موقعے پر صحیح جگہ استعمال نہ کیا جائے تو وہ ایک بے حیثیت چیز ہوتی ہے چنانچہ اس وقت باقی تمام چیزوں سے ہٹ کر مجھے اپنے طور پر موثر منصوبہ بندی کر کے کسی ایسے صحیح کام سے آغاز کرنا تھا جو اس سلسلے میں بہترین معاونت کا باعث ثابت ہو چنانچہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا اور کچھ لمحات کے بعد قرب وجوار کا جائزہ لینے کے بعد کہ اگر یہاں سے بھاگنے کی ضرورت پیش آئے تو کون سے راستے اختیار کیے جائیں میں آخر کار کاسینو میں داخل ہو گیا اس میں کوئی شک نہیں کہ اب تک میں نے جو کچھ یہاں دیکھا تھا وہ بڑی جدت کا حامل تھا اور اسکارٹوز کے اس مشرقی علاقے میں یہ جگہ جس کے بارے میں یہ اندازہ بخوبی ہو چکا تھا کہ اب وہ مکمل طور پر باغیوں کے قبضے میں ہے اور یہاں موجود ہر شخص کے بارے میں یہ سوچا جا سکتا ہے کہ وہ حکومت اسکارٹوز کا نہیں بلکہ باغیوں کا آلہ کار ہے بہت حسین تھی اور یہاں ایک جدید ذہنیت کے حامل لوگوں کی ایک پوری آبادی صاف طور سے نمایاں ہو جاتی تھی بہر حال کاسینو کی بھی یہی پوزیشن تھی میں اندر داخل ہو گیا اور میں نے وہاں کے ماحول پر گہری نگاہ ڈالی ویٹرس لڑکیاں میزوں کے درمیان تھرکتی پھر رہی تھیں انہوں نے جس طرح کے لباس استعمال کیے تھے وہ بہر حال ایسے ہی تھے۔ جیسے لباس ایسی جگہوں پر استعمال کیے جا سکتے ہیں یہاں غالباً کوئی ممبر شپ وغیرہ کا مسئلہ نہیں تھا اور ہر شخص کسی بھی جگہ بیٹھ سکتا تھا ویسے بھی یہاں کئی ہال بنے ہوئے تھے اور ہالز پر نمبر لکھے ہوئے تھے جو پہلا ہال میری نگاہوں کے سامنے آیا اس پر نمبر تین تھا خود کھل جانے والے دروازے سے اندر داخل ہو کر میں نے وہاں کے ماحول

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کو بغور دیکھا تھا اور پھر ایک خالی میز کی جانب بڑھ گیا تھا۔ غالباً میزوں کا فیصلہ خود کرنا پڑتا تھا میز کے قریب کرسی گھسیٹ کر میں بیٹھ گیا کچھ لمحوں تک تو کوئی میری جانب متوجہ نہیں ہوا لیکن پھر ایک خوبصورت سی لڑکی میرے قریب پہنچی اور گردن خم کر کے بولی۔

''مہمان۔'' میں نے نگاہ اٹھا کر لڑکی کو دیکھا نمکین نقوش کی مالک' خوبصورت جسامت رکھنے والی اپنے جسم کو اس انداز میں نمایاں کیے ہوئے تھی کہ انسان کی نگاہ اس پر خود بخود جم جائے۔

''بیٹھو۔'' میں نے اس سے کہا اور وہ شکریہ ادا کر کے بیٹھ گئی۔

''کیا پیئو گے؟''

''کوئی بھی جوس۔''

''کیا۔'' وہ حیرت سے بولی۔

''اپنے لیے جو دل چاہے منگوالو۔''

''وجہ۔''

''لیور خراب ہے۔''

''اوہ مجھے افسوس ہوا حالانکہ تمہاری صحت یہ نہیں بتاتی کہ تمہارا لیور خراب ہے۔''

''کیا تم میرا میڈیکل چیک اپ کرنا چاہتی ہو۔'' میں نے سوال کیا اور وہ ہنس پڑی۔

''نہیں یہ اخلاقی گفتگو ہے۔''

''فضول گفتگو سے گریز کرو۔''

''اوکے۔'' اس نے اشارہ کیا اور ایک اور لڑکی ہمارے قریب آ گئی چنانچہ وہ اسے آرڈر دینے لگی۔

''میرے لیے شیری اور میرے ساتھی کے لیے مکس جوس لے آؤ۔''

''یس میڈم۔'' میں حالات پر غور کر رہا تھا یہ کاسینو غالباً ایسی ہی جگہ تھی جہاں اس وقت تک ویٹر کسی گاہک کی جانب متوجہ نہیں ہوتی تھی جب تک کوئی کال گرل اس پر مسلط نہ ہو جائے میں نے چند لمحوں میں اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا لڑکی مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی پھر آہستہ سے بولی۔

''کچھ بجھے بجھے سے ہو۔''

''ماچس ہے تمہارے پاس تو میرے سر پر آگ لگا دو۔'' میں نے کہا اور چونک کر مجھے دیکھنے لگی۔

''میرے آنے سے ناراض ہو۔''

''نہیں۔''

''پھر اکھڑے اکھڑے کیوں ہو۔''

''تمہاری باتیں بہت عجیب ہیں تم نے مجھ پر ہی تبصرہ شروع کر دیا۔''

''تو پھر اپنی پسند کی بات کرو۔''

''سانتا مارگو۔'' وہ آہستہ سے بولی اور میرے اعصاب میں ایک ہلکی سی سنسنی دوڑ گئی لیکن ظاہر ہے اس کا اظہار نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے آہستہ سے کہا۔

''مسٹر فارگو تمہارے والد ہیں یا شوہر.........'' وہ چونک کر مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

''کاسینو میں پہلی بار آئے ہو۔''

''ہاں۔''

''کون ہو؟''

''تم نے پھر فضول باتیں شروع کر دیں اس کے بعد میں تمہیں یہاں سے اٹھ جانے کو کہوں گا۔''

''نہیں اب تو تم مجھے بیٹھنے کی اجازت دے چکے ہو اور تم نے مجھے اٹھنے کے لیے کہا بھی تب بھی تمہیں وہ رقم ادا کرنا پڑے گی جو میرا حق بنتی ہے۔''

''بلیک میل کر رہی ہو۔''

''بالکل نہیں.......... کاسینو کے اصول ہیں۔''

''تو پھر میرے اصول بھی سن لو مجھ سے میرے بارے میں ایک لفظ بھی نہ پوچھو تم یہاں آئی ہو میں نے تمہیں مدعو نہیں کیا میں اگر تمہارے بارے میں جاننا چاہوں تو مجھے اس کی بھرپور اجازت ہونی چاہیے۔''

''حکومت کے نمائندے ہو؟''

''پھر سوال کیا تم نے۔''

''دیکھو پلیز اچھے ساتھی بنو ورنہ کیا لطف آئے گا ابھی تھوڑی دیر تک ہم یہاں بیٹھیں

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

گے اس کے بعد میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گی اور پھر ہم دونوں ہوں گے ایک پرفضا ماحول میں تم سے اپنی وکالت نہیں کر رہی لیکن بس یہ سمجھ لو کہ اس پروفیشن میں آئے ہوئے مجھے ...."

"شٹ اپ۔" میں نے اسے خاموش کر دیا میں جانتا تھا کہ اس کے بعد وہ کیا کہنے والی ہے لیکن مجھے یہ فحش الفاظ ناپسند تھے میں نے اس سے پھر اپنے الفاظ دہرائے۔

"شادی شدہ ہو یا نہیں؟"

"تمہیں شادی شدہ لگتی ہوں دوسری بات یہ کہ اگر شادی شدہ ہوتی تو کیا کال گرل کی حیثیت سے۔"

"ہوں تو پھر مسٹر مارگو تمہارے والد ہیں۔"

"آخر تم مسٹر مارگو کے بارے ہی میں جاننے کے لیے کیوں مصر ہو؟" اس نے کہا۔

"تو پھر تم جہنم میں جاؤ خاموشی سے میرے ساتھ بیٹھو جب تم یہاں سے اٹھنے کے لیے کہوگی تو اٹھ جاؤں گا لیکن کوئی بات نہ کرنا مجھ سے۔"

"عجیب آدمی ہو واقعی بڑا تعجب ہو رہا ہے تم سے مل کر۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا تو وہ آہستہ سے بولی۔

"خیر کوئی بھی ہو مجھے اس سے کیا غرض ہاں تمہیں میرا معاوضہ سو ڈالر ادا کرنا ہوگا منظور ہے۔"

"ہاں اور پچیس ڈالر تمہیں ٹپ کے طور پر دوں گا چاہو تو ایڈوانس لے لو۔"

"نہیں اب پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟"

"کاسینو کے اصول کیا ہیں"

"یہ کاسینو ایک بہت بڑی شخصیت کی ملکیت ہے یہاں ہم لوگ آزادانہ کاروبار کرتے ہیں یہاں داخل ہونے والی دو ہی شخصیتیں ہوتی ہیں یا تو وہ لڑکیاں جنہیں گاہک کی تلاش ہوتی ہے یا وہ گاہک جو زندگی کے کچھ لمحات کو خوشگوار بنانے کے لیے یہاں آتے ہیں ویسے ایک دلچسپ بات کہوں کاسینو میں کوئی ایسا انتظام نہیں ہے کہ اگر تم چاہو کہ تمہیں یہیں کی یہیں ساری سہولتیں مہیا ہو جائیں اور کاسینو سے باہر نہ جانا پڑے اصل میں ہم میرا مطلب ہے اس کے کارکن اس کی حیثیت کو قائم رکھنا چاہتے ہیں اور اگر کوئی اسے فحاشی کا اڈہ کہہ کر بند کرنے کی

کوشش کرے تو اسے بالکل کامیابی حاصل نہ ہو۔"

"بڑی دلچسپ بات ہے حالانکہ یہاں کے ماحول کو دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ جگہ صرف ایک ہی مقصد کے لیے بنائی گئی ہے۔" وہ ہنسنے لگی اور پھر آہستہ سے بولی۔

"اور مسٹر مارگو اس جگہ کے ایک طرح سے مالک ہیں۔"

"ایک طرح سے کیا مطلب۔"

"مطلب یہ کہ وہ ہم لوگوں کے ٹھیکیدار ہیں ہم انہی کے فارم پر کرنے کے بعد یہاں اپنا کاروبار کر سکتے ہیں۔"

"او ہو تو یہ کہو نا آخر اس میں ایسی کون سی بات تھی جو چھپانے والی ہو میں نے تو بس یونہی پوچھ لیا تھا اصل میں، میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ ایک لڑکی اگر کاروبار کرتی ہے تو اس کا طریقہ کار کیا ہوتا ہے یعنی یہ کہ وہ تنہا یہ کام کر سکتی ہے یا کسی کی معرفت۔"

"یہاں جتنی ویٹرس نظر آ رہی نا ان سب کی شفٹیں ہوتی ہیں ایک شفٹ میں یہ ہوٹل میں ویٹرس کا کام کرتی ہیں او دوسری شفٹ میں کال گرل ہوتی ہیں اور ہم لوگ ویٹر کے طور پہ شفٹ ہو جاتے ہیں۔"

"ویری گڈ اس کا مطلب ہے کہ تم بھی۔"

"ہاں ظاہر ہے۔"

"ڈیوٹی ٹائم کیا ہوتے ہیں؟" میں نے پوچھا تو وہ ہنسنے لگی اور بولی۔

"بہت سے لوگ باتیں کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں اور میرا واسطہ پہلے بھی ایسے لوگوں سے پڑ چکا ہے۔"

"اب اگر تم جان ہی گئی ہو تو تم سب سے پہلے اپنی مطلوبہ رقم لے لو کہ تمہیں یہ احساس نہ ہو کہ میں تمہیں بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔" میں نے کہا اور جیب سے اس کی مطلوبہ رقم نکال کر بمعہ پچیس ڈالر ٹپ کے اس کے حوالے کر دی اور اس نے فوراً ہی یہ رقم لے کر اپنے پرس میں رکھ لی پھر آہستہ سے بولی۔

"میں تمہیں ہر طرح سے مطمئن کرنے کی کوشش کروں گی۔"

"ہاں تو اب مجھے یہ بتاؤ کہ تمہاری شفٹ کب سے کب تک ہوتی ہے۔"

"گویا یہاں جو لڑکیاں کام کر رہی ہیں ان کی سپلائی مسٹر مارگو کرتے ہیں........"

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہم لوگ مختلف دنوں میں مختلف کام کرتے ہیں اس کا فیصلہ مسٹر مارگو ہی کرتے ہیں۔"

"اس کے علاوہ بھی وہ بہت کچھ ہیں اور میرا تمہیں یہی مشورہ ہے کہ ان کے چکر میں پڑنے کی بجائے اپنے کام سے کام رکھو ہاں اگر کوئی خاص ہی مسئلہ ہو تو الگ بات ہے۔"

"کیا تم مسٹر مارگو سے ہمدردی رکھتی ہو"

"مطلب"

"میرا مطلب یہ ہے کہ وہ تمہارے لیے بہت بڑی حیثیت کے مالک ہیں۔"

"اب یہ تم نے بالکل ذاتی سوال پوچھا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ بے شمار سوالات ایسے ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں تمام تعلقات منقطع کیے جاسکتے ہیں یہ رقم واپس لے لو اور براہ کرم مجھ سے مسٹر مارگو کے بارے میں سوالات نہ کرو۔"

"بات اصل میں یہ نہیں ہے مائی ڈیئر سانتا بس میرے اندر جستجو کا ایسا مادہ ہے کہ میں سب کچھ جان لینا چاہتا ہوں ہر شخص کے بارے میں۔"

"بہر حال انسانی کمزوریاں ہیں وہ دیکھو وہ مسٹر مارگو ہیں۔" اسنے ایک جانب اشارہ کیا ایک شخص اندرونی دروازے سے باہر نکل رہا تھا درمیانی جسامت کا عجیب سا آدمی تھا دیکھنے میں خاصی پروقار شخصیت کا مالک پستہ قامت لیکن بدن گٹھا ہوا اور شخصیت بھی ایسی کہ اس پر غور کیا جاسکتا تھا وہ دروازے کی جانب جا رہا تھا میں آہستہ آہستہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اس سے کہا۔

"مائی ڈیئر سانتا تمہاری ادائیگی میں کر چکا ہوں اور اب براہ کرم کسی دوسرے گاہک کو تلاش کر لو اور تھوڑی دیر کے لیے بھول جاؤ کہ تم میرے ساتھ میری ٹیبل پر موجود تھیں۔"

"او کیا تمہیں مارگو سے......"

"او اس کے علاوہ ایک بات اور بتادوں تم ہمارا ہمارا تعاقب کر کے مارگو سے اپنی وفاداری کا ثبوت دینے کی کوشش نہ کرنا بلکہ اگر تم نے ہمارا تعاقب کیا تو سمجھ لو کہ خود مسٹر مارگو تمہیں اس کی سزا دیں گے۔"

"کیا مطلب۔"

"بے وقوف لڑکی مسٹر مارگو سے مجھے ایک ایسا کام ہے جو ان کے مفاد میں ہے اور میں

انہی کی تلاش میں یہاں آیا تھا۔ تم یہ سمجھ لو کہ مجھے مسٹر مارگو کی اشد ضرورت ہے اور اس سلسلے میں کوئی مداخلت کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کے نمائندوں کو تم میری جانب متوجہ کر دو اور اس کے بعد وہ کام نہ ہو سکے جو میں مسٹر مارگو کے لیے کرنا چاہتا ہوں۔"

"آئی ایم سوری مسٹر آئی ایم سوری اگر آپ مسٹر مارگو کے لیے اس حیثیت کے حامل ہیں تو براہ کرم اپنی یہ رقم واپس رکھ لیں۔"

"بے بی تم یہ سمجھو کہ میرا تمہارا کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔" میں نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اب صورت حال یہ تھی کہ خطرہ مول لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا چنانچہ میں آہستہ آہستہ کاسینو سے باہر نکل آیا اس دوران میں مارگو کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ وہ لاپرواہی کے انداز میں سگار پیتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا اس سے پہلے میں نے سگار نہیں دیکھا تھا لیکن بعد میں پتا چلا کہ جلا ہوا سگار اس کے ہاتھ میں موجود ہے گویا یہ شخص ایسی ہی لاابالی فطرت کا مالک ہے کہ راستہ چلتے ہوئے بھی اسموکنگ کر سکتا ہے وہ آہستہ آہستہ ہوٹل کے صدر دروازے سے باہر نکل آیا تھا ویسے میں نے اس کے جسم پر بہترین تراش کا سوٹ بھی دیکھا تھا اندازہ پہلے ہی ہو چکا تھا کہ اس کا بدن کافی ٹھوس ہے عمر پچپن اور ساٹھ کے درمیان ہوگی بہر حال ہم دونوں کاسینو سے باہر نکل آئے میں آہستہ آہستہ اس کے پیچھے چل پڑا تھا مارگو ٹہلنے والے انداز میں چل رہا تھا اور میں آہستہ آہستہ اس سے اپنا فاصلہ کم کرتا جا رہا تھا یہاں تک کہ وہ ایک خوبصورت اور قیمتی کار کے قریب پہنچا اس دوران اس نے اپنی جیب سے کار کی چابی نکال لی تھی اور اس کے بعد میرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ میں اس کے قریب پہنچ جاؤں چنانچہ میں نے ریوالور اپنے ہاتھ میں لیا اور آگے بڑھ کر اس کے قریب پہنچ گیا اس نے کار کا دروازہ کھولا تو میں نے ریوالور کی نال اس کی گردن پر رکھ دی اور آہستہ سے کہا۔

"اسٹیئرنگ کے ساتھ ساتھ ہی عقبی دروازہ بھی کھول دو تاکہ میں پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر پستول تمہاری گردن سے لگائے رکھوں اور تم اپنی کار میری مرضی کے مطابق ڈرائیو کرو۔" اس کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ میں نے اس کے بدن میں لرزشیں محسوس کی تھیں اور اس کے بعد پھر میں نے غراتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اور مائی ڈیئر مسٹر مارگو اگر اس کے علاوہ تم نے ذرا برابر کوئی دوسرا قدم اٹھایا تو اپنی زندگی کے خود ہی دشمن بن جاؤ گے مجھے قصوروار قرار نہ دینا۔" اس نے آہستہ سے گردن ہلائی پھر

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

اسٹیئرنگ کا دروازہ کھولنے کے بعد چابی لاک سے نکال لی اور دوسرے ہاتھ سے اس نے عقبی دروازے کا لاک کھول دیا تھا میں نے عقبی دروازہ کھولا اور غرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"بیٹھ جاؤ کسی کو شبہ نہ ہونے دو۔"

"مگر تم ہو کون مردود اور یہ بدتمیزی کس لیے کی ہے تم نے۔"

"او مائی ڈیئر مسٹر مارگو کاش تم اپنی زندگی سے اس طرح نہ کھیلتے۔" میں نے پستول کے ٹرائیگر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

دیکھو مم...... میں میں مجھے میرا مطلب ہے کم از کم اتنا تو مجھے بتا دو کہ آخر تم چاہتے کیا ہو تمہارا تعلق کسی گروہ سے ہے مجھے لوٹنا چاہتے ہو اگر ایسی کوئی بات ہے تو میں تم سے تعرض نہیں کروں گا گاڑی یہاں سے آگے لیے چلتے ہیں اور تم کسی بھی مناسب جگہ مجھے روک کر میرے پاس جو کچھ بھی قیمتی چیز موجود ہے وہ لے لو لیکن کم از کم مجھے بتا تو دو اصل میں' میں مضبوط اعصاب کا مالک نہیں ہوں اور ذرا سی دیر میں نروس ہو جاتا ہوں اور اس وقت تک شاید میں صحیح ڈرائیونگ بھی نہ کر سکوں جب تک تمہارا مقصد میری سمجھ میں نہ آ جائے۔" اس نے کہا۔

"فی الحال تم کار اسٹارٹ کر کے آگے بڑھاؤ۔" میں نے کہا اور کار کو فرسٹ گیئر میں ڈال کر آگے بڑھانے لگا ایک بار پھر وہ آہستہ سے بولا۔

"بس اتنا بتا دو کہ تم......"

"تم بکواس بند نہیں کرو گے۔" میں نے غرائی ہوئی آواز میں کہا اور ریوالور کی نال کا دباؤ اس کی گردن پر بڑھا دیا اس نے ایک گہری سانس لی اور کار فرسٹ گیئر میں ڈال کر آگے بڑھانے لگا پھر اسے سیکنڈ گیئر میں ڈال کر سڑک کی جانب متوجہ ہو گیا۔ سڑک اس وقت بہت مصروف چل رہی تھی بے شمار کاریں آگے پیچھے دوڑ رہی تھیں میں اسے ہدایات دیتا رہا ویسے میں نے اپنے ذہن میں جو منصوبہ بندی کی تھی اس کے تحت مجھے اسے کسی ایسی جگہ لے جانا تھا جہاں میں اس سے معلومات حاصل کر سکوں اس پر رونق علاقے سے نکلنے کے بعد ہم ایک سیدھی سڑک پر پہنچے لیکن وہاں سے یہ سڑک تین حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی میں نے اسے اشارہ کیا اور وہ درمیانی حصے ہی میں آگے بڑھتا رہا اس دوران اس نے کئی بار ہونٹ کھول کر مجھ سے کچھ پوچھنے کی کوشش کی تھی مگر میں نے ہر بار اس کی گردن پر دباؤ ڈال کر اسے خاموش کرا دیا تھا۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ اس کے چہرے پر پسینہ چمکنے لگا ہے اصل میں وہ حیران تھا

کہ آخر میں اسے کہاں لے جا رہا ہوں اور کیا کرنا چاہتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنی مطلوبہ جگہ پر پہنچ گیا اور میں نے اسے بائیں سمت مڑنے کے لیے کہا یہ ایک زیر تعمیر علاقہ تھا کچھ اصل میں یہ ایک نواحی آبادی تھی اور میں اسے کاسینو سے کافی فاصلے پر لے آیا تھا۔ میں دیکھ چکا تھا کہ اس جگہ آبادی وغیرہ نہیں ہے اور نہ ہی اب تعمیرات ہو رہی ہے کام بند پڑا ہوا تھا شاید کسی ایسی کنسٹرکشن کمپنی نے کام شروع کر رکھا تھا جس نے کچھ وجوہات کی بناء پر اپنے کام کو کچھ عرصے کے لیے ترک کر دیا تھا اور اس جگہ کا انتخاب بہترین تھا۔ میں اسے ساتھ لیے ہوئے آخر کار ایک ایسی وسیع و عریض عمارت کے عقب میں پہنچ گیا جو سامنے کی سمت سے کافی بن چکی تھی لیکن اس کے پچھلے حصے میں بڑے بڑے گڑھے کھدے ہوئے تھے غالباً نیچے سے پلر اٹھائے جا رہے تھے اور یہ گڑھے زیادہ مضبوط طریقے سے تعمیراتی کام کرنے کے لیے خاص گہرائی میں بنائے گئے تھے یہاں کچی مٹی کا ڈھیر بھی لگا ہوا تھا۔ بہرحال یہاں پہنچنے کے بعد میں نے مسٹر مارگو سے نیچے اترنے کے لیے کہا۔

"دیکھو اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ تم کیا چاہتے ہو تو مجھے تمہارے ساتھ سختی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی میں کوئی بزدل آدمی نہیں ہوں لیکن بے وقوف بھی نہیں ہوں زندگی دنیا کی ہر شے سے زیادہ قیمتی شے ہوتی ہے اور میں سمجھتا ہوں زندگی بچانے کے لیے سب کچھ قربان کر دینا ضروری ہوتا ہے مجھے تم کوئی جنونی معلوم ہوتے ہو عالم جنون میں تم نے میرے ساتھ یہ حرکت کی ہے اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اگر تمہارا مقصد مجھ پر واضح ہو جائے تو میں اس کی خوشی سے تکمیل کروں اور تم سے جان چھڑاؤں۔"

"میں اپنا مقصد بہت جلد تم پر واضح کر دوں گا مائی ڈیئر مسٹر مارگو تم آرام سے ذرا میرے ساتھ آؤ۔" میں نے اسے کار سے نیچے اترنے کو کہا اور وہ خاموشی سے کار سے نیچے اتر آیا میں نے اس کی ایک ایک جنبش پر نگاہ رکھی تھی چالاک آدمی کوئی بھی عمل کر سکتا تھا بہر حال ابھی میں مکمل طور پر اس کی تلاشی نہیں لے سکا تھا لیکن نیچے اتارنے کے بعد میں نے اس کی گدی پر ایک زوردار گھونسا رسید کیا مجھے توقع نہیں تھی کہ وہ اس طرح مردہ چھپکلی کی مانند نیچے گر پڑے گا بہر حال اس وقت اس کے ساتھ کچھ رعایت کرنا اسے موقع دینے کے مترادف تھا۔ چنانچہ میں نے فوراً اس کی پیٹھ پر گھٹنا رکھا اور اس کے حلق سے کراہیں نکلنے لگیں میں نے اس کے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے تھے اور غرائی ہوئی آواز میں کہا تھا۔

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

"اگر تم نے ذرا برابر جنبش کرنے کی کوشش کی تو میں تمہارا یہ چہرہ اس پتھریلی زمین سے رگڑ دوں گا اور تم جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔" وہ کچھ نہ بولا میں نے اس کے کوٹ کی جیبیں پتلون کی جیبیں ٹٹولیں اور پھر اسے سیدھا کر دیا اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا اور وہ کافی حد تک خوفزدہ نظر آ رہا تھا یا تو واقعی بزدل آدمی تھا یا پھر بننے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بہر حال اس کے پاس سے ہتھیار نام کی کوئی شے برآمد نہ ہوئی کرنسی، گھڑی، انگوٹھیاں یہ چیزیں البتہ موجود تھیں اور جب میں نے ان چیزوں کو اپنے قبضے میں کیا تو وہ نفرت بھرے انداز میں بولا۔

"کتے کے بچے اگر یہی سب کچھ درکار تھا تو میرے ساتھ بدسلوکی کرنے کی کوشش کیوں کی میں یہ وہیں تیرے حوالے کر دیتا۔" میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی میں نے ان تمام چیزوں کو اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اور کون سی گالیاں آتی ہیں تمہیں میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں۔" اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے میری صورت دیکھتا رہا پھر میں نے اس سے کہا۔

"درحقیقت یہ سب کچھ لوٹنا میرا مقصد نہیں تھا میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔"

"کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ پھوٹتے کیوں نہیں منہ سے مسلسل میرے ساتھ زیادتی کرتے جا رہے ہو کہہ رہا ہوں کہ اپنی جان بچانا میرے لیے ازحد ضروری ہے اور میں اس کے لیے ہر کام کر سکتا ہوں بولو کیا پوچھنا چاہتے ہو مجھ سے؟"

"میری جان مجھے سچائی کے ساتھ یہ بتاؤ کہ ہینڈون سے میری ملاقات کہاں ہو سکتی ہے۔" میں نے کہا اور اچانک ہی میں نے اس کے چہرے پر زردی پھیلتے ہوئے دیکھی خوفزدہ تو وہ پہلے ہی سے تھا لیکن اس وقت اس کے چہرے کی جو کیفیت ہوئی تھی وہ قابل دید تھی اس نے بے بسی کی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا پھر آہستہ سے بولا۔

"کک کون، کون ہینڈون۔" جواب میں میرا گھونسا اس کے جبڑے پر پڑا اور اس کا نچلا ہونٹ کٹ گیا۔ اس سے خون کی بوندیں نمودار ہوئیں جو اس کے منہ میں جانے لگیں اس نے گردن گھما کر خون تھوکنا چاہا تو میں نے اس کی گردن پر ہاتھ جما دیا اور مسکراتا ہوا بولا۔

"یہ خون جو تمہارا اپنا ہے نگل جاؤ، اور بتاؤ مجھے کہ ہینڈون کہاں ہے؟"

"دد دیکھو میرا مطلب ہے میں اور تم تمہیں کسی نے........"

جواب میں میرا ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر پڑا تھا اور مجھے خود حیرت ہوئی تھی کہ کیا تھپڑ کی آواز بھی اتنی بلند ہو سکتی تھی لیکن وہ چکرا کر رہ گیا تھا اس کی آنکھیں چڑھنے لگی تھیں اور پھر میں نے محسوس کیا کہ وہ بے ہوش ہونے کی کوشش کر رہا ہے میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی میں نے نہ تو اسے اس طرح مارا تھا کہ وہ بے ہوش ہو جائے اور نہ ہی میرے اندازے کے مطابق اس وقت وہ بے ہوش ہو رہا تھا بلکہ بے ہوش ہو کر وہ اپنے آپ کو اس مصیبت سے چھٹکارا دلانا چاہتا تھا اس کے لباس کی تلاشی لیتے ہوئے مجھے ایک خوبصورت لائٹر بھی ملا تھا جو ایک سگریٹ کیس کے ساتھ منسلک تھا اور میں نے احتیاطاً اسے بھی نکال لیا تھا۔ اصل میں ان تمام چیزوں کی مجھے ضرورت تو نہیں تھی لیکن بس مجھے یہ خدشہ تھا کہ کہیں اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود نہ ہو جس میں کوئی ٹرانسمیٹر وغیرہ فٹ ہو ایسے شخص ایسی چیزیں اپنے پاس رکھ سکتے ہیں کیونکہ کسی بھی لمحے انہیں ان کی ضرورت پیش آ سکتی ہے اور اس وقت یہ لائٹر میرے لیے بڑا کارآمد ثابت ہوا میں نے اسے نکالا اور اس کا بٹن دبا کر اسے روشن کیا لائٹر سے نیلے رنگ کا ایک شعلہ نمودار ہوا تو میں نے یہ لائٹر اس کی کمر پر بیلٹ کے پاس لگا دیا اس کے حلق سے ایسی ہی چیخ نمودار ہوئی تھی جیسے کوئی بکرا ذبح ہوتے ہوئے چیختا ہے میں نے پھرتی سے اس کا منہ دبا دیا لیکن لائٹر اس کی کمر سے لگائے رکھا اور بری طرح تڑپنے لگا میرے لیے اسے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا چنانچہ میں نے لائٹر اس کی کمر سے ہٹا کر بجھایا اور اس کے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکل گئی لیکن اس کے بعد میں نے پستول کی نال اس کے منہ میں داخل کر دی اور خوفناک غراہٹ کے ساتھ بولا۔

"دوسری چیخ تمہاری زندگی کی آخری چیخ ثابت ہو گی چلو چیخو۔" میں نے پستول نکال لیا اس کے چہرے پر شدید کرب کے آثار تھے اور وہ اپنے جسم کے اس جلے ہوئے حصے کو ٹٹول رہا تھا جس کی کھال اچھی خاصی جل گئی تھی اس کے حلق سے کراہیں نکلنے لگیں پورا بدن پسینے سے تر ہو گیا اور وہ بری طرح بدحواسی کے عالم میں پیچھے کھسکتا ہوا بولا۔

"چھوڑ دو چھوڑ دو مجھے چھوڑ مم میں، میں مجھے چھوڑ دو، مجھے پلیز دیکھو مجھے مت مارو کک کیا کیا۔"

"مائی ڈیئر مسٹر مارگو تم جانتے ہو ہینڈون کہاں رہتا ہے کہاں مل سکتا ہے وہ یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو۔"

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

”ہاں‘ ہاں مجھے موقع دو مم میں تمہیں سب کچھ بتادوں گا میں تمہیں تفصیل بتا دینا چاہتا ہوں سنو پلیز مجھے موقع دو۔“ وہ بدستور پیچھے سرکتا ہوا بولا میں آہستہ آہستہ اس کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا۔ میں نے کہا۔

”اگر تم مجھے ہینڈون کے بارے میں بتادو گے تو ممکن ہے میں تمہیں چھوڑ دوں۔“

”دیکھو جو کوئی بھی ہو تم بڑی غلط معلومات ملی ہیں تمہیں میں ہینڈون کے کئی ٹھکانوں کے بارے میں جانتا ہوں تم چاہو تو ان کی فہرست بنالو لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ تمہیں کون سے ٹھکانے پر مل جائے گا اگر تم ہینڈون کے بارے میں جانتے ہو تو تمہیں اس بات کا علم ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لیے کس طرح اپنی جگہیں تبدیل کرتا رہتا ہے اگر وہ ایسا نہ کرے تو حکومت کے آدمی اسے کتے کی موت ماردیں ہر چند کہ یہاں اسکارٹوز زیادہ پاورفل ہیں لیکن حکومت بھی اپنا کام کررہی ہے میں تمہیں اس کے ٹھکانے بتا سکتا ہوں نوٹ کرلو نوٹ کرلو آہ خدا تمہیں غارت کرے تم نے مجھے ایک مستقل تکلیف میں مبتلا کردیا نوٹ کرو نوٹ کرو اور اس کے بعد اس نے پانچ جگہوں کے نام بتائے۔ جنہیں میں نے اچھی ذہن نشین کرلیا۔“ اور اس کے بارے میں اس سے معلومات حاصل کیں پھر کہا۔

”اور اگر یہ سب کچھ غلط نکلا تو۔“

”تو پستول کی نال اپنی کنپٹی پر رکھ کر گولی مار لینا میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ چاہے تم مجھے مار ہی کیوں نہ ڈالو لیکن میں تمہیں ہینڈون تک........ اچھا سنو میری ایک بات سنو۔“ اچانک ہی اس نے اپنی گفتگو روکتے ہوئے بات بدل کر کہا اسی وقت مجھے عقب سے کچھ سرسراہٹیں سنائی دی تھیں اور میں اچھل کر اس پوزیشن میں آگیا کہ اگر کسی آنے والے کو دیکھوں تو فوراً ہی اسے اپنا نشانہ بنا سکوں میں نے مارگو کو بھی نشانے پر لے رکھا تھا اور میری نگاہیں سامنے کا جائزہ لے رہی تھیں وہ ایک سیاہ فام لڑکی تھی چہرے کے نقوش سیاہ فام لڑکیوں جیسے ہی تھے لیکن جینز پہنے ہوئے تھی یہاں ایسی بہت سی لڑکیاں میں نے دیکھی تھیں لیکن وہ کسی طرح یہاں تک پہنچی اس کا مجھے اندازہ نہیں تھا لیکن اچانک ہی مجھے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”کہیں مجھ پر گولی نہ چلا دینا مجھے پتا ہے تم میری آمد کے بارے میں اندازہ لگا چکے ہو دانش منصور میں ریتم ہوں۔“ ریتم کی آواز میں ہزاروں آوازوں میں پہچان سکتا تھا اور اس

وقت بھی میں نے اس کی آواز پہچان لی تھی وہ کیسے اور کس طرح یہاں تک آئی مجھے نہیں معلوم تھا لیکن بہرحال میں تیزی سے بولا۔

”ریتم سامنے آجاؤ اور آکر مجھے بتاؤ قرب وجوار میں تمہارے علاوہ بھی کوئی اور موجود ہے یا نہیں۔“ وہ آگے آگئی اور میں تعجب بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا میک اپ میں مجھے بھی کمال حاصل تھا لیکن ریتم نے اپنے آپ پر جو میک اپ کیا تھا اس سے واقعی اس نے اپنے آپ کو تبدیل کرلیا تھا۔ وہ ہر اس کھلی جگہ سے سیاہ فام نظر آرہی تھی جسے دیکھا جا سکتا ہو چہرے کو بھی اس طرح بتدیل کیا گیا تھا کہ سو فیصدی افریقی لڑکی معلوم ہو مسکراتی ہوئی میرے پاس آگئی البتہ اس کی مسکراہٹ اور دانتوں کی بناوٹ نہیں بدل سکی تھی اور شاید اس نے انہیں بدلنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی لیکن میں جو اسے خاصا غور سے دیکھ چکا تھا ایک لمحے کے اندر پہچان گیا کہ وہ ریتم ہی ہے ریتم نے نفرت بھری نگاہوں سے مارگو کو دیکھا اور بولی۔

”اگر تمہیں اس شخص کے بارے میں مکمل تفصیلات معلوم ہوچکی ہیں تو بہرحال میں اس کے لیے تمہیں داد دوں گی لیکن اگر تم کسی اہم مقصد کے لیے مثلاً صرف اتنا معلوم کرنے کے لیے اسے یہاں تک لائے ہو کہ یہ ہینڈون کے بارے میں جانتا ہے تو یقین کرو یہ اس سے بھی بڑا مجرم ہے اور تم نہیں سمجھتے کہ کہ..........“

”بکواس کررہی ہے یہ جھوٹ بول رہی ہے یہ سب اپنی مرضی سے میرے پاس آتی ہیں اپنے دکھڑے روتی ہوئی کوئی کہتی ہے اس کی ماں بیمار ہے کوئی کہتی ہے کہ اس کے ہاں تین مہینے سے فاقہ کشی ہورہی ہے کوئی کہتی ہے کہ اس کا باپ معذور ہوگیا ہے اور میں انہیں اپنی تحویل میں لے لوں ظاہر ہے ہر شخص کا کوئی نہ کوئی کاروبار ہوتا ہے میں جو کرتا ہوں وہی تو کرسکتا ہوں نا پھر یہ میری دشمن بن جاتی ہیں اصل میں یہ میرے گاہکوں کو بے وقوف بنا کر ان سے زیادہ رقم بٹورنے کی کوشش کرتی ہیں اور پھر یہ سمجھتی ہیں کہ میں بے وقوف ہوں بس اتنی سی دشمنی ہے میرے اور ان کے درمیان۔“ ریتم مسکرادی مارگو بے بسی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا پھر اس نے کہا۔

”ہینڈون کے ان ٹھکانوں کے بارے میں‘ میں تمہیں بتا چکا ہوں اس سے زیادہ اگر تم کچھ معلوم کرنے کے چکر میں میری زندگی بھی لے لوگے تو تمہارے لیے بے مقصد ہی ہوگی کیونکہ تمہیں اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔“

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

''لیکن مائی ڈیئر بے شک تم نے بینڈون کے مختلف ٹھکانے بتائے ہیں اور ممکن ہے وہ ان ٹھکانوں میں سے کسی جگہ پر مل ہی جائے لیکن تم اپنے بارے میں کیا کہتے ہو جو کہانی تم نے سنائی ہے مسٹر دانش منصور کو اس کے پس منظر میں اس سے کہیں زیادہ وہ کہانیاں شامل ہیں کہ تم نے کس طرح خوبصورت نوجوانوں کے ذریعے اپنی کوششوں سے معصوم لڑکیوں کو اپنے جال میں پھانسا ہے اور اس کے بعد انہیں اس منزل پر لے آئے کہ انہیں بلیک میل کر سکو اور اس کے علاوہ اگر فرض کرو ہم اس بات کو نظر انداز کر کے خدائی فوجدار بننے کی کوشش نہ بھی کریں تو کیا تم یہاں سے جانے کے بعد پہلا کام یہی نہیں کرو گے کہ بینڈون کے اسٹاف کو یہ بتا دو کہ کچھ لوگ اس کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ہمارا حلیہ بھی انہیں بتا دو۔'' ریتم نے کہا اور وہ اپنے زخم کو سہلاتا ہوا بولا۔

''دماغ خراب نہیں ہے میرا ایک بار زندگی بچ جائے تو انسان کو سنبھل جانا چاہیے مجھے بینڈون سے صرف اتنی ہی دلچسپی ہے کہ اس سے مجھے ایک معقول رقم حاصل ہو چکی ہے اور اس نے کہا ہے کہ وہ کسی بھی وقت مجھ سے اپنے مفادات کے لیے کام لے سکتا ہے۔''

''مثلاً'' میں نے سوال کیا ریتم کو دیکھ کر حیرت کا اظہار کرنے کے لیے میرے پاس کافی وقت تھا ریتم بتا چکی تھی کہ قرب وجوار محفوظ ہے اور کوئی بھی اس علاقے میں موجود نہیں ہے جس سے اگر مجھے اپنے کام میں کچھ دیر بھی لگ جائے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں کی جا سکتی تھی چند لمحات کے بعد اس نے کہا۔

''چھوڑ دو مجھے پلیز چھوڑ دو دیکھو مجھے جانے دو میرا دماغ خراب نہیں ہے میں تو کسی اسپتال میں جاؤں گا اور ایک دو مہینے کے لیے وہاں آرام کروں گا لعنت ہے ایسی زندگی پر انسان زندہ رہنے کے لیے ہی تو سب کچھ کرتا ہے جب زندگی ہی خطرے میں پڑ جائے تو پھر کچھ کرنا بے کار ہے۔''

''تم جس قدر مکار آدمی ہو مارگو اس کے بارے میں کون نہیں جانتا۔''

''تو خاموش رہ تو خاموش رہ گدھی میں کہتا ہوں میرے گروپ کی تو نہیں ہے تو کیا اس بات کو نہیں مانتی کہ میں نے تم لوگوں کو کاروباری اصولوں کے خلاف آزاد چھوڑ دیا ہے اور سب کو اپنے ساتھ شریک نہیں کر لیا حالانکہ تم جانتی ہو کہ اگر میں چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں تو کیوں میرے خلاف بولے جا رہی ہے۔'' جواب میں ریتم پھر ہنس پڑی تھی میں نے کہا۔

''ریتم اس نے ان پانچ جگہوں کے نام بتائے ہیں تمہارا کیا خیال ہے کیا اس سے زیادہ یہ ہمیں کچھ بتا سکتا ہے۔''

''میں تمہیں ایک پیشکش کر رہا تھا اگر تم چاہو تو میں اس تلاش کے سلسلے میں تمہارا ساتھ دے سکتا ہوں یعنی میں تمہارے ساتھ ہی رہوں گا اور تم مجھے ہر وقت پستول کے نشانے پر رکھو میں اس وقت تک تمہیں مدد دیتا رہوں گا جب تک تم بینڈون کے سامنے نہ پہنچ جاؤ باقی کام تمہارا ہوگا۔''

''اصل میں دانش منصور مارگو کے بارے میں اس دوران میں نے کافی تفصیلات معلوم کر لی ہیں تم مجھے جس حلیے میں دیکھ رہے ہو نا اس کے بعد تمہیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ میں نے کیا کیا ہے۔ جن جگہوں کے بارے میں اس شخص نے بتایا ہے وہ بالکل سچ بتایا ہے۔ ہم وہاں بینڈون کو تلاش کر سکتے ہیں لیکن صرف یہ پانچ ٹھکانے ہی نہیں ہیں اس کے وہ تو ہر لمحے اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے کیونکہ اسے خطرہ ہے کہ اسکارٹوز میں باغیوں کا کوئی زور نہیں چل سکتا ان کی کمر ٹوٹ جائے گی اور انہیں مدد دینے والا کوئی نہیں ہوگا جب کہ حکومت اسکارٹو جانتی ہے کہ باغیوں میں سے کس کس شخص کو گرفتار کر لیا جائے کہ اسکارٹو کی حکومت محفوظ ہو جائے اور باغیوں کی جدوجہد ختم ہو جائے اس شخص کو ذرا برابر موقع نہیں دینا چاہیے کیونکہ یہ اس سلسلے میں بھی مجرم ہے اور اخلاقی طور پر بھی ہمارا مجرم ہے۔''

''ہوں ٹھیک۔''

''کیوں مارنے پر تلے ہوئے ہو تم مجھے خدا تمہیں غارت کرے خدا تمہیں واقعی غارت ہی کر دے۔''

''فکر مت کرو تمہاری قبر کا معقول انتظام یہاں ہے مارگو ویسے بھی تم ان لڑکیوں کے حقوق پر ڈاکا ڈالتے ہو جو مجبور ہو کر جسم فروشی کر رہی ہیں۔ ریتم کیا خیال ہے تمہارا کیا کیا جائے اس سلسلے میں اس کی لاش ہم اس طرح تو نہیں چھوڑ سکتے۔''

''نہیں مجھے تو بلکہ یہ حیرت ہے کہ تم نے اس کے لیے کتنی مناسب جگہ کا بندوبست کیا ہے میں بتاتی ہوں کیا کرنا ہے تمہیں۔'' ریتم نے کہا مجھے تو خیر اس نے وحشیانہ کارروائی کرتے ہوئے دیکھ ہی لیا تھا لیکن اس وقت میں نے ریتم کو دیکھا نجانے اس کے اندر کون سا جذبہ کام کر رہا تھا سب سے پہلے اس نے اپنے ہاتھوں پر چڑھے ہوئے دستانے سنبھال کر اتارے اور

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس کے بعد زمین پر لیٹے ہوئے مارگو کے پاس پہنچ گئی اس نے مارگو کی ٹانگ پکڑی اور اسے گھسیٹنے لگی مارگو نے دوسرے پاؤں سے اسے لاتیں مارنے کی کوشش کی تو ریتم نے میری جانب دیکھا میں نے بھی ریتم کی مدد کی تھی اور ہم اسے گھسیٹتے ہوئے ایک گڑھے تک لائے یہ گہرے گڑھے پلر کے لیے بنائے گئے تھے۔ اور ان کی گہرائی اچھی خاصی تھی ریتم نے میری طرف مسکراتی نگاہوں سے دیکھا اور اس کے بعد اس نے اچانک ہی مارگو کو ایک گڑھے میں دھکیل دیا مارگو کی چیخ بڑی دلخراش تھی اور ایک لمحے کے لیے میرے بدن میں بھی کپکپاہٹ دوڑ گئی تھی ایک زندہ آدمی اتنی گہرائی میں جا پڑا تھا لیکن بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی ریتم نے آہستہ سے کہا۔

’’وہ کرینیں یقینی طور پر اس وقت لاک ہوں گی ہم انہیں اسٹارٹ نہیں کر سکتے لیکن یہ کنارے کنارے پر پڑی ہوئی پتھریلی ریت ہی ہمیں اس گڑھے میں بھرنا ہوگی تاکہ اسے دفن کریں۔‘‘ میرے پورے وجود میں کپکپاہٹ دوڑ گئی تھی میں نے کہا۔

’’ٹھیک ہے جیسا تم چاہو۔‘‘

’’یہ شخص واقعی قابل رحم نہیں تھا ورنہ میں یہ غیر انسانی عمل نہ کرتی۔‘‘ اور اس کے بعد جو کچھ ہم نے کیا اس نے ہمیں کافی دیر کے لیے نڈھال کر دیا تھا۔ ریتم نے مارگو کو زندہ دفن کر دیا تھا وہاں سے واپس پلٹتے ہوئے میں نے ریتم سے کہا۔

’’ایک بات بتاؤ ریتم کیا صرف اتنی ہی سی بات ہے کہ تم نے یہ معلوم ہونے کے بعد کہ یہ شخص اس طرح لڑکیوں سے جسم فروشی کراتا ہے اسے دفن کر دیا یا پھر کوئی اور بھی ایسی بات تھی۔‘‘

’’اصل میں یہ تو ایک حقیقت ہے کہ یہ شخص ہینڈون کے بارے میں جانتا تھا اور جو ٹھکانے اس نے ہینڈون کے بتائے ہیں وہ صحیح ہیں لیکن ایک بات میں تمہیں اور بتا دوں ہینڈون کے بارے میں اس کا قریب ترین ساتھی بھی نہیں جانتا کہ وہ کسی وقت کون سے ٹھکانے پر موجود ہوگا اور یہ بھی نہیں جانتے یہاں کے لوگ کہ ہینڈون کے مزید کتنے ٹھکانے ہیں اس لیے ہم اسے ان پانچ ٹھکانوں پر تلاش تو کر سکتے ہیں بلکہ ہمارا کام آگے بھی بڑھ سکتا ہے لیکن دعوے سے ہم یہ بات نہیں کہہ سکتے کہ اس طرح ہمارا کام ہو ہی جائے گا یہ شخص بہت ہی مکار ہے اصل میں جس لڑکی کے ساتھ میں رہ رہی ہوں اس کے بارے میں مجھے جو کچھ

معلوم ہوا ہے تم سنو گے تو اپنے آنسوؤں کو نہیں روک سکو گے۔ یہ اتنا ہی ظالم آدمی ہے اس نے بے شمار لڑکیوں کو اس لیے ہلاک کر ڈالا ہے کہ وہ اس کا ساتھ دینے پر آمادہ نہیں تھیں بس یوں سمجھ لو کہ مارتھا نے مجھے اس کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس نے مجھے اس طرح اس کے خلاف کر دیا کہ میں تمہیں بتا نہیں سکتی۔‘‘

’’یہاں تک آنے کا ذریعہ کیا تھا؟‘‘

’’تمہاری کار کی اسٹپنی۔‘‘

’’کیا مطلب۔‘‘

’’سب کچھ دیکھ چکی تھی میں، لیکن تم غور نہیں کر سکے کہ اس کی کار کے عقبی حصے میں کوئی چھپا ہوا ہے۔‘‘

’’اوہ میرے خدا اس کا مطلب ہے کہ وہ تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا تھا۔‘‘

’’ہاں ہو بھی سکتا تھا میں تم سے یہ کہنے کی جرات تو نہیں کر سکتی دانش منصور لیکن درخواست ضرور کر سکتی ہوں کہ خدارا ایسی باتوں کا خاص طور سے خیال رکھا کرو۔‘‘ میں نے مسکراتی ہوئی نگاہوں سے ریتم کا دیکھا اس کے انداز میں ایسی کیفیت تھی جو مجھے متاثر کیے بغیر نہیں رہ سکتی تھی میں نے شکر گزاری کے انداز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

’’شکریہ ریتم تمہاری ہدایت کے مطابق آئندہ دھیان رکھوں گا۔‘‘

’’یہاں سے چلیں۔‘‘

’’ہاں ظاہر ہے۔‘‘

’’اسی کی کار میں چلنا ہوگا لیکن یہ سمجھ لو کہ یہ ایک خطرناک عمل ہے کیونکہ اس کی کار کوئی اور چلائے گا اس کے لاتعداد شناسا یہاں بکھرے ہوئے ہیں۔‘‘

’’لیکن ہمیں یہاں سے نکلنا ہی ہوگا اور کسی آبادی تک پہنچ کر ہم سب سے پہلا کام یہ کریں گے کہ اس کی کار کو چھوڑ دیں گے۔‘‘

’’ٹھیک ہے میں ڈرائیو کرتی ہوں۔‘‘ ریتم نے کہا اور کار کی سیٹ پر بیٹھ گئی پھر اس کے بعد گاڑی اسٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی تھی میں اس کے برابر بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا۔

’’حالانکہ فیصلہ یہ ہوا تھا کہ ہم اپنے درمیان فاصلہ رکھیں گے ریتم تم نے اس کی خلاف ورزی کرنا کیوں پسند کیا۔‘‘

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

”اس وقت بہت ضروری تھا۔ اصل میں تم یقین کرو میں تمہارا تعاقب کرتی ہوئی یہاں تک نہیں آئی بلکہ وہ تو صرف ایک اتفاق تھا میں خود اس کا پیچھا کر کے اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتی تھی۔“

”اوہو کیا واقعی تم نے مجھے دیکھ لیا تھا۔؟“

”دانش منصور تم کیا سمجھتے ہو کہ میں نے تمہیں نگاہوں سے اوجھل رکھا ہے۔“

”گویا تم میری مسلسل نگرانی بھی کرتی رہی ہو۔“

”تمہارے تحفظ کے خیال سے۔“ اس نے فوراً جواب دیا اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی میں نے کہا۔

”تو میں نے اس سے کب انکار کیا ہے مائی ڈیئر ریتم۔“ پھر اس کے بعد ہم دونوں نے ایکدم خاموشی اختیار کر لی تھی۔ ہمارے لہجے جو رخ اختیار کرتے جا رہے تھے وہ بہر طور ابھی مناسب نہیں تھا اور کسی بھی طرح ہم ایک دوسرے کو اس حد تک نہیں لے جا سکتے تھے۔ جس حد تک جا کر ہماری عام زندگی میں وقت پیش آئے اور اس کے علاوہ میرا وہ مان ٹوٹ جائے جو میں نے اب تک قائم رکھا تھا حالانکہ ذہنی طور پر کبھی بھٹک بھی جایا کرتا تھا اگر آپ کو میری زندگی کے واقعات یاد ہوں تو اپنی ابتداء ہی آپ کو بتا دوں مجھے دنیا سے روشناس کرانے والی مسز خان تھیں اور اس کے بعد زندگی میں بہت الٹ پھیر آتے رہے لیکن پھر صورت حال تبدیل ہو گئی اور بہر حال انسان کی فطرت میں نیکیوں کا عنصر برائیوں سے کہیں زیادہ ہوتا ہے اگر کہیں اسے کسی لمحے سنبھلنے کا موقع مل جائے تو یقینی طور پر وہ برائیوں کی طرف جانے کی بجائے بہتر راستوں کی جانب جانا پسند کرے یہ الگ بات ہے کہ اس کے تمام راستے ہی بند ہوں بہر طور ہم لوگ شہری آبادی میں داخل ہو گئے اور خوش قسمتی سے کسی نے ہماری جانب کوئی توجہ نہیں دی لیکن نیچے اترنے کے بعد ریتم نے کہا۔

کار سے اتر کر ہم کسی ریسٹورانٹ میں جائیں گے میرا خیال ہے وہ دیکھو سامنے ایک نیون سائن نظر آ رہا ہے وہ ایک بہتر جگہ ہے تھوڑی دیر بیٹھ کر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کریں گے کہ کوئی ہماری جانب متوجہ تو نہیں ہے میرا چہرہ تو بدلا ہوا ہے اس لیے مجھے کوئی فکر نہیں ہے تمہارے بارے میں بھی اندازہ ہو جائے گا۔ آؤ اس فٹ پاتھ پر پیدل چلتے ہیں ایک ایک کپ کافی پئیں گے اور اس کے بعد الگ ہو جائیں گے۔“ میں نے اس بات کا کوئی جواب

نہیں دیا اور خاموشی سے ریتم کے ساتھ چلنے لگا فٹ پاتھ پر اور بھی لوگ ہمارے ساتھ آ جا رہے تھے اس کے بعد ہم اس چھوٹے سے خوبصورت ریسٹورنٹ میں داخل ہو گئے جس کے نیون سائن کی جانب ریتم نے اشارہ کیا تھا ایک میز پر بیٹھ کر ویٹر سے کافی طلب کی اور ویٹر نے کچھ لمحوں کے بعد فوراً ہی کافی ہمارے سامنے سرو کر دی ریتم خاموشی سے کچھ سوچ رہی تھی میں نے ریتم سے کہا۔

”تم نے بڑی بے دردی سے اسے ہلاک کر دیا۔“

”یقین کرو میرے دل میں اس کے لیے بڑی نفرت تھی اور اگر اس وقت تم اس تک نہ پہنچ جاتے تو میں کوشش کر کے اس کے ٹھکانے پر جاتی اور اس کے بعد اسے ٹھکانے لگانے کی کوشش کرتی۔“

”بہت زیادہ متاثر ہو گئی ہو کسی بات سے۔“

”ہاں بتا چکی ہوں تمہیں کیسے لوگ ہوتے ہیں جو دوسروں کو زندگی سے محروم کر کے اپنی زندگی کے لیے بہتر راستے منتخب کرتے ہیں میں سمجھتی ہوں ان سے زیادہ قابل نفرت شخصیت اور کسی کی نہیں ہوتی کیا تم اس بارے میں مجھ سے اتفاق نہیں کرتے۔“

”سو فیصدی اتفاق کرتا ہوں۔“ میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریتم بھی مسکرانے لگی اور پھر بولی۔

”اب کیا ارادہ ہے؟ کیا کرنا چاہتے ہو۔؟“

”نہیں ریتم حتمی طور پر ابھی کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کام جاری ہے اس شخص نے جو پتے بتائے ہیں وہ میں نے ذہن نشین کر لیے ہیں اور میں سمجھتا ہوں انہیں کسی کاغذ پر منتقل کرنا کسی طور مناسب نہیں ہے لیکن میں اپنے طور پر پوری پوری کوشش کروں گا کہ ان جگہوں میں سے کسی جگہ پر ہینڈون کو تلاش کروں ہینڈون کو ختم کرنے کا ذمہ ہم لوگوں نے لیا ہے اور بہر طور اس سلسلے میں ہم آخری حد تک کوشش کریں گے اب کامیابی یا ناکامی تقدیر کا حصہ ہے۔“

”ہم یقیناً کامیاب ہوں گے۔“ ریتم نے پر عزم لہجے میں کہا اور میں مسکرانے لگا۔

”یقینی طور پر ایسا ہی ہوگا۔“ میں نے مدہم لہجے میں کہا ریتم کے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ کھیل رہی تھی تھوڑی دیر کے بعد اس ن کہا۔

”اب میں اپنی جگہ سے اٹھ جاؤں گی تم اپنے طور پر اپنی رہائش گاہ پر جاؤ اور اس سلسلے

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں اپنے کام کو جاری رکھو میں تم سے یہ بھی نہیں پوچھوں گی کہ تم کیا کر رہے ہو۔"

"اور میرا تعاقب بھی نہیں کروگی۔" میں نے مسکرا کر پوچھا اور وہ مسکرا کر خاموش ہوگئی اس سلسلے میں اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا ریتم چلی گئی اور میں یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا کہ کیا اب بھی کوئی ہماری جانب متوجہ نہیں ہے ویسے عموماً ایسے علاقوں میں ایسا ہوتا نہیں ہے کون کیا کر رہا ہے اگر کسی کو خاص طور سے ہی کسی کی ذات سے کوئی دلچسپی پیدا ہوجائے تو الگ بات ہے ورنہ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں نہ ریتم پر کسی نے توجہ دی تھی اور نہ ہی کوئی میری جانب متوجہ ہوا تھا خاصی دیر تک اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کے بعد میں نے ویٹر کو بلا کر بل طلب کیا اور بل آنے کا انتظار کرنے لگا لیکن اپنے ذہن میں بہت سے منصوبے ترتیب دے رہا تھا اور یہ سوچ رہا تھا کہ کیے بعد دیگرے ان ٹھکانوں کو تلاش کرنا ضروری ہے ویسے مارگو کو جس طرح قتل کردیا گیا تھا اس پر میں ریتم کی شخصیت پر حیران رہ گیا تھا۔ ریتم نے جس قدر جذباتی ہونے کا ثبوت دیا تھا وہ واقعی میرے لیے نئی بات تھی لیکن عورت بہرحال عورت ہوتی ہے اور کبھی کبھی جب کسی عورت کے سلسلے میں اس کے سچے جذبات ابھر آتے ہیں تو پھر اسی قسم کے اقدامات ہوتے ہیں ویسے اس میں کوئی شک نہیں کہ مارگو کے بارے میں معلومات حاصل ہونے کے بعد یہ فرض مجھ پر بھی عائد ہوتا تھا کہ مارگو جیسی بدنما اور مکروہ شخصیتوں سے لڑکیوں کو نجات دلاؤں ویسے یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ یہ لڑکیاں مظلوم ہیں کہ مارگو مظلوم تھا بات اصل میں یہ ہوتی ہے کہ اپنے لیے زندگی گزارنے کے مختلف ذرائع تلاش کیے جاسکتے ہیں جو اپنے آپ کو کھونے پر آمادہ ہوا سے کوئی بھی کھونے سے نہیں بچا سکتا وہ لڑکیاں جو مارگو کے چکر میں آکر اس پیشے کو اپنا بیٹھی تھیں دنیا میں کوئی اور کام بھی تو کرسکتی تھیں اس سلسلے میں تنہا مارگو ہی کو ذمے دار نہیں ٹھہرایا جاسکتا تھا۔ پھر میں نے اپنے ذہن سے یہ تمام خیالات جھٹک دیئے تھے کیا احمقانہ سوچوں میں گرفتار ہوگیا ہوں مارگو نے مجھے پانچ ٹھکانے بتائے ہیں ان ٹھکانوں پر مجھے ہینڈون کو تلاش کرنا ہے ہوسکتا ہے اس سلسلے میں مجھے کامیابی حاصل ہو ہی جائے لیکن ہینڈون کو تلاش کر کے جو کچھ کرنا تھا وہ ابھی تک میرے ذہن میں واضح نہیں تھا۔ ریتم بہرحال اپنے طور پر مصروف عمل تھی اور میں اپنا کام کر رہا تھا البتہ میں نے یہ ضرور محسوس کیا تھا کہ ریتم کی قربت مجھے سست رفتار کردیتی ہے ایک مزاج بن چکا تھا تنہا کام کرنے کا ہاں راستے میں اگر ایسے لوگ مل جائیں جو تھوڑا بہت ساتھ دے

دیں تو الگ بات ہے۔ ریتم سے میں نے یہی کہا تھا کہ اب جب کہ ہمیں تھوڑی سی مدد حاصل ہوگئی ہے تو ہم اپنے طور پر مصروف ہو جائیں تم اپنا کام کرو میں اپنا میرے ان الفاظ پر ریتم نے چونک کر مجھے دیکھا تھا پھر بولی تھی۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے دانش منصور کیا میری قربت تمہیں کسی طور پر الجھن کا شکار کرتی ہے۔"

"دیکھو ریتم میری بات کا برا نہیں ماننا اب تک تم نے یہی اندازہ لگ گیا ہوگا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں اس میں زیمرز کے مشن کے خلاف کچھ بھی نہیں ہے۔"

"آہ تم غلط سمجھے یہاں بھلا اس بات کا کیا تصور ہے کہ میں تمہارے بارے میں کسی ایسے انداز میں سوچوں زیمرز کا جس قدر تعلق مجھ سے ہے دانش منصور شاید تم میری بات پر بھروسہ نہ کرو کہ میں اپنے دل میں تمہارے لیے کیا تصور رکھتی ہوں اب میں اپنے آپ کو زیمرز کا نمبر ٹو کہتی ہوں نمبر ون تم ہو یہ حقیقت ہے کہ اس میں چاہے تم میری محبت کا دخل سمجھ لو میری عقیدت کا دخل سمجھ لو یا پھر میری کمزور فطرت کا کیونکہ بہرحال میں عورت ہوں میں نے تم سے کبھی عورت پن کا اظہار نہیں کیا لیکن اپنی فطرت یا اپنی حقیقت سے منکر تو نہیں ہوسکتی اس سے زیادہ مجھ سے اپنی زبان سے کچھ اور مت کہلواؤ کیونکہ پھر اس میں میری غرض شامل ہو جائے گی جب کہ میں جانتی ہوں کہ تمہارے دل میں میرے لیے اس قسم کی کوئی گنجائش نہیں ہے سمجھ رہے ہو نا دل کی تمام باتیں ایک بار تم سے کہہ دینا چاہتی تھی آج مجھے اس کا موقع مل گیا ہے تو کہہ رہی ہوں میں تمہیں بہت زیادہ چاہتی ہوں لیکن چاہت کے بھی مختلف مراحل ہوتے ہیں۔ ہم کچھ چیزوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن ہمارے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم انہیں اٹھا کر اپنے وجود میں ٹانک لیں آسمان پر ستارے نظر آتے ہیں چاند ہوتا ہے بچپن سے ہی ہمیں یہ احساس دلایا گیا ہے کہ چاند اور ستارے بہت خوبصورت ہیں ہمارے ذہن میں ان کی خوبصورتی کا تصور قائم ہے لیکن ہم جانتے ہیں وہ ہمارے حصول سے باہر کی چیزیں ہیں ان میں حسرت کا کوئی عنصر نہیں ہوتا بلکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ ہی بھلے لگتے ہیں اگر تم میری نگاہوں میں چاند یا ستارے ہو تو میں جانتی ہوں تمہارے دل میں ایک عورت پہلے سے موجود ہے اور تم اس عورت کی قربتوں میں اس قدر کھو چکے ہو کہ اب تمہارے دل میں مزید ان کے لیے گنجائش نہیں ہے جیسے کہکشاں میں ستارے اپنی جگہ ٹنکے ہوتے ہیں اور کوئی بھی

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

انہیں وہاں سے ہٹانا مگر اپنے آپ میں نہیں ٹال سکتا اسی طرح میں بھی تمہارے بارے میں سوچتی ہوں میں اپنے الفاظ کے اظہارے کے سلسلے میں زیادہ وقت لے گئی ہوں مختصر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اب زیمرز کے نمبرون تم ہو اور میں تم سے بالکل خلوص سے کہہ رہی ہوں کہ مجھے ہدایات دیا کرو ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب زیمرز کے سامنے میں اس بات کا اظہار کروں گی کہ اگر وہ مجھے اپنا روحانی پیشوا سمجھتے ہیں تو میرے روحانی پیشوا تم ہو۔'' میں ہنسنے لگا میں نے کہا۔

''تم واقعی کچھ زیادہ ہی آگے بڑھ گئی ہو میں تو ایک حقیر سا انسان ہوں مٹی کی تخلیق ایک بے حقیقت شے اور ایک ایسی شخصیت جو ساری دنیا سے اپنا لوہا منوانے کے چکر میں گردش میں رہتی ہے لیکن اسے یہ نہیں پتا کہ یہ لوہا کہاں تخلیق ہوا ہے جو اپنے ماں باپ تک سے ناواقف ہے جو اپنے ہر عزیز کو کھو بیٹھا ہے جسے وہ چاہتا ہے انسان کی بلندی اور پستی کا ایک ایسا مظہر ہوں میں جسے دیکھنے کے بعد انسان داستان عبرت کو اچھی طرح سمجھ جاتا ہے وہ پوری طرح یہ جان سکتا ہے کہ بے بسی کیا چیز ہوتی ہے اور طاقت کے زعم میں جنت بنا لینے والے اس جنت کے دروازے سے کسی طرح اندر داخل نہیں ہو سکتے۔'' وہ بہت زیادہ متاثر ہو گئی تھی اس نے کہا۔

''آہ کاش میرے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہوتا کہ میں تمہارے دل سے دکھ کا یہ آخری احساس بھی نکال سکتی۔''

''بہرحال ہمیں جذباتی نہیں ہونا چاہئے۔''

''ہاں ٹھیک ہے ہم ایک مشن پر کام کر رہے ہیں اور اس میں اس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ اگر اس مشن کو اپنے آپ سے دور بھی کرنا چاہیں تو یہ ہمارے لیے ممکن نہیں ہے میں غلط تو نہیں کہہ رہی۔''

''نہیں بالکل نہیں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔''

''تو تم اب یہ چاہتے ہو کہ میں تم سے الگ رہوں۔''

''الگ رہنے سے مراد یہ ہے کہ جب بھی ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہو کم از کم اس مشن کے اختتام تک تو ہم وہی کریں گے جو ہمارے لیے موزوں ہو۔''

''بالکل ٹھیک ہے اب یہ پانچ ٹھکانے جو تمہارے علم میں آئے ہیں ان میں سے پہلے

ٹھکانے کا انتخاب کرو اور اس پر عمل کرو۔''

''ٹھیک ہے لیکن تم اپنے طور پر کام کرتی رہو۔''

''میں ایک کام کر رہی ہوں۔''

''کیا؟''

''زیمرز کو میں یہاں منظم کر رہی ہوں میں چاہتی ہوں کہ بہت سے افراد یہاں جمع ہو جائیں اصل میں بات وہی آ جاتی ہے کہ بعض اوقات کسی مشن کی تکمیل کے لیے ہمارے پاس افرادی قوت کی کمی ہوتی ہے اور ہمیں مقامی لوگوں کا سہارا حاصل کرنا پڑتا ہے۔ میں چاہتی ہوں ہمارے اردگرد اتنے افراد پھیل جائیں کہ ہم اگر کسی جگہ بذات خود کوئی کارروائی کرنا چاہئیں تو ہمارے پاس پورا ایک گروپ ہو۔''

''ہاں یہ تصور برا نہیں ہے اور میرے خیال میں تمہیں ایسا کر لینا چاہئے۔''

''تو پھر رخصت جب چاہو مجھے مخاطب کر لینا میں اپنی تمام تر قوت کے ساتھ تمہارے پاس ہوں گی اور واقعی میں اس بات کو بے انتہا عجیب سمجھ رہی ہوں کہ جو کام میرا ہے یعنی جو میں نے اپنے سپرد لیا ہے تم اس کی تکمیل کر رہے ہو۔'' مجھے ایک بار پھر ہنسی آ گئی اور میں نے آہستہ سے کہا۔

''حالانکہ ابھی چند لمحات قبل تم مجھے زیمرز کا نمبرون کہہ رہی تھیں۔''

''بس میں جو کچھ کہہ رہی ہوں اس پر غور نہ کرو۔'' وہ نڈھال لہجے میں بولی اور میں نے اس کی جانب سے رخ تبدیل کر لیا اور اس کے بعد پھر میں نے ریتم سے عارضی طور پر چھٹکارا حاصل کر لیا مجھے اب اسکارنو کے اس خوبصورت شہر میں اپنے لیے مختلف ٹھکانے درکار تھے تاکہ میں اپنے طور پر دلجمعی سے کام کر سکوں اور اس کے لیے بہرحال میں نے کام شروع کر دیا میرا تجربہ اتنا وسیع تھا کہ مجھے اب ایسے کاموں میں کوئی وقت نہیں ہوتی تھی بہت کاوشوں کے بعد آخر کار میں نے ایک فیصلہ کیا اور جس جگہ مجھے ہینڈون کے سلسلے میں پہل کرنا تھی وہ ایک نائٹ کلب تھا اور اس نائٹ کلب کا مالک ٹائی بورٹ تھا۔ ٹائی بورٹ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کا میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں اس نائٹ کلب کی ممبر شپ اختیار کروں چنانچہ اپنے آسان ذرائع سے کام لیتے ہوئے میں نے سب سے پہلے نائٹ کلب کی ممبر شپ حاصل کی جو نہایت آسان کام تھا۔ نائٹ کلب

www.paksociety.com
Uploaded By Muhammad Nadeem

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے بارے میں مکمل طور پر اندازہ لگانے میں مجھے دو دن سے زیادہ نہیں لگے اور وہ ویٹر جو میرا دوست بن گیا تھا بس ذرا باتونی تھا میں نے اس سے اس کلب کی تعریف کی تو وہ کہنے لگا۔

''یہ حقیقت ہے جناب کہ صاحب ذوق افراد ہی کسی بھی جگہ کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ اصل میں مسٹر ٹائی بورٹ کا کہنا ہے کہ کلب کے معزز ممبروں کو ہر وہ سہولت فراہم کر دو جس کے وہ خواہش مند ہوں اور جناب انسان کی ضرورتیں ہی کیا ہیں اپنے معمولات سے تھکی ہوئی ہر شخصیت اپنے لیے دو چیزوں میں سکون تلاش کرتی ہے آپ ان دو چیزوں کا مطلب سمجھتے ہوں گے نا چھلکتے ہوئے پیمانے اور پیمانوں کی طرح چھلکتی ہوئی آنکھیں اور جو آنکھیں پیمانوں کی طرح چھلکتی ہوں یا جو پیمانے ناچتے ہوئے رنگوں سے لبریز ہوں وہ اپنے وجود میں کیا کچھ رکھتے ہیں بس الفاظ اس کی تشریح نہیں کرتے۔'' میں نے حیران نگاہوں سے اس ویٹر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم تو مجھے پوئیٹ معلوم ہوتے ہو۔''

''سر میں پوئیٹ ہوں میری کتابیں چھپتی ہیں لیکن میں اس ہوٹل میں ویٹر کا کام بھی کرتا ہوں کیوں یہ آپ کو نہیں بتا سکوں گا۔'' میں واقعی حیران ہو گیا تھا ویٹر کی شخصیت میں ایسی بات نظر آتی تھی جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ واقعی ہی کچھ ہے اور پھر اس کے الفاظ بڑے دلکش تھے جو تشریح اس نے کی تھی میں خلوص دل سے اسے تسلیم کرتا تھا عورت اور شراب اس نے موجودہ وقت کی عکاسی کی تھی حالانکہ نکتہ نظر کتنی ہی تبدیلیاں رکھتے ہوں پاکیزگی سے سوچا جائے تو شراب ایک غلیظ اور حرام شے اور عورت ایک قابل احترام باعث تقدس اور محترم شخصیت کی حامل لیکن ہر چیز میں جب غلاظت شامل ہو جائے تو اس کے ناموں کو تبدیل کرنا مشکل نہیں ہوتا تاہم اس ویٹر کی باتوں سے میں نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ شخص اپنے آپ کو بہت زیادہ ذہین ظاہر کرنے کے لیے کوششوں میں مصروف ہے اور ایسے شخص بعض اوقات آسانی سے پھنس بھی جاتے ہیں اور میں نے اسے پھانس ہی لیا میں نے کہا۔

''جس شخص نے بھی یہ کلب بنایا ہے وہ صاحب ذوق تمہاری طرح پوئیٹ ہے۔''

جواب میں وہ ہنس پڑا پھر بولا۔

''ہاں وہ پوئیٹ ہے لیکن وہ آگ کی زبان میں شاعری کرتا ہے۔''

''کون سی زبان میں؟''

''آگ، آگ جسے تم کچھ بھی کہہ سکتے ہو۔''

''میں سمجھا نہیں۔''

''مسٹر ٹائی بورٹ کے بارے میں کوئی ایسا لفظ استعمال کرنا اپنے لیے مشکلات خریدنے کا باعث بنتا ہے جو اس کی شان کے خلاف ہو میں جو کچھ کہہ چکا ہوں اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا اصل میں بات یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنا نظریہ الگ رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں بھی بہت سی منازل ہوتی ہیں جناب مثلاً کوئی عورت اور شراب سے گزر گیا تو پھر دولت اس کی محبوبہ بن جاتی ہے اور دولت کے حصول کے لیے وہ دنیا کی ہر شے کو نظر انداز کر دیتا ہے مسٹر ٹائی بورٹ ایسے ہی آدمیوں میں سے ایک ہیں۔''

''اچھا تو تمہارا مطلب ہے کہ وہ ایک انتہائی خطرناک آدمی ہیں۔''

''آپ انہیں خطرناک کہہ سکتے ہیں لیکن صرف اس شکل میں کہ وہ....... میں کیا بکواس کر رہا ہوں۔'' وہ اچانک ہی رک گیا اور میں ہنس پڑا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اپنے آپ پر بھی شک ہے اور میری دوستی پر بھی۔'' میں نے کہا۔

''نہیں جناب آپ ایک اچھے انسان معلوم ہوتے ہیں بہر حال کسی کے بارے میں بہت زیادہ گفتگو کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔''

''تم نے میرے دل میں اشتیاق پیدا کر دیا ہے کہ کیا مسٹر ٹائی بورٹ یہاں موجود ہیں''

''نہیں وہ کلب میں تو بہت کم آتے ہیں البتہ آپ اگر ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں تو پارک ونگ میں کوٹھی نمبر سولہ میں چلے جائے وہ وہاں آپ کو موجود ملیں گے عام طور سے اپنی کوٹھی ہی میں پائے جاتے ہیں خصوصاً رات کے وقت۔''

''خیر مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے میں نے تو تم سے ایسے ہی پوچھ لیا تھا۔''

''میں جانتا ہوں انسان اپنے طور پر کسی کو اتنا زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔'' لیکن میرا مسئلہ بالکل مختلف تھا پارک ونگ کی کوٹھی نمبر سولہ میں داخل ہونا میرے لیے بہت زیادہ مشکل بات ثابت نہیں ہوئی چھوٹی سی کوٹھی تھی اور اسے ایک خاص انداز میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اب یہ پتا نہیں اس کوٹھی میں کتنے افراد تھے لیکن اس میں داخل ہونے میں مجھے بہت زیادہ مشکل کا سامنا

Uploaded By Muhammad Nadeem

www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

نہیں کرنا پڑا جگہ جگہ رنگین روشنیاں نظر آ رہی تھیں غالباً مسٹر ٹائی بورٹ کو رنگین روشنیوں کا بہت شوق تھا مختلف جگہ رنگوں کے شیڈ لگے ہوئے تھے اور کچھ افراد چلتے پھرتے بھی نظر آ رہے تھے چونکہ ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا تھا میں نے سوچا مجھے پوشیدہ ہونے کے لیے ایسی جگہ تلاش کرنی چاہئے جہاں موقع ملنے کے بعد میں مسٹر ٹائی بورٹ سے ملاقات کر سکوں اور اس کے لیے آخر کار میں نے ایک جگہ منتخب کر ہی لی بعض اوقات کسی سلسلے کی منظر کشی بلاوجہ کی طوالت محسوس ہوتی ہے چنانچہ میں نے اپنی اس تلاش کے بارے میں کوئی منظر کشی نہیں کی ہے لیکن جو جگہ میں نے اپنے لیے منتخب کی تھی وہ ایک خوبصورت بیڈ روم تھا جس میں اتنی عالی شان مسہری پڑی ہوئی تھی کہ اسے دیکھ کر یہ احساس ہوتا تھا کہ اس مسہری پر آرام کرنے والا بڑا ہی خوش نصیب انسان ہے اس کے علاوہ ایسے ماسٹر بیڈ بہت کم دیکھے تھے اس میں ایک بہت ہی خوبصورت الماری لگی ہوئی تھی اور پھر جب رات اچھی خاصی گزر گئی تو دروازہ کھلا اور آنے والی شخصیت کو دیکھا جو ایک خوبصورت سلک کے گاؤن میں ملبوس اندر آئی تھی گاؤن اتار کر اس نے اسٹینڈ پر ٹانگ دیا تھا اور اس کے بعد رات کے لباس میں ملبوس ایک آرام کرسی پر دراز ہو کر اس نے ایک رسالہ اٹھا لیا تھا۔ اس کے عقب میں ٹیبل لیمپ روشن تھا اور خوش قسمتی سے میں جس جگہ موجود تھا وہاں سے میں اس کے چہرے کو بغور دیکھ سکتا تھا۔ اس کے بال بالکل سفید تھے لیکن چہرہ سرخ' بدن اچھا خاصا جاندار تھا میں جانتا تھا اور مجھے اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ورزش کرنے کا شوقین اور خاصا چست و چالاک آدمی معلوم ہوتا ہے اس دوران البتہ میں نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ یہاں پستول وغیرہ کہاں موجود ہو سکتا ہے چنانچہ مسہری کے تکیے کے نیچے جو ریوالور رکھا ہوا تھا اس کا چیمبر میں نے خالی کر کے کارتوس اپنے قبضے میں لے لیے تھے بہر حال یہ کوئی ایسی قابل ذکر بات نہیں تھی اس قسم کے احتیاطی اقدامات کرنا ہوتے ہیں تا کہ مشکلات سے بچا جا سکے بہر حال یہ مسٹر بورٹ ہی تھا میں یہ اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا کہ مسٹر بورٹ کے رات کے مشاغل کیا ہوتے ہیں عموماً ایسے لوگ عیاش طبع ہوتے ہیں اور ان کی تنہائیاں ذرا حیرتناک ہی ہوتی ہیں یا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ مسٹر بورٹ اس قسم کے اقدامات کے عادی نہ ہوں اور اپنے طور پر سیر چشم انسان ہوں جب کہ بذات خود وہ ایک نائٹ کلب کے مالک تھے۔ بہر حال میں مسٹر بورٹ کو دیکھتا رہا۔ جلد بازی کسی طور پر مناسب نہیں تھی۔ مسٹر بورٹ غالباً یہ رسالہ پکڑ کر یا تو کسی کا انتظار کر رہے تھے یا پھر سونے سے پہلے وہ کچھ نہ

کچھ پڑھنے کے عادی تھے اور پھر میرا اندازہ غلط نہیں نکلا بعض اوقات اندازے بالکل درست ہوا کرتے ہیں دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور مسٹر بورٹ نے بھاری آواز میں کہا۔

''آ جاؤ میں نے دروازہ بند نہیں کیا ہے۔'' دروازہ کھول کر جو شخصیت اندر داخل ہوئی تھی اسے دیکھ کر یہ اچھی طرح اندازہ ہو جاتا تھا کہ مسٹر بورٹ صاحب ذوق بھی ہیں اور ان کے پاس آنے والی شخصیت ایسی ہی ہونی چاہیے تھی اندر داخل ہو کر اس نے کہا۔

''ہیلو۔'' مسٹر بورٹ نے نگاہیں اٹھا کو اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا اس وقت ایک مرد کی نگاہ ایک عورت کے وجود میں اپنے لیے دلکشی تلاش کر رہی تھی اور غالباً شخصیت قابل اطمینان تھی بورٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہیلو کیا نام ہے؟''

''رم۔'' اس نے جواب دیا۔

''کیا؟''

''رم RIM۔'' لڑکی ہنس کر بولی اور مسٹر بورٹ بھی ہنسنے لگے پھر وہ بولے۔

''دروازہ بند کر دو تمہارے بعد بھلا کسی کے آنے کی کیا گنجائش ہے۔''

''تھینک یو سر۔'' لڑکی واپسی کے لیے مڑی اور دروازہ اندر سے بند کر دیا پھر وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی مسٹر بورٹ کے پاس پہنچ گئی۔

''آپ کے سامنے کی میز خالی ہے جناب۔''

''ہاں جو کچھ اس میز پر آنے والا ہے وہ تمہارے ہی ان خوبصورت ہاتھوں سے آئے گا اور میں تمہارا منتظر تھا۔'' مسٹر بورٹ نے کہا اور لڑکی ادھر ادھر دیکھنے لگی تب مسٹر بورٹ نے اپنا داہنا ہاتھ سیدھا کیا اور جس کرسی پر وہ بیٹھے ہوئے تھے اس کے قریب لگی ہوئی ایک سوئچ کٹ کا بٹن دبا دیا مسٹر بورٹ کے عین سامنے والی دیوار میں لگی ہوئی ایک تصویر اپنی جگہ سے کھسکی اور دروازے کی مانند کھل گئی اندر شراب خانہ نظر آ رہا تھا اور اس کے بعد ایک چھوٹی سی خوبصورت ٹرالی جو غالباً ریموٹ کنٹرول تھی اپنی جگہ سے آگے بڑھی اور لڑکی دلچسپ نگاہوں سے اس خودکار ٹرالی کو دیکھتی رہی جس پر بہت سی چیزیں سجی ہوئی تھیں نمکیات' پیمانے اور کئی بوتلیں' سائیفن' تک پنا یہ تمام چیزیں اس پر موجود تھیں اور ٹرالی کسی انسانی ہاتھوں کے عمل کی مانند اپنا سفر طے کرتی ہوئی یہاں تک آ رہی تھی کچھ لمحوں کے بعد وہ مسٹر بورٹ کے پاس پہنچ گئی

Uploaded By Muhammad Nadeem
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اورلڑکی کے ہونٹوں پر ایک دل آویز مسکراہٹ پھیل گئی۔

''بہت خوبصورت عجیب اور حیرت انگیز۔''

''لیکن تمہارے حسن جہاں سوز کے سامنے بالکل بے اثر۔''

''کیوں؟''

''اس وقت تک اس میں دلکشی پیدا نہیں ہونے پائے گی جب تک تمہارے حسین ہاتھ ان چیزوں کو نہ چھولیں۔''

''ایک بات کہوں مسٹر ثانی بورٹ۔''

''اس طرح کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں۔'' مسٹر بورٹ نے شکایتی انداز میں کہا حالانکہ عمر رسیدہ انسان تھا لیکن لفظوں کا کھلاڑی لڑکی نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ بولا۔

''اب تک میں تمہارے حسین وجود کی دلکشی سے محروم ہوں اصل میں' میں تمہیں بیٹھنے کا حکم بھی دے سکتا تھا لیکن یہ بتاؤ کیا حکم دے کر حسین شے کو حاصل کرنا اس کی دلکشی قائم رہنے دیتا ہے۔''

''اصل میں جناب بہت بڑی شخصیتوں کے سامنے انسان کو محتاط بھی رہنا پڑتا ہے۔ کاش مجھے یہ اجازت حاصل ہو جائے کہ میں اپنی پسند سے آپ سے ہر گفتگو کرسکوں۔''

''چلو اگر اجازت ہی کی خواہش مند ہو تو یہ اجازت ہے۔'' تو اس کے بعد لڑکی بڑے آرام سے اس کرسی پر ہی اپنے لیے جگہ بنا کر بیٹھ گئی جس پر اس کے لیے مسٹر بورٹ کی آغوش کے سوا اور کوئی جگہ نہیں تھی اور پھر وہ شراب بنانے لگی میری آنکھیں ان دونوں کا جائزہ لے رہی تھیں اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ تو برا ہوا اندازہ یہ ہو رہا تھا کہ لڑکی صبح ہونے سے پہلے یہاں سے دفع نہیں ہوگی کیا اس کی موجودگی میں مجھے مسٹر ثانی بورٹ سے وہ معلومات حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوسکتی ہے جس کے لیے میں نے یہ تکلیف اٹھائی ہے اور یہاں اپنے لیے جگہ بنائی تھی اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ مسٹر ثانی بورٹ کے ساتھ یہ لڑکی بھی آج کی رات عذاب کا شکار ہونے کے لیے یہاں تک آئی ہے۔ میں جانتا تھا مجھے کیا کرنا ہے اور اس کے بعد صورت حال کیا ہوگی بہر حال پھر بھی میں ان لوگوں کو اتنا موقع دینا چاہتا تھا کہ وہ زندگی کے آخری لمحات سے اس حد تک لطف اندوز ہولیں جس حد تک میں انہیں برداشت کر

سکتا ہوں یا جس حد تک میرے لیے یہاں ہونا ممکن ہے مسٹر ثانی بورٹ اپنے آپ کو شراب میں غرق کرنے لگے لڑکی کی دلکش ادائیں جاری تھیں لیکن اب مجھے بوریت ہونے لگی تھی میں نے سوچا کہ اب مجھے نمودار ہو جانا چاہئے ویسے بھی باہر پھیلا سناٹا اس بات کی غمازی کرتا تھا کہ مسٹر ثانی بورٹ کے وہ ملازم ساتھی یا غنڈے یا تو اب یہاں موجود نہیں ہیں یا اگر ہیں بھی تو اپنی اپنی آرام گاہوں میں جا چکے ہیں پھر میں نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہوا مسٹر ثانی بورٹ کے سامنے جا کھڑا ہوا دونوں نے بیک وقت مجھے دیکھا تھا لڑکی کے حلق سے ایک عجیب سی آواز نکل گئی تھی اور مسٹر ثانی بورٹ کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

❁ ❁ ❁

اس کے بعد کے حالات جاننے کے لئے

نامور سیریز کا شاہکار

''بادشاہ گر'' پڑھیں

www.paksociety.com

Uploaded By Muhammad Nadeem